بریلوی حضرات کی جانب سے بعد مناظرہ گھر بیٹھ کر لکھی گئی
روائیداد مناظرہ کی اصل حقیقت اور بریلویوں کی شکست فاش کی دلچسپ داستان

بنام

داستان فرار

مع

مناظرہ اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما

ومشمولہ

مناظرہ بریڈفورڈ انگلینڈ



.بریلویوں کی شکست کا دلکش نظارہ

رہبر شریعت حضرت مولانا ابوایوب قادری صاحب دامت برکاتھم العالیہ

اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے موضوع پر حال ہی میں ایک مناظرہ ہوا

علماء دیوبند کی طرف سے سنی مناظر مفتی احمد حسن دیوبندی اور رضانیوں نے کی طرف سے .بریلوی مناظر مولوی محمد حذیفہ تھے یہ ایک تاریخی نوعیت کا تحریری مناظرہ تھا سنی مناظر کے جیتنے کے مناظر بالکل عیاں ہیں اور رضاخانی مناظر کو واضح طور پر شکست کا سامنا کرنا پڑا سنی مناظر کی طرف سے پیش کیے گئے دلائل قاہرہ کا کوئی بھی معقول جواب دینے کی بجائے رضاخانی مناظر کی طرف سے غیر متعلقہ ابحاث کو پیش کیا گیا ۔جس کا سنی مناظر کی طرف سے بھرپور جواب دیا گیا ۔

پھر طرفہ تماشہ یہ کہ جب رضاخانیوں نے دیکھا کہ ہم کسی بھی طور پر ان کے دلائل قاہرہ کے جوابات دینے سے عاجز ہیں تو مناظر اور صدر مناظر کی طرف سے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت گالم گلوچ شروع کر دی گئی تاکہ مناظرہ کے کاروائی کو روکا جاسکے

یوں ایک اور طرز سے بھی اصول مناظرہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ان کو شکست سے دوچار ہونا پڑا قارئین اب اپ اس مناظرہ کاروائی اور داستان فرار دونوں کو ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ اپ خود کریں کہ کس طرح سنی مناظر نے رضاخانی مناظر کو لاجواب کر دیا ۔بریلوی کتب میں اسی موضوع پر بہت کچھ مواد موجود ہے جس سے رضاخانی موقف ہی باطل ثابت ہو جاتا ہے

لیجیے ایک جھلک میرے قلم سے بھی ملاحظہ فرمائے

1:علامہ فضل حق خیرابادی صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں بریلوی حضرات کی کوشش ہوتی ہے کہ یہ تو خالص ہمارے ہیں تو پھر انہی کی تحریر حاضر خدمت ہے:

"اپ کے مماثل نبی ممکن نہیں ہے کیونکہ اپ خاتم الانبیاء ہیں اور خاتمیت کا معنی یہی ہے کہ اپ کی مثل کا وجود ممکن نہ ہو اس لیے کہ انسانی کمالات کی انتہا مرتبہ نبوت ہے اور اس مرتبہ کا کمال یہ ہے کہ خواص ثلاثہ کے قوی ترین مراتب پر مشتمل ہو جس سے زیادہ قوی مرتبہ عالم امکان میں متصور نہیں ہے لہذا ختم نبوت سے بلند مرتبہ ممکن ہی نہیں وہ مرتبہ کے وجود امکانی کے مراتب میں اس سے بلند کوئی مرتبہ نہیں وجود خاتم الانبیاء کا مرتبہ ہے۔جب نبوت اس مرتبہ تک پہنچتی ہے تو ختم ہو جاتی ہے

(شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 252 253)

دیکھیے علامہ صاحب خاتمیت سے دونوں قسم کی خاتمیت رتبی ؛زمانی مراد لے رہے ہیں اخر ان کے خلاف احمد رضا خان کی رگ کیوں نہیں پھڑکی؟ حجت الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمت اللہ علیہ نے تین قسم کی خاتمیت مراد لی تو بجائے تعریف اور توصیف کہ رضا خانی مذہب میں نشتر تکفیر چلنے لگے کیا یہی انصاف ہے؟

2: مولوی محمد عالم آسی امر تسری صاحب جن کی بریلوی مسلک میں تعارف کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ مولوی عبدا لحکیم شرف قادری اپنی کتاب تذکرہ اکابر اہل سنت میں جگہ جگہ تعریفیں اور توصیفی کلمات سے نوازتے ہیں۔

چنانچہ آسی صاحب لکھتے ہیں:

بعض نے کہاہے کہ اس میں یوں وارد ہوا ہے کہ " فیھا محمد کمحمد کم" جس کا مطلب یہ ہے کہ سات زمینوں میں بھی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں اور وہ بھی اپنی زمین میں خاتم النبیین ہیں تو زیادہ سے زیادہ یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ خاتم النبیین مجموعی طور پر سات ہیں اور اس امر میں سب شریک ہیں کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور اس میں کوئی حرج نہیں.

(عقیدہ ختم نبوت جلد 11 صفحہ 214)

حجت الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمت اللہ علیہ ساتوں زمینوں میں ایک خاتم النبیین حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو مانیں تو رضا خانی مذہب میں مطعون ٹھہریں اور یہ رضا خانی مذہب کے ممدوح سات خاتم النبیین مانیں تو کوئی حرج نہیں فیاللعجب۔

یہی حضرت ایک جگہ یوں رقم طراز ہیں

خاتم کے معنی اگر تکمیل نبوت یا زینت نبوت بھی کیے جائیں تو ہم ماننے کے لیے تیار ہیں مگر ساتھ ہی ہم اخر الانبیاء بھی تسلیم کرتے ہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ خاتم سے اخر الانبیاء مراد نہ لیں۔

(عقیدہ ختم نبوت جلد 11 صفحہ 211)

یہی نظریہ تو حجت الاسلام کا ہے کہ اس لفظ سے دونوں نہیں بلکہ تینوں قسم کی ختم نبوت رتبی زمانی مکانی مراد ہے تو وہ مطعون کیوں ہوں؟

آسی صاحب آگے لکھتے ہیں

مفردات الراغب نے اگر خاتم سے تکمیل نبوت کا معنی کیا ہے تو اس کو خاتم بمعنی اخر سے بھی انکار نہیں

(عقیدہ ختم نبوت صفحہ 212 جلد 11)

ابھی الحمدللہ یہ تو رضا خانی حضرات سے مل گیا کہ امام راغب اصفہانی نے لفظ خاتم سے دونوں معنی مراد لیے ہیں مرتبی اور زمانی۔ تو اہل حق دیوبند بھی اکابر امت کی طرز پر دونوں معنی مراد لیتے ہیں تو اہل بدعت ہمارے مخالف ہو جاتے ہیں اور ان کو کچھ نہیں کہتے۔

3: مفتی عبدالحفیظ حقانی صاحب جو کہ شرف قادری کے نزدیک بریلویت کے اکابرین کی صف میں شمار ہیں اور شرف قادری صاحب نے تفصیل سے ان کا تذکرہ کیا ہے وہ لکھتے ہیں:

ہاں اگر کوئی اور معنی بھی ہوں اور وہ اس طرح لیے جائیں جس سے آخریت زمانہ کو کوئی ٹھیس نہ لگے تو مقبول ہوں گے ورنہ مردود

(عقیدہ ختم نبوت جلد نو صفحہ 344 345)

اور حجت الاسلام حضرت محمد قاسم صاحب رحمہ اللہ ختم نبوت کے معنی معروف یعنی اپ زمانہ کے اعتبار سے اخری پیغمبر ہیں کے ساتھ ساتھ دو مزید معانی بھی بیان کرتے ہیں تو اتنی بات کہہ دینے سے رضاخانیوں کو تکلیف کیوں ہوئی جبکہ تمہارے اکابر بھی یہی کہہ رہے ہیں۔

4: مفتی فیض احمد اویس صاحب پاکستان میں بریلویت کی جانی پہچانی شخصیت ہیں اور رضاخانی مذہب میں فیض ملت کے لقب سے پہچانی جاتی ہیں وہ ملا علی قاری رحمہ اللہ کی عبارت نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فنور وجہہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاتی لا ینفک عنہ الخ

پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کا نور ذاتی ہے دن اور رات میں ایک منٹ بھی وہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ نہیں ہو سکتا

(البشریۃ تعلیم الاۃ صفحہ 84 85 ملخصا)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

اہل سنت کے عقیدہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا متصف بحیات بالذات ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا حال ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سواکسی دوسرے کو حاصل نہیں چہ جائیکہ دجال لعین کے لیے ثابت ہو اہل سنت تمام انبیاء علیہم السلام کی حیات کے قائل ہیں مگر بذات حیات سے موصوف ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے

(دیوبندی۔بریلوی فرق صفحہ 34 35)

اب ہمارا سوال یہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بذات صفات تو اپ بھی مان رہے ہیں اور اگر ہمارے حجت الاسلام حضرت مولانا قاسم نانوتوی صاحب رحمہ اللہ نے تمام صفات سے۔بڑی صفت نبوت کو اپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بذات مان لیا جس کا معنی نبی الانبیاء ہے تو یہ کفر اور گستاخی کیوں کر ہوا؟

5: مولوی غلام دستگیر قصوری صاحب۔بریلوی مسلک میں دستگیر سمجھے جاتے ہیں اور۔بڑے ہی معتبر مانے اور جانے جاتے ہیں ان کی کتاب تقدیس الوکیل جس کو انوار افتاب صداقت میں مستند اور معتمد جانا گیا ہے

بلکہ یوں لکھا گیا

یہ پاک کتاب دیگر علماء کرام کی تقاریظ سے مکمل ہو کر 324 صفحہ کے حجم سے مع ترجمہ اردو صدیقی پریس قصور ضلع لاہور میں طبع ہو کر شائع ہوئی اور اہل سنت وجماعت کے لیے فیض عام ہوئی

(انوار افتاب صداقت ص81)

دوسری جگہ لکھا ہے

یہ کتاب واقعی حرف۔بحرف صحیح اور درست ہے

(انوار افتاب صداقت ص424)

اور یہ بھی یاد رہے کہ انوار افتاب صداقت احمد رضا خان نے حرف۔بحرف سنی ہے۔

صفحہ 560 پر ہے

23 یوم میں اس کتاب کو ابتدا سے لے کر اخیر تک سماعت فرما کر اظہار خوش نویدی فرمایا اور اپنی تقریظ سے کتاب کو مزین فرمایا

دوسری جگہ صفحہ 514 پر ہے

انہوں نے 23 یوم اس کتاب کو فقیر سے حرف وحرف سنا اور پھر اپنی تقریظ لکھی۔

فاضل بریلوی خود لکھتے ہیں

یہ کتاب انوار افتاب صداقت خود مصنف کی زبان سے بالاستیعاب سنی ان کے ثبات الیقین وصلابت الدین و اعانت مہتدین و اہانت مفسدین پر حمد الہی بجالایا

(ص 41)

تو معلوم ہو گیا کہ قصوری کی کتاب صرف صاحب انور آفتاب صداقت کے نزدیک ہی معتبر و مستند نہیں بلکہ خان صاحب بریلوی کے نزدیک بھی معتبر و مستند ہے کیونکہ رضاخوانی اصول اور نقطہ نظر اسی طرح ہے۔

اب ایئے تقدیس الوکیل کی طرف اس میں قصوری صاحب نے مولانا فیض الحسن سہارنپوری کو اپنی تائید میں پیش کیا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں :

ہم انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل کے ممتنع بالذات ہونے کے اس جہان دنیا میں قائل ہیں پس اگر کوئی اور جہان ہو اور اس میں سوائے اس دنیا کے انبیاء مبعوث ہوں اور ان کا خاتم ہو جو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل نبی اور خاتم ہیں ہو اس کے ممتنع ہونے پر ہم حکم کفر نہیں کرتے

(تقدیس الوکیل صفحہ 134)

یہ تو صراحت اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مفہوم و مضمون کو بالفعل قبول کرنا ہے جبکہ رضاخانی حضرات تو ہماری بات کو ختم نبوت کا انکار سمجھتے ہیں جبکہ ہم صرف امکان عقلی اور قضیہ فرضیہ کی حد تک مانتے ہیں ۔

اب سوال یہ ہے کہ رضاخان قصوری قاضی فضل احمد اور سہارنپوری صاحب اور دیگر کئی اکابر واصاغر بریلویہ اس کفر کی تائید اور

تصدیق کرنے کی وجہ سے خود کفر کے دلدل میں گر گئے رضا خانی حضرات کو چاہیے کہ پہلے انہیں اس سے نکالیں۔

باقی رہی یہ بات کہ تقریظ والا کتنا ذمہ دار ہوتا ہے

قاضی فضل احمد لدھیانوی کی سن لیں وہ لکھتے ہیں :

جو کوئی کسی غیر کے کفر سے رضامندی کرے وہ کافر ہے اور جو کسی کے کفر کو پسند کرے راضی ہو وہ بھی کافر ہے پس اس قدر کافی ہے اور ان مولوی صاحبان کی نسبت جنہوں نے اس رسالہ کی تصدیق کی ان پر لازم ہے کہ یہ سب اٹھوں کے اٹھوں صدق دل سے توبہ کر کے اسلام میں داخل ہوں اور تجدید نکاح کریں اور ائندہ کے لیے جب کبھی کسی کتاب کی تصدیق کر کے تقریظ لکھیں تو تمام کتاب کو بالاستعاب پڑھ کر اپنے دستخط کیا کریں صرف ٹائٹل پیج پر ہی اعتبار نہ کر لیا کریں

(انوار افتاب صداقت ص679)

صرف ٹائٹل دیکھ کر تقریر لکھنے والا بھی رضا خانی مذہب میں پوری کتاب کا ذمہ دار ہوتا ہے اور جو حکم صاحب کتاب کا وہی مقرظ کا۔تو رضا خانی حضرات کو تا قیامت مہلت ہے کہ وہ رضا خان کو اس کفر کے دلدل سے نکالیں بلکہ اپنے کفر کو اٹھائیں کیونکہ رضاخان کی نخوست یہی ہے کہ وہ سب کو لے کر جاتا ہے۔

6: مولوی عبد القادر جیلانی قاضی محمد عظیم نقشبندی.بریلویت میں مشہور اور معروف شخصیات ہیں اور ہر ایک کے چاہنے والے ان بھولی بھیڑوں میں مل جاتے ہیں۔

چنانچہ مولوی عبدالقادر نے لکھا ہے:

کہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی متوفی 638 ہجری کے حوالے سے امام شیرانی نے بتایا کہ زمانے کو بطور زمانے کے جو تقدم حاصل ہوتا ہے وہ مقید نہیں ہوتا جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل بطور رسول بھیج دیا تو اس سے ان کی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر.برتری ثابت نہیں ہوتی

(زبدۃ التحقیق ص346)

اس کے جواب میں قاضی صاحب لکھتے ہیں

تقدم زمانی باعث فضیلت نہیں باعث افضیلت اور موجب شرف وہ مقام و مرتبہ ہے جو اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے اپنے کسی بندے کو عطا فرماتا ہے خواہ وہ زمانے میں مقدم ہو یا موخر ہو

(عمدۃ التحقیق صفحہ 409)

مولوی عبدالرزاق بترالوی صاحب لکھتے ہیں

اگر صرف تقدم زمانے کو علت افضیلت مانا جائے تو اس میں خرابی یہ لازم ائے گی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے انبیاء کرام افضل ہو جائیں کیونکہ سبھی اپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے لحاظ سے مقدم ہیں

(جواہر التحقیق صفحہ 147)

اب اصل عبارت امام شیرانی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاحظہ فرمائیں

ان تقدم شخص بالامامة على اخر انما هو تقدم بالزمان و لا يلزم منه التقدم الفضل فان الله تعالى قد امرنا باتباع مله ابينا ابراهيم وليس ذلك ليكون احق بها من محمد ﷺ وانما هو للتقدمه بالزمان فان الزمان حكما في التقدم من حيث زمان الا من حيث المرتبه

(الیواقیت الجواہر ج 2 ص 76)

تو یہ سب حضرات زمانے میں پہلے انا باعث فضیلت بذات نہیں سمجھتے اور یہی فرماتے ہیں ہمارے شیخ اور حجت الاسلام حضرت نانوتوی رحمہ اللہ علیہ کہ محض زمانے کی وجہ سے کسی کے افضل و مفضول کا فیصلہ نہیں ہو سکتا بلکہ اور وجہ سے فضیلت ہوتی ہے اگر زمانے میں بالذات فضیلت مانیں تو مطلب یہ ہو گا کہ زمانے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت ملی حالانکہ ہم تو کہتے ہیں کہ زمانے کو فضیلت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک سے ملی ہے۔

حضرت کے الفاظ یہ ہیں

زمانہ میں بذات کچھ فضیلت نہیں جو اس کی وجہ سے زمانیات میں فضیلت ائے اگر کچھ فضیلت ہے بھی تو وہ فضیلت عرضی ہے

ذاتی نہیں اور صاحب تحذیر یہی کہتے ہیں کہ بذات تاخر زمانی میں فضیلت نہیں دوسری صورت میں یہ کہنا پڑے گا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی فضیلت میں زمانے کے محتاج ہیں مولوی صاحب فرمائیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا احتیاج اور وہ بھی فضیلت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے اس صورت میں قصہ منقلب ہو جائے گا

(تنویر نبراس ص 39)

کیا رضا خانی حضرات اپنے بریلوی اکابر کو اسلام سے خارج کرنے کے لیے تیار ہیں اگر نہیں تو کیوں ؟

لگے ہاتھوں ایک اور حوالہ سنیے رضا خانیوں کی طرف سے شائع کردا کتاب عقیدہ ختم نبوت جلد 15 ص 533 پر ہے :

حسب موقع تقدم و تاخر باعث فضیلت ہوتا ہے نہ تمام جگہ اور مواقع پر تقدم باعث فضیلت ہے اور نہ سب جگہ تاخر باعث فضیلت ہے الخ

7: علامہ احمد سعید کاظمی صاحب اور دیگر بریلوی اکابر 1930 کے لگ بھگ ریاست بہاولپور میں ایک مقدمہ چلا جس میں ایک مسلمان لڑکی نے تنسیخ نکاح کا دعوی دائر کیا کہ میرا شوہر قادیانی ہو گیا ہے اور قادیانیت ارتداد ہے لہٰذا عدالت نکاح کو ختم قرار دے۔ مقدمہ چلا تو جج محمد اکبر خان صاحب مرحوم نے فیصلہ سنایا تو

کاظمی صاحب اس فیصلے کے بارے میں فرماتے ہیں

محترم جج اکبر صاحب کا کارنامہ اس سلسلہ میں بے حد قابل ستائشیں اور اسلامی تاریخ میں اب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں

(مقدمہ مرزائیہ بہاولپور ص 55 جلد اول)

اس فیصلہ کو اور بھی کئی اکابر بریلوی نے سراہا اور تعریف کی ضرورت پڑنے پر ان کے نام بھی لائے جائیں گے۔ اب سنیے اس فیصلے میں جج اکبر خان مرحوم و مغفور نے کیا لکھا۔

چنانچہ جج محمد اکبر خان صاحب لکھتے ہیں

اس سلسلہ میں پھر مدعا علیہ (مرزائیوں) کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ یہ بھی واضح رہے کہ قران مجید میں الفاظ خاتم النبیین ہیں اخر النبیین نہیں اخر کچھ تو بھید ہے کہ اللہ تعالی نے اپ کے لیے اخر النبیین نہیں کہا بلکہ خاتم النبیین کہا اس میں اول تو کوئی بھید نہیں

پایا جاتا کیونکہ اخر النبیین کا لفظ خاتم النبیین کے مقابلے میں زیادہ فصیح معلوم نہیں ہوتا اور قران مجید میں کوئی ایسا لفظ استعمال نہیں ہوا جو غیر فصیح ہو ۔دوسرا اللہ تعالی کو چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں فضیلتیں یعنی اپ کا اخر ہونا اور افضل ہونا دکھلانا مقصود تھی اس لیے خاتم النبیین کا لفظ استعمال فرمایا

(مقدمہ مرزائیہ بہاولپور جلد 3 صفحہ 522)

ہاں جی رضاخانیوں کیا کاظمی صاحب کو کفر کے دلدل سے نکالاو گے ؟ یادرکھو یہ دلدل تم نے بنائی ہے تو ہمارے لیے تھی مگر گر تم خود گئے۔

:8 خواجہ قمر الدین صاحب کی بریلوی مسلک میں بڑی قدر و قیمت ہے اور انہیں بریلوی مسلک میں بڑی جانی اور مانی شخصیت مانا جاتا ہے اور رضاخانی حضرات انہیں اپنا بڑا بلکہ بڑوں کا بڑا مانتے ہیں ان کی طرف ایک خط ان لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے ہم تو اس کو نہیں مانتے مگر یہ لوگ بڑی محنت سے تیار کر کے لائے ہیں تو ذرا اس کو بھی دیکھ لیتے ہیں

خواجہ صاحب فرماتے ہیں

کچھ عرصہ ہوا فقیر کے پاس ایک استفتاء پہنچا کہ زید یہ کہتا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی صرف اخری اگر نہ بھی لیا جائے بلکہ یہ معنی بھی کر لیا جائے کہ تمام انبیاء کرام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار وفیوض سے مقتبس ہیں تو نہایت مناسب ہو گا کیا زید پر فتوی لگایا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب میں لکھا کہ اس قول پر زید کو کافر نہ کہا جائے گا

(فوز المقال جلد چار صفحہ 554)

آگے وہ عبارت ہے جو کہ رضاخانی نے تیار کی۔شرف قادری نے یہ عبارت ایسے نقل کی ہے کہ خواجہ صاحب فرماتے ہیں

مجھ سے ایک دفعہ یہ سوال کیا گیا تھا کہ جو شخص خاتمیت سے ذاتی اور زمانی دونوں کا عقیدہ رکھتا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے وہ مسلمان ہے یا کافر؟تو میں نے جواب دیا وہ مسلمان ہے

(فوز المقال جلد چار صفحہ 555 556)

ان دونوں باتوں سے معلوم ہوا لفظ خاتم سے خاتمیت مرتبی اور زمانی مراد لینا خواجہ صاحب کے نزدیک درست ہے۔کوئی رضا

خانی ملا جو خواجہ صاحب پر ہاتھ صاف کرے اور اگر نہیں تو وجہ؟ حالانکہ کئی رضا خانی یہ تصریح کر چکے ہیں کہ خاتم سے دوسرا معنی مراد لینا ہی جرم ہے۔

9: مولوی محمد طیب نقشبندی بریلوی مسلک میں مفسر قران اور شارح ابو داوٗد وغیرہا سے مشہور ہیں وہ لکھتے ہیں

مذکورہ اشعار یعنی مولانا روم رحمہ اللہ علیہ کے اشعار جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم کہا گیا ہے میں اپ نے لفظ خاتم کا معنی خاتم رتبی میں منحصر نہیں کیا بلکہ صرف اپ کے لیے لفظ خاتم سے اپ کی خاتمیت رتبی بھی ثابت کی ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم زمانے کے اعتبار سے بھی خاتم الانبیاء ہیں اور مرتبے کے اعتبار سے بھی مولانا رومی نے یہاں صرف مرتبتا خاتم ہونا بیان کیا ہے جبکہ خاتمیت زمانی کا کوئی ذکر ہی نہیں ہیں چہ جائیکہ اپ نے اس کی نفی کی ہو۔ کیا خاتمیت زمانی اور خاتمیت رتبی میں قادیانیوں کے نزدیک کوئی تضاد ہے کہ ایک کے اثبات سے دوسرے کی نفی لازم آجائے۔

(دلائل ختم نبوت صفحہ 298)

مولوی صاحب ایک مقام پر لکھتے ہیں

آگے اللہ نے خاتم النبیین اس لیے فرمایا کہ اپ کی اپنی امت کے لیے شفقت روحانی ابوت پہلے انبیاء کی اپنی امتوں کے لیے ابوت سے کہیں بڑھ کر ہے جیسے کسی حقیقی باپ کو اگر علم ہو کہ میرے بعد میری اولاد کی امور کی نگرانی کرنے والا کوئی شخص موجود ہے تو وہ کئی امور اسی کے ذمے چھوڑ دیتا ہے اور اگر اسے علم ہو کہ میرے بعد ایسا کوئی نہیں تو وہ اپنی اولاد کا کوئی کام نامکمل نہیں چھوڑتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی علم تھا کہ میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں اس لیے اپ کی رحمت اپنی امت کے لیے سب انبیاء سے زیادہ رہی اور اپ کی امت کے لیے دین مکمل کر دیا اور نعمت تمام کر دی گئی

(دلائل ختم نبوت ص 32)

مولوی صاحب اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں

پہلے انبیاء کرام کے پاس جو کمالات و فضائل اور معجزات تھے وہ انہیں نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے فیض سے ملے تھے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افتاب عظمت و فضیلت ہیں اور انبیاء کرام ستارے ہیں اور ستاروں میں جو نور ہوتا ہے وہ ان کا اپنا ذاتی نہیں ہوتا

(جمال الوردہ صفحہ 129)

معلوم ہو گیا مولوی صاحب ستاروں کا نور تو ذاتی نہیں مانتے سورج کا نور ذاتی مانتے ہیں تو بالذات اور بالعرض والا مسئلہ مولوی صاحب کی تحقیق سے حل ہو گیا اب رضاخانی حضرات کو جرات نہیں کرنی چاہیے

10: پیر محمد عزیز اللہ عزیز صفی پوری لکھتے ہیں

وہ جو حدیث میں ہے کہ اللہ نے سات زمینیں بنائی ہیں اور ہر زمین میں ادم اور شیث اور نوح وغیرہ ہیں اور ایک خاتم ہے جیسا تمہارا نبی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتم کو اپنی ذات پاک سے تشبیہ دی ہے اس کا مطلب فقیر کے اعتقاد کے موافق مولانا عبد الحئ لکھنوی کی کتاب الفتاوی میں موجود ہے ۔ (عقائد العزیز ص 61)

جو کچھ اس حوالے سے مولانا عبد الحئ لکھنوی رحمہ اللہ کے فتاوی جات میں ہیں اہل بدعت کے نزدیک تو وہ بھی اسلام نہیں ہے ؟ یہ موقع تفصیل کا نہیں خلاصۃ ہم پیش کر دیتے ہیں حضرت لکھنوی تو اس حدیث کو صحیح سمجھتے ہیں اور اس کے مضمون اور مفہوم کو صحیح مانتے ہیں جبکہ رضاخانی عقیدہ میں یہ کفر ہے ۔ (دیکھیے غلام نصیر الدین کی کتاب عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ) حضرت تو ہر زمین میں خاتم جدا جدا مانتے ہیں جبکہ رضاخانی حضرات کے نزدیک بلکہ فاضل بریلوی نے اس سوچ و فکر والوں کو دجال قرار دیا ہے (دیکھیے المعتمد المستند)

رضاخانی حضرات کو چاہیے اس خانقاہ اور اس کے متعلق لوگوں پر مضبوط فتوی لگائیں ورنہ حضرت نانوتوی قدس سرہ پر زبان درازی سے باز اجائیں۔

11: صاحبزادہ سید محفوظ الحق شاہ صاحب نے الیواقیت الجواہر کا ترجمہ کیا پھر مندرجہ ذیل امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی باتوں سے اختلاف نہیں کیا جو کہ رضاخانی مذہب میں دلیل تسلیم ہے

محفوظ الحق صاحب سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ

اللہ تعالی کے اس ارشاد کی تفسیر جو مجھے معلوم ہے اگر تمہارے لیے ذکر کروں تو مجھے سنگسار کر دو یا تم کہو کہ یہ کافر ہے

(الیواقیت والجواہر ص 91)

ممکن ہے کہ اللہ کریم نے اس تفسیر کا ترجمہ کا کوئی ذرہ حجت الاسلام حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی قلم سے نکلوا دیا ہو

دوسری جگہ ترجمہ میں لکھتے ہیں:

شیخ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے

کہ میں نے نیم خواب کے درمیان دیکھا کہ کعبہ کا طواف ایسی قوم کے ہمراہ کر رہا ہوں جن میں پہچانتا نہیں ہوں انہوں نے میرے سامنے دو شعر پڑھے ایک مجھے یاد نہیں جبکہ دوسرا بھول گیا شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم سب کے سب تمہاری طرح سالہا سال سے اس گھر کا طواف کر رہے ہیں اور میں نے ان میں سے ایک کے ساتھ گفتگو کی تو انہوں نے مجھے کہا کیا تو مجھے پہچانتے نہیں میں نے کہا نہیں تو اس نے کہا میں تمہارے پہلے اجداد میں ہوں میں نے کہا اپ کی وفات کو کتنا عرصہ گزرا۔ تو کہا کہ مجھے فوت ہوئے کچھ اوپر 40 ہزار سال ہوئے میں نے کہا کہ ہمارے حضرت ادم علیہ السلام کو اتنا عرصہ نہیں ہوا تو اس نے کہا کہ کس آدم کے متعلق بات کر رہے ہو یہ جو تجھ سے زیادہ قریب ہے یا کوئی دوسرا۔ مجھے ایک حدیث یاد اگئی جسے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرمایا کہ اپ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالی نے دولاکھ آدم پیدا کیے بس میں نے جی میں کہا کہ ہو سکتا ہے جس جد کی طرف سے مجھے اس شخص نے منسوب کیا انہی لوگوں میں سے ہو جبکہ اس بارے میں تاریخ کا کوئی علم نہیں جبکہ بلاشک وشبہ عالم ہمارے نزدیک حادث ہے نیز اپ نے 367 ویں باری میں فرمایا کہ بعض مواقع میں مجھے حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات کا شرف ہوا تو میں نے اپ سے عرض کی میں نے دوران طواف ایک شخص کو دیکھا ہے تو اس نے مجھے بتایا کہ وہ میرے اجداد میں سے ہے میں نے اس کی موت کے زمانے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے 40 ہزار سال کا عرصہ ہو چکا ہے پس میں نے اسے حضرت ادم علیہ السلام کے متعلق سوال کیا کیونکہ ہمارے نزدیک ان کی تاریخ مقرر ہے تو اس نے کہا تو کون سے ادم کے متعلق سوال کرتا ہے قریبی ادم کے متعلق یا اس کے علاوہ۔ تو حضرت ادریس علیہ السلام نے فرمایا اس شخص نے سچ کہا۔۔ الخ

(ترجمہ الیواقیت والجواہر 125,126)

رضا خانی حضرات کے لیے تو یہ پیغام موت ہے کہ وہ سات زمینوں میں انبیاء ماننا کفر سمجھتے ہیں جبکہ شیخ اکبر اور امام شیرانی اور محفوظ الحق صاحب تو 2 لاکھ آدم تسلیم کیے بیٹھے ہیں جب ادم دو لاکھ ہیں تو ان کی اولاد میں انبیاء کی تعداد بھی لاکھوں میں ہو گی کہاں گئی رضا خانیت؟ محفوظ الحق نے اپنے ہاتھوں سے ذبح کر دی۔

انکار ختم نبوت اور بریلوی حضرات

الحمد لاھلہ والصلوٰۃ علی اھلھا اما بعد!

برادرانِ گرامی قدر!

بہت دنوں سے خواہش تھی کہ ایک مضمون جو ذہن میں گردش کر رہا ہے اُس کو سپردِ قلم کر دیا جائے؛ تاکہ امت مسلمہ کیلئے فائدہ مند ہو، مگر نہ لکھ سکا، اب تائید ایزدی سے چند باتیں آپ کی خدمت میں رکھنے لگا ہوں، اللہ کریم مدد و نصرت فرمائے!

گزارش یہ ہے کہ مَنۡ عَادیٰ لِیۡ وَلِیًّا فَقَدۡ اٰذَنۡتُہٗ بِالۡحَرۡبِ حدیث شریف کئی بار پڑھی، مفہوم و مطلب بھی اپنے اکابرین واساتذہ سے سمجھا، مگر عملی نمونہ اور مشاہدہ تب ہوا جب رضاخانیت کے اندر جھانک کر دیکھا، آنے والی سطور سے آپ لوگ بھی مشاہدہ کر لیں گے، یہ لوگ منکرین نبوت اور ختم نبوت ہمیں کہتے تھے، خدا نے انہی کے گھر سے ان کے اکابر کو کہلوا دیا۔ فللہ الحمد

جہاں تک نبوت اور ختم نبوت کا تعلق ہے تو اتنی بات یاد رکھنی چاہیئے کہ خدا نے اپنے برگزیدہ بندوں کو خلقت کی راہنمائی وراہبری کیلئے چنا اور پسند کیا، وہ اپنے اپنے زمانے میں تشریف لا کر خلقت کو سیدھی راہ دکھاتے رہے، نبوت کا مبدأ اور ابتداء تو سرکار طیبہ ﷺ ہی ہیں، انہی سے آغاز ہوا، اور دنیا میں بعثت سب سے پہلے سیدنا آدم علیہ السلام کی ہوئی اور سلسلۂ نبوت چلتے چلتے آنحضور پُر نور شافع یوم النشور پر ختم ہو گیا۔

اس کی حکمتیں تو خدا ہی جانتا ہے مگر ہمیں سمجھ یہ آتی ہے کہ سرکار سے سلسلۂ نبوت شروع فرما کر بعثت جناب آدم علیہ السلام سے شروع کی گئی یہ یونہی ہے کہ جیسے کوئی بادشاہ جب کہیں دوسرے ملک کام پر چلا جاتا ہے تو اپنی جگہ نائب مقرر کر کے جاتا ہے۔

یہاں بھی تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰت والتسلیمات تشریف لاتے رہے، مگر سارے نائبین تھے، اور اصل وذاتی نبوت تو رحمت دوعالم ﷺ کی تھی، جیسا کہ سیدنا الامام الکبیر مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا ذوق بھی یہی ہے کہ آپ کی نبوت اصل ہے اور باقی انبیاء کی نبوت بالعرض، یعنی آپ ﷺ کو نبوت خدا نے بغیر واسطہ اور وسیلہ کے دی ہے، اور باقی سارے انبیاء کو نبوت سرکار طیبہ ﷺ کے واسطہ سے ملی ہے، اسے کہتے ہیں بالذات اور بالعرض۔

اس کی مثال یوں بھی ہو سکتی ہے سورج کی وجہ سے روشنی چاند ستاروں کو ملتی ہے اس سے سورج کا وجود اول ہو گا، ہاں ظہور آخر، جیسے رات کو چاند ستاروں کی چمک سورج کی وجہ سے حالانکہ وہ نظر تو نہیں آرہا، مگر جب نظر آتا ہے تو سب روشنی کے علمبردار چھپ جاتے ہیں، اور اس کے ظہور کے بعد کسی اور روشنی کے مینار کی ضرورت بھی باقی نہیں رہتی، یونہی سرکار کی روح فتوح کو نبوت کا تاج

سجایا گیا عالم ارواح میں، پھر آپ ہی کی وجہ سے کم و بیش چوبیس ہزار انبیائے کرام علیہم الصلوٰت والتسلیمات کو نبوت ملی، پھر آکر میں سرکار طیبہ ﷺ تشریف لے آئے، تو آپ کے بعد اب کسی اور نبی کے پیدا ہونے کی ضرورت نہ رہی۔

اللہ نے یہ شان و مرتبہ نبی پاک ﷺ کو عطا فرمایا کہ آپ وجود نبوت میں اول ہیں، مگر آپ کا ظہور سب سے آخر میں ہوا، یوں آپ اول بھی ہیں اور آخر بھی۔

یہاں ایک بات کا اظہار ضروری ہے کہ خدا نے اس سفارت اور نبوت کیلئے انسانوں سے ہی بعض برگزیدہ انسانوں کو کیوں چنا؟ خدا تعالیٰ کی ذات نہایت و غایت تقدس والی ہے، جبکہ عام انسان غایت ظلمت میں ہیں، اب ایسی ذواتِ قدسیہ کی ضرورت ہے جو خدا سے احکامات لے کر بندوں تک پہونچا سکیں، ظاہر ہے فرشتے قدسیت میں تو معروف ہیں، مگر ہمارے تک احکام پہونچانا ان کے بس میں نہیں؛اسلئے کہ موانست، مجانست نہیں۔

جبکہ جن کی طبیعت میں شرارت اور فطرت میں میل ہے، شعلہ پن ہے وہ احکامات کو نہ لے سکتے تھے اور نہ ہی پہونچا سکتے تھے کہ مخلوق خدا ویسے ہی جنوں سے ڈرتی ہے ،اس لئے انسانوں میں سے ہی ان ذوات قدسیہ کا چناؤ ہوا جن کو اللہ نے معصوم بنایا اور عصمت کی چادر اوڑھادی، اور جن کی عزت و شان و شوکت و سطوت پر کسی قسم کا دھبہ اور داغ نہیں جو کہ عصمت کی چادر کو بدنما کردے۔

تو یہ خدا سے احکامات کو لے کر مخلوق خدا تک پہونچاتے تھے ان کیلئے احکام لینا بھی درست اور آگے دینا بھی درست، کیونکہ آگے بھی انسان اور یہ بذات خود بھی انسان، گو انسانوں کے اعلیٰ طبقہ اور مرتبہ اور شان و مقام میں ایسے کہ انسانیت کے سارے طبقے مل کر مقابلہ نہ کرسکیں۔

اس قدر عظمت و رفعت ماننے کے باوجود کہ آپ سے بڑھ کر شان و مقام مرتبہ قدر و منزلت میں خدا کی کل خدائی میں کوئی نہیں آیا اور نہ ہی آئے گا۔ بقول شاعر

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مگر رضاخانی الٹی عقل والے اور ہیر پھیر کے ماہرین اور مشاقین نے امت کو انگریز کی ایماء پر توڑنے کا پروگرام بنایا اور لنگوٹ کَس کر میدان میں اتر پڑے، اور لگے ہر ایک کو کافر و مشرک اور گستاخ بے ادب و بے ایمان بنانے۔ (اعاذنا اللہ منھم)

سو سال سے زائد یہ لوگ اس تکفیر کے دودھاری خنجر سے امت مسلمہ کا ناحق قتل عام کرتے رہے، مشہور زمانہ ہے کہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے۔ خدا کی مار ان پر ایسی پڑی کہ آپس میں ہی اپنے بزرگوں کو نبوت اور ختم نبوت کا منکر سمجھنے لگے اور کہنے لگے۔

ہم نے جتنا ہو سکا اس کو اکٹھا کر دیا، اگر کسی صاحب کے پاس اس سے زیادہ حوالجات ہوں تو مزید اس کو بڑھایا جاسکتا ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو، اور اپنے دین عالی کی خدمت کیلئے ہمیں قبول فرمائے، اور یہ اسی کی مہربانی ہے اور توفیق وعنایت ہے کہ ہم دین کی خدمت کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، خدا تعالیٰ مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔

رضاخانی حضرات کے گھر ایک مسئلہ چل پڑا کہ آیت مغفرت ذنب میں معنیٰ کیا ہونا چاہئے؟ بعض لوگوں نے رضاخان صاحب فاضل بریلوی والا معنیٰ کیا کہ " آپ کے سبب سے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف کرے" اور بعضوں نے یہ کہا کہ "آپ کے بظاہر اور صور تاً گناہ اللہ معاف کرے" اور بعض نے خلافِ اولیٰ کے الفاظ استعمال کئے، اور بعضوں نے صراحۃً گناہ کی نسبت آپ کی طرف کی، رضاخان کی فکر والے افراد نے باقی تراجم والوں کو کان پکڑا دئے، اور انہیں نبوت کا منکر قرار دیا۔

آیئے ! تفصیل ملاحظہ فرمائیں ! یہ ہمارے سامنے "تحقیقات غلام مہر علی" موجود ہے، اس میں "دیوبندی مذہب" کا مصنف غلام **مہر علی چشتیاں کا رہنے والا یوں لکھتا ہے:**

"قرآن مجید کے کسی لفظ کا ترجمہ و معنیٰ یا کسی نجی گفتگو میں اپنی طرف سے آپ کیلئے گناہ یا گناہ گار کا لفظ بولنا آپ کی نبوت کا انکار وکفر ہے" (معرکۃ الذنب صفحہ ۱۷۱، تحقیقات غلام مہر علی صفحہ ۲۲۰)

آگے لکھتے ہیں:

"جو شخص کسی مقدس نبی کو گناہ گار سمجھتا ہے یا لکھتا ہے خواہ بتاویل گناہ سمجھے یا لکھے یا بتائے، وہ نبی کی نبوت کا منکر ہے، تو نبی کی نسبت لفظ ذنب کا معنیٰ باضافت حقیقیہ الی النبی گناہ نہیں ہو سکتا" (تحقیقات غلام مہر علی صفحہ ۲۲۷)

"یہ ترجمہ کہ اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کے سراسر عصمت رسول سے بغاوت وجہالت وشقاوت ہے، نبی کی نبوت کا انکار وکفر ہے" (تحقیقات غلام مہر علی صفحہ ۲۲۸)

"نبی کیلئے گناہ کا لفظ بولنے والا اس کی نبوت کا منکر اور کافر ہے" (تحقیقات غلام مہر علی صفحہ ۳۳۸)

"چونکہ آپ کے نزدیک حضور ﷺ کے کل کام پسندیدہ نہ تھے؛ بلکہ بعض خلاف اولیٰ ناپسندیدہ تھے، لہٰذا آپ کی پھدی ملعون ھذہ الامۃ اللہ بخش نیر والطاف حسین کے نزدیک معاذاللہ حضور ﷺ نبی نہ تھے" (تحقیقات غلام مہر علی صفحہ &۷ رسالہ جوابات رضویہ)

"خلاف اولیٰ ناپسندیدہ کام کو پسندیدہ و بہتر نبی پر الزام لگایا اور السعید میں آپ ﷺ کیلئے اتنی دفعہ ثابت کیا کہ شائد اتنی دفعہ کلمہ بھی نہ پڑھا ہو گا، اور خود اپنے استاد یا مرشد کے فیصلہ کہ نبی کل امور میں پسندیدہ ہوتے ہیں کے نتیجے میں منکر نبوت مصطفیٰ ﷺ ہو کر اپنے انجام کو پہونچے" (جوابات رضویہ صفحہ ۱۸)

"آپ لوگ حضور ﷺ پر عمر بھر ناپسندیدہ، خلاف اولیٰ کاموں کا الزام لگا کر آپ ﷺ کی نبوت کے منکر ہو کر تجدید ایمان و نکاح کا بندوبست بھی کر لیجئے" (جوابات رضویہ صفحہ ۲۴)

"حامد سعید صاحب آپ اور اللہ بخش نیر اور الطاف سعیدی میری بیعت ٹوٹنے کی فکر کی بجائے (کاظمی صاحب کے نزدیک ناپسندیدہ کام نہ کر سکنے کے حوالے سے) حضور ﷺ کیلئے ناپسندیدہ کام ثابت کر کے آپ ﷺ کی نبوت کے انکار کی سزا میں اپنے ایمان اور نکاح ٹوٹنے کی فکر کریں" (جوابات رضویہ صفحہ ۲۸)

"تو بقول کاظمی صاحب جب نبیوں نے اپنے ظالم ہونے کا اقرار کر لیا تو معاذاللہ اپنے نبی ہونے کی نفی کر دی" (جوابات رضویہ صفحہ ۹۰)

"حضور ﷺ کیلئے خلاف اولیٰ ثابت کرنے والا جاہل ملاں اللہ بخش نیر بفیصلہ کاظمی صاحب منکر نبوت مصطفیٰ ﷺ ہو کر مرتد قرار پا کر ملعون بھی ٹھہرا، اور رشدی کی معنوی اولاد بھی" (جوابات رضویہ صفحہ ۲۹)

"ترجمۃ البیان میں خلاف اولیٰ ناپسندیدہ سب کاموں کا مرتکب لکھنا یہ نص قطعی کا انکار ہے یا حضور سرور انبیاء ﷺ کی نبوت کا انکار ہے" (جوابات رضویہ صفحہ ۳۳)

"سعیدی حضرات کاظمی صاحب کی مار سے اپنی بیعت؛ بلکہ ایمان کی فکر کریں؛ کیونکہ کاظمی صاحب کے نزدیک نبی ہوتا ہی وہ ہے جس کا ہر کام اولیٰ پسندیدہ ہو مگر بعض سعیدی حضور ﷺ کیلئے خلاف اولیٰ، نہ بہتر و ناپسند کام ثابت کر کے آپ ﷺ کی نبوت کے ہی منکر ہو کر مرتد ہو رہے ہیں" (جوابات رضویہ صفحہ ٦۸)

خلاصہ یہ ہے کہ سرکار طیبہ ﷺ کیلئے یہ کہنا کہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوئے یا یوں کہنا کہ آپ کے خلاف اولیٰ معاف ہوئے یہ انکار نبوت اور کفر وارتداد ہے، اور قائل منکر نبوت اور کافر و مرتد ہے۔

اب دیکھئے! کون کون لوگ اس انکار نبوت کے اعزاز کو حاصل کرتے ہیں؟

فاضل بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

"مغفرت مانگ اپنے گناہوں کی، اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کیلئے" (فضائل دعا صفحہ ۸۶)

مولوی نقی علی خاں صاحب لکھتے ہیں:

"ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا معاف کرے اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ" (الکلام الاوضح صفحہ ۶۲)

مولوی سردار احمد لائل پوری فرماتے ہیں:

"جب نازل ہوئی آیت نبی کریم ﷺ پر آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دئے گئے الخ" (فوائد دورۂ حدیث شریف صفحہ ۷۸)

جناب احمد سعید کاظمی صاحب لکھتے ہیں:

"تاکہ اللہ آپ کیلئے معاف فرمادے آپ کے اگلے اور پچھلے بظاہر خلاف اولیٰ سب کام (جو آپ کے کمال قرب کی وجہ سے محض صورۃً ذنب ہیں حقیقۃً حسنات الابرار سے افضل ہیں) (التصدیقات صفحہ ۲)

تقریباً پاک وہند کے ۱۲۰ علمائے بریلویہ نے اس کی تصدیق کی۔ (دیکھئے! التصدیقات لدفع التلبیسات)

ابوالخیر زبیر حیدرآبادی پر جب اختلاف ہوا تو اشرف سیالوی کو ثالث چنا گیا اس نے جو فیصلہ لکھا اس میں ہے:

"جن چیزوں سے آپ نے منع فرمایا؛ لیکن بعد ازاں ایسا کیا بھی تاکہ معلوم ہو کہ یہ چیزیں حرام نہیں تو اس خلاف اولیٰ کے ارتکاب کو ذنب سے تعبیر کیا گیا اور وہ بھی معاف کرنے کا اعلان کر دیا گیا" (فیصلۂ مغفرت ذنب صفحہ ۳۵)

اس فیصلہ کی تصدیق کرنے والے پاک وہند کے ۲۰۴ علمائے بریلویہ ہیں۔ (دیکھئے! فیصلۂ مغفرت ذنب)

تو یہ سب کے سب منکر نبوت ہوئے، اور جب نبوت کے منکر ٹھہرے تو ختم نبوت کے منکر بھی بن گئے۔

باقی رہی یہ بات غلام مہر علی چشتیاں کا معتبر ہے یا غیر معتبر؟ تو اس کا جواب اتنا ہے کہ اس کی کتاب تحقیقات غلام مہر علی میں تصدیقات بھی کئی بریلوی علماء کی ہیں۔

اور تذکرہ اکابر اہل سنت میں شرف قادری صاحب نے جن کو مفتی منیب صاحب سند اور حجت قرار دیتے ہیں، مسلک بریلویہ کیلئے وہ یوں تعریف کرتے ہیں: "فاضل جلیل، مولانا مہر علی" (تذکرہ اکابر اہلسنت صفحہ ٦٦)

اور پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب لکھتے ہیں:

"آپ نہ صرف ایک معروف اور ممتاز سنی خطیب ہیں وہ ایک زبردست مناظر ہیں، آپ کی تصنیف "دیوبندی مذہب" نظریاتی دنیا میں کوہ الوند بن کر سامنے آئی، اور دیوبندی مناظرین اس کی چٹانوں سے سر پھوڑتے رہے، اس کتاب کے کئی ایڈیشن چھپے، اس پر دیوبندی پریس نے آہ وفغاں کی، مگر یہ کتاب اپنے ٹھوس دلائل کی وجہ سے مقبول ہوتی گئی" (تذکرہ علمائے اہلسنت وجماعت لاہور صفحہ ۴۱۹)

ان کی تعریف وتوصیف دیگر حضرات سے بھی مل سکتی ہے، مگر بخوف طوالت اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ قارئین ذی وقار! آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ سارا طائفہ ہی نبوت کا منکر اور منکر ختم نبوت نظر آتا ہے۔

ایک اور دلیل سے

مولوی محمد اشرف سیالوی صاحب اور ان کے مؤیدین اور ہم مشرب لوگوں نے ایک نظریہ دیا کہ آنحضور پُر نور ﷺ ۴۰ سال سے قبل نبی نہ تھے؛ بلکہ ۴۰ سال کے بعد نبی بنے، اس سلسلے میں انہوں نے کئی کتب تحریر فرمائیں، تحقیقات، نظریہ وغیرھا۔

مفتی نذیر احمد سیالوی صاحب ان کے رد میں لکھتے ہیں:

"نبوت مصطفیٰ ﷺ عالم ارواح میں بالفعل تسلیم کرنے کے باوجود قبل از بعثت اس کے بالفعل (بمعنی مصطلح) ہونے کا انکار کرتے ہیں، جو کہ زوال نبوت کا قول کرنے کے مترادف ہے" (نبوت مصطفیٰ ﷺ صفحہ ۲۸۴)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

"البتہ تحقیقات کچھ لوگوں کو انکار نبوت کا انعام ضرور دے چکی ہے" (تصریحات ج ا صفحہ ٦٦)

"ان میں ایسی تصریحات موجود ہیں جن میں واشگاف الفاظ میں قبل از بعثت کے عرصہ میں نفی نبوت اور انکار نبوت ہے" (تصریحات ج ا صفحہ ۹۲)

"صاحب نظریہ کے نزدیک خاتم النبیین کا معنیٰ ہے کہ سب نبیوں کی نبوت کو ختم کردینے والا اور انہیں منصب نبوت سے محروم کردینے والا" (تصریحات ج۱ صفحہ ۱۰۶)

"بظاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے لیکن در حقیقت حضور سید المرسلین ﷺ کی بعثت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نبی ہونے کی نفی کردی ہے" (تصریحات ج۱ صفحہ ۱۱۰)

پروفیسر عرفان قادری صاحب لکھتے ہیں:

"اور یہ بات بھی مسلمہ ہے کہ نبی کریم ﷺ عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے، اور ارواح انبیاء کی تربیت فرمارہے تھے، پھر آپ علیہ السلام سے معاذاللہ کون سی ایسی لغزش ہوگئی تھی جس کی پاداش میں آپ ﷺ کو تقریباً ۴۰ سال تک اس ارفع واعلیٰ مرتبہ سے معاذاللہ معزول کردیا گیا" (نبوت مصطفےٰ ﷺ ہر آن ہر لحظہ صفحہ ۶۱)

قاضی محمد عظیم صاحب لکھتے ہیں:

"تحقیقات نے بزور قلم چالیس سال سے قبل نبوت کی نفی کردی ہے" (توضیحات صفحہ ۲۵۴)

"تحقیقات کا قبل وحی عصمت کو ماننا اور اس کی بنیاد پر ثابت اور محقق نبوت کو نہ ماننا بالکل غلط اور بے بنیاد سوچ ہے" (توضیحات صفحہ ۴۵۲)

مفتی عبدالمجید خان سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

" کتاب مذکور میں بر سبیل غلط اس گمراہ کن اور باطل نظریہ کے صحیح ہونے کا پروپیگنڈہ کیا گیا ہے کہ حضور سید العالمین ﷺ اپنی ولادت باسعادت کے وقت سے لے کر چالیس سال کی عمر شریف تک معاذاللہ نبی نہیں تھے؛ بلکہ اس مدت میں آپ ﷺ صرف اور صرف ولی تھے الخ" (تنبیہات صفحہ ۱۱)

دوسری جگہ یوں لکھتے ہیں:

"قوم پر احسان عظیم کیا ہے جو نفی نفس نبوت میں نہایت صریح ہے" (مصلحانہ کاوش صفحہ ۸۴)

سیالوی گروپ کے ایک فرد مفتی غلام حسن قادری کے بارے میں سعیدی ساحب لکھتے ہیں:

'' موصوف یہ بحث چھیڑ کر اپنے پیش رو کی عقیدت کے جوش میں ایک بار پھر اس امر کا اقرار کر بیٹھے ہیں کہ وہ سید عالم ﷺ کو آپ کی ولادت باسعادت سے لے کر چالیس برس تک آپ کو صرف ولی مانتے ہیں، نبی نہیں مانتے، اس طرح سے وہ جلد بازی میں اس بات کو ظاہر کر بیٹھے جسے وہ چھپانا بہتر سمجھتے تھے، الغرض اس سے اپنا منکر نبوت ہونا بیان کر گئے'' (مصلحانہ کاوش صفحہ ۸۱،۸۰)

مفتی محمود حسین شائق صاحب لکھتے ہیں:

''علامہ نے رسول کریم ﷺ کے بارے میں اس مسودہ میں یہ موقف اختیار کیا کہ آپ پیدائشی نبی نہیں ہیں، اور یہ کہ آپ ﷺ چالیس سال کے بعد غار حراء میں نبی بنائے گئے، پہلے نبی نہیں تھے'' (پیدائشی نبی ج ا صفحہ ۳۵،۳۴)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

''علامہ محمد اشرف سیالوی نے رسول اکرم شفیع معظم حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی پیدائشی نبوت کا انکار کر کے ایک نئے فتنہ کا باب کھولا'' (تجلیات علمی حصہ دوم صفحہ ۳)

مفتی جمیل احمد صدیقی صاحب لکھتے ہیں:

''حال ہی میں تحقیقات نامی کتاب مصنفہ مولوی محمد اشرف سیالوی منظر عام پر آئی جس میں حضور سید عالم ﷺ کی ذات اقدس وانور سے از ولادت پاک تا چالیس سال نبوت کی نفی کی گئی؛ بلکہ معاذاللہ یہ ثابت کرنے کی کوشش بھی کی گئی کہ آپ ﷺ چالیس سال کی عمر مبارک سے پہلے نبی بننے کے اہل بھی نہ تھے'' (التبشیرات صفحہ ۸)

مفتی عبدالمجید خان سعیدی ایک جگہ لکھتے ہیں:

''مصنف تحقیقات کے نزدیک حضور ﷺ میں معاذاللہ نبی ہونے کی صلاحیت نہ تھی'' (سندیلوی کا چیلنج منظور ہے صفحہ ۵)

القصہ مولوی اشرف سیالوی صاحب اور ان کی جماعت جس میں کئی بریلوی اکابر ہیں، سب ہی منکرین نبوت ٹھہرتے ہیں، اور جب نبوت کے منکر ہوئے سرکار کی تو پھر سرکار کی ختم نبوت کا بھی تو انکار ہو گیا، اور یہ سب انہی کے اکابر کے فتاویٰ سے مبرہن اور ثابت

ہے، اور اسی وجہ سے انہوں نے سیالوی صاحب کے خلاف کتابیں لکھی ہیں۔

باقی رہا اشرف سیالوی وغیرہ کا معتبر ہونا تو حنیف قریشی صاحب کے "مناظرہ گستاخ کون؟" میں اسے قائد بریلویت بتایا گیا ہے، اور مفتی منیب الرحمٰن صاحب کی تفہیم المسائل ج ۳ کے مقدمے میں اسے مسلک بریلویہ کیلئے سند اور حجت قرار دیا گیا ہے، تو جب قائد بریلویت ہی منکر نبوت ہیں تو باقی پھر کیا بچا؟

ایک اور دلیل سے۔

مفتی احمد یار نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں:

"نبی جنس بشر میں آتے ہیں، اور انسان ہی ہوتے ہیں" (جاء الحق صفحہ ۱۷۳)

تفسیر نورالعرفان صفحہ ۶۸۷ سورۂ جن کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"نبوت انسانوں سے خاص ہے"

اور آٹھویں پارہ کے تیسرے رکوع کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

"رسول صرف انسان ہوتے ہیں"

تفسیر نعیمی میں لکھتے ہیں:

"رسول صرف انسان ہیں" (تفسیر نعیمی جلد ۸ صفحہ ۱۲۳ رکوع نمبر ۳)

معلوم ہوا کہ رسالت و نبوت کا سہرا اور تاج اللہ نے انسانوں میں سے ہی افراد کو منتخب اور چن کر ان کے سروں پر سجایا ہے، لہٰذا جو ان کی انسانیت اور بشریت کا انکار کرے تو ان کی نبوت کا بھی انکار ہو جائے گا؛ کیونکہ جب وہ انسان نہ رہے تو نبی کیسے ہیں گے؟ کیونکہ نبوت تو انسانوں کو ہی ملی ہے۔

مفتی عبدالمجید خان سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

"جو ذات اقدس سب سے پہلے بشر (ابولبشر) سے بھی پہلے موجود ہو اس مقدس و مطہر ہستی کو بشر کہنا یا ماننا کس طرح صحیح

ہے؟" (مصلحانہ کاوش صفحہ ۱۵۱، انوار قمریہ صفحہ ۱۹۴)

مفتی عبدالرحیم اسکندری شر صاحب لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ ایک جنس سے دوسری جنس پیدا کرنے پر قادر ہے، جیسے کہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی والے قصہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جنس کو دوسری جنس سے پیدا فرمایا، اسی طرح حضور ﷺ کو نور بنایا اور بشر سے پیدا فرمایا" (الفتح المبین صفحہ ۱۴۴)

اس کا صاف مطلب ہوا کہ آپ ﷺ بشر نہیں ہیں جیسا کہ ہر عاقل کو سمجھ آ رہا ہے۔

تفسیر نعیمی جلد ا صفحہ ۱۰۰ پر خود مفتی احمد یار نعیمی گجراتی نے لکھا ہے کہ:

'"ان کو بشر ماننا ایمان نہیں"

اور بریلوی کتب میں انبار لگے ہیں کہ آپ ﷺ لباس بشریت میں تشریف لائے۔-(دیکھئے! نور العرفان صفحہ ۱۹، تسکین الخواطر صفحہ ۱۱۷، مقیاس نور صفحہ ۱۳، مواعظ نعیمیہ صفحہ ۱۱۹، مقیاس حنفیت صفحہ ۲۳۴ وغیرہا کتب)

جبکہ غلام رسول سعیدی صاحب جو کہ بریلوی اکابر شمار کئے جاتے ہیں وہ لکھتے ہیں:

"بعض لوگ سیدنا محمد ﷺ کو انسان اور بشر نہیں مانتے، وہ کہتے ہیں کہ آپ کی حقیقت نور ہے اور بشریت آپ کی صفت یا آپ کا لباس" (تبیان القرآن جلد ۲ صفحہ ۴۵۳)

تو یہ بھی رضاخانی گھر سے معلوم ہو گیا کہ لباس بشریت کا قول انکار بشریت ہے، تو لباس بشریت ماننے والے سارے کے سارے منکرین نبوت جا ٹھہرے، اور جنہوں نے انکار بشریت کیا وہ بھی بقول رضاخانی حضرات نبوت ورسالت کے منکر ٹھہرے، اور جب نبوت ورسالت کا انکار ہوا تو پھر خاتم الانبیاء آپ ﷺ کیسے ٹھہرے؟ (العیاذ باللہ من سوء الفہم والجہل)

ایک اور دلیل سے

فاضل بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

"جب سے نبی سے ﷺ کو نبوت ملی کسی دوسرے کو نہیں مل سکتی" (ختم نبوت صفحہ ۴۱)

دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

"تمام انبیاء ومرسلین کے سردار نبی ہوئے جبکہ آدم آب وگل میں تھے" (تجلی الیقین صفحہ ۸۷)

آپ نتیجہ خود ہی نکال لیں کہ سارے انبیاء کی نبوت پر ہی ہاتھ صاف فرمادیا؛ کیونکہ معلوم یہ ہورہا ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ کو تخلیق آدم سے پہلے نبوت ملی، اور آپ کو ملنے کے بعد کسی اور کو نہیں مل سکتی، تو پھر ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیائے کرام کی نبوت کا کیا بنا؟ تو انکار ہی صراحۃً نظر آرہا ہے۔

ایک اور دلیل سے

ملت بریلویہ کے نزدیک آپ ﷺ کے بعد کسی کی نبوت فرض کرنا بھی کفر ہے، اور وہ اس کو ختم نبوت کے انکار کے مترادف سمجھتے ہیں۔

چنانچہ مولوی محمد عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں:

"تحذیر الناس۔۔۔بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا، ثابت ہوا کہ بانی مرزائیت دیابنہ ہیں، جو نبی ﷺ کے بعد نبی پیدا کرنے کے درپے ہیں (العیاذ باللہ من ھذا الافتراء۔ از: قادری) اور احناف کا عقیدہ ہے کہ نبی ﷺ کے کے خاتم النبیین ہونے کے بعد کسی کو نبی فرض کرنا بھی کفر ہے" (مقیاس حنفیت صفحہ ۱۹۸)

چنانچہ آپ نے دیکھ لیا کہ فرض کرنے کو بھی انکار ختم نبوت سمجھتے ہیں، اسی لئے تو نانوتوی صاحب پر اعتراض ہے، جبکہ فاضل بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

"اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوتا حضور کے صاحبزادے ابراہیم انتقال نہ فرماتے" (ختم نبوت صفحہ ۴۳)

مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں:

"اگر مرزا قادیانی نبی ہوتا تو پٹھانوں کے خوف سے حج جیسے فریضہ سے محروم نہ رہتا" (نورالعرفان صفحہ ۸۰۶)

اسی نورالعرفان میں ہے:

"اگر مرزا قادیانی نبی ہوتا تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ہوتا۔۔۔وغیرھا'

توان لوگوں نے بھی نبوت کو فرض کر کے انکار ختم نبوت کیا، ہے کوئی رضاخانی جو ان کو انکار ختم نبوت کی زد سے بچا سکے؟

ایک اور دلیل سے

رضاخانی حضرات کی سنئے!

مولوی تبسم شاہ بخاری لکھتے ہیں:

"حضور ﷺ کی نبوت بالذات اور دیگر انبیاء کی علیہم السلام کی نبوت ورسالت کو محض بالعرض اور مجازی نبوت ورسالت قرار دیناقرآن مجید میں تحریف معنوی اور انبیاء کی نبوت کا صریح انکار ہے" (ختم نبوت اور تحذیر الناس صفحہ ۱۹۷)

اسی طرح مولوی غلام نصیر الدین سیالوی نے بالذات اور بالعرض فرق کرنے کو انکار نبوت قرار دیا ہے۔ (دیکھئے! عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ جلد ا صفحہ ۱۹۸)

بالعرض کا معنی مجازی تبسم صاحب نے خود لیا ہے، ہم تو بالذات کا معنی یہ لیتے ہیں کہ آپ ﷺ کو نبوت اللہ نے بلاواسطہ دی ہے، توآپ کی نبوت بالذات ہے اور باقی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نبوت آنحضور ﷺ کے صدقے اور واسطہ سے عطافرمائی ہے لہٰذا وہ بالعرض ہے، باقی اس پر اپنی طرف سے حواشی چڑھانا انہی کو زیبا ہے۔

رضاخانی حضرات توجہ فرمائیں ! یہ فرق توآپ کے گھر میں بھی ہے۔

فاضل بریلوی کہتے ہیں:

"حضور ہی سر الوجود و منبع الوجود و اصل ہر بود ہیں، وجودات عالم ضرور وجود حقیقی کے ظلال و پرتو ہیں، مگر اولاً و بالذات پرتو ذات وظل صفات جامع الکمالات حضور سید الکائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیمات ہے، پھر ثانیاً و بالعرض حضور کی وساطت سے مرتبہ بہ مرتبہ تمام عالم اسی تجلی نور سے روشن ہے" حیات اعلیٰ حضرت جلد ا صفحہ ۳۴۰)

اگر بالعرض کا معنی مجازی اور انکار ہی ہوتا ہے تو پھر سارے انبیاء کے وجود اور ان کے انوار نبوت کا انکار فاضل بریلوی نے ہی کر دیا ہے، لہٰذا بریلوی اصول سے وہ منکر نبوت انبیاء ٹھہرے۔

فاضل صاحب آگے لکھتے ہیں:

"حضور کے احسانات کہ بے حد و غایات ہیں دو قسم ہیں:

دینیہ کہ اولین وآخرین حتی کہ انبیاء و مرسلین وملائکہ مقربین علیہم الصلوۃ والسلام اجمعین جس نے جو نعمت ایمان و دولت عرفان پائی حضور خلیفۃ اللہ الاعظم ﷺ کے ہاتھوں سے ملی، حضور ہی کی بدولت ہاتھ آئی" (حیات اعلیٰ حضرت جلد ا صفحہ ۳۵۰)

علامہ کاظمی صاحب لکھتے ہیں:

"حضور تمام عالم کے وجود اور اس کے ہر کمال کی اصل ہیں" (نبوت عندالشیخین صفحہ ۲۰)

"نیز حضور عالمین کے وجود کا سبب اور واسطہ ہیں" (نبوت عندالشیخین صفحہ ۱۹)

مولوی عبدالمجید خان سعیدی لکھتے ہیں:

"جب حضور اکرم ﷺ نبوت میں بھی اصل اور واسطہ ہیں الخ" (نبوت عندالشیخین صفحہ ۶)

مولوی نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں:

"آپ ﷺ منصب نبوت میں اصل ہیں" (الکلام الاوضح صفحہ ۱۹۲، سرور القلوب صفحہ ۲۲۶)

تبسم شاہ بخاری لکھتے ہیں:

"لفظ اصلاً ہی بالذات کا ترجمہ ہے، لفظ اصل ذات کے معنی میں آتا ہے، یا نہیں؟ اس کے متعلق بے شمار لغوی استشہادات پیش کئے جاسکتے ہیں" (ختم نبوت اور تحذیر الناس صفحہ ۱۶۲)

یعنی اصل کا لفظ ذات کے معنی میں آتا ہے تو پھر سارے بریلوی حضرات کے قائدین آپ ﷺ کی نبوت کو اصل یعنی ذاتی مان رہے ہیں تو لامحالہ باقی انبیاء کی نبوت اصل یعنی ذاتی نہ ہوئی، بلکہ بالعرض ہوئی، تو ساری بریلویت ہی اپنے علماء کے فتوؤں سے منکر نبوت انبیاء ٹھہری۔

ایک اور دلیل سے

سید بادشاہ تبسم شاہ لکھتے ہیں:

"اس اثر (اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما) کو صحیح ماننے سے جہاں حضور اکرم ﷺ کی مثل اور نظیر ہونے کا عقیدہ پیدا ہوتا ہے، وہیں ختم نبوت کے اجماعی عقیدے پر بھی زد پڑتی ہے" (ختم نبوت اور تحذیر الناس صفحہ ۴۱)

"اثر ابن عباس کی صحت قبول کرنے کے بعد مولانا احسن نانوتوی منکر خاتم النبیین ٹھہرتے ہیں" (جسٹس محمد کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ صفحہ ۱۲)

مولوی حسن علی رضوی لکھتے ہیں:

"ان کی رائے میں اثر ابن عباس کی صحت قبول کرنے کے بعد مولانا احسن نانوتوی منکر خاتم النبیین ٹھہرتے ہیں" (محاسبۂ دیوبندیت ج ۲ صفحہ ۴۵۱)

مولوی غلام نصیر الدین سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

"اگر نانوتوی صاحب ختم نبوت زمانی کے قائل تھے تو وہ اثر ابن عباس کی تصحیح و تقویت کیوں کر رہے ہیں" (عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ج ۱ صفحہ ۱۹۲)

جبکہ رضاخانی حضرات واکابر کی مصدقہ کتاب شرح صحیح مسلم میں غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں :

"امام حاکم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس کے اس قول کو ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے ھٰذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ اس حدیث کی سند صحیح ہے، اور امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو روایت نہیں کیا، علامہ ذہبی نے عن عطاء بن السائب عن ابی الضحی عن ابن عباس اس سند کے ساتھ حدیث کا ذکر کیا ہے، اور لکھا ہے کہ یہ صحیح ہے، حضرت ابن عباس کا یہ قول ہر چند کہ سنداً صحیح ہے؛ لیکن درایۃً صحیح نہیں" (شرح صحیح مسلم ج ۴ صفحہ ۴۵۱)

اس روایت کو صحیح تو رضاخانی بھی مانتے ہیں، ہاں اتنی بات سے دھوکہ نہ کھایا جائے کہ درایۃً کی بات بھی تو لکھی ہے، اس کا جائزہ ہم آگے لینے والے ہیں۔

تو رضاخانی اکابر نے روایت کو صحیح مان کر ختم نبوت کا انکار کر دیا اور ہم یہی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

ایک اور دلیل

رضاخانی علماء کہتے ہیں :

"جب مصنف تحذیر الناس اس اثر کے مضمون کو صحیح سمجھتے ہیں تو وہ ختم زمانی کے قائل کیسے ہیں؟ جب کہ مرزائی نبی پاک ﷺ کے بعد ایک نبی ماننے سے ختم نبوت کے منکر ہیں، تو نانوتوی صاحب چھ نبی ماننے کے بعد ختم نبوت زمانی کے قائل کیسے ہیں؟" (عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ج ۱ صفحہ ۲۰۳، ۲۰۲)

مولانا محمد احسن نانوتوی (متوفی ۱۳۱۲ھ ۱۸۹۴ء) نے قیام بریلی کے زمانہ (۱۸۵۱ئے ء تا ۱۸۷۷ء) میں جب اپنے اس مسلک و موقف کا اظہار کیا کہ مختلف طبقات ارض میں بھی انبیاء کرام مثل آدم و نوح، محمد علیہم الصلاۃ والسلام موجود ہیں، اور اس کی بنیاد اثر ابن عباس کو بنایا، تو حضرت مولانا نقی علی بریلوی نے اس کا زبردست تعاقب کیا کہ یہ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ہے" (رسائل فضل رسول بدایونی مقدمہ صفحہ ۶۰)

مولوی غلام رسول دستگیر قصوری صاحب لکھتے ہیں :

"اس روایت کے ضعیف و مخالف قرآن واجماع کے ہونے سے قطع نظر کریں تب بھی ہم کو مضر نہیں ہے؛ کیونکہ ہم آنحضرت

ﷺ کی مثل کے ممتنع بالذات ہونے کے اس جہان دنیا میں قائل ہیں، پس اگر کوئی اور جہان ہو اور اس میں سوائے اس دنیا کے انبیاء مبعوث ہوں، اور ایک ان کا خاتم ہو، جو آنحضرت ﷺ کی مثل نبی اور خاتم میں ہو تو اس کے ممتنع ہونے پر ہم حکم نہیں کرتے" (تقدیس الوکیل صفحہ ۱۳۴)

اس کتاب کی تصدیق وتائید انوار آفتاب صداقت میں یوں ہے:

"مولانا غلام دستگیر علیہ الرحمہ تمام کاغذات بحث کو جو تحریری ہوئی تھی لے کر حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا وتعظیما کو تشریف لے گئے، اور اخیر ماہ شوال ۱۳۰۷ھ میں بر وقت اقامت مکہ معظّمہ کے ان کاغذات بحث کا عربی میں ترجمہ کر کے روبرو علماء مکہ معظّمہ پیش کیا، ان کی تصدیق کے بعد جب آپ مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو وہاں کے علماء اور مفتیان باوفا کے روبرو پیش کیا، انہوں نے بھی نہایت خلوص سے تصدیق فرمائی، اور حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب کی تعریف اور مدح فرمائی" (انوار آفتاب صداقت صفحہ ۸۰)

پھر آگے لکھا ہے:

"یہ پاک کتاب مستطاب دیگر علماء کرام کی تقاریظ سے مکمل ہو کر ۳۲۴ صفحہ کے حجم میں مع ترجمہ اردو صدیقی پریس قصور ضلع لاہور میں طبع ہو کر شائع ہوئی، اور اھلسنت وجماعت کیلئے فیض عام ہوئی" (انوار آفتاب صداقت صفحہ ۸۱)

"اس کتاب لاجواب کا جواب آج تک نہیں ہو سکا" (صفحہ ۸۲)

ہم نے مختصراً اس کتاب کی تعریفات نقل کر دی ہیں۔ اب سنئے! یہ کتاب انوار صداقت فاضل بریلوی کی مصدقہ ومؤیدہ ہے، اور انہوں نے حرف بحرف سنا ہے۔

دیکھئے! انوار آفتاب صداقت میں لکھا ہے کہ:

"اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ حافظ قاری حاجی مولانا بالفضل والعلم اولٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمہ بریلوی کو کہ انہوں نے بتیس یوم میں اس کتاب کو فقیر سے حرف بحرف سنا اور پھر اپنی تقریظ لکھی" (انوار آفتاب صداقت صفحہ ۵۱۴)

اب بتائیے! حرف بحرف سنا تو تقدیس الوکیل کی تعریف وتصدیق کو بھی تو سنا، مگر رد نہ کیا، تو فاضل بریلوی صاحب بریلوی اصول وضابطہ سے ذمہ دار ٹھہرے، لہٰذا تقدیس الوکیل کی عبارت کی تائید وتصدیق فاضل بریلوی صاحب سے ثابت ٹھہری، باقی

رضاخان صاحب تقریظ و تصدیق اس وقت تک نہ کرتے تھے جب تک مکمل نہ دیکھ لیتے۔

چنانچہ فضل احمد لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں:

"فقیر اس کتاب کو لے کر بریلی شریف حاضر ہوا۔۔۔۔حضرت دیکھ کر خوش ہوئے، اور فرمایا کہ جب تک میں از خود اس کتاب کو بالاستیعاب نہ دیکھ لوں تب تک میری تسلی نہیں ہوسکتی، اور نہ میں اس پر کوئی تقریظ لکھ سکتا ہوں" (انوار آفتاب صداقت صفحہ ۵۰۷)

تو انوار آفتاب کو مکمل سن کر تقریظ لکھنا اس بات کی دلیل ہے، لہٰذا فاضل صاحب نے تقدیس الوکیل کو ملاحظہ کیا ہوگا تبھی تو تصدیق و تعریف و تائید ہے۔

اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ رضاخان صاحب اپنوں ہی کے فتوے سے منکر ختم نبوت ٹھہرے، تقریظ لکھنے والا کس حد تک ذمہ دار ہوتا ہے؟ اپنے ہی علماء کی کتب مثلاً "تنبیہات بجواب تحقیقات" اور "لطمۃ الغیب" وغیرہا ملاحظہ فرمائیں۔

ایک اور طرز سے

غلام نصیر الدین سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

"بعض حضرات یہ روایت پیش کرتے ہیں کہ سرکار علیہ السلام نے فرمایا انی عنداللہ بمکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینۃ اس کے بارے میں گزارش ہے کہ اس حدیث سے استدلال درست نہیں؛ کیونکہ اگر سرکار علیہ السلام کو سب سے پہلے نبوت ملی ہے تو آپ خاتم الانبیاء کیونکر ہوسکتے ہیں؟ اگر سب سے پہلے سرکار علیہ السلام ختم نبوت سے متصف تھے تو پھر بعد میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مبعوث ہوئے، اس طرح تو پھر نانوتوی کا کلام ٹھیک ہو جائے گا کہ اگر بعد زمانۂ نبوی کوئی اور نبی آجائے تو ختم نبوت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ نیز دیگر انبیاء علیہم السلام صرف علم الٰہی میں نبی تھے، بالفعل نبی نہیں تھے، تو پھر سرکار علیہ السلام ان سے آخری کیسے ہوگئے؟ آخری نبی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سارے انبیاء علیہم السلام کے بعد نبوت کا اعطاء ہو اور اس ہستی کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا" (تحقیقات صفحہ ۳۹۴، ۳۹۳)

اور سیالوی گروپ نے اسی وجہ سے یہ کہا کہ تحقیقات جب لوگ مذہبی چال بازی کا شکار ہو رہے تھے اور جس راستے پر چل رہے

تھے وہ عن قریب انہیں قادیانیت کی گود میں لے جانے والا تھا، تو اس وقت امام احمد رضا بریلوی کے افکار اور سیدی محدث اعظم پاکستان کی فراست کے پاسبان حضرت شیخ الحدیث نے ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے ۴۱۵ صفحات کی یہ کتاب لکھی۔ (مجلّہ حجۃ الاسلام لاہور صفحہ ۲۶۲، اشرف سیالوی نمبر)

سیالوی گروپ لکھتا ہے:

"عقیدۂ ختم نبوت سے چشم پوشی اور نام فدایان ختم نبوت

فدایان ختم نبوت کی عقیدۂ ختم نبوت سے غفلت سعیدی صاحب کا رسالہ نشر کرنے والے گروہ کا نام فدایان ختم نبوت لکھا ہے، علامہ آلوسیؒ نے ماکان محمداً کے تحت تفسیر روح المعانی میں لکھا ہے ختم نبوت کا معنیٰ یہ ہے کہ آپ ﷺ سب سے آخر میں وصف نبوت سے متصف ہوئے، اگر اسی عالم ارواح والی نبوت کا اظہار ہے پھر حضور ﷺ آخری نبی نہیں قرار پائیں گے، اس کو ایک مثال سے واضح کرتے ہیں ایک پیر صاحب نے اپنے چند مریدوں کو خلافت دی اور جسے سب سے پہلے خلافت دی اسے کہا کہ ابھی تم نے اظہار نہیں کرنا، دوسروں نے اظہار کر دیا، ان کے بعد یہ خلیفہ صاحب گویا ہوئے کہ مجھے سب سے پہلے خلافت ملی تھی، مگر میں تمہیں اب بتا رہا ہوں، اور یہ بات ثابت ہو جائے کہ واقعی انہیں پہلے خلافت ملی تھی تو انہیں آخری خلیفہ کہا جائے گا؟

قارئین! انصاف فرمائیں ! اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنی تصنیف جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ میں لکھا ہے کہ جب سے سرکار کو نبوت ملی اللہ نے کسی کو نبی نہیں بنایا، اگر نبوت وہی عالم ارواح والی ہے اور دنیا میں صرف اظہار کا حکم ہے تو اب تمام انبیاء کی نبوت کا انکار لازم آئے گا۔

یہ اچھے فدایان ختم نبوت ہیں کہ عقیدۂ ختم نبوت کو اپنے مخصوص نظرئے پر فدا کرنے کا پروگرام بنا چکے ہیں اور ان کے نظرئے کو اپنایا جائے تو کہیں یہ خرابی کہ حضور خاتم النبیین نہ رہیں اور کہیں یہ کہ باقی انبیاء کی نبوت کی نفی العیاذ باللہ" (مولانا عبدالمجید سعیدی کو دعوت حق صفحہ ۲۱،۲۰)

تحقیقات والی بات کو مفتی نذیر احمد سیالوی نے بھی نقل کیا ہے، تائیداً ہم وہ بھی نقل کر دیے ہیں۔

چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"اور جناب صاحبزادہ صاحب نے مزید لکھا ہے کہ اگر سرکار علیہ السلام کو سب سے پہلے نبوت ملی تو ہو آپ خاتم النبیین کیونکر

ہو سکتے ہیں؟ " (محاکمہ عطائیہ کا منصفانہ جائزہ صفحہ ۳۰)

یہی سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

"علامہ (سعید احمد) اسعد نے حضور سید المرسلین ﷺ کی عالم ارواح والی نبوت کا انکار کر دیا ہے، اور اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ اس نبوت کے تسلیم کرنے سے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی کی ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے، جو قطعی طور پر کفر ہے" (خاتم النبیین کا معنی صفحہ ۲۳)

یہی سیالوی صاحب مولوی سعید احمد اسعد صاحب کا نظریہ یوں بیان کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کے عالم ارواح میں حقیقۃً مشرف بہ نبوت فرمائے جانے کا عقیدہ رکھنے سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے، اور بندہ یقیناً دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے" (تصریحات جزء ثانی صفحہ ۴۲)

مفتی عبد المجید خان سعیدی صاحب مولوی سعید احمد اسعد صاحب کی تقریر کا اقتباس کرتے ہیں کہ:

"موصوف نے نہایت ہی خطرناک طرز پر اپنے سامعین کو مخاطب کر کے ان سے سوال کیا کہ بتاؤ اگر حضور کو پہلے سے نبی مان لیا جائے تو ختم نبوت کا کیا مطلب ہو گا؟ یعنی آپ خاتم النبیین کیونکر ہو سکیں گے؟" (مسئلہ نبوت عند الشیخین صفحہ ۲۵)

سیالوی گروپ کا نامی گرامی مولوی مفتی غلام حسن قادری صاحب لکھتا ہے:

"میں اس کو نزاع لفظی نہ کہوں تو کیا کہوں؟ یا پھر فریق مخالف درپردہ ختم نبوت کے عقیدے کو کمزور کر کے قادیانیت کو نادانستہ طور پر تحفظ دے رہا ہے" (ایک غلط فہمی کا ازالہ صفحہ ۸)

قارئین گرامی قدر! سیالوی گروپ اپنے مخالفین بریلوی حضرات کو جو عالم ارواح سے آپ ﷺ کو نبی مانتے ہیں ان کو ختم نبوت کا منکر اور قادیانی وغیرہ سب کچھ کہتا ہے جیسا کہ آپ دیکھ چکے ہیں۔

اب دیکھیئے! فاضل بریلوی کا قول عالم ارواح سے نبوت ماننے والا ہم پیچھے نقل کر چکے ہیں۔

مفتی احمد یار گجراتی صاحب لکھتے ہیں:

"حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت کیا ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں رب تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو چکا

تھا حالانکہ ابھی آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں جلوہ گر تھے" (رسائل نعیمیہ صفحہ ۶۴)

مولوی امجد علی صاحب لکھتے ہیں:

"سب سے پہلے مرتبۂ نبوت حضور کو ملا، روز میثاق تمام انبیاء سے حضور پر ایمان لانے اور حضور کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا اور اسی شرط پر یہ منصب اعظم ان کو دیا گیا" (بہار شریعت حصہ اول صفحہ ۱۶)

مولوی محمود احمد رضوی صاحب لکھتے ہیں:

"حضور نے فرمایا میں خاتم الانبیاء اس وقت سے ہوں جبکہ آدم آب و گل میں تھے" (دین مصطفیٰ صفحہ ۸۵)

اسی موقف پر درج ذیل کتب بھی وجود میں آئیں

"تنبیہات، مصلحانہ کاوش، نبوت عندالشیخین، تصریحات، نبوت مصطفیٰ، نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ، توضیحات، تجلیات علمی، اہم شرعی فیصلہ، نبی الانبیاء والمرسلین، خلاصۃ الکلام، مولانا اشرف سیالوی کو دعوت حق وغیرھا۔

تو یہ سب بشمول رضاخان فریق اول کے نزدیک ختم نبوت کے منکر ٹھہرے۔

ایک اور دلیل سے

پیر مہر علی شاہ صاحب نے امکان نظیر کے قائلین کو ماجور و مثاب اور اللہ ان کی سعی کو قبول و منظور فرمائے وغیرھا الفاظ سے یاد کیا ہے۔ (دیکھئے! فتاویٰ مہریہ صفحہ ۹)

مگر رضاخانی تبسم بخاری صاحب لکھتے ہیں کہ:

'"ایک اور مسئلہ نکلا کہ حضور ﷺ کی نظیر ممکن ہے، اس عقیدے سے بھی ختم نبوت پر زد پڑتی ہے" (ختم نبوت اور تحذیر الناس صفحہ ۲۵)

معلوم ہو کہ پیر صاحب نے منکرین ختم نبوت کو ماجور و مثاب وغیرہ قرار دے کر قائلین ختم نبوت کے ساتھ وفاداری نہیں کی، یہ تبسم صاحب کی بات خلاصہ نکلا، لہٰذا کافر کو کافر نہ کہہ کر تبسم کے مذہب کا خون پیر صاحب نے کر دیا، اور اب خود پیر صاحب

بریلوی مسلک میں محل نظر ٹھہرے، وگرنہ رضاخانی حضرات منکرین ختم نبوت کا ساتھ دینے والے ٹھہرے۔

ایک اور دلیل اور رضاخانیت کا خون

مولوی اشرف آصف جلالی کی مصدقہ کتاب "ختم نبوت اور تحذیر الناس" میں لکھا ہے کہ :

"اسی طرح جو کوئی خاتم کے معنیٰ میں تبدیلی کرے گا مسلمان نہ رہے گا، قرآن حکیم نے جب خاتم النبیین فرمادیا تو یہ آیت آپ کے آخری نبی ہونے میں نص قطعی ہوگئی، آخری نبی کا معنیٰ خود حضور ﷺ نے بتایا، صحابۂ کرام، تابعین اور تمام امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ وایمان اسی پر رہا اور اسی پر رہے گا، جملہ ائمۂ کرام، مفسرین ومحدثین نے قرآن وحدیث کی روشنی میں یہی بتایا کی خاتم بمعنیٰ آخری نبی ہے، اسی پر اجماع ہے اور تواتر ثابت ہے، اس معنی میں نہ کوئی تاویل مانی جائے گی، نہ کوئی تخصیص؛ بلکہ تاویل وتخصیص کرنے والا بھی خارج از اسلام ہوگا، اور سمجھ بوجھ کر بھی ایسے کافر کے کفر میں شک کرنے والا اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا" (ختم نبوت اور تحذیر الناس صفحہ ۲۳)

یہی اشرف آصف جلالی صاحب لکھتے ہیں :

"حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنیٰ محققین نے یہ بیان کیا ہے کہ خالق کائنات جل جلالہ نے تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت کو جمع کر کے رسول اکرم ﷺ کے دل مبارک میں رکھ دی، اور آپ کے دل کو اس نبوت کیلئے معدن قرار دے دیا، نبوت کو دل میں رکھنے کے بعد مہر لگادی تاکہ کسی دشمن کو نبوت کو چوری کرنے کی توفیق نہ ہوسکے، اور نبوت کی چوری کی طرف اس کو راستہ نہ مل سکے، نہ شیطان کے وسوسے کو راستہ ملے اور نہ نفس کی خواہش کو راستہ ملے" (العاقب مارچ ۲۰۱۲ء صفحہ ۳۲))

کیوں جی تبسم صاحب ! آپ کا فتویٰ تقریظ لکھنے والے حضرت کے سر ہی کام آگیا، تبسم صاحب نے خود ہی خواجہ قمرالدین سیالوی صاحب کا قول نقل کیا ہے کہ کچھ عرصہ ہوا فقیر کے پاس ایک استفتاء پہونچا کہ زید یہ کہتا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی صرف آخری نبی اگر نہ بھی لیا جائے بلکہ یہ معنی بھی کرلیا جائے کہ تمام انبیاء کرام حضور اقدس ﷺ کے انوار وفیوض سے مقتبس ہیں، تو نہایت مناسب ہوگا، کیا زید پر فتوی لگایا جاسکتا ہے یا نہ؟ جواب میں لکھا کہ اس قول پر زید کو کافر نہ کہا جائیگا۔ الخ "(ختم نبوت اور تحذیر الناس صفحہ ۴۳۴)

لو جی! یہ بھی آخری نبی معنی نہ کرنے کی گنجائش چھوڑ رہے ہیں، اور آپ نے نقل کر کے تائید بھی کر دی، لہٰذا آپ کا فتویٰ آپ کے سر ہی آپہونچا۔

مزید تفصیل کیلئے فقیر کی کتاب " دفاع ختم نبوت صفحہ ۱۷۴ تا صفحہ ۱۸۱ ملاحظہ فرمائیں، کئی بریلوی اکابر پر یہ فتویٰ سج جائیگا اور معلوم ہو جائیگا کہ ان کی نظر میں کون کون سے اپنے افراد ختم نبوت کے منکر ہیں؟

.بریلویوں کی مناظرہ میں اصولی شکست کے واضح ثبوت

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد!

یہ کتاب (داستان فرار) آپ کے ہاتھوں میں ہے قارئین کے لیے اس کتاب کو پڑھنے سے قبل اس کا پس منظر بیان کرنا ضروری ہے تاکہ دوران مطالعہ قارئین کو کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے

مختصر تمہید کے بعد بندہ عرض کرتا ہے کہ ماہ جولائی 2024 کے اخری عشرہ میں اہل سنت والجماعت علمائے دیوبند اور اہل بدعت علمائے بریلوی کے مابین منعقد ہوا مناظرہ کا موضوع اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کی صحت و عدم صحت تھا

یہ مناظرہ ایک واٹس ایپ گروپ میں ہوا اور وہ واٹس ایپ گروپ بھی بریلوی حضرات کا تھااہل سنت والجماعت علمائے دیوبند کی طرف سے مناظر حضرت مولانا مفتی احمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ تھے جبکہ اہل بدعت علمائے بریلوی کی جانب سے مناظر مولانا حذیفہ مدنی برخوردار مولانا کاشف اقبال مدنی تھے۔

اہل سنت والجماعت علمائے دیوبند کی جانب سے حضرت مولانا مفتی احمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا یہ دعوی تھا

اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما صحیح سند سے ثابت ہے اگر یہ صحیح سند سے ثابت ہو جائے تو تحذیر الناس پر ہونے والے جملہ اشکالات خود بخود رفع ہو جاتے ہیں

اسی دعوی پہ حضرت مولانا مفتی احمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے 20 دلائل قاہرہ پیش فرمائے جس کا کوئی معقول جواب بریلوی مناظر کی جانب سے نہ دیا جاسکا۔

جب دو دو ٹرمز مکمل ہوئیں اور تیسری ٹرن میں مفتی احمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ ابھی اپنے دلائل پیش فرمارہے تھے

اسی دوران ہی بریلوی حضرات کی جانب سے بد کلامی کا اغاز ہو گیا(یہ تو بریلوی حضرات کی کتابوں سے ظاہر ہے کہ جو شخص بد کلامی کرتا ہے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان کے پاس دلائل نہیں ہیں۔)

بریلوی مناظر، صدر مناظر دونوں نے گالم گلوچ اختیار کر کے مناظرہ کی کاروائی کو سبوتاژ کر دیا جبکہ مفتی احمد حسن صاحب کی ٹرم ابھی نامکمل تھی۔

طرفہ تماشا یہ کہ بعض اہل السنت ساتھیوں کو بھی گروپ سے ریمو کر دیا گیا جس سے .بریلوی حضرات کی شکست کا نظارہ تمام گروپ کے ممبران نے دیکھا۔ ہمارے مناظر بھی گروپ سے تشریف لے گئے ۔ اور مناظرہ ختم ہو گیا۔یوں .بریلوی حضرات کو واضح شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

اس مناظرہ کی مکمل کاروائی و روائیداد "مناظرہ اثر ابن عباس رضی اللہ عنھما" کے نام سے اسی رات شائع کر دی گئی جس رات مناظرہ منقطع ہوا۔ جسکی پی ڈی ایف قارئین انٹرنیٹ پہ ملاحظہ فرما سکتے ہیں

اب جب.بریلوی حضرات کو یہ محسوس ہوا کہ ان کی واضح شکست ہو چکی ہے تو اس کے بعد.بریلوی حضرات نے اپنے گروپ میں مناظرہ ختم ہونے کے بعد از خود دلائل دینا شروع کر دیے جبکہ مناظرہ ختم ہو چکا تھا اور اہل سنت مناظر بھی گروپ سے رخصت ہو چکے تھے اور مناظرہ بھی ختم ہو چکا تھا۔

اس کے باوجود اپنے بھولے بھلے عوام کو بہلانے پھسلانے کے لیے نام نہاد تحریروں کو جواب کے نام پر گروپ میں بھیجنا شروع کر دینا کسی طور پہ پر بھی نہ درست تھا۔نہ ہی وہ جواب مناظرہ کا حصہ ہے اور نہ ہی اس کو روائیداد میں شامل کیا جا سکتا ہے مگر اہل بدعت کی جانب سے شائع ہونے والی روئیداد میں بعد از مناظرہ لکھی جانے والے تحریریں بھی شامل کر دی گئی اور یوں باور کروایا گیا کہ جیسے یہ مناظرے کا حصہ ہوں جبکہ وہ مناظرے کے بعد گھر بیٹھ کر لکھی گئی تحریریں تھیں

اس لیے از راہ مجبوری ہمیں داستان لکھنا پڑی اس کو اپ ابھی ملاحظہ فرما سکتے ہیں

لہٰذا ہم نے .بریلوی حضرات کی جانب سے شائع ہونے والی روئیداد مناظرہ اور ان کی گھر بیٹھ کر لکھی جانے والی تحریروں کا جواب دینا مناسب سمجھا۔ چنانچہ زیر نظر کتاب اسی کا تسلسل ہے اس کتاب میں .بریلوی حضرات کی جانب سے کی جانے والی خیانتوں تحریفات اور ان کی دھوکے بازیوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔

زیر نظر کتاب میں مناظرہ اہل سنت مفتی احمد حسن صاحب دامت.برکاتہم العالیہ کی تیسری ٹرن جو انقطاع مناظرہ کے سبب رہ گئی تھی اس کا بقیہ حصہ بھی پیش کیا جا رہا ہے اور .بریلوی حضرات کی جانب سے گھر میں بیٹھ کر لکھی گئی تیسری ٹرم جو بعد از مناظرہ گروپ میں بھیجی گئی تھی اس کا جواب بھی پیش کیا جا رہا ہے

یہاں ثبوت کے طور پر کچھ اسکرین شاٹس بھی لگائے جا رہے ہیں جن سے اس مناظرہ کی کاروائی پر روشنی پڑے گی۔

اسکرین شاٹ نمبر 1



اسکرین شاٹ نمبر 2



اسکرین شاٹ نمبر 3



اسکرین شاٹ نمبر 4



اسکرین شاٹ نمبر 5

بریلوی مناظر کی گالی اور صدر مناظر کا اقرار نامہ کہ اس کے مناظر نے گالی دی ہے جس پہ صدر مناظر بریلوی کا معذرت کرنا



اسکرین شاٹ نمبر 6

بریلوی صدر مناظر کا اہل سنت دیوبند ساتھیوں کو گروپ سے نکالنے کا اقرار نامہ



عرض مرتب

قارئین کرام! جولائی کے مہینے سال 2024 میں اہل سنت اور اہل بدعت کے درمیان اثر ابن عباس کی صحت پر مناظرہ منعقد ہوا۔ مناظرہ کی روئیداد ہماری طرف سے اسی دن شائع کی جاچکی ہے جس دن مناظرہ اختتام کو پہنچا۔ اب ایک ماہ بعد اہل بدعت کی جانب سے ایک خود ساختہ روئیداد سامنے ائی ہے اور اس کا ابتدایہ بریلوی صدر مناظر جناب رانا تیمور صاحب نے لکھا ہے اور وہی باتیں دوبارہ سے پیش کر دی ہیں جن کا جواب دوران مناظرہ ہو چکا۔ تیمور رانا صاحب نے اہل بدعت کے مناظر کو علامہ ابن علامہ کہہ کر متعارف کرایا ہے۔ (مناظرہ اثر ابن عباس ص ۴۳۔ بریلوی روئیداد) جبکہ اب اس کتاب کو بریلویوں کی جانب سے ایک تحریر لکھ کر پھیلایا جارہا ہے اور تحریر میں یہ کہا جارہا ہے کہ اہل بدعت کے مناظر مولوی حذیفہ تو درجہ ثالثہ کا طالب علم ہے ہم اس پر یہی کہیں گے کہ بریلویوں نے مناظر کا تعارف کرایا کو علامہ ابن علامہ اور دب ترین شکست کے بعد وہ درجہ ثالثہ کا طالب علم ہو گیا۔ یہاں سے ہی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس مناظرہ میں ہزیمت کس کا مقدر بنی ہے۔

اب ہم کچھ اصولی جواب کے لیے ابتدائیہ پر ہم اپنی معروضات کو پیش کرتے ہیں۔

بریلویوں کی طرف سے شائع شدہ روئداد کے ابتدائیہ پر ایک نظر

رانا تیمور رضا بریلوی کی بسم اللہ بھی خیانت کے ساتھ ہوئی

مرتب کتاب رانا تیمور رضا صاحب لکھتے ہیں

ان اقتباسات سے واضح ہو گیا اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بحث قائلین نظیر کی جانب سے چھیڑی گئی اس اثر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل چھ نبی تسلیم کیے گئے اور امکان کی بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل کے وقوع کا قول کیا

(صفحہ نمبر 5)

اس کی پوری ڈیٹیل اپ ہماری اس داستان میں پڑھ لیں گے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل چھ خاتم النبیین کا قائلین بریلوی علماء خود ہیں۔

ہم اوپر ایک جھوٹ کی حقیقت قارئین کے سامنے رکھتے ہیں کہ حضرت شاہ صاحب وقوع کا قائل تھے

مولانا فضل حق خیر ابادی اور شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کا علمی اختلاف

یہ اختلاف خالصتاً علمی اختلاف تھا۔ دراصل شاہ اسماعیل دہلوی نے" تقویۃ الایمان" میں عموم قدرت باری تعالی کے تحت یہ لکھا کہ "اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو لاکھوں، کروڑوں نبی ولی جن وفرشتے جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کرڈالے "اس پر مولانا فضل حق خیر آبادی نے تنقید کرتے ہوئے کہا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام صفات کاملہ میں مثل اور نظیر محال ہے؛ مولانا شاہ اسماعیل دہلوی اور مولانا فضل حق خیر آبادی کے درمیان اتنی بات متفق علیہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل نہ موجود ہے اور نہ ہو سکتا ہے، اختلاف اس پر تھا کہ نظیر کیوں نہیں ہو سکتی؟ علامہ فضل حق خیر آبادی کے نزدیک ممتنع بالذات ہے اور مثل مذکور مستلزم کذب باری ہے جب کہ مولانا شاہ اسماعیل دہلوی صاحب اس کا جواب دیتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:

"اس مقام پر اس قدر ثابت کرنا مقصود ہے کہ مثل مذکور قدرت الٰہیہ کے تحت داخل ہے مثل مذکور کا وقوع ثابت کرنا مقصود نہیں۔" (رسالہ یک روزی ص138)

اس سے قبل مفسرین میں سے امام رازی رحمہ اللہ نے اس مسئلے کی وضاحت کی تھی

امام رازیؒ قرآن پاک کی آیت:

"وَلَو شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِى كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيرًا"

(سورۃ الفرقان: ۵۱)

کی تفسیر میں لکھتے ہیں: آیت دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ قدرت رکھتا ہے اس بات پر کے ہر بستی کے اندر ایک رسول ایک نذیر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسا پیدا کردے۔

بتائے کیا فرق ہے، امام رازیؒ اور شاہ اسماعیل دہلویؒ کی" تقویۃ الایمان" والی مثال میں؟

مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی مرحوم کی تحقیق میں مولانا خیر آبادی اور مولانا شاہ اسماعیل شہید میں جو بھی اختلاف تھا وہ محض اجتہادی تھا، ہدایت وضلالت کا اختلاف نہ تھا۔ پیر صاحب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے یوں جواب دیا:

اس مقام پر امکان یا امتناع نظیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنا مافی الضمیر ظاہر کرنا مقصود ہے نہ تصویب یا تغلیط کسی فریقین کی اسماعیلیہ وخیر آبادیہ میں سے شکر اللہ تعالی سعیہم۔ راقم سطور دونوں کو ماجور وثواب جانتا ہے۔

(فتاوی مہریہ ص11)

مولانا فضل خیر ابادی کا بھی فتوی تکفیر سے رجوع کرنا اور توبہ

خیر ابادیات میں ایک حکایت یوں بیان کی گئی ہے

جب (مولانا فضل حق خیر ابادی کو) مولوی اسماعیل دہلوی کی شہادت کی خبر پہنچی تو سناٹے کے عالم میں کئی گھنٹے خاموش بیٹھے روتے رہے اور اس کے بعد فرمایا کہ اسماعیل کو ہم مولوی نہیں جانتے تھے بلکہ وہ امت محمدیہ کا حکیم تھا

پھر اگے لکھتے ہیں

میں اور مولوی اسماعیل پر تبرا کروں یہ نہیں ہو سکتا وہ مجھ سے ہو چکا وہ بھی بہکائے سکھائے سے ہوا تھا

پھر اگے ایک اور جگہ لکھتے ہیں

مولوی فضل حق صاحب بہت نادم تھے اور فرماتے تھے کہ مجھ سے سخت غلطی ہوئی ہے کہ میں نے مولوی اسماعیل صاحب کی مخالفت کی وہ بے شک حق پر تھے اور میں غلطی پر تھا مجھ پر جو مصیبت پڑی یہ میرے انہی اعمال کی سزا ہے میری بھی مولوی اسماعیل سے دوستی تھی اور میں بھی ان کے ساتھ شہید ہوتا مغرب کیا کیا جائے بدایوں والوں نے ابھار کر ان سے۔بڑھا دیا اور علم کے غرہ میں حق کو باطل کرنے پر تل گیا تم لوگ گواہ رہنا کہ میں اپنے خیالات باطلہ سے توبہ کرتا ہوں

خیر ابادیات صفحہ نمبر146

امام حاکم رحمہ اللہ اور بریلوی صدر مناظر

بریلوی صدر مناظر یعنی مرتب روئیداد مناظرہ نے امام حاکم رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ کہا کہ چونکہ امام حاکم کا متساہل ہونا مسلم بین الفریقین ہے لہٰذا ان کو مستقل دلیل کے طور پر کیوں پیش کیا۔ پھر ایک نیا حوالہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کا دے کر استدلال کیا کہ امام حاکم تو غالی شیعہ تھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف تھے۔

پھر دوست محمد قریشی رحمہ اللہ کا حوالہ پیش کیا کہ امام حاکم شیعوں میں شیعہ اور سنیوں میں سنی بن جایا کرتے تھے

(روئداد مناظرہ اثر ابن عباس مرتب بریلویہ 13,14)

اس پر عرض یہ ہے کہ ہم نے امام حاکم رحمہ اللہ کے ساتھ امام ذہبی رحمہ اللہ کی تصحیح کو بھی نقل کیا تھا اور دیگر محدثین کی تصحیحات کو بھی نقل کیا تھا اگر یہ اکیلے امام حاکم رحمہ اللہ کی بات ہوتی تو الگ بات تھی لیکن یہاں تو محدثین کی ایک جماعت اس روایت کو درست قرار دیتی ہے لہٰذا یہ فقط صفحات کو سیاہ کیا گیا ہے۔

پھر ہم امام حاکم رحمہ اللہ کے حوالے سے تفصیلی گفتگو دوران مناظرہ کر چکے ہیں جس کا کوئی جواب نہ تو رضا خانی مناظر صاحب نے دیا اور نہ ہی ان کے صدر مناظر کو اس وقت یہ سوجھی کہ وہ اپنے مناظر صاحب کو یہ جواب یاد کروا دیں

دوران مناظرہ ہمارے دلائل کا کوئی جواب نہیں دیا گیا ہم نے امام حاکم کا شیعہ ہونا اور رافضی ہونا خود انہی کے گھر کی کتاب میں میزان الکتب سے دکھا دیا تھا اور پھر ہم نے احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی صاحب کی تحقیقات کو بھی پیش کر دیا تھا کہ انہوں نے فقط امام حاکم رحمہ اللہ کی تصحیح کو قابل اعتبار جانا ہے اور پھر اس پر ہم نے سوالات بھی رکھے تھے اور یہ کہا تھا کہ جو جواب ضرور ہمارے سوالات کا دو اور ان حوالوں کا دو وہی ہماری طرف سے سمجھ لینا لیکن ہمارے ان سوالات کا نہ تو جواب دیا گیا اور نہ ہی ہمارے پیش کردہ جوابات کا ہی جواب دیا گیا اب مرتب صاحب نے پھر وہی حرکت کی اس کا جواب بھی دوران مناظرہ ہو چکا ہے وہیں پہ ملاحظہ فرمالیں

قاضی شریک بن عبداللہ پر جرح کا تسلی بخش جواب

پھر مرتب نے ہماری پیش کردہ روایت کے ایک راوی قاضی شریک بن عبداللہ پر جرح کی اس کا تفصیلی جواب ہماری کتاب داستان فرار میں موجود ہے۔ ہم نے اپنی ٹرم کے دوران یہ بات کہی تھی کہ اگر اس مذکورہ راوی کو ضعیف مان بھی لیا جائے تو اس حدیث کا ایک متابع

موجود ہے جس کی بنیاد پر بڑے بڑے ائمہ محدثین نے اس حدیث کو صحیح الاسناد قرار دیا ہے مرتب نے اسی اعتراض کو دہرایا ہے اس کا جواب بھی تفصیلی طور پر دیا گیا ہے

پھر ہماری دیگر کتب سے متابع کی شرائط کا ذکر کیا اس کا جواب بھی اس مناظرہ کی کاروائی میں موجود ہے کہ حافظ ابن حجر اور حافظ ذہبی رحمہم اللہ جیسے ائمہ حدیث پر یہ بات کیسے مخفی رہ سکتی تھی ۔ پھر اگے امام حاکم پر وہی اعتراض دہرایا کہ وہ غالی شیعہ ہیں

اس کا جواب ہمارے اسی کتاب کے اندر موجود ہے خود بریلویوں کی کتابوں میں بھی ایسے حوالہ جات موجود ہیں جس کا تحقیقی جواب بھی اسی کتاب میں دیا گیا ہے

پھر اگے چل کر علماء دیوبند کی بعض کتب سے امام ذہبی رحمہ اللہ پر جو نقد کیا گیا تھا اس پر کلام کیا ۔شاید مرتب کو یہ بات معلوم نہیں کہ حدیث کے ہر راوی پر تھوڑی بہت جرح مل جاتی ہے تو کیا پھر اس کو بنیاد بنا کر ذخیرہ حدیث کو غلط قرار دے دیا جائے کیا امام مسلم رحمہ اللہ نے امام بخاری پر جرح نہیں کی یہ بالکل عامیانہ اعتراض ہے جس کی کچھ بھی وقعت نہیں ہے

امام ذہبی اور قبر اقدس کو چومنے کے متعلق ایک روایت کا ذکر

بریلوی مرتب نے امام ذہبی رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھا کہ وہ روز اقدس کو چومنے کو جائز سمجھتے تھے جب کہ دیوبندی اس کو جائز نہیں سمجھتے،

مرتب خود فاضل بریلوی کا حوالہ بھول گیا فاضل بریلوی کے نزدیک روضہ اقدس کی جالیوں کو چومنا بدعت قبیحہ ہے

زیارت روزہ انور سید اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کہ وقت نہ دیوار کریم کو ہاتھ لگائے ناک چومے نہ اس سے چمٹے نہ طواف کرے نہ جھکے نہ زمین چومے کہ یہ سب بدعت قبیحہ ہیں

فتاوی رضوی جلد نمبر 22 صفحہ نمبر 475

پھر اگے امام ذہبی رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھا

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کا علم تھا

ہم نے اپنی اسی کتاب میں بڑی تفصیل کے ساتھ یہ بحث کی ہے کہ امام ذہبی کا عقیدہ استواء علی العرش کے متعلق جمہور علماء

کے عقیدے کے برخلاف ہے اور فاضل بریلوی اور دیگر بریلوی علماء نے حافظ ذہبی رحمہ اللہ کی تصحیح پر اعتماد کیا ہے اس مسئلے میں جو جواب اپ کو ہوگا وہی جواب ہمارا ہوگا۔ پھر دوران مناظرہ ارشد مسعود کا حوالہ بھی پیش کیا گیا تھا اور استدلال کیا گیا تھا کہ متعین کر کے تنقید دکھائی جائے تو قابل قبول ہوگی جس کا کوئی جواب دوران مناظرہ بریلوی مناظر نہیں دے سکے اور وہی چیزیں صدر مناظر یعنی مرتب صاحب پیش کر رہے ہیں۔

پھر جو یہ کہا کہ ذہبی تو فلاں چیز مانتے ہیں جبکہ تمہارا فلاں موقف ہے اسکا جواب بھی دوران مناظرہ دیا جا چکا تھا اب مرتب صاحب کو نظر نہیں اتا تو اس میں ہمارا تو کوئی قصور نہیں ہے انہیں چاہیے کہ ارشد مسعود صاحب کے مشورے کے مطابق چمڑے والی عینک لگوالیں۔

ارشد مسعود صاحب لکھتے ہیں

حضرت مولانا فقیر محمد جہلمی رحمتہ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ : اور حتی الامکان تاویل کے ہوتے ہوئے کسی اہل قبلہ کی تکفیر کی جرات نہیں کر سکتے، یہاںتک کہ یزید پر لعنت کرنے سے بھی پرہیز کرتے ہیں (راقم الحروف یزید کے متعلق ان کی بات سے متفق نہیں ہے)

(تحفظ اہل سنت جلد 1 ص 150)

یہاں ارشد صاحب اپنے اکابر فقیر محمد جہلمی صاحب کے یزید کے متعلق موقف سے متفق نہیں ویسے ہی ہم سے توقع کیوں رکھے پھر رہے ہیں۔ نیز یہ بات بھی واضح ہوئی کہ کسی کے ہر ہر نظریے کو ماننا لازم نہیں۔ اختلاف بھی کیا جا سکتا ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ پر جرح کا جواب

مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کے حوالے سے ایک اعتراض نقل کیا

کہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے امام اعظم ابو حنیفہ پر جرح کی ہے حالانکہ خود امام ذہبی نے اس بات کا التزام کیا ہے کہ وہ ائمہ متبوعین میں سے کسی پر بھی جرح نہیں کریں گے

«ميزان الاعتدال» (1/ 2):

«وكذا لا أذكر في كتابي من الأئمة المتبوعين في الفروع أحدا لجلالتهم في الإسلام وعظمتهم في النفوس، مثل أبي حنيفة، والشافعي والبخاري،»

معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو جرح نقل کی گئی ہے کسی اور کا ادراج ہے۔ لہٰذا اعتراض ختم ہوا۔

رطب و یابس والے اعتراض کا جواب

مرتب نے ہمارے پاس کتب سے ایک تو حوالے ایسے دیے جس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ تفسیروں میں سب رطب و یابس ہوتا ہے لیجیے پہلے اپنے گھر کا حوالہ پڑھ لیں جو جواب اپ کہو گا وہی جواب ہمارا بھی ہو گا

پیر محمد چشتی اپنی کتاب اصول تکفیر میں لکھتے ہیں

متقدمین یعنی اسلاف کو خطاؤں کوتاہیوں اور نسیان غفلت سے معصوم تصور کرنے والے وہ کون سے اندھے مقلدین ہوں گے ؟۔۔۔ جس کے سامنے اس قسم کا ذخیرہ کتب موجود ہو حقیقت یہ ہے کہ کچھ مسائل سے متعلق غلط فتوی مشہور ہونے کے دیگر عوامل کے ساتھ اسلاف کی ان کوتاہیوں کو بھی بڑا داخل ہے شاید ایسی کوتاہیوں کو دیکھ کر امام احمد رضا خان بریلوی نے فرمایا تھا کہ تفسیروں میں لکھی ہوئی سب باتیں قابل عمل نہیں ہوتی

اصول تکفیر صفحہ نمبر 304

روزہ اقدس کی جالیوں کو چومنا اور شاہ اسماعیل شہید کے فتوے کا ذکر

مرتب نے خلط مبحث کرتے ہوئے بہت سی باتوں کو چھیڑا ہے ان میں ایک یہ بھی ہے شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کے نزدیک روضہ اقدس کی گالیوں کو چومنا شرک ہے جبکہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ اس کو جائز سمجھتے ہیں اس کا الزامی جواب تو ہم اوپر دے چکے ہیں تحقیقی جواب درج ذیل ہے

لیجیے شاہ صاحب کو پورا اقتباس پڑھ لیں اس کے بعد پھر ہم اپ کی خدمت میں کچھ عرض کرتے ہیں

یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت وپری کو یا کسی کی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو یا کسی کے تھان کو یا کسی کے چلے کو یا کسی کے مکان کو یا کسی کے تبرک کو یا نشان کو یا تابوت کو سجدہ کرے یا رکوع کرے یا اس کے نام کا روزہ رکھے یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہووے یا جانور چڑھاوے یا ایسے مکان . میں دور دور سے قصد کرے جاوے یا وہاں روشنی کرے غلاف ڈالے چادر چڑھاوے ان کے نام کی چھڑی کھڑی کرے رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلے ان کی قبر کو بوسہ دیوے یا مور چھل جھلے یا اس پر شمیانہ کھڑا کرے چوکھٹ کو بوسہ دیوے ہاتھ باندھ کر التجا کرے مرادیں مانگے مجاور بن کے بیٹھ رہے وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اور اسی قسم کی باتیں کرے سو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے اس کو اشراک فی العبادت کہتے ہیں یعنی اللہ کی سی تعظیم کسی کی کرنی

تقویۃ الایمان صفحہ نمبر 15

شاہ صاحب مجموعے پر شرک کا فتوی لگا رہے ہیں یعنی اگر کوئی ان کو خدا کے برابر مان کر خدا کی طرح تعظیم کرے اور ان سے مرادیں مانگے یہ اعتقاد رکھتے ہوئے اگر کوئی شخص قبر کو بھی بوسہ دے یا چومے پھر شرک ہو جائے گا.بریلوی مرتب کو چاہیے کہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ سے یہ ساری تصریح دکھائے اور پھر اعتراض کریں۔

روح المعانی کا حوالہ اور اس کا جواب

مرتب نے ایک اعتراض یہ کیا کہ حضرت نانوتوی رحمہ اللہ صاحب روح المعانی کی اس تشریح کو قبول نہیں کرتے جو انہوں نے کی ہے یعنی صاحب روح المعانی نے اس کو اسرائیلی روایت قرار دیتے ہوئے اس سے مراد مبلغان احکام لیے ہیں۔اگر تشریح قبول نہیں تو تصحیح کیوں قبول ہے۔

یہ اعتراض بھی بالکل فضول ہے کیونکہ قران و سنت کی نصوص جوامع الکلم پر مشتمل ہوتی ہے ایک فقیہ اور محدث اس کا ایک معنی مراد میں بیان کرتا ہے دوسرا فقیہ اور محدث اس کا کوئی اور معنی بیان کرتا ہے اور اس کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں

لہذا یہ اعتراض بھی ختم ہوا۔

علامہ عینی رحمہ اللہ کے حوالے کا جواب

ہم نے کئی محدثین اور فقہاء کے نام پیش کیے تھے جو اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تصحیح کے قائل ہیں.بریلوی مرتب کی طرف سے یہ اعتراض کیا گیا کہ علامہ عینی نے وہ استدلال نہیں کیا جو مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے کیا ہے

اس کا جواب بالکل اسان ہے ہمارا موضوع بحث اس حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کو صحیح الاسناد ثابت کرنا تھا وہ ہم نے کئی محدثین سے ثابت کر دیا ہم بھی بطور الزام کے اپ کے پیر و مرشد مولانا خادم حسین رضوی کا حوالہ پیش کر دیتے ہیں

انہوں نے ختم نبوت کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے

حضرت شیخ (عبدالحق محدث دہلوی) فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنی محققین نے یہ بیان کیا ہے کہ خالق کائنات جل جلالہ نے تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت کو جمع کر کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبارک دل میں رکھ دی اور اپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل کو اس نبوت کے لیے معدن قرار دے دیا نبوت کو دل میں رکھنے کے بعد مہر لگا دی تا کہ کسی دشمن کو نبوت کو چوری کی توفیق نہ ہو سکے اور نبوت کی چوری کی طرف اس کو راستہ نہ مل سکے نہ شیطان کا وسوسے کو راستہ ملے اور نہ ہی نفس کی خواہش کو راستہ ملے

المعارف مارچ 2012 زیر سرپرستی شیخ الحدیث حضرت علامہ حافظ خادم حسین رضوی

کیا ہم اب اس سے نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ شیخ عبدالحق مسجد دہلوی سے.بریلوی علماء اب بالکل استدلال نہیں کر سکتے جو جواب اپ کو ہو گا وہی جواب ہمارا ہو گا۔

فضلات شریفہ پاک ہونے کا مسئلہ

.بریلوی مرتب نے علامہ عینی رحمہ اللہ کے حوالے سے ایک مسئلہ پیش کیا ہے کہ ان کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات مبارکہ پاک تھے جبکہ حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ اس کو درست نہیں سمجھتے تھے

اکابرین علماء کے اس کے بارے میں اقوال

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بول وبراز کے بارے میں دونوں طرح کی روایات مروی ہیں، بعض سے طہارت کا پتہ چلتا ہے، علامہ شامی

نے متعدد اقوال اس بارے میں جمع کئے ہیں، جن میں اس کو نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خصوصیات میں شمار کیا گیا ہے اور بعض روایات سے عدمِ طہارت کی تائید ہوتی ہے، اس لئے اس بارے میں کوئی قطعی حکم لگانا مشکل ہے، توقف اختیار کرنا مناسب ہے

الغرض یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے بڑے بڑے محدثین و اکابر کا اس مسئلے میں اختلاف ہے اگر علامہ عینی رحمہ اللہ کی بات حضرت اقدس حضرت مولانا تھانوی رحمہ اللہ پر فٹ کرنے کا مطلب یہ ہے کیونکہ حضرت تھانوی صاحب نے علامہ عینی سے اختلاف کیا ہے اس لیے علماء دیوبند کے نزدیک علامہ عینی کی کوئی بات معتبر نہیں ہے۔

یہ بھی ایک لغو اعتراض ہے۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ کے رسالے عدم ایمان والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں مشہور ہیں کیا اس بات کو لے کر علامہ عینی کو مردود قرار دے دینا چاہیے اور ان کی کوئی بھی بات ہمارے لیے قابل عمل نہیں ہونی چاہیے

جو جواب اپ کا ہو گا وہی جواب ہمارا بھی ہو گا۔

جرح مفسر والے اعتراض کا جواب

.بریلوی صدر مناظر اور بریلویوں کے طرف سے شائع ہونے والی روئیداد مناظرہ کے مرتب جناب تیمور صاحب نے ابتدائیہ کے عنوان سے (جس کا اصل مناظرہ سے تعلق نہیں ہے) سب سے پہلے یہ کہا ہے کہ جرح مفسر کے جواب میں تعدیل مبہم قبول نہیں ہوتی اور اس حوالے سے دیوبندی حوالے پیش کر دیے

جبکہ دوران مناظرہ ہم نے اس بات کا جواب بھی دے دیا تھا چنانچہ ہم یہاں پہ صفحہ نمبر بھی بتا دیں گے تاہم مختصر اشارہ کیے دیتے ہیں کہ ہم نے یہ کہا تھا کہ احمد رضا خان صاحب فاضل .بریلوی نے واقدی پر ہونے والی جرح مفسر کے مقابل اس کی تعدیل مبہم کو قبول کیا بلکہ اس کو راجح قرار دیا اور یہ کہا کہ ہمارے ائمہ کے نزدیک اس کی تعدیل راجح ہے اور اس طرح محمد بن اسحاق کے بارے میں بھی کہا۔

چنانچہ یہ سارا جواب ہم نے دوران مناظرہ اپنی ٹرم میں دے دیا تھا جس کا کوئی جواب الجواب .بریلوی مناظر دے نہیں سکا اور اب گھر سے شائع ہونے والی روئداد میں مرتب صاحب یا بالفاظ دیگر صدر مناظر صاحب اپنی خفت کو مٹانے کے لیے یہاں پہ اب اس پہ دوبارہ سے کلام کر رہے ہیں جبکہ چاہیے تو یہ تھا کہ دوران مناظرہ ان کے مناظر صاحب اس بات کا جواب دیتے ہیں جس کا جواب دینے

میں وہ ناکام رہے ہیں گویا درپردہ صدر مناظر کی اس حرکت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان کے مناظر دوران مناظرہ شکست فاش کا شکار ہو چکے ہیں۔

چنانچہ ہم نے اپنی چوتھی ٹرم میں اسکا جواب تفصیلی دے دیا تھا وہاں ملاحظہ کیجیے۔

تفسیر البسیط اور بریلوی مرتب و صدر مناظر

ہم نے اپنی دلیل تفسیر البسیط سے رکھی تھی جس پر اب مرتب صاحب یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے تو اس روایت کی تصحیح ذکر نہیں کی دوسرا مفتی ندیم محمدی صاحب کا حوالہ پیش کیا کہ تفاسیر میں رطب و یابس جمع ہو جاتا ہے۔

جواب صدر مناظر اور مرتب کی اگر نظر کمزور ہے تو ارشد مسعود چشتی صاحب کے مشورے کے مطابق چمڑے کی عینک لگا کر ہی دیکھ لیتے تو پتہ لگتا کہ اس کا جواب بھی دوران مناظرہ دیا جا چکا ہے چنانچہ ہم نے بریلوی کو تب سے حوالے پیش کیے تھے کہ بلا تردید کسی بات کو نہ نقل کرنا دلیل رضا ہوتا ہے۔

باقی ندیم صاحب نے بالکل درست بات کی ہے مگر بریلوی مرتب اس سے تب استدلال کریں جب یہ ثابت کریں کہ ہماری پیش کردہ دلیل اس کیٹاگیری میں آتی ہے۔ جیسا کہ ارشد مسعود کا اصول دوران مناظرہ پیش کیا گیا تھا۔

عقیدہ حاضر ناظر پر قاسم العلوم والخیرات کی ایک عبارت سے استدلال

مرتب نے حضرت نانوتوی رحمہ اللہ ایک عبارت سے اپنے باطل عقیدہ حاضر ناظر پر استدلال کیا

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کے الفاظ یہ ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ نہیں

تحذیر الناس صفحہ نمبر 14

حضرت کی عبارت سے صرف اتنا مستفاد ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے ساتھ روحانی اور معنوی تقرب حاصل ہے جیسے ماں کو اپنی اولاد کے ساتھ روحانی تقرب حاصل ہوتا ہے۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ ماں کی روح ہر جگہ پر حاضر ناظر ہے

.بریلوی عقیدہ حاضر و ناظر

فاضل بریلوی اپنے ملفوظات میں لکھتے ہیں

انہیں سیدی احمد سجلماسی کی دو بیویاں تھیں، سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیوی کے جاگتے ہوئے دوسری سے ہمبستری کی، نہیں چاہیے۔ عرض کیا : " حضور وہ اس وقت سوتی تھی۔ فرمایا : سوتی نہ تھی سوتے میں جان ڈال لی تھی یعنی بتکلف سونے والی کیفیت بنالی تھی

عرض کیا : حضور کو کس طرح علم ہوا؟ فرمایا: " جہاں وہ سو رہی تھی کوئی اور

پلنگ بھی تھا؟ عرض کیا: ہاں، ایک پلنگ خالی تھا۔ فرمایا: اس پر میں تھا۔

تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں، ہر آن ساتھ ہے

(ملفوظات حصہ دوم ص 57)

مولانا عبدالسمیع رامپوری صاحب عقیدہ حاضر ناظر یوں بیان کرتے ہیں

چاند سورج ہر جگہ موجود ہے اور ہر جگہ زمین پر شیطان موجود ہے اور ملک الموت ہر جگہ موجود ہے تو یہ صفت (یعنی ہر جگہ ہونا) خدا کی کہاں ہوئی اور تماشا یہ کہ اصحاب محفل میلاد (بریلوی حضرات) تو زمین کی ہر جگہ پاک و ناپاک مجالس مذہبی و غیر مذہبی میں حاضر ہونا رسول اللہ کا نہیں دعوی کرتے ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک و ناپاک و کفر غیر کفر میں پایا جاتا ہے

(انوار ساطعہ ص 515 عبدالسمیع رامپوری)

مفتی احمد یار نعیمی صاحب لکھتے ہیں

جب رب نے گمراہ شیطان کو اتنا علم دیا کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے تو نبی کریم جو سارے عالم کے ہادی پس انہیں بھی حاضر و ناظر بنایا

(تفسیر نور العرفان احمد یار گجراتی۔ پارہ 8- رکوع 9)

یعنی بریلویوں کے نزدیک شیطان کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے اور شیطان حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حاضر و ناظر بھی ہے۔ حضرت کی کوئی ایسی عبارت پیش فرمائیں جن سے ان کا یہ باطل عقیدہ ثابت ہوتا ہو

نورانیت مصطفیٰ اور مولانا قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ

.بریلوی مرتب نے اپنے ایک اور باطل عقیدہ نورانیت مصطفیٰ کو ثابت کرنے کے لیے حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ کے ایک عبارت سے استدلال کیا ہے

مرتب صاحب لکھتے ہیں

قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں :-اور یہ بات بھی سب کے نزدیک مسلم ہے کہ آپ اول المخلوقات ہیں

(مجموعہ رسائل قاسمیہ ج 5 ص 49)

ایسے ہی لکھا:-اب سنئے روح پر فتوح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جو اصل موصوف نبوت ہے۔ ارواح انبیاء باقیہ کے لئے علیہم السلام موقوف علیہ ہے اور اس وجہ سے آپ کو تقدم بالخلق لازم ہوا مگر مخلوقیت روحانی کو تولد جسمانی لازم نہیں اور آپ کے نزدیک لازم ہو تو ثابت کیجئے اور اول ما خلق اللہ نوری وغیرہ مضامین کی تغلیط فرمائے (مجموعہ رسائل قاسمیہ ج 5 ص (51)

اس اعتراض کا جواب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اول المخلوقات ہونا فریقین کا ہاں مسلم ہے البتہ اول النبیین تو ہمارے ہاں مسلم ہے.بریلوی حضرات اپ کے اول النبیین ہونے کے منکر ہیں جیسا کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے اگر یہ بات تسلیم کر لی جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کو سب سے پہلے نبوت ملی ہے تو پھر قاسم العلوم والخیرات حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کا مقدمہ تحذیر الناس درست ثابت ہو جاتا ہے حضرت مولانا نانوتوی رحمہ اللہ اسی بات کو بیان فرمارہے ہیں

اس سے ان کا باطل عقیدہ نورانیت کیسے ثابت ہوا

اِوّلُ ماخَلَقَ اللہُ نُورِی سے استدلال کا جواب

.بریلوی مرتب نے جو دوسری عبارت کی پیش کی (اِوّلُ ماخَلَقَ اللہُ نُورِی) اس سے حضرت نانوتوی رحمہ اللہ نے استدلال کیا ہے حضرت نے وہی استدلال کیا ہے جو دیگر محدثین بھی کرتے رہے ہیں

چنانچہ حضرت لکھتے ہیں

مخلوقیات روحانی کو تولد جسمانی لازم نہیں یعنی اپ کی روح اقدس پیدا ہو چکی تھی اور روحانی تولد کو جسمانی تولد لازم نہیں اور اپ کی روح اقدس کو نور سے بنایا گیا تھا یعنی اپ کی روح مبارک نورانی تھی تو اس سے کس کو اختلاف ہے یہ تو ایک مسلم امر ہے

چنانچہ مولا علی قاری یہی حدیث بیان کر کے یہی مفہوم اخذ کرتے ہیں

«مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح» (1/ 169):

وَمِنْهُ قَوْلُهُ («أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي») ، وَفِي رِوَايَةٍ: رُوحِي، وَمَعْنَاهُمَا وَاحِدٌ، فَإِنَّ الْأَرْوَاحَ نُورَانِيَّةٌ أَيْ: أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنَ الْأَرْوَاحِ رُوحِي (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا الْحَدِيثُ غَرِيبٌ إِسْنَادًا) أَيْ: لَا مَتْنًا، وَالْمُرَادُ بِهِ حَدِيثٌ يُعْرَفُ مَتْنُهُ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ،

.بریلویوں کا عقیدہ نورانیت

البتہ بریلویوں کا جو عقیدہ نورانیت ہے وہ اس سے بالکل الگ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنا یا ماننا ان کے نزدیک کفر ہے جس کا لازمی نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ بریلویوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس کی تخلیق مٹی کے ساتھ نہیں ہوئی

اگر اس طرح کا کوئی عقیدہ جو حضرت نانوتوی کی عبارت سے ثابت ہوتا ہو تو وہ پیش فرمایئے

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلواروں سے

یہ بازو میرے ازمائے ہوئے ہیں

اختیارات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ

.بریلوی مرتب نے اپنا باطل عقیدہ مختار کل کو ثابت کرنے کے لیے حضرت اقدس حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی ایک عبارت سے استدلال کیا ہے

پہلے وہ عبارت پڑھ لیں

معجزہ خاص جو ہر نبی کو مثل پروانہ تقرری بطور نبوت سند ملتا ہے اروبر نظریہ ضروریات ہر وقت قبضہ میں رہتا ہے

تحذیرالناس صفحہ نمبر 10

لگتا ہے.بریلوی مرتب نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ کوئی بھی عبارت پوری نقل نہیں کرنی تاکہ خیانت پکڑی نہ جائے لے جی یہ پوری عبارت پڑھ لیں جس سے یہ بات سمجھ اتی ہے کہ وہ معجزہ جو ہر وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضے میں تھا اور اج تک بھی امت کے پاس موجود ہے وہ قران مقدس ہے

چھٹی دلیل معجزہ بھی علمی

اور یہی وجہ ہوئی کہ معجزہ خاص جو ہر نبی کو مثل پروانہ تقرری بطور سند نبوت ملتا ہے، اور بنظر ضرورت ہر وقت قبضہ میں رہتا ہے۔ مثل عنایات خاصہ گہ وبے گاہ کا قبضہ نہیں ہوتا۔

ہمارے حضرت صلی علم کو (معجزہ) قرآن ، جو تِبۡیَانًا لِّکُلِّ شَیۡ ہے، تاکہ معلوم ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس فن میں یکتا ہیں؛ کیوں کہ ہر شخص کا اعجاز اسی فن میں متصور ہے، جس فن میں اور اس کے شریک نہ ہوں، اور وہ اس میں یکتا ہو۔

فتاوی رضویہ اور عقیدہ مختار کل کی نفی

مولٰینا فاضل علی قاری علیہ الرحمۃالباری حرز ثمین شرح حصن حصین میں فرماتے ہیں:

وفی نسخۃ بصیغۃ فاعل ای لتقضی الحاجۃ لی والمعنی تکون سببا لحصول حاجتی ووصول مرادی فالاسناد مجازی اھ اور ایک نسخہ میں معروف کا صیغہ ہے یعنی تو میری حاجت روائی فرما، اور معنی یہ ہے کہ آپ میری حاجت روائی کا سبب بنیں، پس یہ اسناد مجازی ہے

فتاوی رضویہ جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 583

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کی اختیارات دے رکھے ہیں تو پھر براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگنے میں کیا حرج ہے

.بریلویوں کا عقیدہ مختار کل

فاضل بریلوی کے الملفوظ میں ایک ملفوظ موجود ہے پہلے وہ پڑھ لیں

الوہیت ہی وہ کمال ہے کہ زیر قدرت ربانی نہیں، باقی تمام کمالات تحت قدرت الہی ہیں اور اللہ تعالی اکرم الاکرمین ہر جواد سے بڑھ کر جواد اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر فضل وکمال کے اہل اور حضور سے زائد اللہ (عزوجل) کو کوئی محبوب نہیں۔ لازم ہے کہ الوہیت کے نیچے جتنے فضائل جس قدر کمالات، جتنی نعمتیں، جس قدر برکات ہیں مولی عزوجل نے سب اعلیٰ وجہ کمال پر حضور کو عطا فرمائیں، اگر اُلوہیت عطافرمانا بھی زیر قدرت ہوتا ضرور یہ بھی عطا فرماتا۔

ملفوظات حصہ دوم ص 227

اس ملفوظ کا لازمی نتیجہ

اس کا لازمی نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مختار کل ہیں جتنے فضائل وکمالات زیر قدرت تھے سب کچھ اللہ تعالی نے اپ کو عطافرمادیے اور جس کا عطافرمانا زیر قدرت نہیں تھا یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا جیسا الہ بنانا وہ بھی اگر زیر قدرت ہوتا تو ضرور بنادیتے ۔اس اصول کو اگر مد نظر رکھا جائے تو اختیارات مصطفیٰ اور اختیارات رب تعالی میں مساوات لازم اتی ہے جو عقلا اور شرعا باطل ہے

.بریلویوں کا قضیہ فرضیہ اور اللہ تعالی کی توحید

یہی لفظ اگر ہے جو قضیہ فرضیہ کے طور پر مسئلہ ختم نبوت میں ہم پیش کرتے ہیں یعنی اگر مگر جیسے الفاظ پر بریلوی کتب میں فتاوی کفر موجود ہیں یہ وہی اگر ہے جس کے پردے میں فاضل بریلوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی بنانا چاہتے ہیں ۔ مگر اس اگر مگر پر کوئی فتوی نہیں ہے

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم اللہ تعالی کے علوم کے مقابلے میں قطرہ ہیں؟

فاضل بریلوی کے ملفوظات میں ایک بات یہ بھی موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اللہ تعالی کے علم کے مقابلے میں ایک قطرہ ہے

فاضل بریلوی کے اصول (جو اوپر مذکور ہوا) کے مطابق اگر اللہ تعالی اپنے جمیع علوم کلی جس سے ایک ذرہ کو بھی استثناء حاصل نہ ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کرنے پر قادر تھے تو وہ ضرور عطا کر دیے تھے۔

اور اگر بریلوی حضرات بعض علوم کا استثنا مانتے ہیں جو اللہ تعالی کو ذاتی طور پر تو حاصل تھے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطائی طور پر بھی حاصل نہ تھے تو اس سے فاضل بریلوی کے اصول کے مطابق اللہ تعالی کا عاجز ہونا لازم اتا ہے۔

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پوری کائنات کا مالک ہیں؟

.بریلوی مرتب نے دو عبارتیں اور پیش کی جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مجازی مالک کا لفظ استعمال ہوا ہے

اس اعتراض کا جواب

فاضل بریلوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا مالک کل مانتے تھے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کے سارے اختیارات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضے میں ہیں جسے چاہیں زندہ کریں جسے چاہے ماریں

فاضل بریلوی کے ایک شعر سے یہ بات ظاہر ہو رہی ہے

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب

یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

حدائق بخشش

فاضل بریلوی کے نزدیک بادشاہ کو بھی مجازی رب کہہ سکتے ہیں

قال ارجع الی ربک فاسئلہ مابال النسوۃ التی قطعن ایدیھن

یوسف نے کہا پلٹ جا اپنے رب کے پاس سو اس سے پوچھ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے۔

(القرآن الکریم ۱۲ /۵۰)

سبحان اللہ ! بادشاہ وغیرہ کو تو مجازی پرورش کے باعث اس کا رب، تیرا رب، میرا رب کہنا صحیح ہو

فتاوی رضویہ جلد نمبر 30 صفحہ نمبر 407

کیا بریلوی حضرات اس کافر بادشاہ کو مجازی رب مانتے ہوئے اللہ تعالی جیسا رب سمجھتے تھے۔جو جواب اپ کا ہو گا وہی جواب ہمارا بھی ہو گا

علم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور قاسم العلوم والخیرات کی بعض عبارات سے استدلال

.بریلوی مرتب نے مرزا قادیانی کی طرح فقط استدلال کرنا ہے نفس الامر میں وہ استدلال صحیح ہو یا باطل مرتب کو اس سے کوئی غرض نہیں جیسے مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات ثابت کرنے کے لیے قران مقدس کی 30 ایات سے استدلال کیا ہے

پہلا استدلال اور اس کا جواب

مرتب نے حضرت کی ایک عبارت سے استدلال کرتے ہوئے یہ نتیجہ نکالا ہے

(نانوتوی صاحب کے نزدیک شاہد وہ ہے جو خدا کے روبرو گواہی دے سکے)

اور یہی نتیجہ حضرت کی عبارت سے مستفاد بھی ہوتا ہے اتنی بات تو قران مقدس سے بھی ثابت ہے اس کا کس کو انکار ہے

اگے مرتب نے یہ الفاظ لکھے

(اور یہ بتلا سکے کہ وہ فلاں کام کیا فلاں نے نیکی کی اور یہ گواہی بجز علم کے ممکن نہیں)

اس کی بھی اگر توجیہ عرض اعمال کے ساتھ کر دی جائے کہ اجمالی طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے امت کے اعمال پیش ہوتے ہیں تو یہ مضمون ہمارے لیے مضر نہیں اور اگر اس سے عقیدہ حاضر ناظر ثابت کرنا ہے تو اس پر کلام دوسرے مضمون میں ہو چکا ہے

پھر اگے مرتب نے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی کہ قاسم العلوم والخیرات کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علوم الاولین والاخرین عطا کیے گئے۔اس کا کون بدبخت انکار کرتا ہے

ہمارا عقیدہ اور نظریہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع علوم جو سابقہ انبیاء کو حاصل تھے وہ سب کے سب حاصل ہیں اور اس کائنات کے اندر اللہ تعالی کے بعد سب سے زیادہ جس ذات کو علم حاصل ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے

علم مطلق کے لفظ سے علم کلی پر استدلال کا جواب

.بریلوی مرتب نے قاسم العلوم والخیرات کی ایک عبارت سے علم مطلق لفظ ڈھونڈ لیا ہے جس سے اپنے باطل عقیدہ علم کلی یعنی اللہ تعالی کے.برابر علوم ماننے پر استدلال کیا ہے

یہ استدلال بھی باطل ہے

لیجیے فاضل بریلوی نے غیر انبیاء یعنی اولیاء کے لیے بھی علم مطلق ثابت کیا ہے

توکیا فاضل بریلوی کے نزدیک اولیاء کا علم اور انبیاء کا علم برابر ہے اگر برابر ہے تو اس کا صاف لفظوں میں اقرار کیجیے اور اگر اپ برابر نہیں مانتے تو اپ کے نزدیک لفظ علم مطلق میں تخصیص ہو سکتی ہے

اگر اپ کے نزدیک تخصیص ہو سکتی ہے تو ہمارے نزدیک بھی ہو سکتی ہے جو جواب اپ کا وہی جواب ہمارا

چنانچہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں

یہاں اس خاص غیب کے علم میں بھی اولیاء کے لیے راہ رکھی، مگر یوں کہ اصالۃً انبیاء کو ہے اور ان کو ان سے ملتا ہے، اور حق یہی ہے کہ آیۂ کریمہ غیر رسل سے علم غیوب میں اصالت کی نفی فرماتی ہے نہ کہ مطلق علم کی۔

فتاوی رضویہ جلد نمبر 29 صفحہ نمبر 475

تقریظ

نمونہ اسلاف عالم بے نظیر حضرت مولانا خادم بدر حفظہ اللہ

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد !

ابھی چند دن پہلے اہل سنت والجماعت اور اہل بدعت کے مابین مناظرہ پڑھنے کا موقع ملا مناظرہ مشہور حدیث اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق تھا۔ اہل سنت والجماعت دیوبند کی طرف سے مفتی احمد حسن حفظہ اللہ مناظر تھے اور اہل بدعت کی طرف سے مولوی محمد حذیفہ مناظر تھے۔ مولوی حذیفہ کو مناظرہ کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا اور اپنے بڑوں کی نصیحت پر عمل کرنا چاہیے تھا ان کے بڑے مناظرہ کرنے سے روکتے ہیں

مثلا احمد یار گجراتی اپنے مناظرین کو نصیحت کرتے ہوئے لکھتا ہے

فی زمانہ مناظرہ کرنے کا فائدہ نہیں ابرو عزت کا سوال ہے

(تفسیر نعیمی)

مولوی حذیفہ مناظرہ کر کے اپنی اور رضا خانیت کی عزت خاک میں ملا چکا ہے دوستو ! یہ مناظرہ تحریری تھا بریلوی مناظر کی تحریر میں کوئی نیا اصول اور ضابطہ نہیں تھا یہ بہت بڑی کمی تھی.

اسی وجہ سے ایک بریلوی لکھتا ہے

فارغ التحصیل ہونے کے بعد تحریر کے میدان میں قدم رکھنے سے ہچکچاتے ہیں اور کبھی ہمت کر کے قدم اٹھاتے ہیں تو ناتجربہ کاری کی وجہ سے تحریر پر کشش اور جاذبیت سے خالی ہوتی ہے اس میں ادبی حسن ہوتا ہے نہ معنوی کمال نہ تحقیقی انداز نامعیاری اسلوب بیان۔ نتیجہ یہ تحریریں بے اثر بے وزن ثابت ہوتی ہیں۔ (دینی مدارس اور مبلغین)

یہ ایک مولوی حذیفہ ہی نہیں بلکہ ان کے سارے نمونے اسی طرح کے ہوتے ہیں جیسا کہ بریلوی لکھتا ہے

جب ہم جماعتی اعتبار سے اپنے کام کا جائزہ لیتے ہیں تو دل خون کے انسو رونے لگتا ہے

(دینی مدارس اور مبلغین)

بہر حال تبصرہ طویل ہو جائے گا مولوی حذیفہ کو مفت میں مشورہ دوں گا پہلے اپنی کتب پڑھیں اپنے عقائد کا جائزہ لیں اور معلومات رکھیں پھر میدان مناظرہ میں ائیں۔

ایک بریلوی شکوہ کے انداز میں کہتا ہے کہ

ہم خود اپنے عقائد کے بارے میں علم نہیں رکھتے پھر ہمارا حال یہ ہے کہ بدمذہب ہم سے کوئی سوال کرتا ہے تو پھر پریشان ہو جاتے ہیں بدمذہب پکی معلومات رکھتے ہیں اس معاملے میں بہت تیز ہوتے ہیں۔

بریلوی مناظر کو شکست یقینی محسوس ہوئی تو اسے اپنے بڑوں کی روش اختیار کرنی پڑی وہ ہے عاجزی کے بعد گالیاں دینا اور بدکلامی شروع کرنا ! بقول اویسی کے دلائل سے عاجز اتے ہیں تو ایسی گالیاں دیتے ہیں۔

اس کے مقابلے میں مفتی صاحب بڑی شائستگی کے ساتھ نرالے اور شاندار انوکھے انداز میں دلائل پیش کرتے رہے نرم لہجے کے ساتھ سمجھاتے رہے۔ لیکن افسوس جو ادمی مردہ دل ہو تو

؎مرد ناداں پہ کلام نرم و نازک ہے بے اثر

مفتی صاحب ہم اپ کو تہ دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں خوش رہیں اباد رہیں مسلک حق کا دفاع تاحیات کرتے رہیں۔ مفتی صاحب ہر ساتھی دوست اپ کو اپنے اپنے انداز میں مبارکباد دیتا ہو گا ہم اس انداز میں اپ کو مبارکباد دیتے ہیں اللہ پاک قبول فرمائے امین

؎مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے

نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچہ تیرا

جزاک اللہ خیراً فی الدارین

بندہ خادم بدر سندھی

تقریظ

مولانا حذیفۃ المدنی الفریغ من جامعۃ العربیۃ برائیونڈ

گزشتہ دنوں واٹس ایپ کی دنیا میں ایک شاندار مباحثہ ہوا ۔ مباحثہ کی شروعات نہایت مہذب انداز میں ہوئیں سنی مناظر مفتی احمد حسن مناظرہ کہ اختتام تک سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے رہے جس کی گواہی اپ کو داستان فرار سے بھی ملے گی سنی مناظر کے دلائل سے گھبرا کر رضاخانی مناظر نے بھاگ جانے ہی میں عافیت سمجھی ۔ جس کی تفصیل دیگر حضرات بیان کر چکے ہیں

ایک اہم موضوع جس کی طرف میں ناظرین و قارئین کی توجہ دلانا چاہتا ہوں

وہ یہ ہے کہ مفتی احمد حسن صاحب کی طرف سے جب 20 دلائل قاہرہ پیش کیے گئے ؛ قران مقدس کی ایات سے استناد کیا گیا تین احادیث مبارکہ پیش کی گئی اس پوری کاوش کو سبوسار کرنے کے لیے رضاخان مناظر سے جب کوئی تحقیقی جواب نہ بن پڑا تو علماء دیوبند کی کتابوں سے دست گریباں کی طرز پر کچھ اعتراضات کرنا شروع کر دیے

دست و گریباں کے بارے میں کچھ عرض کرتا چلوں مناظر اسلام استاذ مکرم مولانا ابوایوب قادری صاحب کی ایک کتاب ہے جس میں بریلوی اصول و ضوابط سے ان کی گستاخیوں کو اجاگر کیا گیا ہے اور خود ان کے خانہ زاد اصول و ضوابط کی رو سے ان کے عقائد و نظریات کی تردید کی گئی ہے جس کا ابھی تک کچھ بھی معقول جواب نہیں دیا گیا

جب اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اسی طرز پر مجروح کرنے کی مذموم حرکت کی گئی تو پھر جب دیوبندی مناظر کی طرف سے الزامی حوالا جات کی بوچھاڑ کر دی گئی جس کا بریلوی مناظر اس منظر کو دیکھ کر مبہوت ہو گیا الغرض مناظرے میں دیوبندی مناظر مفتی احمد حسن صاحب فتح یاب ہوئے اور رضاخانی مناظر کو شکست کا سامنا کرنا پڑا_اور اخر میں میں بھی عوام کے سامنے دست و گریباں کی ایک جھلک پیش کرنا چاہتا ہوں جس سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ بریلوی علماء جب علماء دیوبند پر فتوی لگاتے ہیں تو ان کی انکھیں بند ہوتی ہیں اور جب یہی عبارات ان کے اپنے گھر سے نکل اتی ہیں تو شرم کے مارے اپنا منہ چھپاتے پھرتے ہیں پھر لیجیے ہم وہ حوالہ جات (از بریلوی کتب) پیش کرتے ہیں جس میں گناہ کی نسبت حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہے

اور بریلوی فتاوی جات بھی پیش کرتے ہیں جس میں گناہ کی نسبت کرنے کو کفر ؛ارتداد ؛ گمراہی اور بدعت قرار دیا گیا ہے

لفظ ذنب کی انبیاء علیہم السلام کی طرف نسبت کرنے والے پر بریلوی علماء کے فتاوی جات

1: ذنب اور عصی و ظلم کی نسبت کفر ہے (فتاوی یورپ 61)

2: ذنب کی نسبت حضور کی طرف کر کے توہین رسالت کی (فیصلہ مغفرت ذنب 20)

3: گناہ کا ترجمہ بھی کفر ہے معنی بھی کفر ہے۔ (عصمۃ النبی المصطفیٰ و حل معرکۃ الذنب 12)

4: دیوبندی اور وہابی نے لفظ گناہ لکھ کر جہنم پائی (اعلی حضرت اور ترجمہ کنزالایمان کے نئے مخالفین 16)

اب ہم ان بریلوی علماء کی عبارات پیش کرتے ہیں جنہوں نے گناہ کی نسبت انبیاء علیہم السلام کی طرف کی ہے

فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان اپنی کتاب فتاوی رضویہ میں قران مقدس کی ایت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

(تاکہ اللہ بخش دے تمہارے واسطے سے سب اگلے پچھلے گناہ) نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کی : ھنیأ لک یارسول اللہ لقد بیّن اللہ لک ماذایُفعل بک فماذایُفعل بنا۔ یارسول اللہ ! آپ کو مبارک ہو، خدا کی قسم اللہ عزوجل نے یہ تو صاف بیان فرمادیا کہ حضور کے ساتھ کیا کرے گا، اب رہا یہ کہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا۔

(فتاوی رضویہ جلد نمبر 29 صفحہ نمبر 485)

مولوی نقی علی خان کا ترجمہ

1: مغفرت مانگ اپنے گناہوں کی (فضائل دعا صفحہ 86)

2: اے موسی مجھ سے اس منہ کے ساتھ دعا مانگ جس سے تو نے گناہ نہ کیا عرض کی الہی وہ منہ کہاں سے لاؤں

(فضائل دعا صفحہ 111)

3: مولوی احمد رضا خان کا ترجمہ (اے ہمارے رب بخش دے ہمارے گناہ

(القران الکریم ترجمہ اعلی حضرت تفسیر نعیم الدین صفحہ 100)

4: تاکہ معاف کرے اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ۔ (الکلام الاوضح ص 62)

5: مولوی اشرف سیالوی۔ تاکہ اللہ تمہارے خیال میں جتنے بھی گناہ ہیں سابقہ یا ائندہ ان تمام کی مغفرت فرمادے

(کوثر الخیرات صفحہ 237)

6: مولوی اشرف سیالوی اے حبیب کریم اپ اپنے منصب قرب اور جلالت شان کے مطابق جن امور کو گناہ تصور کرتے ہیں

(کوثر الخیرات 263)

7: مولوی اشرف سیالوی۔ اللہ نے وہ تمام امور جنہیں تم مرتبہ قرب اور منصب محبوبیت کے لحاظ سے گناہ سمجھتے ہو وہ تم سے سرزد ہوئے یا ابھی سرزد نہیں ہوئے وہ سب بخش دیے (کوثر الخیرات 225)

8: اپ کے رب عزوجل نے تو اپ کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف فرما۔ (15 تقریریں)

9: تاکہ خدا بخش دے تیرے اگلے پچھلے گناہ (رسائل محدث قصوری صفحہ 251)

10: دوسری عصمت وہ ہے جس کے سبب اگلے پچھلے گناہ دنیا میں ہی خدا بخش دے (رسائل محدث قصوری صفحہ 251)

11: بخشش مانگ اپنے گناہ اور مومن مرد اور عورتوں کے واسطے۔ (رسائل محدث قصوری 248)

12: تاکہ اللہ اپ کے اگلے پچھلے ذنب کی مغفرت فرمائے (کنز الایمان پر اعتراضات کا اپریشن 251)

13: تاکہ اللہ بخش دے تمہارے واسطے سب اگلے پچھلے گناہ (مقالات ابن عزیز 91)

14: اللہ نے ان کے اگلے اور پچھلے ذنوب معاف فرما دیے ہیں (شفاعت مصطفیٰ 125)

15: آمرزش کردم برائے تو آنچہ پیش شد تو گناہ وآنچہ پس شد (شفاعت مصطفیٰ 293)

16: آمرزش بخواہ برائے گناہ خود (شفاعت مصطفیٰ 270)

17: آمرزیدہ است خدائے تعالی مرا اور از گناہان پیشین اورا (شفاعت مصطفیٰ 321)

18: الہی میرے گناہ بخش دے (مراۃ المناجیح جلد 4 صفحہ 25)۔

19: اور تو پاکی بول اپنے رب کی اور گناہ بخشوا اس سے۔(عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ حصہ دوم 264)

20: تاکہ اللہ بخش دے تمہارے طفیل تمہارے وہ گناہ جو اگلے ہیں اور جو پچھلے ہیں (علم القران 127)

21: اللہ نے اپ کے اگلے اور پچھلے ذنب کی مغفرت کردی (تحفظ عقائد اہل سنت 582)

22: اے نبی اپنے گناہ کی معافی مانگتے رہا کریں (سر الاسرار فیما یحتاج الیہ الابرار صفحہ 75 مترجم امیر خان نیازی سروری قادری)

23: اپ کے پچھلے اگلے گناہ بالفرض والتقدیر معاف کیے گئے ہیں۔ (سیرت رسول عربی 376)

24: اگر اپ سے کسی ترک اولی جسے بلحاظ اپ کے منصب جلیل کے گناہ سے تعبیر کیا جائے کا صدور تصور کیا جائے تو اس کی معافی کی بشارت خدا نے دے دی ہے (سیرت رسول عربی ص 376)

25: تاکہ اللہ اپ کے اگلے اور پچھلے ذنب معاف فرمادے (حقائق شرح صحیح مسلم و دقائق تبیان القران ص 185 و 198)

26: آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیے گئے (البیان 250)

27: ذیل المدعا میں ذنبک سے ذنب نبی علیہ السلام ہی مراد لیا ہے (البیان التصدیقات لدفع التلبیسات 62)

28: ادم علیہ السلام سے گناہ سرزد ہوا۔ (ضیاء القران صفحہ 50 ج 1)

29: ذنب کی اضافت تو حضور کی طرف اور اس سے مراد بھی اپ کے افعال واقعیہ ہیں نہ کہ فرضیہ (فتاوی رضویہ صفحہ 77 ج 9 ماخوذ از البیان 137)

30: لفظ ذنب بلا شک گناہ کے معنی میں مستعمل ہے اور قران میں اس لفظ کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہے ۔(البیان 123)

31: تمہارے لیے فتح سے قبل اور بعد والے (فیصلہ مغفرت ذنب ض 41)

32: حالانکہ اللہ نے اپ کے پہلے اور پچھلے ذنوب بخش دیئے (فیصلہ مغفرت ذنب 42)

33: اللہ تعالی سے اپنے سابقہ ذنوب اور ائندہ ذنوب کی مغفرت طلب کرو (فیصلہ مغفرت ذنب 43)

34: ہم نے تمہارے فرضی گناہوں اور تمہارے درمیان پردہ ڈال دیا۔ (فیصلہ مغفرت ذنب 35)

35: تیسرے یہ کہ گناہ صغیرہ مراد ہیں اس لیے کہ انبیاء علیہم السلام پر وہ سہو و عمدا جائز ہیں (فتاوی فیض الرسول 149)

36: خیال رہے یہ گناہوں کی یہ تفصیل دیگر انبیاء کرام کے لیے ہے کہ ان سے بعض گناہ سے صغیرہ صادر ہو سکتے ہیں (جآء الحق 427)

37: روایت ہے حضرت مغیرہ سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک قیام فرمایا کہ آپ کے قدم سوج گئے آپ سے عرض کیا گیا کہ ایسا کیوں کرتے ہیں آپ کے تو اگلے پچھلے بخش دیئے گئے تو فرمایا کیا میں بندہ شاکر نہ ہوؤں (مسلم، بخاری)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے پچھلے گناہ بخشنے کی بہت توجیہیں عرض کی جاچکی ہیں

(مراۃالمناجیح شرح مشکاۃالمصابیح ۔مفتی احمد یار نعیمی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 449)

ایک سابقہ کٹر بریلوی کے قلم سے بریلویوں کی شکست کا انکھوں دیکھا حال

ابو سعد لئیق رحمانی

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا

جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

یوں تو رضاخانی مناظرین اپنے حلقے میں بیٹھ کر بڑی ڈینگیں مارتے ہیں آئے دن جلسے جلوس کے علاوہ واٹس ایپ فیس بک وغیرہ پر بھی رضاخانیوں کی طرف سے اہل حق کو چیلنج بازی کا تماشہ عام دیکھنے پڑھنے کو ملتا ہے مگر تاریخ گواہ ہے جب بھی میدان سجایا گیا رضاخانیوں کو ہمیشہ منہ کی کھانا پڑی ، مناظرۂ پنجاب میں بریلوی صدر مناظر مولانا کرم الدین دبیر رحمتہ اللہ علیہ کا تائب ہو کر دیوبندی بن جانا، مناظرۂ بریلی میں منتظمِ مناظرہ کا دیوبندی بن جانا،

بریلوی مناظر اعظم کا انڈیا سے فرار ہو کر پاکستان منتقل ہو جانا اسی طرح مناظرۂ جھنگ میں بریلوی مناظر اشرف سیالوی کا اپنے ہی بزرگوں واکابرین سے دامن جھاڑ لینا اہل حق کی فتح کے وہ روشن ابواب ہیں جو رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔

مناظروں کا تذکرہ چل نکلا ہے تو "مناظرہ کٹیہار" کو کیسے نظر کیا جاسکتا ہے۔!

سن 2005ء میں ہونے والا یہ مناظرہ اپنی نوعیت کا سب سے نمایاں و منفرد مناظرہ تھا جو خود راقم الحروف کی توبہ کا سبب بنا۔ اس مناظرے میں اہل سنت کی طرف سے حضرت علامہ طاہر حسین گیاوی رحمۃاللہ علیہ اور اہل بدعت رضاخانیہ کی طرف سے مفتی مطیع الرحمان صاحب مناظر تھے۔

موضوعِ مناظرہ کے لحاظ سے تقریباً 13 عقائد و مسائل پر گفتگو ہونا طئے ہوا تھا جس میں پہلا موضوع "عقیدہ ختم نبوت" تھا اور پورا مناظرہ اسی ایک موضوع پر ختم ہو گیا۔ اس مناظرے میں اہل سنت کی شاندار فتح اور اہل بدعت کی بدترین شکست کا نظارہ تو آج بھی نیٹ پر دیکھا جاسکتا ہے

یہاں مجھے اس تعلق سے جو اہم بات عرض کرنی ہے وہ یہ کہ علامہ گیاوی رحمہ اللہ نے پہلی ہی تقریر میں دلائل کے ساتھ

عقیدہ ختم نبوت بیان کیا اور اسی ضمن میں اثر ابن عباس کا ذکر چھیڑ کر محدثین سے اس کی تصحیح پیش کی اور بریلوی مناظر سے سوال کیا کہ آپ اس حدیث کو مانتے ہیں یا نہیں؟ اس سوال پر بریلوی مناظر بری طرح بوکھلایا جناب کی حالت قابل دید تھی،

پورے مناظرے میں موصوف مناظر اِس ڈالی سے اُس ڈالی چھلانگیں مارتے رہے مگر اثر ابن عباس پر گفتگو کرنے سے عاجز، بلکہ ایسے کتراتے رہے جیسے انہوں نے علامہ گیاوی کا سوال و تقریر سنا ہی نہ ہو۔

آج بھی یہ مناظرہ نیٹ پر موجود ہے اور رضاخانیوں کو سر بازار رسوا کر رہا ہے۔ راقم الحروف خود پہلے کٹر بریلوی تھا اکابر علماء دیوبند کو معاذاللہ گستاخ رسول اور کافر سمجھتا تھا مگر سن 2019ء میں نیٹ پر جب مناظرۂ کٹیہار دیکھا تو میرے خیالات میں کافی تبدیلی آ گئی میرے دل نے گواہی دی کہ کم از کم مولانا قاسم نانوتوی کو کافر کہنا درست نہیں۔

پھر آہستہ آہستہ دیگر عبارات و مسائل پر غور کرنا شروع کیا اور بہت ہی کم وقت میں مجھ پر یہ حقیقت کھل گئی کہ علماء دیوبند ہر گز کافر نہیں بلکہ حقیقتاً یہی حضرات متبع سنت، بدعات کے دشمن، دینِ حق کے محافظ، ناموس رسالت کے پہرے دار اور سچے عاشقانِ رسول ہیں۔ اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ تقریباً ہر مناظرے میں رضاخانی مناظرین یہ شور مچاتے ہیں کہ علماء دیوبند کافر ہیں، گستاخ رسول ہیں۔ مگر اکابرینِ دیوبند کی کرامت کہئے یا قدرت کا انتقام کہ بعدِ مناظرہ خود انہی رضاخانی مناظرین کے ہم مسلک علماء نے ان پر گستاخی کا فتوی صادر کیا ہے۔ مثلاً مناظرۂ جھنگ کے شکست خوردہ رضاخانی علامہ اشرف سیالوی کو ہی دیکھ لیں موصوف کے کفر و گستاخی پر ان کے ہم مسلک علماء نے کئی عدد کتابیں لکھیں، اور فتاوی جاری کیے ہیں۔

اسی طرح مناظرۂ کٹیہار کے شکست خوردہ مفتی مطیع الرحمان کی رضاخانیوں نے جو درگت بنائی وہ صاحبِ مطالعہ حضرات سے مخفی نہیں اس حوالے سے کچھ تفصیل مولانا ابو حنظلہ عبدالاحد قاسمی مدظلہ نے اپنی کتاب "داستان فرار" میں درج فرمائی ہے جس کے مطالعے سے رضاخانی جماعت میں مفتی مطیع الرحمان صاحب کی حیثیت واضح ہو جاتی ہے۔

کٹیہار مناظرے میں مطیع الرحمان صاحب امام نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ کو معاذاللہ منکر ختم نبوت کافر و گستاخ کہتے ہیں قارئین اگر نیٹ پر یہ مناظرہ دیکھیں

تو اس موقع پر رضاخانی مولوی ہاشمی میاں کچھوچھوی کا یہ بیان ذہن میں رکھیں کہ :

"مطیع الرحمٰن رضوی جب مفتی اعظم ہند کے مرید و خلیفہ کہلا کر بھی انکے وفادار نہ رہ سکے انکی عزت و آبرو کی پروانہ کی، انکی محتاط اور پرہیزگار زندگی کا خیال نہ رکھا تو پھر کسی اور بزرگ اور ولی اللہ کیلئے مطیع الرحمٰن کے دل میں قدر و منزلت کی توقع ہی عبث

ہے۔" (تحقیق ہاشمی : ص43)

رضاخانیوں کا ایک فراڈ

یہ بات تواظہر من الشمس ہے کہ جعلسازی، فراڈ بازی، جھوٹے حوالہ جات، فتاوی، رجوع نامہ وتوبہ نامہ وغیرہ گھڑنے میں رضاخانی حضرات ید طولی رکھتے ہیں، حسام الحرمین میں مولانا گنگوہی کے نام سے فتوی بابت وقوع کذب؛ اور احمد رضا خان صاحب کی تعریف وتوثیق میں حوالہ جات گھڑنا اس پر دال ہے۔

مناظرہ کٹیہار میں بدترین شکست سے دوچار ہونے کے بعد شکست کو فتح میں بدلنے کے لیے بھی رضاخانیوں نے ایک فراڈ کیا ۔ وہ یہ کہ اپنے ہی کسی بندے سے ایک توبہ نامہ لکھوایا جس میں یہ ظاہر کیا کہ یہ "فاضلِ دیوبند ہیں" جو مناظرہ کٹیہار سے متاثر ہو کر بریلوی بن گئے ، اتنا ہی نہیں بلکہ اس جعلی فاضل دیوبند کے نام دارالعلوم دیوبند کی جعلی سند بھی بنالی۔ ممکن ہے رضاخانی حضرات کہیں گے کہ اس سند پر دارالعلوم دیوبند کی مہر لگی ہوئی ہے لہذا یہ جعلی نہیں۔ توجواباً عرض ہے کہ بریلوی کتب سے ثابت ہے کہ مہر بھی جعلی بن سکتی ہے، نیز رضاخانی مولوی منظور فیضی صاحب کا ایک فتوی شوشل میڈیا پر شائع ہے جس میں اکابرینِ علماء دیوبند اہل سنت مسلمان لکھا گیا ہے۔اس فتوے پر مولانا منظور فیضی صاحب کی مہر لگی ہوئی ہے اگر مہر جعلی نہیں بن سکتی تو پھر رضاخانی حضرات اس فتوے کا انکار کیوں کرتے ہیں۔؟

علاوہ ازیں یہ بھی غور طلب ہے کہ میں (راقم) مالیگاؤں میں رہتا ہوں، سابق بریلوی ہوں، مالیگاؤں کے مشہور بریلوی خطیب مولانا امین القادری صاحب سے میرے قریبی تعلقات تھے، اور مالیگاؤں کے اکثر بریلوی میرے بارے میں جانتے ہیں کہ میں مناظرہ کٹیہار سے متاثر ہو کر دیوبندی ہوا ہوں۔ اس کے برعکس مناظرہ کٹیہار سے متاثر ہو کر بریلوی بننے والے "فاضلِ دیوبند" کی شناخت منظر عام پر نہیں، وہ کون ہے؟ کہاں رہتا ہے؟ آج کل کیا کررہا ہے؟ زندہ ہے یا مر گیا؟ کوئی نہیں جانتا، آخر کیوں؟ اگر یہ رضاخانیوں کا فراڈ نہیں ہے تو بیس سال کے عرصے میں کبھی اس جعلی "فاضلِ دیوبند" کی تفصیلات منظر عام پر کیوں نہیں لائی گئی۔؟

مناظرہ اثر ابن عباس

24 جولائی 2024/ بریلویوں کے ایک واٹس ایپ گروپ پر "اثر ابن عباس کی صحت وعدم صحت" کے عنوان سے ایک

دلچسپ مناظرہ ہوا جس میں بریلویوں کی طرف سے مولانا حذیفہ مدنی صاحب اور اہل سنت والجماعت کی طرف سے حضرت مولانا مفتی احمد حسن صاحب مد ظلہ مناظر تھے۔

یہ مناظرہ "اثر ابن عباس" کٹیہار مناظرے سے زیادہ مختلف نہیں۔ دونوں مناظروں میں اثر ابن عباس پر گفتگو کے حوالے سے اہل سنت والجماعت کے مناظرین نے کمال کیا ہے۔ جب کہ بریلوی مناظرین کا حال سب کے سامنے ہے۔ کٹیہار والے مناظر مطیع الرحمان صاحب تو اثر ابن عباس کو چھونا ہی موت کے مترادف سمجھ رہے تھے بیچارے گفتگو کیا کرتے۔ البتہ حالیہ مناظرے میں مولانا حذیفہ مدنی صاحب نے اس پر گفتگو کی ہے مگر اہل سنت مناظر مفتی احمد حسن کے سامنے ٹک نہ سکے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے چڑیے اور باز کا مقابلہ ہے اور سنی مناظر مفتی احمد حسن مد ظلہ باز کی طرح حاوی۔۔۔!!!

سنی مناظر کا دعویٰ اور اس پر دلائل قاہرہ تو قارئین نے روئیداد "مناظرہ اثر ابن عباس" میں ملاحظہ کر ہی لیے ہوں گے۔

اور یہ بھی ملاحظہ کر لیا ہو گا کہ سنی مناظر نے کس طرح علمی اور سنجیدہ انداز میں گفتگو کی اور اپنے دعوے پر دلائل کے انبار لگا کر بریلویوں کو ناکوں چنے چبوائے اور یہ بھی کہ بریلوی مناظر کے اعتراضات کے علمی، تحقیقی والزامی جوابات دے کر شکست فاش سے دو چار کیا جبکہ دوسری جانب بریلوی مناظر کی طرف سے اکابر کی عبارات میں کتر بیونت، غلط استدلال، پھر دورانِ مناظرہ بار بار بریلوی صدر مناظر کی مداخلت نیز دلائل کی کمی کے سبب بریلویوں کا بدتہذیبی، بدکلامی، گالم گلوچ پہ اتر آنا اور اصول مناظرہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سنی مناظر کے ساتھیوں کو ریمو کر دینا، یہ ساری حرکتیں بریلویوں کی شکست فاش کی بین دلیل ہے۔

الغرض اس مناظرے میں بریلوی مناظرین کی جو تاریخی چھترول ہوئی ہے وہ تو گروپ میں موجود ممبران نے اپنی آنکھوں سے دیکھی اور محروم رہ جانے والوں نے روئیداد مناظرہ میں دیکھ لیا ہو گا۔

اب آپ کے ہاتھوں میں یہ "داستان فرار" ہے جو اسی روئداد "مناظرہ اثر ابن عباس" کا تسلسل ہے۔ چونکہ رضاخانی مناظرین نے شکست کے بعد گھر بیٹھ کر اپنی روئیداد تیار کی، ظاہر بات ہے اس میں اپنی شکست کو فتح لکھنے سے کون روک سکتا ہے؟ جب کہ بریلوی مولوی مشتاق احمد نظامی نے بریلویوں کو یہ تعلیم بھی دی ہو کہ:

"دیکھو اپنی جماعت میں ناک اونچی کر کے چلنا ہے اور امام المناظرین، سلطان المناظرین وغیرہ کا خطاب لینا ہے تو ہمت کر کے دو ایک مناظرے کر لینا اپنی روئیداد کی اشاعت تو اپنے ہاتھ رہے گی جس طرح چاہنا نمک مرچ لگا کر اس کی اشاعت کرنا سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ اپنی ہار کو فتح مبین اور دوسروں کی جیت کو شکست فاش لکھتے ہوئے کون تمہاری کلائی تھام لے گا خوب خوب ڈینگے

مارنا اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ مناظرہ سے پہلے ہی روداد چھپا لینا، دوسرے علاقوں میں مناظرہ سے پہلے ہی تقسیم کر دینا اور جس جگہ مناظرہ ہو وہاں بعد مناظرہ اس کو تقسیم کرانا۔" (خون کے آنسو ۱۵۲، ۱۵۳)

توظاہر بات ہے۔بریلویوں نے اپنی روئیداد میں شکست کو فتح سے بدل دیا اور ایسا کرنے سے کوئی ان کا قلم توڑ بھی نہیں سکتا تھا، مگر الحمد للہ حق ہمیشہ غالب رہا ہے اور رہے گا

چنانچہ مناظر اہلسنت مفتی احمد حسن صاحب نے زیر نظر رسالہ "داستان فرار" مرتب کر کے رضاخانیوں کے اکاذیب، دجل، مکر وفریب کو اجاگر کیا اور رضاخانی روئیداد کے تار پود بکھیر دیے۔

اللہ پاک سے دعا ہے کہ اس رسالہ کو شرف قبولیت بخشے، امت مسلمہ کے لیے نفع بخش بنائے، اہل بدعت کے لیے زریعہ ہدایت اور قبلہ مناظر اہلسنت کے لئے نجات اخروی کا سبب بنائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

ابو سعد لئیق رحمانی

تقریظ

مناظر اہل سنت محقق العصر مفتی امتیاز احمد حنفی دامت برکاتھم العالیہ

نحمدہ صلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

علمائے اہل سنت دیوبند کی یہ سنت رہی ہے کہ وہ فریق مخالف کے مرکز میں جا کر احقاق حق اور ابطال باطل کرتے ہیں حضرت مولانا منظور نعمانی صاحب رحمہ اللہ علیہ نے مولوی سردار احمد کو ان کے اپنے گھر میں عبرت ناک شکست دی جس کی روئیداد " فتح بریلی کا دلکش نظارہ "ملاحظہ کی جاسکتی ہے دوسری حالیہ مثال مناظرہ" اثر ابن عباس" ہے جس میں مناظر اہل سنت دیوبند مفتی احمد حسن صاحب دامت برکاتھم العالیہ نے فریق مخالف کے گروپ میں جا کر انہیں عبرتناک شکست سے دوچار کیا اثر ابن عباس پر جو یہ مناظرہ منعقد کیا گیا اس کی " روئیداد مناظرہ اثر ابن عباس" کے نام سے شائع کی گئی ہے جو کہ قارئین پڑھ سکتے ہیں بندہ نے یہ مناظرہ اول تا اخر ملاحظہ کیا ہے۔ بندہ مفتی احمد حسن صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہے مفتی احمد حسن صاحب کا یہ دعوی تھا کہ اثر ابن عباس بسند صحیح ثابت ہے اگر اس کا ثبوت بسند صحیح مل جائے تو تحذیر الناس پہ جملہ اشکال دور ہو جاتے ہیں اور اسی دعوی کو بریلویوں کی جانب سے شائع شدہ کتاب میں بھی لکھا گیا ہے (مناظرہ اثر ابن عباس ص ۴۳ بریلوی روئیداد)

اپنے اس دعوی کی دلیل میں مفتی احمد حسن صاحب نے 20 دلائل پیش کیے اور اثر ابن عباس کئی ثبوت دیا جس کا کوئی جواب فریق مخالف کی طرف سے نہیں دیا جا سکا البتہ انہوں نے جو اعتراضات کیے اس کے متعلق مفصل جواب مفتی احمد حسن صاحب نے دے دیے بندہ بھی کچھ پیش خدمت رکھنا چاہتا ہے جو کہ اثر ابن عباس سے تعلق رکھتا ہے چنانچہ بندہ اپنی کچھ معروضات پیش کرتا ہے

اثر ابن عباس کی تصحیح مفتی صاحب نے علامہ غلام رسول سعیدی بریلوی سمیت دیگر محدثین سے پیش کر دی تھی۔ بندہ مزید حوالے پیش کر کے اس سلسلہ میں اضافہ کیے دیتا ہے۔

چنانچہ بریلویوں کی جانب سے پیش کیا گیا ترجمہ تفسیر در منثور جو پیر کرم شاہ کی زیر نگرانی کیا گیا ہے اس میں موجود ہے۔ تفسیر در منصور جلد ششم صفحہ 627 پر بریلوی مولوی خان یہ ترجمہ کرتے ہیں:

بیہقی نے کہاہے اس کی سند صحیح ہے لیکن یہ روایت شاذ ہے میں ابو الضحی کا اس روایت میں متابع نہیں جانتا

اسی طرح لکھتے ہیں

امام ابن ابی حاتم، حاکم رحمہما اللہ اور اپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے

گویا بریلوی ترجمہ سے ثابت ہوا کہ امام بیہقی، امام حاکم اور امام ابن ابی حاتم اثر ابن عباس کو صحیح کہتے ہیں۔ باقی شاذ والے عتراض کا جواب بھی دوران مناظرہ پیش کر دیا گیا تھا۔

بریلوی مولوی منظر الاسلام ازہری لکھتے ہیں

جن ائمہ نے مطلّقا یا بالتقید اس پر صحت کا حکم لگایا ہے ان میں امام حاکم، امام بیہقی، امام ابن حجر عسقلانی کا نام نمایاں ہے۔

(تحفظ ختم نبوت نمبر صفحہ 672)

امام بیہقی، امام حاکم اور ابن حجر عسقلانی اثر ابن عباس کو صحیح کہتے ہیں۔

بریلوی مفتی صابر القادری لکھتے ہیں

امام بیہقی نے کہا اس حدیث کی سند ابن عباس رضی اللہ عنہما صحیح ہے اور شاذ بالمرہ ہے میں نہیں جانتا کہ ابو الضحی کو کوئی متابع ہے۔ واللہ اعلم۔

(الاسماوالصفات جلد 2 ص 378)

بریلویوں کی جانب سے کیے گئے تفسیر مظہری کے ترجمہ میں ہے

بعض روایات میں آیا ہے ہر زمین میں تمہارے آدم کی طرح آدم ہے تمہارے نوح کی طرح نوح ہے تمہارے ابراہیم کی طرح ابراہیم ہے تمہارے موسی کی طرح موسی ہے تمہارے نبی کی طرح نبی ہے واللہ تعالی اعلم

(تفسیر مظہری جلد نہم ص 469)

یہ روایت بلا تردید نقل کی گئی ہے اور اس کا ترجمہ بھی بلا تردید کر دیا گیا ہے کوئی اضافی نوٹ بھی نہیں لگایا گیا جیسا در منصور

کے ترجمہ میں لگایا گیا۔ لہٰذا بلا تردید نقل دلیل رضا ہوتی ہے اور یہ حوالے ہمارے مفتی صاحب جوان مناظرہ پیش کر چکے ہیں تو ان اصولوں کی رو سے قاضی۔ ثناء اللہ پانی پتی سمیت تمام بریلوی مترجمین اس روایت سے متفق ہوئے

ایک اور بریلوی وکیل صفائی لکھتا ہے

گھمن صاحب اپ نے قاسم نانوتوی اور لکھنوی صاحب کی دو کتابیں پڑھ کر ہی اعتبار کر لیا کہ یہ روایت صحیح ہے۔

(حسام الحرمین اور مخالفین صفحہ 306)

اگلے ہی صفحہ پر ہماری پیش کردہ دلیل کو نقل کرتے ہوئے یہ نقل کیا ہے۔

یہ حدیث سند صحیح ہے اور امام بخاری و مسلم نے اسے روایت نہیں کیا۔

گویا بریلوی مولوی کے حساب سے محدثین نے اس روایت پر سندا صحیح کا حکم لگایا ہے۔

بریلوی حضرات چھے خواتم مزید مانتے ہیں

مناظر اہل سنت نے تقدیس الوکیل کے حوالے سے یہ پیش فرمایا تھا کہ بریلوی حضرات ۶ خواتم اور مانتے ہیں اور پھر دلیل کے طور پر غلام رسول سعیدی صاحب کو بھی پیش کیا تھا کیوں انہوں نے یہ معنی ہے کہ یہ نظریہ اور عقیدہ غلام دستگیر قصوری صاحب کا ہے جس پر بریلوی مناظر صاحب نے یہ تاویل کی تھی کہ یہ ان کا تسامع ہے اور یہ نظریہ تو فیض الحسن صاحب کا تھا۔ چنانچہ یہ خود بریلوی مناظر کے نزدیک بھی تسامع شمار نہیں ہوتا۔

وکیل صفائی لکھتے ہیں

دیگر زمینوں میں بھی خاتم ہونے کا کیا کہنا درست نظریہ نہیں ہے لہٰذا مولانا غلام دستگیر قصوری اور عبدالحئی لکھنوی رحمہما اللہ کا یہ قول کا ذاتی ہے جو درست نہیں۔

(حسام الحرمین اور مخالفین صفحہ 318)

مزید لکھتے ہیں

غلام دستگیر صاحب اور عبدالحیی لکھنوی صاحب نے بقیہ زمینوں میں جو خاتم کا کہا ہے اس میں یہ نہیں کہا کہ وہ حضور علیہ السلام کی تمام صفات کمالیہ میں شریک اور ہم مثل ہیں.(318,319)

گویا بریلوی وکیل صفائی جہاں یہ مانتے ہیں کہ تقدیس الوکیل کی پیش کردہ عبارت قصوری صاحب کی ہی ہے وہاں یہ بھی مانتے ہیں کہ عبدالحیی صاحب اور قصوری صاحب چھ مزید خواتم مانتے ہیں۔

جب ہمارے مناظر صاحب نے تسامع اور ذاتی رائے کے حوالے سے مولانا ادریس کاندلوی صاحب کے حوالے کا جواب دیا تھا تو بریلوی مناظر نے یہ باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ ہم نے تو تین چار مزید حوالے پیش کیے ہیں گویا تسامع کیسے ہوا تو اب ہم نے اپ کے سامنے ایک اور حوالہ پیش کر دیا ہے تو بریلوی مناظر صاحب کا تسامع والا قول بھی ان کے اپنے اصول سے مردود ٹھہرا۔

بریلوی علامہ پیر محمد چشتی صاحب اثر ابن عباس کو قران کے مطابق تصور کرتے ہیں

اثر ابن عباس اور چشتی صاحب کا اسے قرآن کے مطابق ہونا تصور کرنا

چشتی صاحب کی تحریروں میں سے ایک اور عبارت ہم قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ ہم اس عبارت پر کچھ تفصیلًا لکھنا نہیں چاہتے۔ اور پیچھے کتاب میں ہم نے اس عبارت کو پیش نہیں کیا لیکن ہم اب اس کو بھی درج کر ہی دیتے ہیں جس سے چشتی صاحب کے آئندہ کے عزائم کا پتہ لگتا ہے۔

عبارت یہ ہے۔

تاہم میں خود اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے فی الجملہ مضمون کو باوصف شذوذ وتشابہ اور غیر متلقی بالقبول و نا قابل فہم ہونے، قابل توجہ اور مطابق قرآن ہونے کو ممکن تصور کرتا ہوں اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال رہی تو اس مقام کا پورا پورا حق کسی مستقل تحریر میں ادا کروں گا۔

(آواز حق جولائی ۲۰۰۲ ص ۲۸،۲۹)

قارئین دیکھیں اب چشتی صاحب اس اثر ابن عباس کو کب قرآن کے مطابقثابت کرتے ہیں۔

اب چشتی صاحب یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ اثر شاذ اور غیر متلقی بالقبول اور نا قابل فہم ہے لیکن پھر بھی اسے قرآن کے مطابق ہونے کو صحیح تصور کرتے ہیں لیکن علمائے اہلسنت میں سے سب نے اس اثر کو رد کر دیا ہے کہ یہ قرآن کی نص قطعی کے مقابلے میں آتا ہے لیکن چشتی صاحب اس کو قرآن کے مطابق ہونے کو ممکن تصور کر رہے ہیں۔ اب یہ تو حضرت کی وہ تحریر سامنے آنے سے پہلے ہم کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہتے اور انتظار میں ہیں کہ موصوف دیکھیں اس اثر کو قرآن کے مطابق کرتے کرتے کیا گل کھلاتے ہیں۔

(نقاب کشائی ص102)

اور پیر محمد چشتی کو عبدالحکیم شرف قادری بندھالوی صاحب کے شاگردوں میں شمار کرتے ہیں۔

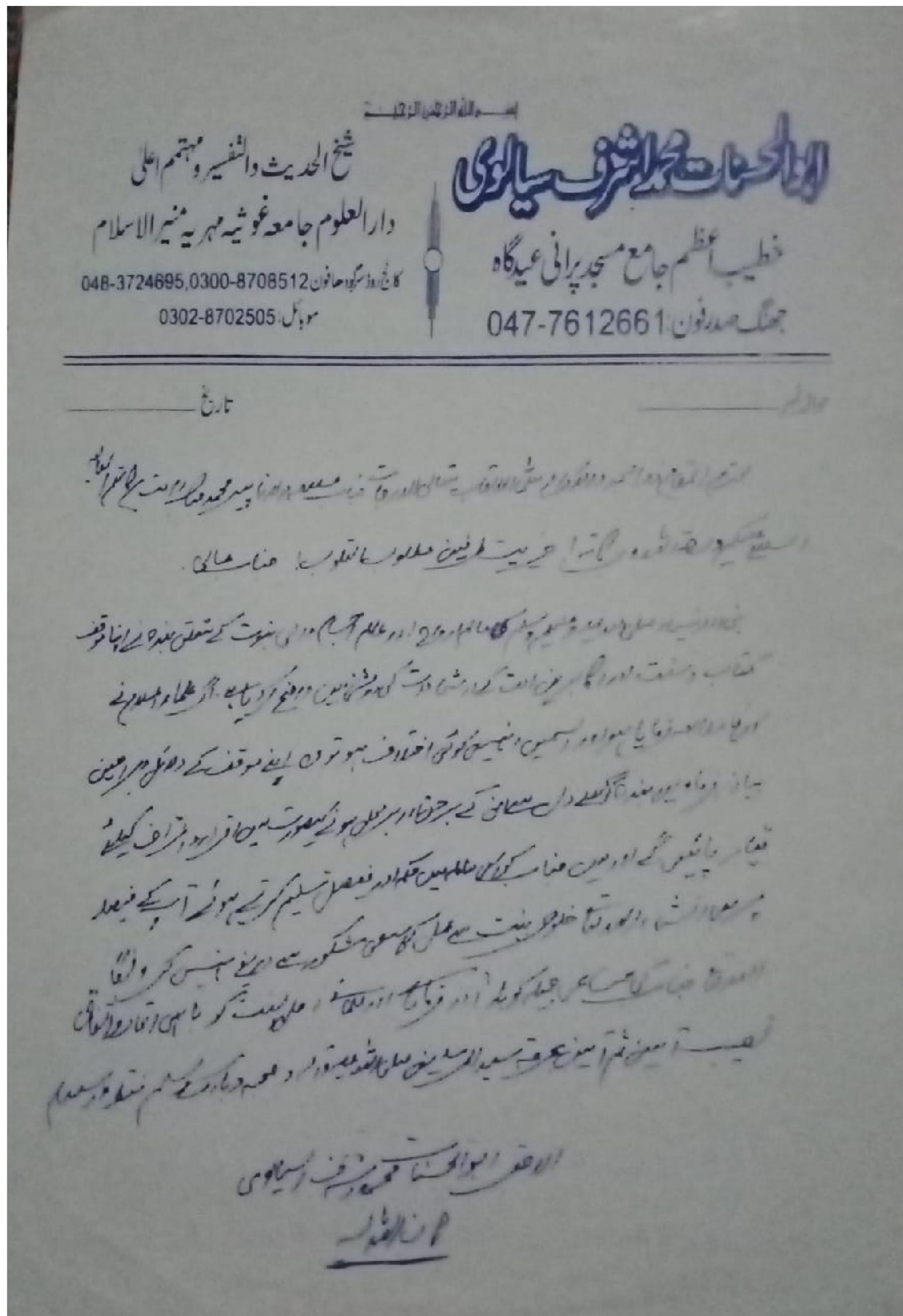
(نور نور چہرے ص242)

اور بریلوی مشہور مناظر اشرف سیالوی کے اس کو اپنا حکم مانا تھا چنانچہ وہ صفحات ہم ساتھ لف کیے دیتے ہیں۔ گزارش ہے ہماری معروضات ہے ساتھ وہ بھی لگا دیے جائیں۔ اللہ اس کتاب کو بھی لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

خاکسار محمد امتیاز احمد حنفی

ڈیرہ اسماعیل خان


اہم شرعی فیصلہ
حکم
حضرت علامہ
پیر محمد چشتی
فدایانِ ختمِ نبوت پاکستان
0331-4414664



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابو الحسنات محمد اشرف سیالوی

خطیب اعظم جامع مسجد پرانی عیدگاہ

جھنگ صدر فون 047-7612661

شیخ الحدیث والتفسیر و مہتمم اعلی

دار العلوم جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام

کالج روڈ سرگودھا فون 048-3724695,0300-8708512

موبائل 0302-8702505

حوالہ نمبر ________ تاریخ ________

تقریظ حاجی عبداللہ خان صاحب انگلینڈ

مناظرہ بریڈفورڈ میں میں بذات خود موجود تھا اس میں بریلویوں کی ذلت اور شکست اپنی انکھوں سے دیکھی دوسرا مناظرہ تحذیر الناس جو ایک تحریری صورت میں فریقین کے مابین ہوا اس کو بھی پڑھنے کا موقع ملا دونوں مقامات پر بریلوی مناظرین کو ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا اللہ تعالی علمائے حق اہل السنت والجماعت علماء دیوبند کو ہر مقام پر فتح نصیب فرمائے

حاجی عبداللہ خان صاحب وارد انگلینڈ

تقریظ برادر مکرم بھائی محمد سرفراز صاحب انگلینڈ

روافض ہوں یا رضاخانی کبھی بھی علمائے حق علمائے دیوبند کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور یہی حال ان دو مناظروں میں ہوا ہے علماء دیوبند کو میری طرف سے فتح مبارک ہو۔ بریلویوں کو ان دونوں مناظروں میں ذلت اور شکست کا سامنا کرنا پڑا اللہ تعالی بریلویوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

محمد سرفراز انگلینڈ

تقریظ مولانا عبد الحلیم صاحب اور مولانا عثمان اقبال صاحب فاضلین جامعہ دار العلوم بری انگلینڈ

ہم دونوں حضرات حضرت حاجی عبداللہ خان صاحب اور بھائی سرفراز صاحب کے بیانیہ کی مکمل تائید کرتے ہیں اللہ تعالی علمائے دیوبند کو مزید استقامت نصیب فرمائے

ہمارا ان دونوں مناظروں کو انگریزی زبان میں بھی منتقل کرنے کا ارادہ ہے اپ حضرات سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے

ایک ضروری نوٹ

بعض مقامات پر ڈیجیٹل حوالہ جات پر اکتفاء کیا گیا ہے اور اصل کتب کے سکین بھی مطالبہ کرنے پر پیش کر دیے گئے تھے فتاوی رضویہ کے حوالے دینے میں اگر کچھ صفحات میں تقدم یا تاخر ہو تو اس کو صفحہ نمبر کی غلطی پر محمول نہ کیا جائے دعوت اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود فتاوی رضویہ کا جو صفحہ ظاہر ہو رہا تھا اسی پر اعتماد کرتے ہوئے وہی لکھ دیا گیا ہے۔ حوالہ جات کو اصل کتب سے بھی ملاحظہ کیا گیا ہے

نامکمل ٹرن کو مکمل کرنے کی کاروائی دوبارہ شروع

پہلی ٹرن میں جو احادیث پیش کی گئی تھیں اجمالی طور پر ان کی تصحیح محدثین سے پیش کی گئی تھی اب ہر ہر راوی کی الگ الگ توثیق بھی ملاحظہ فرمائیں ائمہ جرح والتعدیل اور اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے روات کی توثیق بنیادی طور پر ہم نے دو احادیث کو اپنا مستدل بنایا ہے

(ناظرین کی خدمت میں ہم پہلی حدیث پیش کرتے ہیں اور پھر اس حدیث کے راویوں کی توثیق بھی ائمہ محدثین سے پیش کرتے ہیں)

«المستدرك على الصحيحين» (2/ 535):

3822 - أخبرنا أحمد بن يعقوب الثقفي، ثنا عبيد بن غنام النخعي، أنبأ علي بن حكيم، ثنا شريك، عن عطاء بن السائب، عن أبي الضحى، عن ابن عباس رضي الله عنهما، أنه قال: {الله الذي خلق سبع سماوات ومن الأرض مثلهن} [الطلاق: 12] قال: سبع أرضين في كل أرض نبي كنبيكم وآدم كآدم، ونوح كنوح، وإبراهيم كإبراهيم، وعيسى كعيسى «هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه»

[التعليق - من تلخيص الذهبي]3822 - صحيح

اس حدیث کا پہلا راوی

اس حدیث کے پہلے راوی کا نام (احمد بن یعقوب الثقفی) ہے۔ان کی کنیت ابو سعید ہے۔(احمد بن یعقوب الثقفی النیسابوی) کے نام سے مشہور ہیں ۔صدوق حسن الحدیث ہیں

رجال الحاكم في المستدرك» (1/ 209):أحمد بن يعقوب الثقفي:قال الحاكم رحمه الله (ج 1 ص 42 ح 3):

وأخبرني أحمد بن يعقوب الثقفي» ترجمه الذهبي رحمه الله في " تاريخ الإسلام " (ص 187) في مجلد حوادث سنة أربعين وثلاثمائة، فقال:أحمد بن يعقوب بن أحمد بن مهران أبو سعيد الثقفي النيسابوري الزاهد العابد نسيب أبي العباس السراج.وذكر من الرواة عنه الحاكم وجماعة.ثم قال: توفي في رمضان وقد شاخ

امام بغوی نے شرح السنۃ" اسی راوی کے طریق سے ایک روایت کی ہے اور اس پر یہ حکم لگایا ہے

هذا حديث صحيح

«تفسير الثعلبي = الكشف والبيان عن تفسير القرآن ط دار التفسير» (2/ 113):

«أحمد بن يعقوب بن أحمد بن مهران بن عبد الله أبو سعيد الثقفي النيسابوري الزاهد العابد، نسيب أبي العباس السراج.

سمع محمد بن إبراهيم البوشنجي، ومحمد بن عمرو الحرشي، وأبا مسلم الكجي، ومحمد بن عثمان بن أبي شيبة، ومحمد بن أيوب الرازي، وطبقتهم. وعنه أبو علي الحافظ، والحاكم أبو عبد الله، وجماعة. توفي في رمضان وقد شاخ (340 هـ).

وقد صحيح الحاكم جملة من الأحاديث رواها من طريقه في "المستدرك" وكذا صحيح البغوي في "شرح السنة" 3/ 471 (894) حديثًا رواه من طريقه وقال: هذا حديث صحيح.

"تاريخ الإسلام" للذهبي 25/ 187»

سند کا دوسرا راوی (عبید بن غنام النخعی) ہے

ثقہ راوی ہے۔کنیت ابو محمد ہے حافظ ذہبی نے ان کو ان الفاظ کے ساتھ خراج عقیدت پیش کیا

(الإمام، المحدث، الصادق)

«رجال الحاكم في المستدرك» (2/ 38):

«- عبد الله بن غنام بن حفص:

قال الحاكم رحمه الله (ج 1 ص 193 ح 407):

حدثنا أبو بكر بن أبي دارم الحافظ بالكوفة، ثنا عبد الله بن غنام بن حفص بن غياث.

ترجمه الذهبي رحمه الله في السير (ج 13 ص 558) فقال:

عبيد بن غنام بن القاضي حفص بن غياث الإمام، المحدث، الصادق أبو محمد النخعي الكوفي»

محدث امام الدار قطنی نے ان کو صدوق قرار دیا ہے

«إكمال تهذيب الكمال - ط العلمية» (4/ 524):

«عبد الله بن غنام بن حفص بن غياث روى عن أبيه، قال الدارقطني: صدوق»

سند کا تیسرا راوی

علی بن حکیم الاودی ہے۔کنیت ابو الحسن ہے۔ثقہ راوی ہے۔امام ابن ابی حاتم نے اپنی کتاب (الجرح والتعدیل) اس راوی کو صدوق قرار دیا ہے

«الجرح والتعديل لابن أبي حاتم» (6/ 183):

«على بن حكيم الاودى أبو الحسن روى عن شريك وابن المبارك سمعت أبي يقول ذلك قال أبو محمد روى عنه ابن أحمد بن عثمان بن حكيم وأبي وأبو زرعة، نا عبد الرحمن قال سئل أبي عن على بن حكيم الاودى فقال كوفى صدوق»

خطیب بغدادی نے اس راوی کو ثقہ کہا ہے

«المعلم بشيوخ البخاري ومسلم» (ص454):

«وقال الخطيب: كان ثقة»

علامہ ابن حبان نے اس کا ذکر ثقات میں کیا ہے

«الثقات لابن حبان» (8/ 467):

«عَليّ بن حَكِيم الأودي من أهل الْكُوفَة كُنْيَتُهُ أَبُو الْحسن يروي عَن شريك وَالْحسن بن صَالح بن حييّ روى عَنهُ بن كَرَامَة وَأهل الْعرَاق مَاتَ سنة إِحْدَى وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ»

حافظ ابن حجر نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے

«تقريب التهذيب» (ص400):

«علي ابن حكيم ابن ذبيان بمعجمة بعدها موحدة ساكنة ثم تحتانية الأودي الكوفي ثقة من العاشرة»

امام۔ نسائی اور محمد بن عبداللہ الحضرمی دونوں نے اس راوی کو ثقہ قرار دیا ہے

«إكمال تهذيب الكمال - ط الفاروق» (9/ 312):

«علي بن حكيم بن ذبيان الأودي أبو الحسن الكوفي أخو عثمان.قال النسائي، ومحمد بن عبد الله الحضرمي: ثقة»

حدیث کے سند کا چوتھا راوی

شریک بن عبداللہ اللیثی ہے۔اس راوی کی کنیت ابو عبداللہ ہے ثقہ راوی ہے امام ابن حبان نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے

«الثقات لابن حبان» (4/ 360):

«شريك بْن عَبْد اللَّه بن أَبِي نمر الْقرشِي من أهل الْمَدِينَة رُبمَا أَخطَأ وَأَبُو نمر جده شهد بَدْرًا يَرْوِي عَن أنس رَوَى عَنْهُ المَقْبُري وَمَالك وَسليمَان بْن بِلَال وَالنَّاس مَاتَ بعد الْأَرْبَعين وَمِائَة كُنْيَتُهُ أَبُو عَبْد اللَّه»

محدث عجلی نے میں بھی اس راوی کو ثقات میں ذکر کیا ہے

«الثقات للعجلي ت البستوي» (1/ 453):

«- شريك بن عبد الله بن أبي نمر مدنِي تَابِعِيّ ثِقَة»

یحییٰ بن معین نے ان کے بارے میں کہا ہے

ليس به بأس

«الجرح والتعديل لابن أبي حاتم» (4/ 364):

«يحيى بن معين يقول: شريك بن عبد الله بن أبي نمر ليس به بأس»

حافظ ذہبی نے بھی ان کو ثقہ قرار دیا ہے

«ديوان الضعفاء» (ص187):

«شريك بن عبد الله بن أبي نمر: قال يحيى، والنسائي: ليس بقوي، وقال يحيى في موضع آخر: لا بأس به، وقال غيره: ثقة»

حدیث کی سند کا پانچواں راوی

(عطاء بن السائب) ہے صدوق حسن الحدیث ہے اس راوی کی کنیت ابو محمد ہے۔امام احمد ابن حنبل فرماتے تھے

(ثقة، ثقة، رجل صالح)

«ميزان الاعتدال» (3/ 71):

«وقال أحمد بن حنبل: عطاء بن السائب ثقة، ثقة، رجل صالح»

امام ابو حاتم نے فرمایا

محله الصدق قبل أن يخلط

«ميزان الاعتدال» (3/ 71):

«وقال أبو حاتم: محله الصدق قبل أن يخلط»

امام نسائی نے فرمایا ثقۃ فی حدیثہ القدیم، لکنہ تغیر

«ميزان الاعتدال» (3/ 71):

«وقال النسائي: ثقة في حديثه القديم، لكنه تغير»

سنن اربعہ کا راوی ہے

اور محدث امام بخاری نے بھی متابعات میں اس کی روایت کو قبول فرمایا ہے

«ميزان الاعتدال» (3/ 70):

«عطاء بن السائب [عو، خ متابعة] بن زيد الثقفي، أبو زيد الكوفي، أحد علماء التابعين»

امام ترمذی امام ابن خزیمہ امام ابن حبان اور امام حاکم اور دیگر محدثین نے بھی عطاء بن السائب کی حدیث صحیح قرار دیا ہے

«الترغيب والترهيب للمنذري - ت عمارة» (4/ 575):

«عطاء بن السائب بن يزيد الثقفي:قال يحيى: لا يحتج به.

وقال أحمد: ثقة ثقة رجل صالح من سمع منه قديماً كان صحيحاً، ومن سمع منه حديثاً لم يكن بشيء، وقال النسائي: ثقة في حديثه القديم لكنه تغير، ورواية شعبة والثوري وحماد بن زيد عنه جيدة وصحح حديثه الترمذي وابن خزيمة وابن حبان والحاكم وغيرهم»

محدث امام نووی نے بھی ان کو ثقہ قرار دیا ہے اور ساتھ ان کو مختلط بھی قرار دیا ہے

«شرح النووي على مسلم» (1/ 51):

«وهو ثقة لكنه اختلط فى آخر عمره»

محدث امام بخاری بھی مقرونا باخر (عطاء بن السائب) سے روایت لے کرائے ہیں یعنی بخاری کے راوی ہیں

«المختلطين للعلائي» (ص82):

« عطاء بن السائب الثقفي الكوفي:

أحد التابعين مشهور أخرج له البخاري حديثا واحدا مقرونا بآخر»

امام احمد ابن حنبل نے عطاء بن السائب کو مطلّقاثقہ قرار دیا ہے۔ لہٰذا اختلاط کا مسئلہ ہی ختم ہو گیا

«المختلطين للعلائي» (ص82):

«عطاء بن السائب الثقفي الكوفي:

أحد التابعين مشهور أخرج له البخاري حديثا واحدا مقرونا بآخر (1) ولم يخرج له مسلم وروى عنه سفيان الثوري وشعبة وابن عيينة وخلق.وثقه أحمد بن حنبل مطلقا»

محدث عطاء بن السائب پر اختلاط کی جرح اور اس کا تفصیلی جواب

بہت سے محدثین نے مذکورہ بالا راوی کو ثقہ قرار دیا اور ان پر مختلط ہونے کے جرح بھی کی ہے یعنی اخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے جس کی تفصیل درج ذیل ہے

شارح مسلم امام نووی رحمہ اللہ عطاء بن السائب کے متعلق لکھتے ہیں

«شرح النووي على مسلم» (1/ 51):

«قال أئمة هذا الفن اختلط فى آخر عمره فمن سمع منه قديما فهو صحيح السماع ومن سمع منه متأخرا فهو مضطرب الحديث. فمن السامعين أولا سفيان الثورى وشعبة ومن السامعين آخرا جرير وخالد بن عبد الله واسماعيل وعلى بن عاصم»

جن لوگوں نے ان سے اختلاط سے پہلے سماع کیا ہے یعنی قدیم السماع ہیں ان کی بیان کردہ احادیث صحیح ہیں اور قدیم السماع کرنے والوں میں سفیان ثوری اور شعبہ کے نام اتے ہیں اور وہ حضرات جنہوں نے اخر میں سماع کیا ہے یعنی اختلاط کے بعد جیسے جریر؛ خالد بن عبداللہ؛ اسماعیل؛ اور علی بن عاصم ان کی احادیث مضطرب ہیں ۔

امام نووی کی تصریح کے مطابق قدیم السماع کرنے والے صرف دو محدثین ہیں حالانکہ یہ بات درست نہیں جمہور محدثین

نے حماد بن زید کو بھی قدیم السماع لوگوں میں شمار کیا ہے جس کی تصریح درج ذیل ہے

«معجم المختلطين» (ص237):

«قال العراقى: وقد استثنى غير واحد من الأئمة مع شعبة وسفيان حماد بن زيد»

امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ نے چار راویوں کے نام گنوائے ہیں جو عطاء بن السائب سے قدیم السماع ہیں

«معجم المختلطين» (ص238):

«وقال الطحاوي: وإنما حديث عطاء الذى كان منه قبل تغيره يؤخذ من أربعة لا من سواهم، وهم شعبة وسفيان الثوري وحماد بن سلمة وحماد بن زيد»

یعنی حماد بن زید کے ساتھ ساتھ حماد بن سلمہ کا نام بھی اتا ہے

محدثین کا اس اصول کو مزید وسعت دینا

مزید تتبع سے یہ بات سامنے ائی ہے کہ چار راویوں کا استثناء فقط بطور مثال کے ہے دیگر کئی روات بھی اس کیٹگری میں شامل ہے

پہلے یہ حوالہ جات پڑھ لیں

Y«معجم المختلطين» (ص239):

«فما روى عنه المتقدمون فهو صحيح مثل سفيان وشعبة وزهير وزائدة»

«معجم المختلطين» (ص235):

«قال الدارقطني: وعطاء بن السائب اختلط، ولم يخرجوا عن عطاء، ولا يحتج من حديثه إلا بما رواه الأكابر شعبة والثوري ووهيب ونظرائهم»

«معجم المختلطين» (ص234):

«فمن سمع منه من الكبار صحيح، مثل سفيان، وشعبة، وأما جرير وأشباهه فلا»

ان تمام حوالا جات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دیگر کئی راوی بھی اس کیٹگری میں اتے ہیں یعنی جو ان کے ہم مرتبہ ہیں وہ

بھی قدیم السماع ہیں اور بالکل یہی ضابطہ ان راویوں کے بارے میں بھی بیان کیا گیا ہے جو عطاء بن السائب سے متاخر السماع ہیں اگرچہ کچھ لوگوں کے نام بھی بیان کیے گئے ہیں مگر دیگر کئی رواۃ حدیث ابھی جو ان کی ہم مثل ہیں وہ بھی متاخر السماع ہیں

جیسے بطور مثال راوی جریر عطاء بن السائب سے متاخر السماع ہیں

«معجم المختلطين» (ص237):

«إن يحيى بن معين قال: جرير إنما روى عن عطاء بعد الاختلاط»

یہ بھی بطور مثال کے ہیں دیگر کئی رواۃ حدیث بھی متاخر السماع ہیں جس کی تصریح درج ذیل ہے

«معجم المختلطين» (ص238):

«فأما جرير وخالد بن عبد الله وابن علية وعلي بن عاصم وحماد بن سلمة وبالجملة أهل البصرة فأحاديثهم عنه مما سمع منه بعد الاختلاط لأنه إنما قدم عليهم في آخر عمره انتهى»

«معجم المختلطين» (ص240):

«قال السخاوي: وممن سمع من عطاء بن السائب بعد الاختلاط فقط: إسماعيل بن علية، وجرير بن عبد الحميد، وخالد بن عبد الله الواسطي، وابن جريج، وعلى بن عاصم، ومحمد بن فضيل بن غزوان، وهشيم، وسائر من سمع منه من البصريين في قدمته الثانية دون الأولى»

ایک ضروری وضاحت

جیسا کہ ہم یہ بات واضح کر چکے ہیں کہ عطاء بن السائب اختلاط کا شکار ہو گئے تھے اور راوی جریر متاخر السماع ہیں لیکن محدثین کا ایک گروہ اس سے بھی اختلاف کرتے ہیں جیسے محدث امام ترمذی رحمہ اللہ نے جریر ہی کے بیان کردہ روایت کو جو انہوں نے عطاء بن السائب سے ہی نقل کی ہے۔اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے

اور بعض محدثین نے ان کی موافقت بھی کی ہے جیسے امام ذہبی رحمہ اللہ۔اور امام احمد ابن حمبل رحمہ اللہ تو مطلق طور پر عطاء بن السائب کو ثقہ قرار دیتے ہیں ۔جس کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے

ہماری پیش کردہ روایت اور عطاء بن السائب سے روایت کرنے والے راوی کا حال جو روایت ہم نے پیش کی روایت میں عطاء بن السائب

سے روایت کرنے والے محدث کا نام شریک بن عبداللہ اللیثی ہیں ۔جن کی توثیق اوپر معروض ہو چکی ۔جتنی بھی تصریحات کو اوپر گزری ہیں اس میں مذکورہ بالا راوی کا نام مذکور نہیں کہ ایا وہ قدیم السماع ہیں یا متاخر السماع ہیں

.بریلوی مناظر نے اس پر کوئی حوالہ پیش نہیں کیا اور نہ ہی پیش کر سکتا ہے۔

.بریلوی مناظر کو چاہیے تھا کہ اگر ان کے نزدیک شریک راوی عطاء بن السائب سے اختلاط کے بعد روایت کرتے ہیں اس پر ان کو کوئی صریح حوالہ دکھانا چاہیے تھا جس کے دکھانے سے وہ ابھی تک عاجز ہیں اہل علم حضرات کے ذہن میں صرف ایک سوال باقی رہ جاتا ہے کہ ایا شریک راوی عطاء بن السائب سے قدیم السماع ہیں کیا اس کوئی تصریح ملتی ہے اگر قدیم السماع ہونے کی کوئی تصریح مل جاتی ہے تو پھر یہ بحث ہی ختم ہو جاتی ہے

ناظرین کی خدمت میں وہ حوالہ بھی ہم پیش کر دیتے ہیں جس میں اس بات کی تصریح ہے

شریک راوی عطاء بن السائب قدیم السماع ہیں

«أبجد العلوم» (ص231):

«زاد في التهذيب: ممن سمع منه قديما قبل أن يتغير: شعبة وشريك وحماد لكن قال يحيى بن معين: جميع من روى عنه عطاء روى عنه في الاختلاط إلا شعبة وسفيان»

لیجیے ہم نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ راوی شریک عطاء بن السائب سے قدیم السماع ہیں اور اس کا ایک زبردست قرینہ بھی موجود ہے کہ ائمہ محدثین جیسے حافظ ابن حجر اور حافظ ذہبی رحمہم اللہ جو نقد رجال کے امام مانے جاتے ہیں انہوں نے ہماری پیش کردہ روایت کو صحیح الاسناد قرار دیا ہے

جیسا کہ ہم ثابت کر چکے ہیں حافظ ذہبی کی صراحت پھر دیکھ لیں

«المستدرك على الصحيحين» (2/ 535):

3822 - أخبرنا أحمد بن يعقوب الثقفي، ثنا عبيد بن غنام النخعي، أنبأ علي بن حكيم، ثنا شريك، عن عطاء بن السائب، عن أبي الضحى، عن ابن عباس رضي الله عنهما، أنه قال: {الله الذي خلق سبع سماوات ومن الأرض مثلهن} [الطلاق: 12] قال: سبع أرضين في كل أرض نبي كنبيكم وآدم كآدم، ونوح كنوح، وإبراهيم كإبراهيم، وعيسى كعيسى «هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه»

[التعليق - من تلخيص الذهبي]3822 - صحيح

علی سبیل التنزل

اگر عطاء بن السائب کی پیش کردہ روایت جو شریک راوی سے مروی ہے ضعیف ثابت ہو بھی جائے تو اس کا ایک متابع بھی موجود ہے جس سے ضعف ختم ہو جاتا ہے اس کی وضاحت ہم کرنے والے ہیں۔

ایک فیصلہ کن مرحلہ

گزشتہ سطور میں (عطاء بن السائب) راوی کے بارے میں اپ تفصیل کے ساتھ پڑھ چکے ہیں حافظ ذہبی رحمہ اللہ مستدرک حاکم کی ایک اور روایت پر کلام کرتے ہوئے لکھتے ہیں

«المستدرك على الصحيحين» (1/ 325):

«صحيح وقد استشهد البخاري بعطاء»

یعنی یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے عطاء بن السائب کو بطور استشہاد کے پیش کیا ہے ناظرین پہلے وہ روایت دیکھ لیں

«المستدرك على الصحيحين» (1/ 325):

749 - أخبرنا عبد الله بن محمد بن موسى، ثنا محمد بن أيوب، أنبأ أبو بكر بن أبي شيبة، ثنا محمد بن فضيل، عن عطاء بن السائب، عن أبي عبد الرحمن السلمي، عن ابن مسعود، قال: كان رسول الله ﷺ إذا دخل في الصلاة، يقول: «اللهم إني أعوذ بك من الشيطان الرجيم، وهمزه، ونفخه، ونفثه» قال: " فهمزه: الموتة، ونفثه: الشعر، ونفخه: الكبرياء «.» هذا حديث صحيح الإسناد وقد استشهد البخاري بعطاء بن السائب "

مذکورہ بالا روایت عطاء بن السائب سے ہی مروی ہے اور ان سے روایت کرنے والے محمد بن فضیل ہی ہیں

گزشتہ سطور میں ہم یہ حوالہ دے چکے ہیں کہ محمد بن فضیل بھی متاخر السماع ہیں لیکن پھر بھی امام ذہبی رحمہ اللہ اس حدیث کو صحیح الاسناد قرار دے رہے ہیں حالانکہ اس حدیث کا کوئی متابع بھی بیان نہیں کیا

حدیث کے چھٹے راوی کی توثیق

اس راوی کا نام مسلم بن صبیح الھمدانی کنیت ابو الضحی ہے ثقہ راوی ہیں۔امام ابن حبان نے اپنی کتاب الثقات ثقہ راوی قرار دیا ہے۔

«الثقات لابن حبان» (5/ 391):

«أَبُو الضُّحَى اسْمه مُسلم بن صبيح مولى لآل سعيد بن الْعَاصِ الْقرشِي يروي عَن بن عمر وَابْن الْعَبَّاس»

ابن ابی حاتم نے بھی اپنی کتاب الجرح والتعدیل میں ثقہ قرار دیا ہے

«الجرح والتعديل لابن أبي حاتم» (8/ 186):

«عن يحيى بن معين أنه قال: أبو الضحى ثقة.نا عبد الرحمن قال سئل أبو زرعة عن أبي الضحى مسلم بن صبيح .فقال: كوفى ثقة»

حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب (تقریب التہذیب) میں ثقہ فاضل قرار دیا ہے

«تقريب التهذيب» (ص530):

«مسلم ابن صبيح بالتصغير الهمداني أبو الضحى الكوفي العطار مشهور بكنيته ثقة فاضل من الرابعة مات سنة مائة»

نیز ایک اور محدث ابوزرعۃ نے بھی ان کو (کوفی ثقۃ) قرار دیا ہے حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب سیر اعلام النبلاء میں ان الفاظ کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے

(وكان من أئمة الفقه والتفسير، ثقة، حجة)

وہ فقہ اور تفسیر کے بہت بڑے امام، ثقۃ، حجۃ تھے اس حدیث کو بیان کرنے والے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جو کسی تعارف کے محتاج نہیں۔

دوران مناظرہ ایک اور حدیث بھی پیش کی گئی تھی جس کو کئی محدثین سے ہم نے صحیح الاسناد ثابت کر دیا تھا لیجیے اب ہر ہر راوی کی الگ سے توثیق بھی ملاحظہ فرمائیں

ائمہ جرح والتعدیل اور ابن عباس رضی اللہ عنھما کی ایک اور حدیث کے رواۃ کی توثیق

«المستدرك على الصحيحين» (2/ 535):3823 - حدثنا عبد الرحمن بن الحسن القاضي، ثنا إبراهيم بن الحسين، ثنا آدم بن أبي إياس، ثنا شعبة، عن عمرو بن مرة، عن أبي الضحى، عن ابن عباس رضي الله عنهما، في قوله عز وجل: " {سبع سماوات ومن الأرض مثلهن} [الطلاق: 12] قال: في كل أرض نحو إبراهيم «هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه» [التعليق - من تلخيص الذهبي]3823 - على شرط البخاري ومسلم

اس حدیث کی سند کا پہلا راوی

اس کا نام عبد الرحمٰن بن الحسن القاضی ہے۔ صدوق حسن الحدیث ہے جس کی تصریحات درج ذیل ہیں

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں

«لسان الميزان - ت أبي غدة» (5/ 96):

«عبد الرحمن بن الحسن بن عُبَيد الأسدي الهمذاني.قال صالح بن أحمد الهمذاني الحافظ: ادعى الرواية عن إبراهيم بن ديزيل فذهب علمه.وقال القاسم بن أبي صالح: يكذب.قلت: روى عنه الدارقطني، وَابن رزقويه وأبوعلي بن شاذان»

اور قریب قریب یہی الفاظ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی نقل فرمائے ہیں

«ميزان الاعتدال» (2/ 556):

«عبد الرحمن بن الحسن بن عبيد الأسدي الهمذانى.قال صالح بن أحمد الهمذانى الحافظ: ادعى الرواية عن إبراهيم بن ديزيل، فذهب علمه.وقال القاسم بن أبي صالح: يكذب» قلت: روى عنه الدارقطني، وابن رزقويه، وأبو علي بن شاذان.توفى سنة اثنتين وخمسين وثلاثمائة

.بریلوی مناظر کاایک اعتراض اوراس کا علمی و تحقیقی اورالزامی جواب

.بریلوی مناظر نے اعتراض کیاہے کہ اس کی سند میں ایک راوی (عبدالرحمٰن بن الحسن القاضی) پر کذاب ہونے کی جرح موجود ہیں اس کاایک تفصیلی جواب دوسرے مقام پر بھی موجود ہے

کذاب کے جرح سے حدیث کا جھوٹا ہونا لازم نہیں اتا

علامہ (اِلفیۃالعراقی) اپنی کتاب شرح (التبصرۃ والتذکرۃ) میں لکھتے ہیں اگر سند میں کوئی کذاب راوی موجود بھی ہو تو اس سے حدیث کا جھوٹا ہونا لازم نہیں اتا کیونکہ مطلق کذب کی جرح حدیث کے موضوع ہونے پر دلالت نہیں کرتی

علامہ صاحب کی تصریح درج ذیل ہے

«شرح التبصرة والتذكرة ألفية العراقي» (1/ 307):

«ومعَ هَذَا فَلَا يلزمُ مِنْ وُجودِ كذّابٍ في السندِ أنْ يكونَ الحديثُ موضوعاً، إذ مطلقُ كذبِ الرَّاوِي لا يدلُّ عَلَى الوضعِ»

بلکہ ایسے موقع پر دیگر قرائن کو دیکھا جائے گا، اگر اس پر وضع کے قرائن ظاہر ہوں ، جیسے : وہ روایت ، قرآن کریم ، سنت

متواترہ، اصول دین، یا عقل کے مخالف ہو، یا ایسے راوی سے نقل کر رہا ہو، جو اس کی پیدائش سے قبل ہی وفات پا چکا ہو، وغیرہ تو اس پر وضع کا حکم لگایا جائے گا، یہی وجہ ہے کہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ تعالی نے موضوع کی تعریف یوں کی ہے

«الموقظة» (ص36 ت أبي غدة):

«الموضوع:

ما كان مَتْنُه مخالفاً للقواعد، وراويه كذَّاباً، كـ: "الأربعين الوَدْعانيَّة"، وكـ: "نسخة عليّ الرِّضَا" المكذوبةِ عليه. وهو مراتب، منه:- ما اتفقوا على أنه كَذِب. ويُعرَفُ ذلك بإقرار واضعِه، وبتجربةِ الكذبِ منه، ونحوِ ذلك»

یعنی جس کا متن، قواعدِ دین کے خلاف ہو، اور اس کا راوی کذاب ہو۔

جرح مبہم ہر گز قبول نہیں فاضل بریلوی کی تصریحات

فاضل بریلوی تحریر فرماتے ہیں

حسب اصطلاح محدثین نے مجہول کہا ہمارے نزدیک اصلا جرح نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ منکر الحدیث کہنا یہ غیر واضح مبہم جرح ہے جیسا کہ علماء نقد نے تصریح کی ہے۔۔۔۔۔۔ راویان حدیث میں حدیث کی برکت سے عدالت ہی اصل ہے اور مشاہدہ شاہد کہ واقع میں ثقہ ہونا ہی ان میں غالب ہے اس لئے قرون ثلثہ کے مجہول کی روایت ہمارے ائمہ قبول کرتے ہیں

فتاوی رضویہ جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 498

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں

اس طرح جب محدثین کہیں کہ فلان کذاب (فلاں جھوٹا ہے) تو اس کا بیان کرنا ضروری ہے کیونکہ کذب (جھوٹ) غلطی کا بھی احتمال رکھتا ہے (یعنی شاید اس کی مراد کذاب اور کذب سے غلطی ہو یعنی وہ بہت غلط گو ہے) جیسا کہ قائل کا کہنا کہ ابو محمد نے جھوٹ کہا۔۔۔۔۔۔۔۔ چنانچہ ہشام بن عروہ، مالک اور دوسرے جلیل القدر لوگوں نے محمد بن اسحٰق کے کذاب ہونے پر شبہ کا اظہار فرمایا لیکن انہوں نے اس پر زیادتی کی۔ پھر انہوں نے ایسے امور ذکر کئے جن سے اس کا کذب ثابت نہیں ہوتا اور نہ اس سے کلیۃً مقصد

حاصل ہوتا ہے۔اور ابن اسحٰق کے لئے بلاشبہ توثیق وارد ہوئی ہے اگرچہ حافظ نے التقریب میں اس کی موافقت نہیں کی

فتاوی رضویہ جلد نمبر 23 صفحہ نمبر 646

ایک اور جگہ ابن حبان پر برستے ہوئے لکھتے ہیں

علامہ ذہبی نے محمد بن فضل شیخ بخاری کے ترجمہ میں کہا ابن حبان مشہور فضول گو ہے اور ذہبی نے حجاج بن ارطاۃ کے ترجمہ میں کہا یوں ابن حبان نے کہا، یہ قول تخمینی ہے۔ تو یہ ابن حبان، محمد بن ابراہیم کے متعلق کہتا ہے کہ اس سے روایت کرنا سوائے فہم واعتبار کے حلال نہیں کیونکہ وہ حدیثیں وضع کرتا ہے

فتاوی رضویہ جلد نمبر 23 صفحہ نمبر 667

ان تمام روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ مبہم جرح قابل قبول نہیں اور کسی راوی کا کذاب ہونا بھی جرح مبہم ہے۔بریلوی مناظر کو چاہیے تھا کہ کم از کم اپنی کتابیں ہی پڑھ لیتے ہیں یا کم از کم وصایا شریف ہی دیکھ لیتے جس میں لکھا ہے فاضل بریلوی کے دین مذہب پر عمل کرنا ہر فرض سے اہم فرض ہے تو ایسی خجالت اور شرمندگی نہ اٹھانی پڑتی ہے

ایک اضافی نوٹ

مذکورہ بالا حدیث کو کئی محدثین نے صحیح الاسناد قرار دیا ہے امام حاکم نے اس کو امام بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا اور حافظ ذہبی نے ان کی موافقت بھی کی ہے اور کئی دیگر محدثین نے اس کو صحیح الاسناد قرار دیا ہے جس کو ایک اور جگہ پر خوب واضح کیا گیا ہے

اس حدیث کے دوسرے راوی کی توثیق

اس راوی کا نام (إبراهيم بن الحسين بن علي الهمذاني الكسائي) ہے حافظ ذہبی نے ان الفاظ کے ساتھ توثیق بیان فرمائی ہے۔الحافظ الثقة، العابد

«سير أعلام النبلاء - ط الحديث» (10/ 321):

«ابن ديزيل الإمام الحافظ الثقة العابد أبو إسحاق إبراهيم بن الحسين ابن علي الهمدأني الكسائي ويعرف بابن ديزيل»

امام ابن حبان نے ان کو ثقات راویوں میں شمار کیا ہے

«الثقات لابن حبان» (8/ 86):

«• إِبْرَاهِيم بن الْحُسَيْن الْهَمدَانِي أَبُو إِسْحَاق الَّذِي يُقَال لَهُ بن ديزيل سيفنة يروي عَن أبي نعيم ثَنَا عَنهُ أَصْحَابنَا إِبْرَاهِيم بن مُحَمَّد بن يَعْقُوب وَغَيره»

ابو حاتم نے ان کے بارے میں یہ کہا ہے

«تاريخ دمشق لابن عساكر» (6/ 388):

«أبا حاتم عن إبراهيم بن الحسين فقال ما رأيت ولا بلغني إلا صدق وخير»

یعنی مجھے ان کے بارے میں سچائی اور خیر کی ہی خبر ملی ہے

حافظ ابن حجر لسان المیزان میں لکھتے ہیں

«لسان الميزان - ط الهندية» (1/ 48):

«إبراهيم" بن الحسين بن علي بن مهران بن ديزيل الكسائي الهمداني المعروف بدابة عفان الحافظ الملقب سيفنة ما علمت أحدا طعن فيه»

یعنی مجھے یہ بات معلوم نہیں کہ مذکورہ بالا راوی پر کسی نے کوئی جرح کیا

اس حدیث کے تیسرے راوی کی توثیق

اس راوی کا نام آدم بن إبي إياس ہے کنیت ابو الحسن ہے امام ابن حبان نے ان کو کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے

«الثقات لابن حبان» (8/ 134):

«آدم بن أبي إيَاس مولى بنى تَمِيم كنيته أَبُو الْحسن أَصله من خُرَاسَان سكن عسقلان يروي عَن شُعْبَة وَحَمَّاد بن سَلمَة روى عَنْهُ مُحَمَّد بْن إِسْمَاعِيل البُخَارِيّ وَالنَّاس

امام ابو حاتم نے فرمایا

«تهذيب الكمال في أسماء الرجال» (2/ 304):

«وَقَال أبو حاتم : ثقة مأمون. متعبد من خيار عباد الله»

امام نسائی نے فرمایا

«تهذيب الكمال في أسماء الرجال» (2/ 304):

«وَقَال النَّسَائي: لا بأس به»

امام یحیٰی بن معین نے کہا

«تهذيب الكمال في أسماء الرجال» (2/ 304):

«وَقَال أبو العباس بْن عقدة، عَن القاسم بْن عَبد الله بْن عامر : سمعت يحيى بْن مَعِين: سئل عَن آدم بْن أَبي إياس، فَقَالَ: ثقة»

امام ابو داؤد نے فرمایا

«تهذيب الكمال في أسماء الرجال» (2/ 304):

«قال أبو داود : ثقة»

حدیث کے چوتھے راوی کی توثیق

حدیث کے چوتھے راوی کا نام شعبۃ ابن الحجاج ابن الورد العتکی ہے جو کسی تعارف کے محتاج نہیں ہے حافظ ابن حجر ان کو امیر المومنین فی الحدیث لکھتے ہیں

«تقريب التهذيب» (ص266):

«شعبة ابن الحجاج ابن الورد العتكي مولاهم أبو بسطام الواسطي ثم البصري ثقة حافظ متقن كان الثوري يقول هو أمير المؤمنين في الحديث»

نیز یہ الفاظ بھی ان کے بارے میں وارد ہو رہی ہیں

ثقة حافظ متقن

اتنی زیادہ توثیق کے بعد ان کے بارے میں کچھ لکھنا مضمون کو طوالت دینے کے مترادف ہے۔

حدیث کے پانچویں راوی کی توثیق

ان کا نام عمرو بن مرۃ الجملی ہے حافظ ذہبی ان کو الامام الحجۃ قرار دیتے ہیں

«ميزان الاعتدال» (3/ 288):

«عمرو بن مرة الجملى الامام الحجة - وجمل من مراد - أبو عبد الله الكوفي الضرير.عن ابن أبي أوفى، ومرة الطيب، وخلق.وعنه مسعر، وشعبة، وخلق.قال ابن المديني : له نحو مائتي حديث»

ابن معین اور امام ابو حاتم نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے

«ميزان الاعتدال» (3/ 288):

«ووثقه ابن معين وغيره.وقال أبو حاتم: ثقة

حدیث کے چھٹے راوی کی توثیق

اس راوی کا نام مسلم بن صبیح الھمدانی کنیت ابوالضحی ہے ثقہ راوی ہے امام ابن حبان نے اپنی کتاب الثقات میں ثقہ راوی قرار دیا ہے

«الثقات لابن حبان» (5/ 391):

«أَبُو الضُّحَى اسْمه مُسلم بن صبيح مولى لآل سعيد بن الْعَاصِ الْقرشِي يروي عَن بن عمر وَابْن الْعَبَّاس»

ابن ابی حاتم نے بھی اپنی کتاب الجرح والتعدیل میں ثقہ قرار دیا ہے

«الجرح والتعديل لابن أبي حاتم» (8/ 186):

«عن يحيى بن معين أنه قال: أبو الضحى ثقة.نا عبد الرحمن قال سئل أبو زرعة عن أبي الضحى مسلم بن صبيح فقال: كوفى ثقة

حافظ ابن حجر نے اپنی کتاب (تقریب التہذیب) ثقۃ فاضل قرار دیا ہے

«تقريب التهذيب» (ص530):

«مسلم ابن صبيح بالتصغير الهمداني أبو الضحى الكوفي العطار مشهور بكنيته ثقة فاضل من الرابعة مات سنة مائة»

نیز ایک اور محدث ابوزرعۃ نے بھی ان کو (کوفی ثقۃ) قرار دیا ہے

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب سیر إعلام النبلاء میں ان الفاظ کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے (وکان من إئمۃ الفقہ والتفسیر، ثقۃ، حجۃ) وہ فقہ اور تفسیر کے بہت بڑے امام، ثقۃ، حجۃ تھے

اس حدیث کو بیان کرنے والے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جو صحابی رسول ہیں اور وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔

اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے

کہ ساتوں زمین میں انبیاء کا سلسلہ جاری رہا ہے جس کو محض امکان عقلی اور قضیہ فرضیہ کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے تاکہ حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو اجاگر کیا جاسکے اگر اس سلسلہ کو بالفرض تسلیم بھی کر لیا جائے تو پھر بھی یہ سلسلہ حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم پر اکر منتہی ہو گیا اور ہر قسم کے خاتمیت اور نبوت اپ پر ختم ہو گئی ہے۔

مناظرہ کے شروع میں ایک تیسری حدیث بھی پیش کی گئی تھی

جس کا خلاصہ یہ تھا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں قران مقدس کی ایک ایت کی تفسیر بیان کر دوں تو اپ لوگ کفر کا ارتکاب کرنے لگ جاو اور اپ کفر یہی ہے کہ اپ اس تفسیری روایت کو جھٹلا دو گے

جیسا کہ بریلوی حضرات دن رات اس حدیث کو جھٹلاتے رہتے ہیں یہ حدیث بھی اگرچہ صحیح الاسناد ہے مگر پھر بھی ہم الگ الگ راویوں کی توثیق بھی پیش کرنے لگے ہیں تاکہ اہل علم علماء و طلباء اس سے مستفید ہو سکیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک تیسری روایت اور اس کے روات کی توثیق

ناظرین کرام پہلے اپ وہ روایت پڑھ لیں

«تفسير الطبري» (23/ 469 ط التربية والتراث):

«حدثنا عمرو بن عليّ، قال: ثنا وكيع، قال: ثنا الأعمش، عن إبراهيم بن مهاجر، عن مجاهد، عن ابن عباس، في قوله: (اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الأرْضِ مِثْلَهُنَّ) قال: لو حدثتكم بتفسيرها لكفرتم وكفركم تكذيبكم بها»

اس حدیث کی پہلے راوی کی توثیق

اس راوی کا نام عمرو بن علیّ ہے حافظ ابن حجر نے ان کو ثقہ حافظ قرار دیا ہے

«تقريب التهذيب» (ص424):

«5081- عمرو ابن علي ابن بحر ابن كنيز بنون وزاي أبو حفص الفلاس الصيرفي الباهلي البصري ثقة حافظ من العاشرة مات سنة تسع وأربعين

امام ذہبی ان کے بارے میں لکھتے ہیں بصرہ شہر میں ان سے بڑا حافظ الحدیث کوئی نہیں تھا

«الكاشف» (2/ 84):

«4200- عمرو بن علي أبو حفص الفلاس الصيرفي أحد الاعلام عن معتمر ويزيد بن زريع وعنه الجماعة وابن جرير وأبو روق الهزاني قال أبو زرعة لم نر بالبصرة أحفظ منه ومن علي

امام ابن حبان نے ان کو کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے

«الثقات لابن حبان» (8/ 487):

«عَمْرو بن عَليّ بن بَحر بن كنيز السقاء أَبُو حَفْص الفلاس الصَّيْرَفِي بصرى يروي عَن يزِيد بن زُرَيْع والبصريون ثَنَا عَنهُ شُيُوخنَا الْحُسَيْن بن إِدْرِيس الْأَنْصَارِيّ وَغَيره مَاتَ بالعسكر سنة تسع وَأَرْبَعين وَمِائَتَيْنِ»

صحیحین اور سنن اربعہ کا راوی ہے

اس حدیث کی سند کا دوسرا راوی

اس راوی کا نام وکیع بن الجراح ہے کنیت ابو سفیان ہے امام محمد بن سعد ان کے بارے میں فرماتے ہیں (وكان ثقةً مأمونًا عالمًا رفيعًا كثير الحديث حجّة)

«الطبقات الكبير» (8/ 517 ط الخانجي):

«وَكيع بن الجرّاح ابن مَليح بن عَدىّ بن الفرس بن سفيان بن الحارث بن عمرو بن عُبيد بن رُؤاس بن كِلاب بن ربيعة بن عامر بن صَعْصَعَة، ويكنى أبا سفيان. حجّ سنة ستٍّ وتسعين ومائة ثمّ انصرف من الحجّ فمات بفَيْد في المحرّم سنة سبعٍ وتسعين ومائة في خلافة محمّد بن هارون، وكان ثقةً مأمونًا عالمًا رفيعًا كثير الحديث حجّة»

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں ثقة حافظ عابد

«تقريب التهذيب» (ص581):

«وكيع ابن الجراح ابن مليح الرؤاسي بضم الراء وهمزة ثم مهملة أبو سفيان الكوفي ثقة حافظ عابد من كبار التاسعة»

امام ابن حبان نے ان کا کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے

«الثقات لابن حبان» (7/ 562):

«وَكِيع بن الْجراح بن مليح بن عدى بن فرس بن جمجمة بن سُفْيَان بن عَمْرو بن الْحَارِث بن عَمْرو بن عبيد بن رؤاس الرُّؤَاسِي من أهل الْكُوفَة كُنْيَتُهُ أَبُو سُفْيَان»

حافظ ذہبی نے میزان الاعتدال میں ان کو کبار علماء و محدثین میں شامل کیا ہے

«ميزان الاعتدال» (4/ 335):

«وكيع بن الجراح بن مليح، أبو سفيان الرؤاسى الكوفي الحافظ أحد الائمة الاعلام»

اس حدیث کا تیسرا راوی

اس حدیث کے تیسرے راوی کا نام سلیمان بن مہران الاعمش ہے کنیت ابو محمد ہے حافظ ذہبی ان کو ائمہ ثقات میں شمار کیا ہے

«ميزان الاعتدال» (2/ 224):

«3517 -[صح] سليمان بن مهران [ع] الكاهلى الكوفي الأعمش، أبو محمد أحد الائمة الثقات، عداده في صغار التابعين، ما نقموا عليه إلا التدليس»

حافظ ذہبی نے مزید ان کو عدل صادق ثبت، صاحب سنۃ وقرآن قرار دیا ہے

«ميزان الاعتدال» (2/ 224):

«وإلا فالأعمش عدل صادق ثبت، صاحب سنة وقرآن، ويحسن الظن بمن يحدثه»

امام ابن حبان نے ان کا ذکر کتاب الثقات میں کیا ہے

«الثقات لابن حبان» (4/ 302):

«سُلَيْمَان بْن مهْرَان الْأَعْمَش مولى بنى كَاهِل كُنْيَتُهُ أَبُو مُحَمَّد كَانَ أَبوهُ من سبي دبثا وَقد رأى أنس بْن مَالك بواسط»

امام احمد ابن حنبل نے ان کو حجۃ فی الحدیث قرار دیا ہے

«التذييل على تهذيب التهذيب» (ص339):

«قال ابن هانئ: سألت أحمد عن الأعمش هو حجة في الحديث؟ قال: نعم.»

ایک اعتراض کا جواب

سلیمان بن مہران الاعمش مدلس ہے اور یہاں پر تدلیس کی ہے لہٰذا یہ روایت سنداً ضعیف ہے کیونکہ وہ اس روایت میں صیغہ (عن) کے ساتھ روایت کر رہا ہے

«طبقات المدلسين = تعريف أهل التقديس بمراتب الموصوفين بالتدليس» (ص33):

«سليمان بن مهران الاعمش محدث الكوفة وقارؤها وكان يدلس وصفه بذلك الكرابيسي والنسائي والدارقطني وغيرهم»

اعتراض کا جواب

سلیمان بن مہران طبقہ ثانیہ کا مدلس ہے طبقہ ثانیہ کے مدلس کی تدلیس مضر نہیں ہے کیونکہ ائمہ محدثین نے باوجود مدلس ہونے کے ان کی روایت کو قبول فرمایا ہے

«طبقات المدلسين = تعريف أهل التقديس بمراتب الموصوفين بالتدليس»

«الثانية من احتمل الائمة تدليسه وأخرجوا له في الصحيح لامامته وقلة تدليسه في جنب ما روى كالثوري أو كان لا يدلس الا عن ثقة كإبن عيينة»

اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ اس کا متابع بھی موجود ہے جس کی تصریح درج ذیل ہے

«الجامع لعلوم الإمام أحمد - التفسير وعلوم القرآن» (13/ 507):

«قال ابن هانئ: قرأت على أبي عبد الله: يحيى بن سعيد، عن سفيان قال: حدثني إبراهيم بن مهاجر، عن مجاهد، عن ابن عباس، قوله: {يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ} قال: لو أخبرتكم بتفسيرها لرجمتموني بالحجارة»

یہاں پر اعمش راوی کی سفیان الثوری متابعت کر رہے ہیں ۔ لہٰذا اعتراض ختم ہوا

اس حدیث کا چوتھا راوی

اس حدیث کے چوتھے راوی کا نام إبراہیم بن مہاجر ہے کنیت ابو اسحاق ہے مقبول درجے کا راوی ہے متفق علیہ راوی ہے شیخین اور سنن اربعہ کے مولفین نے اس راوی سے احادیث بیان کی ہیں

امام احمد فرماتے ہیں

«ميزان الاعتدال» (1/ 67):

«وقال أحمد: لا بأس به»

امام عجلی فرماتے ہیں

وقال أحمد بن عبد الله العِجْلي: هو كوفي، جائز الحديث

محدث سفیان ثوری ان کو لا بأس بہ کہتے ہیں

«تهذيب الكمال في أسماء الرجال» (2/ 212):

«وَقَال عَبْد الرحمن بْن مهدي عَن سفيان الثوري: لا بأس به»

امام ابو داؤد نے ان کو صالح الحدیث قرار دیا ہے

«إكمال تهذيب الكمال - ط العلمية» (1/ 276):

«وقال أبو داود: صالح الحديث»

حافظ ابن عجم نے ان کو صدوق لین الحفظ قرار دیا ہے

«تقريب التهذيب» (ص94):

«إبراهيم ابن مهاجر ابن جابر البجلي الكوفي صدوق لين الحفظ من الخامسة»

نوٹ

اگرچہ ائمہ محدثین نے سے ان پر جرح کے الفاظ بھی منقول ہیں مگر یہ مقبول درجے کا راوی ہے شیخین نے ان کی روایت کو قبول فرمایا ہے۔

اس حدیث کی سند کا پانچواں راوی

مشہور تابعی مجاہد بن جبر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد خاص تھے کبار علماء میں ان کا شمار ہوتا تھا قاری اور مفسر قران تھے۔حافظ ذہبی ان کا تذکرہ یوں کرتے ہیں

«ميزان الاعتدال» (3/ 439):

«مجاهد بن جبر المقرئ المفسر، أحد الاعلام الاثبات»

صحیحین اور سنن اربعہ کے راوی ہیں ائمہ محدثین نے ان کا یہ تعارف بھی کروایا ہے

«ميزان الاعتدال» (3/ 439):

«قال: ومجاهد ثقة بلا مدافعه»

محدثین کا ان کی صحت پر اجماع ہے

«ميزان الاعتدال» (3/ 440):

« وأجمعت الأمة على إمامة مجاهد والاحتجاج به»

عظیم محدث امام مجاہد کا مزید تعارف کروانے میں طوالت کا خدشہ ہے لہٰذا اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے اس حدیث کو بیان کرنے والے بھی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں

نیز ایک محشیٰ نے بھی اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے

«صحيح الكتب التسعة وزوائده» (ص995):

«7162 - الطبري/ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: ثنا وَكِيعٌ، قَالَ: ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ: {سَبْعَ سَمَوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ} قَالَ: لَوْ حَدَّثْتُكُمْ بِتَفْسِيرِهَا لَكَفَرْتُمْ وَكُفْرُكُمْ تَكْذِيبُكُمْ بِهَا"» تفسير الطبري (23/ 469): إسناده صحيح

لیجیے اب بھی اگر بریلوی ہماری پیش کردہ روایات کا انکار کرتے ہیں تو پھر ان کا اللہ ہی محافظ ہے۔؛

بریلوی مناظر کی طرف سے اعتراض

ہم نے جب مستدرک حاکم سے ایک اور روایت پیش کی جو ہماری پیش کردہ پہلی روایت کی تائید میں تھی اور مضمون بھی وہی تھا تو بریلوی مناظر کی طرف سے یہ اعتراض کیا گیا کہ اس حدیث کو اپ پیش نہیں کر سکتے کیونکہ اس حدیث کو تحذیر الناس میں بیان نہیں کیا گیا

دیوبندی مناظر کی طرف سے جواب

ہمارا مقصود حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ان تمام روایات کو بیان کرنا ہے جو ہمارے مضمون کی تائید کرتی ہیں یہ جواب سن کر جب بریلوی سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو پھر یہ اعتراض کر دیا کہ جس حدیث کو اپ پیش کر رہے ہیں اس حدیث کی سند کا پہلا راوی کذاب ہے اب ہم اس کا تفصیلی جواب دے رہے ہیں

اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند پر بریلوی مناظر کا اعتراض اور اس کا علمی و تحقیقی جواب

ناظرین و قارئین ہم نے اپنے دعوی کے ثبوت کے لیے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما کی ایک اور حدیث پیش کی تھی پہلے وہ روایت پڑھ لیں

«المستدرك على الصحيحين» (2/ 535):

3823 - حدثنا عبد الرحمن بن الحسن القاضي، ثنا إبراهيم بن الحسين، ثنا آدم بن أبي إياس، ثنا شعبة، عن عمرو بن مرة، عن أبي الضحى، عن ابن عباس رضي الله عنهما، في قوله عز وجل: " {سبع سماوات ومن الأرض مثلهن} [الطلاق: 12] قال: في كل أرض نحو إبراهيم

«هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه»

[التعليق - من تلخيص الذهبي]3823 - على شرط البخاري ومسلم

امام حاکم اور امام ذہبی دونوں فرماتے ہیں کی یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام بخاری و مسلم دونوں کی شرط پر صحیح ہے امام بیہقی نے بھی اس حدیث کو صحیح الاسناد قرار دیا

«الأسماء والصفات - البيهقي» (2/ 268):

«832 - وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ، أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسَ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ عز وجل: {اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ} [الطلاق: 12] قَالَ: فِي كُلِّ أَرْضٍ نَحْوَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام. إِسْنَادُ هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما صَحِيحٌ

حافظ ذہبی نے اپنی ایک اور کتاب : (العلو للعلی الغفار فی إیضاح صحیح الأخبار وسقیمها) میں اس حدیث کے روات کو ثقات لکھا یعنی ثقہ قرار دیا

«العلو للعلي الغفار» (ص75):

«رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الصِّفَاتِ مِنْ طَرِيقِ آدَمَ بْنِ أَبِي إِيَاسٍ أَيْضًا حَدثنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى {خَلَقَ سبع سماوات وَمن الأَرْض مِثْلهنَّ} قَالَ فِي كُلِّ أَرْضٍ نَحْوَ إِبْرَاهِيمَ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ // رُوَاته ثِقَات»

امام بدر الدین حنفی نے اپنی کتاب (آکام المرجان فی إحکام الجان) میں بھی اس حدیث کے روات کو(رِجَاله أَئِمَّة) قرار دیا اور موصوف نے ہماری پیش کردہ پہلی روایت کی سند کو حسن قرار دیتے ہوئے دوسری روایت کو بطور متابع اور شاہد کے پیش کیا

چنانچہ حوالہ ملاحظہ فرمائیں

«آكام المرجان في أحكام الجان» (ص64):

«عَن ابْن عَبَّاس قَالَ وَمن الأَرْض مِثْلهنَّ قَالَ سبع أَرضين فِي كل نَبِي كنبيكم وآدَم كآدمكم ونوح كنوح وَإِبْرَاهِيم كإبراهيم وَعِيسَى كعيسى قَالَ شَيخنَا الذَّهَبِيّ إِسْنَاده حسن

قلت وَله شَاهد قَالَ الْحَاكِم حَدثنَا عبد الله بن الْحسن حَدثنَا إِبْرَاهِيم بن الْحُسَيْن حَدثنَا شُعْبَة عَن عَمْرو بن مرّة عَن أبي الضُّحَى عَن ابْن عَبَّاس فِي قَوْله تَعَالَى {خلق سبع سماوات وَمن الأَرْض مِثْلهنَّ} قَالَ فِي كل أَرض نَحْو إِبْرَاهِيم ﷺ قَالَ شَيخنَا الذَّهَبِيّ هَذَا حَدِيث على شَرط البُخَارِيّ وَمُسلم رِجَاله أَئِمَّة»

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اسی حدیث کو نقل کیا اور اس کی سند کو صحیح قرار دیا

«فتح الباري» لابن حجر (6/ 293 ط السلفية):

«رواه ابن جرير من طريق شعبة، عن عمرو بن مرة، عن أبي الضحى عن ابن عباس في هذه الآية: {ومن الأرض مثلهن} قال: في كل أرض مثل إبراهيم، ونحو ما على الأرض من الخلق، هكذا أخرجه مختصرا وإسناده صحيح»

اس روایت پر ہم تفصیلی کلام پڑھ چکے ہیں بطور اختصار کے اعادہ کیا گیا ہے کہ یعنی اس حدیث کو بہت سے کبار ائمہ محدثین نے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔

بریلوی مناظر کی طرف سے اعتراض

اس حدیث میں یہ ایک راوی (عبدالرحمٰن بن الحسن القاضی) کذاب ہے لہٰذا یہ روایت جھوٹی ثابت ہوئی

«الروض الباسم في تراجم شيوخ الحاكم» (1/ 543):

«عبد الرحمن بن الحسن بن أحمد بن محمد بن عبيد بن عبد الملك، أبو القاسم، الأسدي، القاضي، الهَمَذَاني.

مترجم في "شيوخ الدارقطني".

قلت: [كذاب]»

پھر امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدر کے حوالے سے لکھا

جس راوی کو محدثین کذاب قرار دیں تو وہ راوی ساقط الاعتبار ہوتا ہے اس کی روایت لکھی نہیں جاتیاور بطور متابع اور شاہد کے بھی پیش نہیں کیا جاسکتا۔ ملخصا

دیوبندی مناظر کی طرف سے جواب

گزشتہ مضامین میں محدثین کے حوالے سے ہم یہ بات واضح کر چکے ہیں کہ مطلق کذب کی جرح روایت کو مخدوش نہیں کرتی ائمہ محدثین حافظ ابن حجر اور امام ذہبی رحمہ اللہ دونوں نے موصوف کی پیش کردہ جرح کو قلّت کہہ کر رد کر دیا ہے چنانچہ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں ۔

«لسان الميزان - ت أبي غدة» (5/ 96):

«عبد الرحمن بن الحسن بن عُبَيد الأسدي الهمذاني.قال صالح بن أحمد الهمذاني الحافظ: ادعى الرواية عن إبراهيم بن ديزيل فذهب علمه.وقال القاسم بن أبي صالح: يكذب.

قلت: روى عنه الدارقطني، وَابن رزقويه وأبوعلي بن شاذان»

اور قریب قریب یہی الفاظ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی نقل فرمائے ہیں

«ميزان الاعتدال» (2/ 556):

«عبد الرحمن بن الحسن بن عبيد الأسدي الهمذانی.

قال صالح بن أحمد الهمذانی الحافظ: ادعى الرواية عن إبراهيم بن ديزيل، فذهب علمه.

وقال القاسم بن أبي صالح: يكذب» قلت: روى عنه الدارقطني، وابن رزقويه، وأبو علي بن شاذان. توفی سنة اثنتين وخمسين وثلاثمائة

معلوم ہوتا ہے کہ اب طبیعت صاف ہو جائے گی اور ائندہ کے بعد اس قسم کا فضول اعتراض محدثین پر نہیں کریں گے

اگر ہماری پیش کردہ تحقیق پر اعتماد نہیں تو کم از کم اپنی کتب ہی پڑھ لیتے

بریلوی مناظر کا رد فاضل بریلوی کے قلم سے

موصوف اگر فاضل بریلوی کی تصریحات ہی پڑھ لیتے تو کبھی بھی یہ اعتراض نہ کرتے چنانچہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں

امام حاکم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا اور امام ذہبی نے تلخیص میں اس کی صحت کو برقرار رکھا فتاوی رضویہ جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 148

دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں

(اسی لئے محدثین نے یہ ضابطہ مقرر کر دیا ہے کہ مستدرک حاکم پر ذہبی کی تلخیص دیکھنے کے بعد اعتماد کیا جائے گا۔۔۔۔۔۔۔

مام ذہبی نے کہا ہے کہ امام حاکم کی تصحیح پر کوئی کفایت نہ کرے تاوقتیکہ اس پر میری تعقبات وتلخیصات کا مطالعہ نہ کرلے، اور یہ بھی کہا ہے کہ بہت سی احادیث مستدرک میں شرطِ صحت پر موجود نہیں بلکہ بعض اس میں موضوعات بھی ہیں جس کی وجہ سے تمام مستدرک معیوب ہوگئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر خود لیاقت نقد رکھتا ہو آپ پرکھے ورنہ کلام ناقدین کی طرف رجوع کرے بے اس کے حجت نہ سمجھ لے)۔

فتاوی رضویہ جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 542

یہ وہی اصول ہے جس کو ہم نے گزشتہ مضامین میں بھی نقل کیا ہے لیکن ہر دفعہ بریلوی مناظر نیا شوشہ چھوڑ دیتے ہیں

امام اہل سنت مولانا سرفراز خان رحمہ اللہ کے حوالے کا جواب

.بریلوی مناظر نے امام اہل سنت کے حوالے سے لکھا

کہ جب کسی راوی پر کذاب ہونے کی جرح ہو تو اس کی روایات نہیں لکھی جائیں گی اور نہ ہی بطور استشہاد کے اس کو پیش کیا جا سکتا ہے اس اعتراض کا جواب تفصیل کے ساتھ اوپر مذکور ہوا کہ موصوف نے جس راوی پر کذاب ہونے کی جرح کی ہے محدثین نے اس کو رد کر دیا ہے لہٰذا اس یہ اعتراض ہی ختم ہو گیا

دوسری بات یہ ہے کے امام اہل سنت مذکورہ بالا اصول اور ضابطہ شیخ محمد بن اسحاق کے حوالے سے نقل فرمارہے ہیں اہل علم سے یہ بات مخفی نہیں کہ شیخ محمد بن اسحاق پر شدید جرح بھی کی گئی ہے اور توثیق کے الفاظ بھی ملتے ہیں موصوف اگر محمد بن اسحاق کی توثیق کو اپنی ہی کتب سے ملاحظہ فرمالیتے تو یہ اعتراض کبھی بھی نہ کرتے

چنانچہ فاضل.بریلوی لکھتے ہیں

ہمارے علمائے کرام قدست اسرارہم کے نزدیک بھی راجح محمد بن اسحاق کی توثیق ہی ہے

فتاوی رضویہ جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 587

لہٰذا یہ اعتراض سرے سے ہی ختم ہو گیا کیونکہ فاضل.بریلوی نے محمد بن اسحاق کی ثقاہت کو راجح قرار دیا ہے

دیوبندی مناظر کی طرف سے الزامی جواب

فاضل.بریلوی مولانا احمد رضا خان لکھتے ہیں

ثانیاً خود واقدی کو محدثین کب مانتے ہیں، یہاں تک کہ ذہبی نے ان کے متروک ہونے پر اجماع کا ادعا کیا

اقول و زدت ھذا مشایعۃ للاوّل وکلاھما الزام فالمرسل نقبلہ والواقدی نوثقہ۔

اقول (میں کہتا ہوں) یہ نقد، پہلے نقد کی روش پر میں نے بڑھا دیا ہے اور دونوں اعتراض الزامی ہیں ورنہ ہمارے نزدیک حدیث مرسل مقبول ہے اور واقدی ثقہ ہیں

فتاوی رضویہ جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 357

اس حوالے سے یہ بات بالکل ظاہر ہو گئی فاضل بریلوی ایک راوی کے متروک ہونے پر اجماع ہونے کے باوجود اس راوی کو ثقہ قرار دے رہے ہیں فاضل بریلویت کی حجیت اگر اجماع کی مخالفت کے باوجود بھی قائم رہتی ہے باوجودیکہ موصوف خود اجماع کے مخالف کو جہنمی قدر قرار دے چکے ہیں اور بدعتی بھی قرار دے چکے ہیں اب دیکھتے ہیں بریلوی مناظر اس پر کیا شوشہ چھوڑتے ہیں۔

بریلوی مناظر کی طرف سے اٹھویں صدی کے عالم کی طرف سے اجماع کی ایک حکایت نقل کی گئی

جس میں یہ دعوی کیا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ حدیث اجماع کے برخلاف ہے جس کا تحقیقی جواب لکھ لیا گیا تھا اور اخری ٹرن میں پیش کرنا تھا جو پیش نہ ہو سکا اس کی وجہ اپ پڑھ چکے ہیں اب ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے

اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما اور علامہ کورانی رحمہ اللہ

بریلوی مناظر کی طرف سے ایک اعتراض کیا گیا کہ علامہ کورانی (إحمد بن إسماعيل بن عثمان بن محمد الكوراني الشافعي ثم الحنفي المتوفی ۸۹۳ھ۔) اپنی کتاب (الكوثر الجاري إلى رياض إحاديث البخاري) نے اس روایت کو اجماع کے برخلاف بتایا ہے

چونکہ علامہ کورانی کی تصریح درج ذیل ہے

«الكوثر الجاري إلى رياض أحاديث البخاري» (6/ 162):

«وما يروى عن ابن عباس على ما رواه البيهقي: "أن في كل أرضٍ منها نبيًّا كنبيكم وآدم كآدم ونوحًا كنوح مخالف للإجماع»

اس اعتراض کا تحقیقی جواب

علی سبیل التنزل اگر علامہ کورانی کی اس حکایت اجماع کو درست تسلیم کر بھی لیا جائے تو ہمارے موقف کو مضر نہیں کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کی مثل اور بھی چھ خاتم النبیین بالفعل موجود ہیں اور علمائے دیوبند میں سے کسی شخص کا بھی یہ عقیدہ نہیں ہے

اور یہ اجماع بریلوی اعتقادات کے بالکل خلاف ہے کیونکہ ہم پہلے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ بریلوی علماء کا اس پر اجماع ہے کہ حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل اور جہانوں میں چھ خاتم النبین اور بھی ہیں تو یہ اجماع کے حکایت بریلویوں کے مخالف ہوئی نہ کہ ہمارے مخالف

علماء دیوبند کا عقیدہ

چنانچہ قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

چنانچہ اول تحذیر میں مصرح فرما چکے ہیں یہاں فقط بطور فرض و تقدیر جو کچھ کہا گیا ہے کہا ہے اور وہ بھی بغرض عظمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور اظہار وسعت خاتمیت مرتبی

دوسری بات یہ ہے کہ حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کے عظمت کے پہلو کو اجاگر کرنے کے لیے دیگر اور انبیاء مقدرہ ماننا محض امکان عقلی کے درجہ میں ہے نہ کہ امکان شرعی گزشتہ سطور میں ہم نے امکان کی بات کی ہے وہاں پر امکان عقلی ہی مراد ہے نہ کہ امکان شرعی ۔۔ ہمارے دیگر اکابر نے بھی اس کی صراحت کی ہے

نوٹ

نیز علامہ کورانی رحمہ اللہ نے خود بھی محدث امام ترمذی کا ایک قول نقل کیا ہے کہ فلاں مسئلے میں انہوں نے اجماع کے حکایت بیان کی ہے پھر خود ہی فیہ نظر کہہ کر اس کو رد کر دیا ہے اس لیے. بریلوی مناظر سے عرض ہے کہ اجماع کی مخالفت کا فتوی لگانے سے پہلے یہ حوالہ بھی اپنے ذہن میں رکھے کہیں اس کی ضد میں مولف مذکور ہی نہ اجائے

خلاصہ کلام

ہمارے اعتقادات میں دیگر زمینوں میں انبیاء کا وجود محض امکان عقلی کی قبیل سے ہے اپ بطور فرض و تقدیر کے ہے اور علامہ کورانی رحمہ اللہ نے جو اجماع کی حکایت نقل کی ہے وہ ہمیں بالکل مضر نہیں

خواجہ ابو طالب کے کفر پر اجماع اور بریلوی علماء کی مخالفت

فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان اپنی کتاب فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں

امام عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں :

قال الواحدی سمعت ابا عثمان الحیری سمعت ابا الحسن بن مقسم سمعت ابا اسحق الزجاج یقول فی ھذہ الایۃ اجمع المفسرون انھا نزلت فی ابی طالب

یعنی واحدی نے اپنی تفسیر میں بسند خود ابو اسحاق زجاج سے روایت کی کہ مفسرین کا اجماع ہے کہ یہ آیت ابو طالب کے حق میں اُتری۔ وہ ایت درج ذیل ہے

ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ولوکانوا اولی قربی من بعد ما تبین لھم انھم اصحٰب الجحیم۔

فتاوی رضویہ جلد نمبر 29 صفحہ نمبر 663

ایک اور جگہ لکھتے ہیں

اقول : علماء کا جابجا کفرِ ابی طالب پر اجماع نقل فرمانا

فتاوی رضوی جلد نمبر 29 صفحہ نمبر 712

ان تمام حوالہ جات سے یہ بات ثابت ہوئی

فاضل بریلوی کے عقیدے کے موافق حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا خواجہ ابو طالب کا خاتمہ کفر پر ہوا اور اس پر قران مقدس کی ایت اور اجماع امت کو بطور استشہاد کی پیش کیا

اجماع امت کے منکر کا حکم فاضل بریلوی کے نزدیک

خود فاضل بریلوی تحریر فرماتے ہیں

،قرآن و حدیث متواترہ اجماع امت کو حجت بتاتے ہیں، اور اجماع امت ہے کہ جمعہ کا حکم مطلق وعام نہیں مقید بقیود مشروط

بشرائط ہے اور جو اجماع کا خلاف کرتا ہے قرآن عظیم فرماتا ہے: نصلہ جھنم وساءت مصیرا ہم اسے جہنم میں ڈالیں گے وہ بہت بری پھرنے کی جگہ، واللہ تعالیٰ اعلم

فتاوی رضویہ جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 447

گویا فاضل بریلوی کے نزدیک جو حضرات اجماع کے منکر ہیں وہ سب جہنمی ہیں۔

دوسری جگہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں

حضرت امام شافعی (جن کے علامہ ابن حجر مقلد ہیں) فرماتے ہیں جو ایسی چیز نکالی جائے کہ وہ کتاب اللہ یا سنتِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اقوال اصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم یا اجماع امت کے مخالف ہو وہ بدعتِ ضلالت وبدعت قبیحہ شنیعہ ہے

فتاوی رضویہ جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 413

جس کا خلاصہ یہ ہوا

جو حضرات اجماع کے منکر ہیں وہ جہنمی اور بدعت ضلالت اور بدعت قبیحہ شنیعہ کے مرتکب ہیں

ایمان ابو طالب کے قائلین بریلوی علماء

مذکورہ بالا عبارت اپ پڑھ چکے کہ جو شخص اجماع کا منکر ہو وہ پکا جہنمی اور بدعت قبیحہ شنیعہ کا مرتکب ہے اب ہم ذیل میں بریلوی علماء اکابرین کے حوالے پیش کرتے ہیں جنہوں نے ایمان ابی طالب کا قول کیا ہے یا کم از کم اجماع کی مخالفت کی ہے دونوں فریقین مذکورہ بالا فتوی کی زد میں اتے ہیں

چنانچہ مفتی احمد یار نعیمی اپنی تفسیر تفسیر نعیمی میں لکھتے ہیں

"ابو طالب پر لعنت ہر گز جائز نہیں اس لیے کہ ان کے کفر پر مرنے کی کوئی دلیل نہیں بلکہ شیخ عبدالحق نے مدارج میں ان کی ایمان پر موت کی روایت نقل کی روح البیان نے ایک جگہ ان کا بعد موت زندہ ہونا اور ایمان لانا ثابت کیا۔ بفرض محال اگر ان کی موت کفر پر ہوئی بھی ہو تب بھی چونکہ انہوں نے حضور علیہ السلام کی بہت خدمت کی اور حضور کو ان سے بہت محبت تھی اس لیے ان کو برا

کہنا حضور کی ایذا کا باعث ہوگا ان کا ذکر خیر ہی سے کرو یا خاموش رہو"۔

(تفسیر نعیمی : پارہ دوم، 114)

گویا مفتی احمد یار نعیمی کے نزدیک کفر ابی طالب کی بات کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کے مترادف ہے تو کیا پھر فاضل بریلوی اس ایت کا مصداق نہیں بنتے

(إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً مُهِيناً)

مفتی فیض احمد اویسی اور اجماع کی مخالفت

مفتی فیض احمد اویسی بریلوی اپنے کتاب رسائل اویسیہ میں لکھتے ہیں

نیز یہ بھی منقول ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنا سر جھکا کر سنا کہ وہ کلمہ شہادت پڑھ رہے ہیں اس کے بعد انہوں نے خبر دی کہ اپ کے چچا ایمان لے ائے ہیں اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی کا اظہار فرمایا۔۔۔۔۔ ابو طالب کے کفر پر ایمان میں علماء کا اختلاف ہے۔۔۔۔۔ جمہور کے نزدیک کفر ہے۔۔۔۔۔ چونکہ جہالت کا غلبہ ہے اس لیے اس میں توقف بہتر ہے

رسائل اویسیہ جلد نمبر، 7 صفحہ نمبر 38

استاذ العلماء مولانا عطا محمد چشتی بندیالوی بھی اجماع کے منکر نکلے

شیخ الحدیث مولانا عطا محمد چشتی درج ذیل علماء کے استاد ہیں

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی (شارح بخاری و مسلم، مفسر قرآن)

شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی

شیخ الحدیث علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری

ڈاکٹر ابو الخیر محمد زبیر الازہری

مفتی محمود حسین شائق ہاشمی مفتی آزاد کشمیر و پاکستان

علامہ فضل سبحان قادری (مردان)

علامہ پیر محمد چشتی (پشاور)

ڈاکٹر اشرف آصف جلالی لاہور

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری

علامہ اللہ بخش چشتی (میانوالی)

خواجہ محمد حمید الدین سیالوی (سجادہ نشین سیال شریف)

شاہ عبد الحق گیلانی (سجادہ نشین گولڑہ شریف)

سید محمود احمد رضوی شارح بخاری

انھوں نے ایک پورا رسالہ ایمان ابو طالب کو ثابت کرنے پر لکھا ہے (جس کا نام ہے ایمان ابو طالب)

اعلی حضرت کے مرشد

قاضی دحلان مکی جس کی حسام الحرمین پر تقریظ بھی موجود ہے انھوں نے بھی ایک کتاب خواجہ ابو طالب کو مومن ثابت کرنے کے لیے لکھی ہے جو درج ذیل ہے

(سنی المطالب فی نجات ابی طالب تالیف قاضی دحلان مکی)

ایک اور محقق علامہ صائم چشتی بریلوی نے بھی ایک عدد کتاب تصنیف فرمائی ہے دیگر بریلوی علماء نے اس پر تقاریظ بھی ثبت کی ہیں

مقرظین کے اسمائے گرامی

مولانا احمد سعید کاظمی

خواجہ قمر الدین سیالوی

صاحبزادہ فیض الحسن

مولانا عطا محمد چشتی بندیالوی

مفتی محمد امین فیصل ابادی والد پروفیسر سعید اسد فیصل ابادی

اب بریلوی مناظر کو چاہیے کہ جو حکم اوپر مذکور ہوا ان سب حضرات پر فتوی لگائیں کیونکہ ان سب نے اجماع کے مخالفت کر رکھی ہے اور اس اجماع کی تائید قران پاک کی نص صریح کے ساتھ بھی ہوتی ہے جیسے کہ فاضل بریلوی نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔بریلوی مناظر ان پر فتوی نہیں لگائے گا ان کی زبان صرف علمائے دیوبند پر فتوی لگانے پر چلتی ہے

ے دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے

اس گھر کو اگ لگ گئی گھر کے چراغ سے/////

امام اعظم ابو حنیفہ اور اجماع کے مخالفت

فضل بریلوی مولانا احمد رضا خان لکھتے ہیں

اقول: یہ نا قابل فہم اور نا قابل قبول ہے بعض مقلدین کی نظر میں دلیل کے کمزور ہونے سے دلیل امام کا فی الواقع کمزور ہونا کیسے ظاہر ہو سکتا ہے؟ اجتہاد مطلق کے حامل یہ بزرگ ائمہ مالک، شافعی، احمد اور ان کے ہم پایہ حضرات رضی اللہ تعالی عنہم بارہا مخالفت امام پر متفق نظر آتے ہیں یہ ان حضرات کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس جگہ دلیل امام کمزور ہے، پھر بھی اس سے واقعۃ اس کا کمزور ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

فتاوی رضویہ جلد 1 ایک صفحہ نمبر 131

اب یہاں پر واضح طور پر ائمہ اربعہ کے اجماع کو نقل کیا گیا ہے اور اس کے برخلاف امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول کو کمزور کہنے کے باوجود فاضل بریلوی اس کو کمزور نہیں مانتے تو کیا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ پر فاضل بریلوی وہی حکم لگائیں گے جو ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں یا یہاں پر کچھ تاویل کریں گے؟

فاضل بریلوی اور اجماع مخالفت

فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان لکھتے ہیں

ثانیاً خود واقدی کو محدثین کب مانتے ہیں، یہاں تک کہ ذہبی نے ان کے متروک ہونے پر اجماع کا ادعا کیا

اقول وزدت ھذا مشایعۃ للاوّل وکلاھما الزام فالمرسل نقبلہ والواقدی نوثقہ۔

اقول (میں کہتا ہوں) یہ نقد، پہلے نقد کی روش پر میں نے بڑھا دیا ہے اور دونوں اعتراض الزامی ہیں ورنہ ہمارے نزدیک حدیث مرسل مقبول ہے اور واقدی ثقہ ہیں۔

فتاوی رضوی جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 357

واقدی کے متروک ہونے پر اجماع ہے اور متروک الحدیث راوی کی حدیث ضعیف ہوتی ہے لیکن فاضل بریلوی اس کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہمارے نزدیک واقدی ثقہ راوی ہے کیا اجماع کا جو حکم فاضل بریلوی نے خود لگایا ہے کہ اس کا مخالف بدعتی اور جہنمی ہے تو کیا یہ حکم ان پر بھی لاگو ہوگا یا بریلوی حضرات اس میں بھی کوئی تاویل کی راہ نکالیں گے ؟

دیہاتوں میں جمعہ اور اجماع کے مخالفت

پہلے فاضل بریلوی کی عبارت پڑھ لیں

جو شخص یہ دعوی کرتا ہے کہ جمعہ ہر مقام پر ہو جاتا ہے اس کے لئے کسی شہر اور دیہات کی تخصیص نہیں، وہ بالاتفاق اجماع کے مخالف اور گمراہ ہے ہمارے ائمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ جمعہ کے لئے شہر کا ہونا شرط ہے دیہاتوں میں جمعہ کا قیام مکروہ تحریمی ہے کیونکہ یہ نادرست کام میں مشغول ہونا ہے جیسا کہ درر وغیرہ میں ہے،

فتاوی رضویہ جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 431

ناظرین اور قارئین یہ بات پورے پاکستان میں ہم کو معلوم ہے کہ تقریبا جمہور بریلوی علماء و عوام بڑے زور اور شور کے

ساتھ دیہاتوں میں جمعہ کے نہ صرف جواز کے قائل ہیں بلکہ تعامل ہی یہی ہے کیا اجماع کی مخالفت ان لوگوں پر لاگو نہیں ہوتی ؟

امید ہے تشفی ہو گئی ہو گی

حضرت علامہ مولانا پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری اور مقدمہ اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما

کچھ بنیادی اختلافات کے باوجود حضرت قبلہ موصوف کو فریقین کے ہاں ایک عظیم مذہبی اور روحانی شخصیت تصور کیا جاتا ہے جو فریقین کے حلقوں میں کسی تعارف کے محتاج نہیں زندگی بھر فریقین دیوبندی؛ بریلوی کے باہمی اتحاد اور مواقف پر زور دیتے رہے حضرت کے ایک پیراگراف سے یہ مضمون بالکل عیاں ہیں

چنانچہ موصوف اپنی تفسیر ضیاالقران کے مقدمہ میں لکھتے ہیں

اس باہمی اور داخلی انتشار کا سب سے الم ناک پہلو اہل السنۃ والجماعت کا آپس میں اختلاف ہے (یعنی دیوبندی اور بریلوی) جس نے انہیں دو گروہوں میں بانٹ دیا ہے۔ دین کے اصولی مسائل میں دونوں متفق ہیں، اللہ تعالیٰ کی توحیدِ ذاتی اور صفاتی، حضور نبی کریم ﷺ کی رسالت اور ختمِ نبوت، قرآن کریم، قیامت اور دیگر ضروریاتِ دین میں کلی موافقت ہے لیکن بسا اوقات طرزِ تحریر میں بے احتیاطی اور اندازِ تقریر میں بے اعتدالی کے باعث غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں اور باہمی سوء ظن، غلط فہمیوں کو ایک بھیانک شکل دے دیتا ہے

یہی قبلہ موصوف اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق جو کچھ تحریر فرماتے ہیں ہم قارئین کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں جس سے۔ بریلوی مناظر کا جواب دعوی از خود ہی ختم ہو جاتا ہے اور علماء دیوبند کا موقف واضح طور پر ثابت ہو جاتا ہے

قبلہ پیر صاحب لکھتے ہیں

دل تو چاہتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی اس اثر کے بارے میں بھی کچھ لکھوں جس کی تحقیق و تشریح کرتے ہوئے مولانا نانوتوی صاحب کو دشوار گزار اور پرخار وادیوں کو عبور کرنا پڑا لیکن اس اثر کے بارے میں جب مولانا نے خود صراحت سے یہ لکھ دیا ہے کہ ہاں بوجہ عدم ثبوت قطعی نہ کسی کو تکلیف عقیدہ دے سکتے ہیں اور نہ کسی کو بوجہ انکار کافر کہہ سکتے ہیں ۔ بلفظہ

تحذیر الناس میری نظر میں صفحہ نمبر 59

موصوف اقرار کرتے ہیں کہ اگرچہ اس کی تشریحات کرنا بہت ہی مشکل کام تھا مگر قاسم العلوم والخیرات ان دشوار گزار اور پرخار وادیوں سے عقیدہ ختم نبوت کی عظمت کو دوبالا کرنے کے لیے عافیت کے ساتھ گزر گئے ہیں اور مولانا پر ختم نبوت زمانی کا الزام لگانا کسی طرح بھی درست نہیں ہے پھر آگے حضرت کا یہ پیرا گراف بھی نقل کیا ہے

سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے ادھر تصریحات نبوی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی او کما قال جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے اس باب میں کافی کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا گو الفاظ مذکور بسند تواتر منقول نہ ہوں سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہو گا جب تواتر عدد رکعات فرائض وتر وغیرہ باوجودیکہ الفاظ حدیث مشعرہ تعداد رکعات متواتر ہیں جیسا ان کا منکر کافر ہے ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہو گا۔ بلفظہ از تحذیر الناس

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ اگر پیر محمد کرم شاہ صاحب کے نزدیک مذکورہ بالا حدیث ختم نبوت کے منافی ہوتی تو مولانا یہ کس طرح لکھ سکتے تھے کہ حجت الاسلام قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ ختم نبوت زمانی کے منکر نہیں تھے۔ پس بریلوی جواب دعوی کالعدم ثابت ہوا۔

امام بیہقی کی طرف سے پیش کردہ اعتراض کہ یہ حدیث شاذ ہے کا الزامی جواب

تحقیقی طور پر تو اس کا جواب دیا جا چکا ہے۔ البتہ الزامی طور پر جواب ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے دعوت اسلامی کی طرف سے شائع شدہ ایک رسالہ میں شاذ کی یہ تعریف کی گئی ہے یہ رسالہ شیخ الاسلام حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کا ہے چنانچہ لکھتے ہیں

وبعض النّاس يفسِّرون ((الشاذ)) بمفرد الراوي من غير اعتبار مخالفته للثقات، كما سبق ويقولون:

(صحيح) --------

فالشذوذ بهذا المعنى أيضاً لا ينافي الصحّة، كـ((الغرابة))، والذي يذكر في مقام الطعن هو مخالف للثقات.

شاذ حدیث کی دو قسمیں بنائی ہیں

شاذ صحیح اور شاذ غیر صحیح

شاذ کی ایک قسم یہ ہے کہ جس میں ثقہ راوی اپنے سے زیادہ اوثق راویوں کی مخالفت نہ کرے اور محدثین اس حدیث کو بھی صحیح کہتے ہیں اور شاذ کی یہ قسم صحت حدیث کے منافی نہیں ہے

(فی إصول الحدیث للشیخ الاِسلام الاِمام العلامۃ الشیخ عبد الحق المحدّث الدھلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی 1052ھ مع حاشیۃ التُّحفۃ المرضیّۃ صفحہ 44)

پھر اگے چل کر دعوت اسلامی کے محققین ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں

السوال 24: اِی ھدہ الاصطلاحات اِعلی رتبۃ: حدیث صحیح-حدیث صحیح الاِسناد-حدیث رجالہ ثقات؟

الجواب: أصحها الأول، أي: حديث صحيح؛ وذلك لأنه قد يكون الحديث رجاله ثقات، لكن فيه من لم يسمع ممن فوقه، فيكون منقطعاً، وقد يكون الحديث إسناده صحيحاً، إلا أنه شاذ أو معلل.

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حدیث شاذ اور معلل ہونے کے باوجود بھی صحیح ہو سکتی ہے

پھر دعوت اسلامی والے اپنے ایک اور رسالہ (اصول حدیث پر مشتمل ایک آسان اور جامع کتاب نصاب اصول حدیث مع افادات رضویۃ) پیشکش۔ مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) میں لکھتے ہیں

(اگر ثقہ راوی اپنے سے ارجح (اوثق) کی مخالفت کرے تو ثقہ کی روایت کو شاذ جبکہ ارجح کی روایت کو محفوظ کہیں گے۔)

یعنی ثقہ راوی کی روایت کو بھی شاذ کہہ سکتے ہیں

اور یہی بات ہم کہتے ہیں کہ ہماری پیش کردہ حدیث میں ابو الضحی ثقہ راوی ہے کیونکہ اس راوی کا کوئی متابع نہیں پایا گیا یعنی کوئی اور ثقہ راوی اس کے متابعت نہیں کرتا۔اسی بات کو محدثین کی اصطلاح میں تفرد الراوی کہتے ہیں

ایک الزامی حوالہ

اگر بریلوی حضرات کی طرف سے یہ اعتراض کیا جائے کہ شاذ قول پر عمل کرنا درست نہیں لیجیے ایک حوالہ اپ پڑھ لیں پھر اس کے بعد

اپ فیصلہ کریں ایا شاذ قول بریلویوں کے ہاں حجت ہے یا نہیں چنانچہ صاحب بہار شریعت اپنی کتاب بہار شریعت میں لکھتے ہیں

.. وبقول شاذ از بعض علما بعث و رسالت آنحضرت ﷺ ملائکۃ را نیز شامل است،

اور بعض علماء کے نادر (شاذ قول) کے مطابق حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی بعثت ورسالت فرشتوں کو بھی شامل ہے

بہار شریعت حصہ اول صفحہ نمبر 61

فاضل بریلوی کے نزدیک (شاذ) قرار دے کر جواب دینا فریق مخالف کو ٹالنے والی بات ہے

فاضل بریلوی ایک جگہ پر لکھتے ہیں

لطیفہ ۷: روایات نسائی بطریق کثیر بن قاروندا عن سالم عن ابیہ میں جھُوٹ کو بھی کچھ گنجائش نہ ملی تو اُسے یوں کہہ کر ٹالا کہ وہ شاذ ہے ف اس لئے کہ مخالف ہے روایات شیخین وغیرہما کے وہ ارجح ہیں سب سے بالاتفاق اور مقدم ہوتی ہیں سب پر جب کہ موافقت اور نسخ نہ بن سکے۔

فتاوی رضویہ جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 181

فاضل بریلوی اور شاذ احادیث

فاضل بریلوی کے نزدیک بخاری میں بہت سی شاذ روایات موجود ہیں کیا یہ سب شاذ روایات بریلوی علماء اور محققین کے نزدیک ضعیف ہیں یا ان کی کوئی مناسب تاویل فرمائیں گے۔ چنانچہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں

کتب مناقب اولیاء میں باعتبار صحت اسانید اس کا وہ مرتبہ ہے جو کتب حدیث میں صحیح بخاری کا، بلکہ صحاح میں بعض شاذ بھی ہوتی ہیں اور اس میں کوئی حدیث شاذ بھی نہیں، امام بخاری نے صرف صحت کا التزام کیا اور ان امام جلیل نے صحت وعدم شذوذ دونوں کی

(فتاوی رضویہ جلد نمبر 28 صفحہ نمبر 370)

امید ہے کہ تسلی ہو گئی ہو گی۔

حضرت اقدس حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ کی طرف سے ایک اعتراض کا جواب

.بریلوی مناظر کی طرف سے حضرت اقدس حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی ایک عبارت کے حوالے سے یہ اعتراض کیا گیا تھا کہ وہ اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند پر کلام کرتے ہیں ۔جیسے حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا اثر مذکور کو اسرائیلی روایت قرار دینا ۔اس کا تحقیقی جواب اوپر معروض ہو چکا جو ابھی تک لاجواب ہے

علی سبیل التنزل اگر حضرت اقدس کے اس اعتراض کو درست تسلیم کر بھی لیا جائے تو بھی .بریلویوں کو یہ بات مفید نہیں ہے کیونکہ حضرت مقدمہ تحذیر الناس کی بھرپور تائید فرماتے ہیں چنانچہ حضرت ہی کے الفاظ ہم اپ حضرات کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں

خاتم کمالات

دوسری دلیل اس مدعی کی آپ کی جامعیت لجمیع کمالات انبیاء علیہم السلام ہے وہ ہے جو مولانا رومی (قدس اللہ سرہ) نے خاتم النبیین سے مستنبط کی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت جس طرح زمانی ہے اس طرح آپ کو خاتمیت رتبی بھی حاصل ہے کہ کمالات انبیاء کے تمام مراتب آپ پر ختم ہو گئے ہیں یعنی آپ میں تمام کمالات سب سے اعلی درجہ کے مجتمع ہیں مولانا نے اس مضمون کو بہت اشعار میں بیان فرمایا۔

وعظ الظہور میں وہ سب اشعار مفصل مذکور ہیں اور اس سے مولانا کا یہ مقصود نہیں ہے کہ نعوذ باللہ آپ خاتم زمانی نہیں ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ آپ خاتم زمانی ہونے کے ساتھ خاتم رتبی بھی ہیں یعنی تمام مراتب کمالات آپ پر ختم ہو گئے ہیں اور ظاہر ہے کہ اس تفسیر پر آپ کی خاتمیت اور زیادہ اکمل ہو گی خاتمیت زمانی وخاتمیت رتبی دونوں آپ کے لئے ثابت ہوں گی

مگر اس مضمون کو مولانا قاسم صاحب نے جو بیان فرمایا تو لگے فتوے نکلنے۔ بلفظہ

(خطبات حکیم الامت صفحہ نمبر 334)

.بریلوی مناظر کی طرف سے حضرت اقدس حضرت مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ کی ایک عبارت کے حوالے سے یہ اعتراض کیا گیا تھا کہ وہ اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند پر کلام کرتے ہیں جیسے حضرت موصوف رحمہ اللہ کا اثر مذکور کو اسرائیلی روایت قرار

دینا ۔اس کا تحقیقی جواب اوپر معروض ہو چکا جو ابھی تک لاجواب ہے جس کا کوئی معقول جواب نہیں دیا گیا علی سبیل التنزل اگر حضرت اقدس کے اس اعتراض کو درست تسلیم کر بھی لیاجائے تو بھی بریلویوں کو یہ بات مفید نہیں ہے

لیجیے مفسر قران حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ کے الفاظ بغیر کسی رد و بدل ہم نقل کر دیتے ہیں اور فیصلہ قارئین کو چھوڑتے ہیں ایا حضرت اقدس حضرت مولانا ادریس صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ۔۔۔۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کی تائید فرمارہے ہیں یا تردید ؟ فیصلہ اپ خود کریں

مولانا محمد ادریس صاحب کانھلوی رحمہ اللہ کا تحذیر الناس کے مولف (قاسم العلوم والخیرات) کو خراج عقیدت پیش کرنا

مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

امابعد ! بندہ ناچیز محمد ادریس کاندھلوی کان اللہ لہ وکان ہو للہ آمین

اہل اسلام کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ مرزائیوں کو اپنی گمراہی اور غلط عقائد کے ثابت کرنے کے لئے کتاب اور سنت اور اقوال صحابہ و تابعین اور ائمہ دین اور فقہاء اور محدثین اور مفسرین اور متکلمین کے کلام میں تو کہیں تل رکھنے کی گنجائش نہیں ملتی اسلئے یہ گروہ حضرات اولیاء اور عارفین کے ناتمام اقوال قطع و برید کر کے عوام کے سامنے پیش کرتا ہے۔تاکہ عوام ان حضرات اولیا کی وجہ سے کچھ نہ کہ سکیں، حالانکہ ان بزرگوں کا صریح عقیدہ جو عین قرآن وحدیث کے مطابق ہوتا ہے وہ انکی کتابوں میں مذکورہ ہوتا ہے۔اس کو یہ لوگ نقل نہیں کرتے البتہ بزرگوں کے ان مبہم اور مجمل کلام کو نقل کر دیتے ہیں جو کہ ان بزرگوں سے ایک خاص حالت سکر میں نکلا ہے جو باتفاق علماء حجت نہیں جیسا کہ منصور نے ایک خاص بیخودی کی حالت میں انا لحق کہدیا۔ مگر جب اس حالت سے افاقہ ہوا تو تائب ہوئے تو کیا کوئی عاقل منصور کے انا الحق کہنے سے یہ استدلال کر سکتا ہے کہ ظلی اور بروزی الوہیت بندہ کو بھی مل سکتی ہے ۔اور لا الہ الا اللہ کے معنے یہ ہیں کہ خدا کے سوا کوئی مستقل خدا نہیں ہو سکتا البتہ ظلی اور بروزی خدا ہو سکتا ہے

حاشاوکلا یہ صریح کفر اور ارتداد اس طرح لا نبی بعدی میں یہ تاویل کرنا کہ حضور کے بعد کوئی مستقل نبی نہیں ہو سکتا، بلکہ ظلی اور بروزی نبی ہو سکتا ہے یہ بھی صریح کفر اور ارتداد ہے۔

اسی سلسلہ میں آجکل مرزائی حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ کا نام نامی لے رہے ہیں کہ معاذاللہ مولانا محمد

قاسم صاحب بھی خاتم الانبیاء کے بعد نئے نبی کا آنا جائز رکھتے ہیں یہ مولانا پر صریح بہتان اور افتراء ہے اس بارہ میں حضرت مولانا کا تحذیر الناس کے نام سے ایک مختصر رسالہ ہے جو عجیب و غریب حقائق و معارف اور نہایت دقیق اور عمیق علوم پر مشتمل ہے۔ ناظرین تو قصورِ فہم کی وجہ سے غلط فہمی میں مبتلا ہوئے اور زائغین اور ملحدین نے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے اس رسالہ کی ناتمام عبارتیں ماقبل اور مابعد سے حذف کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرنا شروع کر دیں۔ جس سے عوام اور سادہ لوح، تردد اور تحیر میں پڑ گئے اس لئے بتقاضائے اصلاح یہ ضروری سمجھا کہ مولانا محمد قاسم کے کلام کا خلاصہ سلیس عبارت میں پیش کر دیا جائے تاکہ لوگ غلط فہمی سے محفوظ ہو جائیں ۔

فاقول واللہ بالتوفیق و بیدہ الرحمۃ التحقیق و ہو الہادی الی سواء الطریق۔

خاتمیت ایک جنس ہے جس کی دو قسمیں ہیں ایک زمانی اور دوسری رتبی، خاتمیت زمانیہ کے معنی یہ ہیں کہ حضور سب سے اخیر زمانہ میں تمام انبیاء کے بعد مبعوث ہوئے اور اب آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔ اور خاتمیت رتبیہ کے معنی یہ ہیں کہ نبوت و رسالت کے تمام کمالات اور مراتب حضور کی ذات بابرکات پر ختم ہیں۔ اور نبوت چونکہ کمالات علمیہ میں سے ہے اسلئے خاتم النبیین کے معنی یہ ہوں گے کہ جو علم کسی بشر کے لئے ممکن ہے وہ آپ پر ختم ہو گیا اور حضور پر نور دونوں اعتبار سے خاتم النبیین ہیں زمانہ کے اعتبار سے بھی آپ خاتم ہیں اور مراتب نبوت اور کمالات رسالت کے اعتبار سے بھی خاتم ہیں

حضور کی خاتمیت فقط زمانی نہیں بلکہ زمانی اور رتبی دونوں قسم کی خاتمیت حضور کو حاصل ہے اسلیے کمال مدح جب ہی ہو گی کہ جب دونوں قسم کی خاتمیت ثابت ہو۔

مولانا محمد قاسم صاحب فرماتے ہیں کہ حضور کی خاتمیت زمانیہ قرآن اور حدیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ اور حضور کی خاتمیت زمانیہ کا منکر ایسا ہی کافر ہے جیسا کہ رکعات نماز کا منکر کافر ہے،

چنانچہ تحذیر الناس کے صفحہ ۱۱ پر تحریر ہے۔ فرماتے ہیں۔:

"سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو خاتمیت ظاہر ہے ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے ادھر تصریحات نبوی مثل انت منی بنزلہ ہارون من موسٰی الا انہ لا نبی بعدی او کما قال.

اپنے موقف پر اجماع کا حوالہ

جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے اس باب میں کافی ہے۔ کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ چکا ہے۔ پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا ہے۔ گو الفاظ مذکور بسند متواتر منقول نہ ہوں سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہو گا جیسا کہ تواتر اعداد رکعات فرائض و وتر وغیرہ

باوجودیکہ الفاظ احادیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں جیسا کہ اس کا منکر کافر ہے ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہو گا۔ انتہی کلامہ۔

اس عبارت میں اس امر کی صاف تصریح موجود ہے کہ خاتمیت زمانیہ کا منکر ایسا ہی کافر ہے جیسا کہ تعداد رکعات کا منکر کافر ہے مولانا مرحوم اس خاتمیت زمانیہ کے علاوہ حضور کے لئے ایک اور معنی خاتمیت بیان فرماتے ہیں

جس سے حضور کا تمام اولین اور آخرین سے افضل؛ واعلم ہونا ثابت ہو جائے وہ یہ کہ حضور پر نور کمالات نبوت کے منتہی اور خاتم ہیں۔ اور علوم اولین و آخرین کے معدن اور منبع ہیں جس طرح تمام روشنیوں کا سلسلہ آفتاب پر ختم ہوتا ہے اسی طرح تمام علوم اور کمالات کا سلسلہ حضور پر ختم ہوتا ہے۔

مولانا خاتمیت زمانی کے منکر نہیں

معاذاللہ مولانا مرحوم خاتمیت زمانیہ کے منکر نہیں بلکہ خاتمیت زمانیہ کے منکر کو کافر سمجھتے ہیں لیکن اس خاتمیت زمانیہ کی فضیلت کے علاوہ خاتمیت رتبیہ کی فضیلت بھی حضور کے لئے ثابت کرنا چاہتے ہیں تاکہ حضور کی تمام اولین و آخرین پر فضیلت اور سیادت ثابت ہو۔ اور خاتمیت زمانیہ اور رتبیہ میں فرق یہ کہ خاتمیت زمانیہ کے اعتبار سے حضور کے بعد کسی نبی کا آنا شرعاً محال اور ناممکن ہے۔ اور خاتمیت رتبیہ کے اعتبار سے بفرض محال اگر حضور کے بعد بھی کوئی نبی مبعوث ہو تو حضور کی خاتمیت رتبیہ میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ بہر صورت آپ کمالات نبوت کے منتہی اور خاتم ہیں۔ آفتاب اگر تمام ستاروں سے پہلے طلوع کرے یا درمیان میں طلوع کرے، آفتاب کے منبع نور ہونے میں کوئی فرق نہیں آتا اسی طرح بالفرض اگر حضور پر نور تمام انبیاء سے پہلے مبعوث ہوتے یا درمیان میں مبعوث ہوتے تو آپ کے منبع کمالات ہونے میں کوئی فرق نہ آتا اور یہ فرض بھی احتمال عقلی کے درجہ میں ہے

ورنہ جس طرح خاتمیت زمانیہ میں حضور کے بعد نبی کا آنا محال ہے اسی طرح خاتمیت رتبیہ میں بھی آپ کے بعد نبی کا آنا محال

ہے اس لئے اگر انبیاء متاخرین کا دین، دین محمدی کے مخالف ہوا تو اعلی کا ادنی سے منسوخ ہونا لازم آئے گا۔ جو حق تعالیٰ شانہ کے اس قول: (ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نأتی نأت بخیر منہا او مثلہا) کے خلاف ہے نیز جب علم ممکن للبشر آپ پر ختم ہو چکا تو آپ کے بعد کسی نبی کا مبوث ہونا بالکل عبث اور بے کار ہو گا۔ حاصل یہ نکلا کہ خاتمیت رتبیہ کے لئے خاتمیت زمانیہ بھی لازم ہے۔

مولانا مرحوم کے نزدیک اگر حضور کے بعد کوئی نبی مبعوث ہونا شرعاً جائز ہوتا تو لفظ بالفرض استعمال نہ فرماتے مولانا کا یہ فرمانا کہ بالفرض اگر آپ کے بعد کوئی نبی الخ یہ لفظ بالفرض خود اس کے محال ہونے پر دلالت کرتا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ یہ بات محال ہے کسی طرح ممکن نہیں۔

لیکن اگر بفرض محال تھوڑی دیر کے لیے اس محال کو بھی تسلیم کر لیا جائے تب بھی حضور کی خاتمیت رتبیہ اور آپ کی افضیلت اور سیادت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے حضور کا یہ فرمانا کہ لو کان بعدی نبی لکان عمر، اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا، تو ظاہر ہے کہ حضور کا مقصود یہ نہیں کہ آپ کے بعد نبی کا آنا ممکن ہے بلکہ یہ بتلانا مقصود کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا بفرض محال اگر میرے بعد کوئی بنی ہوتا تو عمر ہوتا۔ اس ارشاد سے حضور کی خاتمیت اور عمر کی فضیلت ثابت کرنا مقصود ہے۔

اس کو اس طرح سمجھو کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر ایک چاند نہیں بلکہ ہزار چاند ہوں تب بھی ان سب کا نور آفتاب ہی سے مستفاد ہو گا تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ حقیقۃً ہزاروں چاند ہیں بلکہ مقصود آفتاب کی فضیلت ثابت کرنا ہے کہ آفتاب تمام انوار اور شعاعوں کا ایسا خاتم ہے اور منتہی ہے کہ اگر بالفرض ہزار چاند بھی ہوں تو ان کا نور بھی اسی سے مستفاد ہو گا۔

اس بالفرض ہزار چاند الخ کہنے سے افتاب کی فضیلت دو بالا ہو جائے گی کہ افتاب فقط اسی موجودہ قمر سے افضل نہیں بلکہ اگر جنس قمر کے اور بھی ہزاروں افراد فرض کر لیے جائیں تب بھی افتاب ان سب سے افضل اور بہتر ہو گا

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام افراد نبوت پر فضیلت اور برتری بتلانا مقصود ہے خواہ وہ افراد ذہنی ہو یا خارجی محقق ہوں یا مقدر ممکن ہو یا محال اور یہ کہ حضور پر نور سلسلہ نبوت کے علی الاطلاق خاتم ہیں زمانا بھی رتبتا بھی۔

مولانا نے کہیں یہ نہیں فرمایا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کا انا شرعا جائز ہے بلکہ یہی فرماتے ہیں کہ جو شخص اس امر کو جائز سمجھے کہ حضور کے بعد نبی کا آنا شرعا ممکن الوقوع ہے وہ کافر ہے اور قطعاً دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

چنانچہ مولانا محمد قاسم رحمہ اللہ مناظرہ عجیبہ کے صفحہ ۳۹ پر لکھتے ہیں

کہ خاتمیت زمانیہ اپنا دین وایمان ہے ناحق کی تہمت کا البتہ کوئی علاج نہیں۔

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۵۳ پر لکھتے ہیں

امتناع بالغیر میں کسے کلام ہے اپنا دین و ایمان ہے کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نبی ہونے کا احتمال نہیں جو اس کا قائل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں، انتہی۔

ناظرین با تمکین ! مولانا محمد قاسم رحمہ اللہ کی ان عبارات اور تصریحات کے بعد خود انصاف کریں کہ کیا مولانا محمد قاسم خاتمیت زمانہ کے منکر ہیں؟ حاشا وکلا وہ تو خاتمیت زمانیہ کے منکر کو کافر سمجھتے ہیں۔اس خاتمیت زمانیہ کے علاوہ حضور کے لیے اور خاتمیت یعنی خاتمیت رتبیہ ثابت کرتے ہیں تاکہ حضور کی فضیلیت و سیادت خوب واضح اور نمایاں ہو جائے

(ماخوذاز: تحذیرالناس : ص53تا58)

حضرت مولانا عبدالقدوس قارن صاحب کے حوالے کا جواب

ہماری اور بریلوی مناظر صاحب کی گفتگو اثر ابن عباس پہ ہو رہی ہے اور ہم نے دس دلائل پیش کر دیے ہیں محدثین کی تصحیحات بھی نقل کر دی ہیں جس پر بریلوی مناظر صاحب نے آئیں بائیں شائیں تو بہت ماری ہے مگر کوئی معقول جواب نہیں سکے اب کی بار انہوں نے قارن صاحب کی کتاب " تصویر بڑی صاف تھی سبھی جان گئے "کا حوالہ پیش کر کے یہ کہا کہ کسی کے دعوی کی تائید تب ہوتی ہے جب اس کا دعوی اور اس کی دلیل پیش نظر ہوں لہذا تم محدثین کے جتنے بھی حوالے نقل کر دو ان حوالوں سے نانوتوی صاحب کی تائید نہیں ہوتی۔

الجواب

مناظر صاحب ہمارے دلائل کی تاب نہ لا کر اتنے بے بس ہو گئے ہیں کہ ان کو معلوم ہی نہیں ہو رہا کہ یہ کیا حرکتیں کر رہے ہیں۔گفتگو ابھی حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی تحذیر الناس یا ان کی کتاب میں موجود موقف کی نہیں ہو رہی کہ آپ یہ حوالہ پیش کریں کہ کس نے ان کے دعوی و دلیل کی تائید کی ہے اور کس نے نہیں۔

ہمارا دعوی اثر ابن عباس کی تصحیح کا ہے اور اسی پر ہم دلیل پیش کر رہے ہیں۔اب مدعی علیہ ہیں تو ہمارے دعوی کی تردید میں دلائل پیش کریں۔اپ ثابت کر دیں کہ یہ اثر ناقابل ثبوت و موضوع و من گھڑت اور ناقابل اعتبار ہے تب کوئی بات بنتی ہے۔

ہم نے ان محدثین کو اس لیے پیش نہیں کیا کہ انہوں نے نانوتوی رحمہ اللہ تائید کی ہے یا نہیں کی اور نہ ہی گفتگو اس مقام پہ اس لحاظ سے ہو رہی ہے۔ ہم نے ان محدثین سے اثر ابن عباس کی تصحیح نقل کی ہے اور اسی پہ گفتگو ہو رہی ہے لہٰذا فضول گوئی سے اجتناب کریں۔

علامہ عینی رحمہ اللہ کے حوالے پر بھی بریلوی نے یہی جواب دیا کہ عینی صاحب سے نانوتوی کی موافقت ثابت نہیں ہوتی اور کہا کہ انہوں نے سات خواتم والی تشریح نہیں کی۔ فقط سات زمینوں کا اثبات کیا ہے

اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جو بھی تشریحات ہیں جب محدثین اس حدیث کی صحت قبول کر رہے ہیں تو بس اتنا ہی کافی ہے اس سے بھی ہمارا موقف ثابت ہو جاتا ہے۔

ایک ضروری وضاحت

ناظرین کرام ابھی تک داستان فرار میں اپ نے جو کچھ پڑھا ہے یہ اس ٹرم کا حصہ ہے جو نامکمل رہ گئی تھی جیسا کہ ہم گزشتہ اوراق میں یہ بات واضح کر چکے ہیں ۔مباحثہ ختم ہونے کے بعد بھی بریلوی مناظر نے اپنی گفتگو جاری رکھی چند دن کے دورانیہ پر مشتمل اپنے زعم میں ہمارے پیش کردہ اعتراضات کا جواب دیتے رہے اور اس کو اپنے مناظرے کی اخری ٹرم شمار کر کے اپنے چاہنے والوں کو یہ تاثر دیا کہ ہم نے ان کے جتنے اعتراضات تھے سب کے جوابات دے دیے ہیں چند ساتھیوں کے توسط سے جب ہمیں یہ جوابات موصول ہوئے تو ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی بار بار ایک اعتراض کو دہرانا جس کے جوابات مل چکی ہیں پھر اعتراض کر دینا اور دیگر اصل موضوع سے ہٹ کر ہمارے کتب سے بعض ایسے حوالہ جات پیش کرنا جس سے پڑھنے والوں کو یہ تاثر ہوتا ہے کہ شاید حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما پر جرح کرنے والے حضرات قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اسی حدیث کی تشریحات سے بھی اختلاف رکھتے ہوں جو انہوں نے اپنی کتاب تحذیر الناس میں پیش کی ہے

لیکن ایسا کوئی ایک حوالہ بھی پیش نہیں ہو سکا جس میں اس بات کی صراحت ہو کہ جن حضرات نے اس اثر ابن عباس پر کچھ جرح کی ہے (اگرچہ اس کا ہم تفصیلی جواب دے چکے ہیں) وہ حضرات تحذیر الناس کے معاملہ میں حضرت سے اختلاف رکھتے ہوں تو ہم نے ضروری سمجھا کہ جو کچھ انہوں نے نئے شبہات پیش کیے ہیں ان کے جواب الجوابات بھی پیش کر دیے جائیں لیجیے ترتیب وار وہ جوابات پیش کیے جاتے ہیں ویسے بھی اصول مناظرہ کی رو سے چونکہ ہم مدعی تھے تو اخری ٹرم بھی ہماری بنتی ہے

اتمام البرہان کی عبارت کا تفصیلی جواب اور بریلوی مناظر کی خیانت

ہم نے احسن الفتاوی کی عبارت میں بریلوی مناظر کی خیانت کو پہلے ہی واضح کر دیا تھا اس کا تو کوئی معقول اور خاطر خواہ جواب نہ بن پڑا البتہ موصوف نے ایک اور خیانت کا ارتکاب کر دیا۔

بریلوی مناظر کا بیانیہ

چنانچہ لکھتے ہیں : دیوبندی مناظر نے احسن الفتاوی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ یہ اثر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ پھر اتمام البرہان سے دکھایا کہ کہ مولانا سرفراز صاحب نے لکھا ہے کہ غیر معصوم سے یہ مسئلہ تو ثابت نہیں ہوتا اور نہ ثابت ہو سکتا ہے۔ (ملخصا از اتمام البرہان)

(لہذا اثر ابن عباس سندا درست بھی ہو تو حجت نہیں۔)

الجواب

بریلوی مناظر نے خیانتوں کے ارتکاب کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ اب یہاں پہ ایک اور خیانت کا ارتکاب کیا ہے نہ تو اتمام البرہان کی مکمل عبارت نقل کی اور نہ اس کا صحیح مفہوم بیان کیا جیسے وہ اس سے پہلے بھی احسن الفتاوی کی ادھوری عبارت نقل کر کے خیانت کا ارتکاب کر چکے ہیں۔ ہم نے احسن الفتاوی کی مکمل عبارت نقل کی تھی اور بریلوی مناظر کو خیانت پر متنبہ بھی کیا گیا تھا مگر بریلوی مناظر اس کا جواب دینے سے عاجز رہا

ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ اگر موصوف اتمام البرہان کی بھی مکمل عبارت نقل کر دیتے تو اعتراض خود بخود ہی ختم ہو جاتا

لیجیے پہلے اتمام البرہان کی مکمل عبارت پڑھ لیں

اتمام البرہان کی مکمل عبارت

مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

عبارت کے اخر میں صاحب ازہار کا یہ دعوی کہ اور جو چیز سب سے پہلے پیدا ہوئی وہ نور محمدی ہے جیسا کہ میں نے (المورد للمولد) میں بیان کیا ہے نرا دعوی ہی دعوی ہے ہمیں تو ثبوت ایسی حدیث سے درکار ہے جو باسند ہو اور محدثین کرام سے اس کی بحوالہ تصحیح منقول ہو کہ اول مخلوقات نور محمدی ہے صاحب ازہار کے غیر معصوم قول سے یہ مسئلہ تو ثابت نہیں ہوتا اور نہ ثابت ہو سکتا ہے۔

حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمہ اللہ تو یہ کہنا چاہتے ہیں کہ مولف مذکور کوئی پیغمبر تو نہیں ہے کہ اس کا قول معصوم ہو اور ہم اس کی بات کو تسلیم کر لیں جو انہوں نے ایک حدیث نقل کی ہے اور اس کی سند صحیح ثابت نہیں کر سکے۔ہاں اگر اس حدیث کے سند صحیح ثابت ہو جاتی جس کی نسبت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کر رہے ہیں تو پھر لامحالہ ایک معصوم کا قول ہوتا جو ہم پر حجت ہوتا۔اور مولف مذکور معصوم نہیں ہے لہٰذا اس کا قول بھی ہم پر حجت نہیں ہے یعنی بریلوی مؤلف کا قول معصوم اور حجت نہیں

؂شرم تم کو مگر نہیں آتی

چونکہ ہم نے اپنی پیش کردہ روایت کو محدثین سے صحیح ثابت کر دیا ہے تو ہمارا موقف امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کے موقف کے عین مطابق ہے

اب کچھ حوالے بریلویوں کے بھی پڑھ لیجیے

مشہور بریلوی مناظر عبدالمجید خان سعیدی لکھتے ہیں

چونکہ اس کا جواب لاہوری صاحب کے پاس نہ تھا اور یہ الفاظ ان کے موقف کے لیے پیغام موت تھے اس لیے انہوں نے عافیت اسی میں سمجھی کہ سرے سے ان الفاظ کو ہی اڑا گئے کہ نہ ہو گا سر نہ پڑے گا درد

(مصلحانہ کاوش ص 112)

یہی ہم کہتے ہیں کہ چونکہ مکمل الفاظ بریلوی مناظر کی موت تھے اس لیے انہوں نے عافیت اسی میں سمجھی کہ اپنے مطلب کے الفاظ نقل کر دیے جائیں اور باقی سرے سے الفاظ کو ہی اڑا دیا جائے۔

یہی عبدالمجید خان سعیدی لکھتے ہیں

موصوف نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے کہ ان کی غلطی پکڑی نہ جائے حالانکہ یہ الفاظ اس بحث کی جان تھے پس ان الفاظ کو اڑا کر انہوں نے مجرمانہ خیانت کا ارتکاب بھی فرمایا ہے۔

(مصلحانہ کاوش صفحہ 144)

لہٰذا ایک بریلوی مناظر مذکورہ بالا حوالہ جات کی رو سے خیانت کا مرتکب ہوا۔ اور جو الفاظ اتمام البرھان کے حوالہ میں اس بحث کی نوعیت کو واضح کر رہے تھے وہ بریلوی مناظر نے سرے سے اڑا ہی دیے

یہی بریلوی مناظر لکھتے ہیں

مگر جو الفاظ اس فقرہ کی جان تھے انہیں صاف اڑا گئے جس کی جتنی مذمت کی جائے اتنی ہی کم ہے۔

(مصلحانہ کاوش صفحہ 145)

تو بریلوی مناظر نے ایسی مذموم حرکت کی ہے کہ اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔

امام ذہبی کی تصحیح اور بریلوی مناظر کی انوکھی تاویل

(نوادرات امام کشمیری سے ہم نے علامہ انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ کی مکمل عبارت نقل کی تھی کہ مستدرک الحاکم کی آدھی روایات صحیح ہیں باقی حسن ہیں اور 200 ایسی ہیں جو موضوعات میں ہیں اور پھر ہم نے ارشد مسعود چشتی کے اصول سے یہ کہا تھا کہ اس میں ہماری پیش کردہ روایات پر نام لے کر متعین کر کے جرح دکھاؤ۔ جس کو دکھانے میں یہ ناکام و نامراد رہے ہیں۔ بریلوی مناظر کو چاہیے تھا کہ ہمارا مطالبہ پورا کرتے بجائے ہمارا مطالبہ پورا کرنے کے ایک اور نئی بات کہہ دی کہ

(ہم نے تو مطلقاً امام ذہبی سے متعلق دیوبندی ذہنیت کو واضح کیا تھا)

جواب

بریلوی مناظر صاحب تسلی رکھیے جیسے ہم نے اپ کو وہاں سے بھاگنے نہیں دیا تھا یہاں سے بھی بھاگنے کا موقع نہیں دیں گے

اور یہاں پر بھی اپ کا پورا پورا تعاقب کیا جائے گا اب جو اپ نے یہ کمال کر دیا کہ ہم نے تو مطلّقا امام ذہبی سے متعلق دیوبندی ذہنیت کو واضح کیا تھا۔اس پر بھی جواب ملاحظہ ہو۔

نوادرات امام کشمیری کی مکمل عبارت

ہم پہلے پوری عبارت نقل کرتے ہیں

عبارت یوں ہے:

ذہبی نے مستدرک حاکم پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ کوئی شخص حاکم کی تصحیح پر اطمینان نہ کرے، تاوقتیکہ میری تنقید نہ دیکھ لے میں کہتا ہوں ذہبی کی یہ بات بے محل ہے۔ چوں کہ حاکم کے حفظ واتقان پر بھر پور اعتماد کیا گیا ہے۔ بعض محدثین نے لکھا ہے کہ مستدرک میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے، روافض نے اس میں الحاق کر دیا، اس لیے وہ غیر معتبر ہے، یہ قطعاً غلط ہے۔ مستدرک کا نصف حصہ صحیح احادیث ہیں، باقی "حسن"۔،2 (احادیث) ایسی ہیں جن پر عمل نہ کیا جائے۔کچھ انتہائی ضعیف و موضوعات ہیں مگر میں خود اس کی وجہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ حاکم نے مستدرک میں موضوعات کو کیوں لیا جو جوابات حاکم کے عذر کے لیے بعض محدثین نے دئے وہ مہمل ہیں،

ایک عجیب لطیفہ یہ بھی ہے کہ میری تحقیق میں حاکم کی بعض روایتوں میں اوپر کے رواۃ بخاری کی شرائط کے مطابق ہیں، اور نیچے سند میں کذاب اور وضاع بھی ہیں۔

(نوادرات امام کشمیری ص 25,26)

لیجیے اس عبارت سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ جو امام ذہبی کہتے ہیں کہ امام حاکم کی کسی بھی روایت کی تصحیح میری تصحیح کے بغیر قبول نہ کی جائے تو یہ بات بے محل ہے۔کیونکہ ان (حاکم) کے حفظ واتقان پر اعتماد کیا گیا ہے۔گویا یہ دلیل خود بریلوی مناظر کے بھی خلاف، نکلی کیونکہ حضرت محدث کشمیری تو یہ کہتے ہیں کہ امام ذہبی کی یہ بات کہ میری تنقید و تصحیح کے بغیر اسکی روایت قبول نہ کی جائیں بھی بے محل ہے کیونکہ محدثین نے امام حاکم کے حفظ واعتقاد پر اعتماد کیا ہے۔

تو نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت کشمیری کے نزدیک امام حاکم کی روایات ذہبی کی تنقید و تصحیح کے بغیر بھی حسن و صحیح ہوتی ہے۔اور یہ تو ہماری بھرپور تائید ہو گئی کیونکہ ہماری پیش کردہ روایت کو حاکم نے بھی صحیح کہا ہے۔

گزشتہ ٹرم میں ہم نے اس بات کو واضح کیا تھا کہ مستدرک حاکم پر فریقین کی مسلمہ شخصیات نے جرح کی ہے بعض حضرات نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ مستدرک حاکم کی صرف تین احادیث صحیح ہیں کیا ایسے اقوال کا سہارا لے کر مستدرک حاکم کی جملہ روایات سے انسان ہاتھ دھو بیٹھے کہ یہ فقط الزامی طور پر عرض کیا گیا ہے

ورنہ تحقیقی جواب اوپر معروض ہو چکا۔

امام حاکم کے متعلق جواب اور بریلوی مناظر کی جہالت

ہم امام حاکم صاحب کے عنوان سے سیر حاصل گفتگو کر چکے ہیں جس کو اپ روئیداد مناظرہ اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما میں دیکھ سکتے ہیں۔ اور ہم نے الزامی طور پر بھی بریلویوں کے لیے اتمام حجت کے طور پر سیر حاصل گفتگو کی تھی۔ پھر ہم نے (میزان الکتب مولفہ مولانا محمد علی بریلوی) سے یہ بھی الزامی طور پر دکھایا تھا کہ امام حاکم سے شیعت ٹپکتی ہے لہذا ان کی بات قابل حجت نہیں ہے جبکہ فاضل بریلوی صاحب کا امام حاکم کی تصحیح پر اعتماد کرتے ہوئے ان سے روایت لینا بھی دکھایا تھا۔ اور پھر ہم نے اس پر یہ بھی کہا تھا کہ جو جواب تم خان صاحب کے متعلق امام حاکم سے روایت لینے کے متعلق دیتے ہو وہی جواب ہماری طرف سے تسلیم کر لینا۔

مگر ان تمام ابحاث کا جواب دیے بنا بریلوی مناظر اب مزید پینترا بدلتے ہیں اور ہمارے ان تمام جوابات کو دیکھ کر چشم پوشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جواب دیتے ہیں جس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے

بریلوی جواب کا خلاصہ

امام حاکم کو آپ نے متساہل مانا ہے تو ان کی روایت کو اگر وہ صحیح کہہ رہے ہیں تو آپ بار بار نمبر بڑھانے کے لیے کیوں پیش کر رہے ہیں۔

جواب

ہمارا خیال ہے کہ بریلوی مناظر بچوں کی طرح ناسمجھ نہیں ہیں بلکہ ایک عالم فاضل ہیں مشہور بریلوی عالم و مولف دیوبندیت کے بطلان کا انکشاف مولانا کاشف اقبال مدنی کے بیٹے ہیں لیکن اپنی عوام بریلوی کو تسلی دینے کے لیے فضول جوابات دے کر اپنی عوام کو

مطمئن کرنا چاہتے ہیں ۔اتنی بے وقوفی والی باتیں کیوں کر رہے ہو ہم نے اگر امام حاکم رحمہ اللہ کو متساہل کہا ہے تو ساتھ یہ بھی تو کہا ہے کہ اگر امام ذہبی رحمہ اللہ ان کی روایت کی تصحیح کر دیں تو وہ بات معتبر ہے اور اسی کو آپ نے ہماری کتب سے دکھایا بھی ہے اور یہی بات ہم بھی پیش کر چکے ہیں اور بارہا پیش کر چکے ہیں لیکن اس کا کوئی جواب دیے بنا فضول بھرتی کرنا اور اپنی ہانکے جانا کسی طور پر بھی قابل قبول نہیں ہے۔

لہٰذا یہ اعتراض ہی فضول ہے ہماری طرف سے امام حاکم رحمہ اللہ کے تعلق سے کی جانی والی جوابی گفتگو اب تک لاجواب ہے اور قیامت تک لاجواب رہے گی ان شاء اللہ۔

؎ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

نواب صدیق حسن خان اور بریلویت

ہم نے اپنی بیسویں دلیل نواب صدیق حسن خان صاحب کی کتاب بلوغ المرام سے دی تھی کہ انہوں نے بھی اثر ابن عباس کو صحیح کہا ہے اور اس کی توثیق کی ہے۔جس پر بریلوی مناظر نے جو جواب دیا ہے اس کا خلاصہ ہم پیش کیا دیتے ہیں

بریلوی جواب کا خلاصہ

نواب صدیق حسن تو غیر مقلد ہے۔اگر غیر مقدین کے حوالے ہی پیش کرنے ہیں تو ہم تحذیر الناس کی تغلیط پر غیر مقلدین کے حوالے لگائیں گے تو جناب کی چیخیں نکل آئیں گی۔

جواب

یہ نواب صدیق حسن خان بریلویوں کے نزدیک معتمد علیہ شخصیت ہیں اور ان کے نزدیک ان کا شمار اکابر علماء میں ہوتا ہے لہٰذا بریلوی مناظر کا اس کو غیر مقلد کہنا اپنی کتب سے روگردانی کرنا ہے ہمارے اس قول کی دلیل یہ ہے کہ

عبارات اکابر کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ جلد اول صفحہ 293 اور 294 پر غلام نصیر الدین سیالوی صاحب نے اسی نواب صدیق حسن کو اکابرین امت میں شمار کیا ہے۔تو اس کا حوالہ تم پر ہم نے الزامی طور پر پیش کیا۔

باقی غیر مقلدین کے حوالے جو اپ تحذیر الناس کی تغلیظ میں پیش کرنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں وہ ہمارے کسی طور بھی مخالف نہیں کیونکہ غیر مقلدین کی آراء ہم پر حجت ہی نہیں ہے۔تو چیخیں نکلوانے کا قول بھی خلاف واقع ہے البتہ نواب صدیق حسن کے حوالے پر چیخیں تو اپ کی نکل رہی ہیں اور یہ منظر دیدنی ہے۔ خود فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان نے اپنی کتاب ختم نبوت کے اندر اکابرین علما دیوبند کے حوالہ جات دیے ہیں جن کو بڑی چالاکی کے ساتھ بعض نسخوں سے حذف کر دیا گیا ہے۔نیز نواب صاحب اس طرز پر بھی بریلوی شمار ہوں گے جس طرز پہ تم نے غلام دستگیر قصوری صاحب کو ہمارا ممدوح کہا ہے۔

مولانا احسن صاحب نانوتوی رحمہ اللہ کے ایک فتوے کا ذکر اور اس کا تحقیقی اور الزامی جواب

بریلوی مناظر نے مولانا احسن صاحب کا ایک فتوی ذکر کیا ۔چنانچہ پہلے قارئین وہ فتوی پڑھ لیں

مولانا احسن نانوتوی لکھتے ہیں

یعنی جو شخص خاتم النبین سوائے آنحضرت کے کسی دوسرے کو جانے اور آپ کی نبوت کو مخصوص کسی طبقے کے ساتھ مانے وہ شخص میرے نزدیک بھی خارج از دائرہ اسلام اور کافر ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میرا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت اللہ کے سوا نہ کوئی نبی خاتم النبین ہوا نہ ہو گا پس خلاف اس عقیدہ کے غیر صحیح اور غلط تصور کیا جائے

(سوانح علماء دیوبند ج 1 ص 532)

بریلوی مناظر کا اس عبارت سے استدلال

اس سے بھی ثابت ہوا کہ نانوتوی صاحب چھ خواتم مان کر اور رسول اللہ ﷺ کی مثل سمجھ کر دائرہ اسلام سے خارج ہوئے معاذ اللہ اتنی بڑی تہمت اور الزام لگتا ہے کہ بریلویوں کو اپنی موت پر یقین ہی نہیں ہے اور اللہ تعالی کے دربار میں پیشی کا ڈر بھی نہیں ۔ حجت الاسلام قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ کا یہ عقیدہ تو کجا کسی ایک عام مسلمان کا بھی یہ عقیدہ نہیں ہو سکتا کیونکہ مسلمانوں کا اس عقیدے پر اجماع ہے کہ حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم ہی خاتم النبیین ہیں جو شخص اپ کے علاوہ کسی اور کو خاتم النبیین مانے وہ بے شک کافر اور مرتد ہے اسی پر ہمارا ایمان ہے

قارئین سے گزارش ہے کہ مولانا احسن نانوتوی صاحب رحمہ اللہ کے الفاظ دوبارہ غور سے پڑھیں

یعنی جو شخص خاتم النبین سوائے آنحضرت کے کسی دوسرے کو جانے اور آپ کی نبوت کو مخصوص کسی طبقے کے ساتھ مانے

حضرت کی عبارت کا خلاصہ بالکل واضح ہے کہ جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں ہیں بلکہ کوئی اور شخص خاتم النبیین ہے جیسا کہ مرزائیوں اور قادیانیوں کا موقف ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی دجال اور کذاب کو خاتم النبیین مانتے ہیں جس کی تصریحات ان کی کتب سے واضح ہیں قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو آخری نبی یعنی خاتم النبیین سمجھتے ہیں۔ذیل میں چند حوالے پیش خدمت ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبوت کی عمارت کی آخری اینٹ اور آخری نبی سمجھتے ہیں۔

حوالہ نمبر1:

مرزا بشیر الدین محمود نے لکھاہے:

"آنحضرت ﷺ کی شان ہی ایسی ہے کہ آپ کے ذریعے سے نبوت حاصل ہو سکتی ہے۔آپ نے رحمتہ اللعالمین ہو کر رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں اس لئے اب ایک انسان ایسا نبی ہو سکتا ہے جو کئی پہلے انبیاء سے بھی بڑا ہو مگر اس صورت میں کہ آنحضرت ﷺ کا غلام ہو۔"

(انوار العلوم: جلد 30 صفحہ 127)

(انوار خلافت: صفحہ 67)

حوالہ نمبر2:

مرزا بشیر الدین محمود نے لکھاہے:

"ہم اس امت میں صرف ایک ہی نبی کے قائل ہیں۔آئیندہ کا حال پردہ غیب میں ہے۔اسکی نسبت ہم کچھ کہ نہیں سکتے آئیندہ کے متعلق ہر ایک خبر پیشگوئی کا رنگ رکھتی ہے اس پر بحث کرنا انبیاء کا کام ہے نہ ہمارا۔پس ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس وقت تک اس امت میں کوئی اور شخص نبی نہیں گزرا۔کیونکہ اس وقت تک نبی کی تعریف کسی اور انسان پر صادق نہیں آتی۔"

(انوار العلوم: جلد 2 صفحہ 461)

حوالہ نمبر 3:

مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے:

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی از ناقل) نے اس امت میں اپنے سے پہلے کسی اور شخص کے نبی ہونے سے قطعی انکار کیا ہے پس جب مسیح موعود کہتا ہے کہ امت محمدیہ میں اس وقت تک صرف میں ہی ایک شخص ہوں جو نبی کہلانے کا مستحق ہوں۔"

(انوار العلوم: جلد 2 صفحہ 547)

حوالہ نمبر 4:

قادیانیوں کے سرکاری اخبار الفضل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے یوں لکھا گیا ہے:

"آپ کا سوال ہے کہ غیر احمدیوں کو کافر جاننے کے باوجود پھر ہم دوسرے مسلمانوں کو کیوں مسلمان یا مسلم کہتے ہیں۔اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلعم پر ایمان لانے والے لوگوں کی نسبت یہ لفظ بولا ہے۔(بلکہ مسلمانوں سے پہلی امتوں کو بھی حضرت ابراہیم نے مسلمان کہا ہے ھو سمٰکم المسلمین)اور حضرت صاحب (مرزا قادیانی از ناقل) کی آمد سے بیشتر واقعی اور بلاشبہ ہم مسلمانوں کے ہر ایک فرقے کو مسلمان ہی کہتے تھے۔اور جائز طور پر ایسا کہہ سکتے تھے۔لیکن جب آخری نبی اور مامور من اللہ کا ظہور ہوا۔اور آخر وہ وقت آگیا کہ دودھ کو پانی سے الگ کیا جاوے۔تو اب دو فریق مختلف بن گئے۔یعنی مومن اور کافر۔حضرت صاحب (مرزا قادیانی از ناقل) کو ماننے والے مومن ٹھہرے اور محمد رسول اللہ صلعم اور دیگر انبیاء کی جماعتیں جنہوں نے اس آخری نبی کو نہ مانا کافر قرار پائیں۔"

(الفضل: 8 جون 1914ء صفحہ 14)

حوالہ نمبر 5:

قادیانیوں کے رسالے تشحیذ الاذہان کے 27 مارچ 1914ء کے شمارے میں لکھا ہے:

"اس امت میں نبی صرف ایک ہی آسکتا ہے جو مسیح موعود ہے۔اور قطعاً کوئی نہیں آسکتا۔جیسا کہ دیگر احادیث پر نظر کرنے سے یہ امر محقق ہو چکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مسیح موعود کا نام نبی اللہ رکھا ہے اور کسی کو یہ نام ہرگز نہیں دیا۔"

(تشھیذ الاذہان: صفحہ 32 شمارہ 27 مارچ 1914)

حوالہ نمبر 6:

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"چودھویں خصوصیت یسوع مسیح میں یہ تھی کہ وہ باپ کے نہ ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل میں سے نہ تھا مگر با ایں ہمہ موسوی سلسلہ کا آخری پیغمبر تھا۔ جو موسی کے بعد چودھویں صدی میں پیدا ہوا۔ ایسا ہی میں بھی خاندان قریش میں سے نہیں ہوں اور چودھویں صدی میں مبعوث ہوا ہوں اور سب سے آخر میں ہوں۔"

(تذکرۃ الشہادتین: صفحہ 33 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 35)

حوالہ نمبر 7:

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"دو قسم کے مرسل من اللہ قتل نہیں ہوا کرتے۔ (1) وہ نبی جو سلسلہ کے اول میں آتے ہیں جیسے سلسلہ موسویہ میں حضرت موسیٰ اور سلسلہ محمدیہ میں ہمارے سید و مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (2) دوسرے وہ نبی اور مامور من اللہ جو سلسلہ کے آخر میں آتے ہیں جیسے کہ سلسلہ موسویہ میں حضرت عیسی علیہ السلام اور سلسلہ محمدیہ میں یہ عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی از ناقل)"

(تذکرۃ الشہادتین: صفحہ 67ء68 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 70)

حوالہ نمبر 8:

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"مسیح موعود کے کئی نام ہیں منجملہ ان میں سے ایک نام خاتم الخلفاء ہے یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر میں آنے والا ہے۔"

(چشمہ معرفت: صفحہ 318 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 333)

حوالہ نمبر9:

مرزاغلام احمد قادیانی نے لکھاہے:

"پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بناء کو کمال تک پہنچا دے۔پس میں (مرزا قادیانی از ناقل) وہی اینٹ ہوں"

(خطبہ الہامیہ : صفحہ 112 مندرجہ روحانی خزائن جلد16 صفحہ 178)

حوالہ نمبر10

مرزاغلام احمد قادیانی نے لکھاہے:

"ہلاک ہوگئے وہ جنہوں نے ایک بر گزیدہ رسول کو قبول نہیں کیا۔مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔میں خدا کی راہوں میں سب سے آخری راہ ہوں۔اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے"

(کشتی نوح: صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد19 صفحہ 61)

اعتراض کا دوسرا حصہ

حضرت مولانا احسن نانوتوی رحمہ اللہ کے پیش کردہ فتوی کے دو جز تھے ایک جز کا جواب مکمل ہو چکا دوسرے جزء کے پہلے الفاظ پڑھ لیں :

اور آپ کی نبوت کو مخصوص کسی طبقے کے ساتھ ماننے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ایک طبقے کے ساتھ مخصوص ماننے جیسا کہ بریلوی حضرات کا عقیدہ ہے کہ وہ حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف اس زمین کا نبی مانتے ہیں

جبکہ حجت الاسلام قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتوں زمینوں کا خاتم مانتے ہیں اب اپ کی نبوت کو محدود کس نے کیا اور کس نے اپ کی نبوت کے دائرہ کار کو اور زیادہ بڑھا کر اپ کی

عظمت کے پہلو کومزید اجاگر کر دیا ہے ناقص رائے کے مطابق بریلوی مناظر کا یہ پیش کردہ فتوی خود انہی پر لاگو ہوگا۔

علامہ آلوسی کا حوالہ اور بریلوی مناظر کی خودکشی

ہم نے علامہ الوسی رحمہ اللہ سے بھی اپنی دلیل اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پیش کیا تھا اس پر بجائے اس کے کہ بریلوی مناظر ہمارے دعوی کی تردید میں اس روایت کو موضوع یا من گھڑت ہونا دکھاتے انہوں نے یہ جواب دیا ہے جو درج ذیل ہے۔

بریلوی مناظر کا جواب

علامہ آلوسی کی تصحیح کا جواب

موصوف نے 11 دلیل کے طور پہ آلوسی کا بھی حوالہ پیش کیا، جبکہ ہم دوسری ٹرم میں ہی وضاحت کر چکے ہیں کہ انہوں نے ممتاز شخصیات کے حوالہ سے تاویل کی ہے اور ان کی تاویل کو جناب تھانوی صاحب نے بہترین قرار دیا ہے ، موصوف اس بات کا کوئی جواب نہ دے سکے۔اس لئے کہ ہم نے جواب دعویٰ میں لکھا تھا کہ اگر یہ روایت درست ثابت ہوئی تو اس کی تطبیق ممکن ہے ،اور جن حضرات نے تصحیح کی ہے انہوں نے اس کو ظاہر سے پھیرا ہے اور تاویل کی ہے موصوف ہماری اس وضاحت کو کوئی جواب نہ دے سکے اور اس سے غض بصر کرتے ہوئے محض تصحیح کو پیش کرنے میں ہی عافیت جانی۔

دیوبندی مناظر کی طرف سے جواب

قطع نظر اس بات کے کہ علامہ آلوسی نے اس اثر سے کیا استدلال کیا ہے ہمارے دعوی کو بالکل مضر نہیں ہمارا دعوی اثر ابن عباس کے سندا صحیح ہونے کا تھا جو کہ اپ بھی مان چکے کہ علامہ الوسی نے اس اثر کی تصحیح کی ہے۔لہٰذا ہماری پیش کردہ دلیل گیارہ بھی لاجواب ہی رہی۔

بریلوی صدر مناظر اپنی کتاب میں لکھتے ہیں

جناب حوالہ جات لگانے ہی ہیں تو کم از کم وہ تلاش کریں جن میں پاروں کی تقسیم کا ذکر ہو

(الحق المبین کی حقانیت جلد اول ص 72)

ہم بھی بریلوی مناظر صاحب سے کہتے ہیں کہ جناب اگر اپ ہوش میں ہیں تو حوالے وہ لگائیں جس میں علامہ آلوسی نے ہماری پیش کردہ روایت کی تضعیف کی ہو یا اس کو موضوع اور من گھڑت کہا ہو تب وہ ہمارے دعوی کی تردید میں پیش ہو سکتی ہے

پھر یہی بریلوی صدر مناظر لکھتے ہیں

کوئی ان موصوف کو بتلائے کسی اعتراض کو مشکل تسلیم کرنا الگ ہے اور نفس اعتراض کو درست مان لینا ایک الگ بحث ہے

(الحق المبین کی حقانیت ص 80)

تو ہم بھی صدر مناظر صاحب کو یہ بات کہتے ہیں کہ وہ اپنے مناظر صاحب کو کان میں یہ بات سمجھا دیں کہ اثر ابن عباس کا سندا صحیح ہونا اور بات ہے اور اس کے متن سے محدثین کیا مراد لیا ہے یہ اور بات ہے دونوں الگ الگ باتیں ہیں

امید ہے عقل ٹھکانے آگئی ہو گی۔

علامہ قسطلانی رحمہ اللہ کے حوالے پر بریلوی مناظر کی جہالت

ہم نے بطور تائید علامہ قسطلانی رحمہ اللہ کا حوالہ نقل کیا تھا جس پر بریلوی مناظر نے جو جواب دیا ہے پہلے وہ جواب پڑھ لیں

بریلوی مناظر کا جواب

علامہ قسطلانی کے حوالہ کا جواب : موصوف نے علامہ قسطلانی کا حوالہ پیش کیا، ان کا حوالہ پیش کرنے سے قبل اپنے گھر کی کتب کا مطالعہ ہی کر لیتے تو انہیں ہزیمت نہ اٹھانا پڑتی، سرفراز خان لکھتے ہیں :۔

امام قسطلانی اور علامہ زرقانی بلا شبہ اول ما خلق اللہ نوری کو نقل کرتے ہیں اور بظاہر اس کو ترجیح دیتے ہیں لیکن یہ دونوں بزرگ سیرت نگار ہیں اور سیرت کی کتابوں میں رطب و یابس سب کچھ ہوتا ہے تحقیق بہت کم ہوتی ہے (اتمام البرہان ص 365)

لیجئے ! آپ کے امام اہلسنت امام قسطلانی کی حدیث نور کی تصحیح کو قبول نہیں کرتے اور محض سیرت نگار کہتے ہیں،

جناب مفتی صاحب کہتے ہیں :

جس حدیث کو امام سیوطی رحمہ اللہ صاف طور پر جھوٹا کہتے ہیں۔ بریلوی حضرات اس کو ماننے کے لیے تیار نہیں اور جس حدیث

میں صرف ضعف کے احتمال کو بیان کرتے ہیں وہ بریلویوں کے نزدیک جھوٹی ہے

(مناظرہ اثر عباس ص 88)

ہم بھی کہتے ہیں علامہ قسطلانی جس حدیث کو صحیح قرار دیں، اسے کو ترجیح دیں وہ تو قبول نہیں ہے اور محض جس روایت کو نقل کریں، وہ دیوبندی حضرات کے نزدیک قابل قبول ہو گئی۔ الامان والحفیظ

دیوبندی مناظر کا جواب الجواب

بریلوی مناظر اس قدر بھو کھلا گئے ہیں کہ انہیں یہ سمجھ میں ہی نہیں ارہی کہ کس حوالے کا کیا جواب دینا ہے چنانچہ علامہ قسطلانی رحمہ اللہ کا حوالہ ہم نے اپنے دلائل کی تائید کے طور پر نقل کیا ہے اثر ابن عباس پہ ہم نے محدثین کی تصحیحات نقل کر دی تھیں پھر بطور تائید یہ حوالہ پیش کیا تھا نہ کہ اصلا کیونکہ یہ دونوں حضرات ائمہ جرح و تعدیل میں سے نہیں ہے اور ہم نے اپنی حدیث کی جو تو تصحیحات نقل کی ہیں وہ کبار ائمہ جرح و تعدیل سے منقول ہیں

جبکہ جناب نے جو شیخ سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کی کتاب اتمام البرہان کا حوالہ آپ کے لیے اس وقت کار گر ہوتا جب ہم اصلا اس کو دلیل کے طور پر پیش کرتے۔ یا کم از کم حدیث نور کو ان محدثین کے حوالے سے صحیح الاسناد ثابت کر دیں جن کے حوالے ہم اوپر عرض کر چکے ہیں

لہٰذا یہ بھی کوئی معمول جواب نہیں ہے۔

احسن الفتاوی کا حوالہ اور بریلوی مناظر کا اقرار شکست

بریلوی مناظر نے احسن الفتاوی کا حوالہ پیش کر کے استدلال کیا تھا جس پر ہم نے احسن الفتاوی کی مکمل عبارت نقل کر کے موصوف کی خیانت کو واضح کیا تھا جس سے گھبرا کر موصوف نے ہماری ہی تائید میں حوالے نقل کرنا شروع کر دیے

بریلوی مناظر کی گھبراہٹ

چنانچہ انہوں نے جو جواب دیا ہم اس کو نقل کر دیتے ہیں (ہم نے احسن الفتاویٰ کی عبارات سے دو استدلال کئے تھے، موصوف ان دونوں اعتراضات کا جواب نہ دے سکے۔ پہلا استدلال یہ تھا کہ احسن الفتاویٰ کے مصنف نے اس کے متعلق کہا ہے کہ روایت کے

اسرائیلیات میں سے ہونے سبب اس کا مکمل تلاش کرنے کی حاجت نہیں۔ موصوف نے جتنی لمبی چوڑی گفتگو کی ،اس کا جواب دینے سے قاصر رہے۔ثانیاانہوں نے اس روایت کا مطلب بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس روایت میں انبیاء سے مراد ممتاز شخصیات ہیں۔اب معاند کو چاہئے تو یہ تھا کہ وہ ہمارے ان استدلال کو باطل کرتے، مگر جوابا کہتے ہیں کہ صاحب احسن الفتاویٰ اس روایت کو سندا صحیح مانتے ہیں، ہم نے کب کہا ہے کہ وہ اس کی سند کو صحیح نہیں مانتے بلکہ ہمارا استدلال یہ تھا کہ سند کو صحیح مان کر انہوں نے تاویل کی ،اور اس کا وہ مطلب بیان نہیں کیا جو نانوتوی نے کیا ہے۔ موصوف اگر ہمارا جواب دعویٰ پڑھ لیتے تو اس پہ اعتراض کرنے کی ہمت نہ رکھتے۔ہمارے یہ استدلال دیوبندی روائیداد کے صفحہ نمبر 23 اور 24 پہ موجود ہیں۔) بریلوی مناظرہ کا جواب ختم ہوا

دیوبندی مناظر کا جواب الجواب

بریلوی مناظر نے تسلیم کر لیا کہ کہ مولف احسن الفتاوی اس حدیث کو صحیح الاسناد مانتے ہیں.

چنانچہ لکھتے ہیں

("جوابا کہتے ہیں کہ صاحب احسن الفتاویٰ اس روایت کو سندا صحیح مانتے ہیں، ہم نے کب کہا ہے کہ وہ اس کی سند کو صحیح نہیں مانتے") پس ہمارا دعوی ثابت ہوا۔ ہمارا یہی دعوی تھا کہ اثر ابن عباس بسند صحیح ثابت ہے۔اور اس کا صحیح ہونا جناب بھی احسن الفتاوی ے حوالے سے مان چکے ہیں۔

جواب دوم

باقی رہا استدلال کا معاملہ تو وہ بالکل الگ بحث ہے ایک ہی قرانی ایت یا حدیث کے مختلف معانی اور استدلالات میں بھی اختلاف ہو سکتا ہے مگر وہ حدیث جس سے مختلف استدلات کیے گئے ہوں اور محدثین نے اس کو صحیح الاسناد قرار دیا ہو تو اس سے اس حدیث کی صحت پر کچھ فرق نہیں پڑتا۔

بریلوی مناظر کی طرف سے فتوی لگانے کا مطالبہ

بریلوی مناظر کے مطالبے کا خلاصہ یہ ہے کہ مولانا نور محمد تونسوی صاحب کے حوالے سے لکھا کہ اگر کسی شخص یا گروہ کی کوئی بات حدیث کے برخلاف ہو تو اس پر فتوی ضرور لگانا چاہیے ۔

دیوبندی مناظر کی طرف سے جواب

یہاں پر بھی موصوف نے پوری عبارت نقل ہی نہیں فرمائی اور سمجھنے کی زحمت بھی نہیں اٹھائی کہ یہ بات تو محض الزامی طور پر کہی جارہی ہے چنانچہ مولانا نور محمد تونسوی صاحب اپنے فریق مخالف (جوہر صاحب) کو محض الزامی طور پر مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں ۔

علمائے اہل حدیث متروک ہیں

دیکھ لیجیے جوہر صاحب اپنی قلم اور زبان سے فرمارہے ہیں کہ علمائے اہل حدیث متروک ہیں اور متروک اہل حدیثوں کی کتب کے حوالاجات ہمارے خلاف پیش نہ کریں اور ان لوگوں کا متروک ہونا بھی قران و حدیث سے ثابت نہیں کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر اگے لکھتے ہیں

عنقریب تم بھی مطلوب ٹھہرو گے

جوہر صاحب نے پچھلے دور کے اہل حدیثوں کو مکروہ قرار دیا اور انے والے اہل حدیث نسل اپ کو اور اپ کے ہم زمانہ اہل حدیث حضرات کو متروک بنائیں گے انشاء اللہ۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر اگے چل کر لکھتے ہیں

سوال یہ ہے کہ ان مذکورہ بالا علماء کو جو متروک کہتے ہو اخر وہ کون ہیں اور کیا ہیں ؟ وہ اہل حدیث ہے یا غیر اہل حدیث مقلد ہیں یا غیر مقلد مسلمان ہیں یا غیر مسلم ؟ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر اپ کو نزدیک وہ جھوٹے اور نمبر دو ہیں اور ان کی باتیں حدیث کے خلاف ہیں تو جیسے دیوبندیوں حنفیوں کی تردید کرتے ہوئے اور فتوی زنی کرتے ہو تو ان کے خلاف ایسا کیوں نہیں کرتے تمہارے نزدیک اگر علمائے دیوبند حدیث کے خلاف کریں تو اس پر گرجنا برسنا ضروری سمجھتے ہو اور اگر میاں نذیر حسین ؛ نواب صدیق حسن خاں ؛ نواب نور الحسن ؛ نواب وحید الزمان اور ثنا اللہ امر تسری وغیرہ حدیث کے خلاف کریں تو ان کو متروک کہہ کر چپ سادھ لیتے ہو اخر وجہ کیا ہے ؟

بریلوی مناظر کے اکابرین کی علمیت کا پول کھل گیا

ایک بریلوی محقق مولانا محمد ارشد مسعود اشرف چشتی لکھتے ہیں

جس ادمی کو الزامی جواب سمجھنے کی بھی اہلیت نہ ہو میدان مناظرہ میں نہیں انا چاہیے اس سے اس کا تو کچھ نہیں بگڑتا اس کے اکابرین کی علمیت کا پول کھل جاتا ہے (کشف القناع صفحہ نمبر 398)

فاضل بریلوی کی طرف سے ایک الزامی حوالہ

اگر ہم نے اس طرح کی باتیں پیش کرنا شروع کر دی تو پھر اپ کو شرمندگی اور خجالت کا مظاہرہ کرنا پڑ سکتا ہے اپ ہی کے طرز استدلال کی پیروی کرتے ہوئے کوئی شخص یہ کہہ دے (مولانا احمد رضا خان بریلوی شیخین کے سخت مخالف تھے انہوں نے رافضی راویوں سے حدیثیں بیان کی ہیں) تو پھر اپ اس کا کیا جواب دیں گے

فاضل بریلوی کا حوالہ پیش خدمت ہے

شیخین کا نام کس مُنہ سے لیتے اور اُن کی احادیث کو ارجح کہتے ہو یہ وہی شیخین تو ہیں جو محمد بن فضیل سے حدیثیں لاتے ہیں جسے تمہارے نزدیک رافضی کہا گیا اور حدیثوں کا پلٹ دینے والا اور موقوف کو مرفوع کردینے کا عادی تھا۔ثانیا ثالثا رابعا: یہ وہی شیخین تو ہیں جن کے یہاں سب کے خلاف حدیثیں لانے والے حدیثوں میں خطا کرنے والے وہمی کئی درجن بھرے ہُوئے ہی

(فتاوی رضویہ جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 181)

اعتراض کا دوسرا پہلو

بریلوی مناظر قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ کی ایک عبارت نقل کرتے ہیں پہلے وہ عبارت پڑھ لیں چنانچہ بریلوی مناظر لکھتے ہیں اب سنئیے !جناب قاسم نانوتوی لکھتے ہیں:۔

سو جیسے آیات مذکورہ کی تاویلوں اور احادیث مذکورہ کی تکذیبوں کے باعث اہل حق نے ان کو دائرہ اہل سنت و جماعت سے خارج سمجھا۔ ایسے ہی منکر اثر مذکور کو بھی سمجھنا چاہیے (تحذیر الناس ص 66)

عبارت نقل کرنے میں خیانت

پہلے قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ کی مکمل عبارت ملاحظہ فرمائیں

اثر مذکور کا منکر اہل سنت والجماعت سے خارج

سو جب اثر مذکور مرفوع ہوا اور سند اس کی صحیح ایت مذکور اس کی مؤید محبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف مائل حسن انتظام جوہر نوع میں مشہور ہے اس پر شاہد عظمت قدرت اس پر دال تس (اس پر) بھی انکار کیا جائے تو بجز اس کے کیا کہا جائے کہ امثال روافض و خوارج واہل اعتزال ایسی باتیں کرتے ہیں ان فرقوں نے بھی بوجہ قصور فہم ایات وآلہ رؤیت وتقدیر وخلق افعال میں تاویلیں کیں اور احادیث مصرحہ مضامین مذکورہ کو تسلیم نہ کیا بلکہ تکذیب سے پیش ائے سو جیسے ایات مذکورہ کی تاویلوں اور احادیث مذکورہ کی تکذیبوں کے باعث اہل حق نے ان کو دائرہ اہل سنت والجماعت سے خارج سمجھا ایسے ہی منکر اثر مذکور کو بھی سمجھنا چاہیے

حضرت تو یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جیسے روافض اور خوارج نے قرانی ایات اور احادیث میں باطل تاویلات کرتے ہوئے ان کی صحیح اور اصل مفہوم کو بگاڑ کر رکھ دیا اور اہل حق علماء نے ان کو اہل سنت والجماعت سے خارج قرار دیا ۔

تو اب بھی اہل حق کو یہ چاہیے کہ وہ حضرات جو اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ منکر ہیں (جیسے بریلوی حضرات اور ان کے ہم عقیدہ علماء) پر فتوی لگائیں اور ان کو اہل سنت والجماعت سے خارج قرار دیں ۔

کیونکہ یہ حضرات بھی روافض اور خوارج کی طرح اثر مذکور کو باطل تاویلات کے ذریعے سے مجروح کرنے کی ناپاک کوشش کر رہے ہیں ۔ حالانکہ اثر مذکور محبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مائل ہے اور اس سے حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس اور زیادہ اجاگر ہو جاتی ہے

حضرت کے مضمون کا خلاصہ تمام ہوا

جو بات بریلوی مناظر کے خود خلاف تھی وہ ہمارے خلاف پیش کر دی پھر ہم بھی اس بات کو لکھنے پر مجبور ہیں یہ موصوف کو اردو عبارت پڑھنا بھی نہیں اتی اور موصوف اور اس کے اکابر تحذیر الناس کے مضامین کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔

.بریلویوں کا عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل چھ خاتم النبیین اور بھی ہیں

گزشتہ ٹرمز میں ہم نے یہ بات ثابت کی تھی کہ .بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل چھ خاتم النبیین ہیں اور اس بات کو ثابت بھی کیا تھا کہ جس کتاب میں یہ عقیدہ درج ہے اس کتاب کا بریلوی حلقوں میں مقام حسام الحرمین کے قریب قریب ہے یعنی جس طرح حسام الحرمین میں علمائے حرمین شریفین نے اپنی تقاریظ ثبت کی یہی حال تقدیس الوکیل کا بھی ہے جس پر مفصل لکھا جا چکا ہے. سب سے اہم بات یہ ہے تقدیس الوکیل کی تائید فاضل .بریلوی مولانا احمد رضا خان بھی کرتے ہیں

تقدیس الوکیل کی تائید فاضل .بریلوی کی زبان و قلم سے

مولانا غلام دستگیر قصوری .بریلوی علماء کے اکابرین میں شمار ہوتے ہیں ان کی کتاب تقدیس الوکیل جس کو انوار افتاب صداقت میں مستند اور معتمد تسلیم کیا گیا ہے بلکہ ایک جگہ یوں لکھا ہے

یہ پاک کتاب دیگر علماء کرام کی تقاریظ سے مکمل ہو کر 324 صفحہ کے حجم سے مع ترجمہ اردو صدیقی پریس قصور ضلع لاہور میں طبع ہو کر شائع ہوئی اور اہل سنت و جماعت کے لیے فیض عام ہوئی

(انوار افتاب صداقت ص 81)

دوسری جگہ لکھا ہے

یہ کتاب واقعی حرف بحرف صحیح اور درست ہے

(انوار افتاب صداقت ص 424)

اور یہ بھی یاد رہے کہ انوار افتاب صداقت احمد رضا خان نے حرف بحرف سنی ہے

صفحہ 560 پر ہے

23 یوم میں اس کتاب کو ابتدا سے لے کر اخیر تک سماعت فرما کر اظہار خوش نویدی فرمایا اور اپنی تقریظ سے کتاب کو مزین فرمایا .

دوسری جگہ صفحہ 514 پر ہے

انہوں نے 23 یوم اس کتاب کو فقیر سے حرف وحرف سنا اور پھر اپنی تقریظ لکھی

فاضل بریلوی خود لکھتے ہیں

یہ کتاب انوار افتاب صداقت خود مصنف کی زبان سے بالاستیعاب سنی ان کے ثبات الیقین وصلابت الدین واعانت مہتدین و اہانت مفسدین پر حمد الٰہی بجالایا

(ص 41)

تو معلوم ہوگیا کہ قصوری کی کتاب صرف صاحب انور آفتاب صداقت کے نزدیک ہی معتبر و مستند نہیں بلکہ خان صاحب بریلوی کے نزدیک بھی معتبر و مستند ہے ہم نے تقدیس الوکیل کے حوالے سے پہلے یہ بات ثابت کر چکے ہیں کہ بریلویوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل چھ خاتم النبیین اور بھی ہیں

بریلوی مناظر نے اس کو تساح قرار دیا تھا اس تاویل کا جواب ملاحظہ فرمائیں

بریلوی مناظر کی طرف سے تسامح کی تاویل اور اس کا رد بلیغ

گزشتہ ٹرمز ہم نے مولانا فیض الحسن سہارن پوری کی ایک عبارت پیش کی تھی

جس کو مولانا غلام دستگیر قصوری صاحب نے اپنے مذہب کی تائید میں نقل کیا تھا اور اور بریلوی مذہب کے معتبر محقق اور عالم کبیر حضرت مولانا غلام رسول سعیدی صاحب نے بھی اس کو مولانا غلام دستگیر قصوری کا عقیدہ بتایا تھا اور پھر اس عقیدہ کی حاشیہ میں تردید بھی کی تھی بریلوی مناظر کی طرف سے یہ تاویل کی گئی تھی کہ یہ مولانا غلام رسول سعیدی کا تسامح ہے

قارئین کرام علی سبیل التنزل اگر یہ تاویل قبول کر بھی لی جائے تو بریلویوں کے حق میں ہرگز مفید نہیں کیونکہ مولانا غلام دستگیر قصوری صاحب نے اس کو اپنے مذہب کی تائید میں نقل کیا ہے اور اس کی تردید بھی نہیں کی اور جملہ تقاریظ نگاروں میں سے کسی ایک فرد واحد نے بھی تقدیس الوکیل میں اس کی تردید نہیں کی

اب وہ عبارت ملاحظہ فرمائیں جو مولانا غلام دستگیر قصوری صاحب نے اپنی کتاب تقدیس الوکیل میں مولانا فیض الحسن

سہارنپوری صاحب کے حوالے سے نقل کی ہے

چنانچہ وہ لکھتے ہیں

ہم انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل کے ممتنع بالذات ہونے کے اس جہان دنیا میں قائل ہیں پس اگر کوئی اور جہان ہو اور اس میں سوائے اس دنیا کے انبیاء مبعوث ہوں اور ان کا خاتم ہو جو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل نبی اور خاتم ہیں ہو اس کے ممتنع ہونے پر ہم حکم کفر نہیں کرتے

(تقدیس الوکیل صفحہ 134)

یہ تو صراحتا اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مفہوم و مضمون کو بالفعل قبول کرنا ہے کیونکہ اس کو کسی زمانے کے ساتھ مقید نہیں کیا گیا یعنی مطلق رکھا گیا ہے جبکہ رضاخانی حضرات ہماری بات کو ختم نبوت کا انکار سمجھتے ہیں جبکہ ہم بعد از زمانہ نبوت صرف امکان عقلی اور قضیہ فرضیہ کی حد تک مانتے ہیں

اب سوال یہ ہے کہ فاضل بریلوی قصوری قاضی فضل احمد اور سہارنپوری صاحب اور دیگر کئی اکابر واصاغر بریلویہ اس کفر کی تائید اور تصدیق کرنے کی وجہ سے خود کفر کے دلدل میں پھنس گئے یا نہیں؟

تقریظ لکھنے پورا پورا ذمہ دار ہوتا ہے

قاضی فضل احمد لدھیانوی کی سن لیں وہ لکھتے ہیں

جو کوئی کسی غیر کے کفر سے رضامندی کرے وہ کافر ہے اور جو کسی کے کفر کو پسند کرے راضی ہو وہ بھی کافر ہے پس اس قدر کافی ہے اور ان مولوی صاحبان کی نسبت جنہوں نے اس رسالہ کی تصدیق کی ان پر لازم ہے کہ یہ سب اٹھوں کے اٹھوں صدق دل سے توبہ کر کے اسلام میں داخل ہوں اور تجدید نکاح کریں اور ائندہ کے لیے جب کبھی کسی کتاب کی تصدیق کر کے تقریظ لکھیں تو تمام کتاب کو بالاستعاب پڑھ کر اپنے دستخط کیا کریں صرف ٹائٹل پیج پر ہی اعتبار نہ کر لیا کریں

(انوار افتاب صداقت ص 679)

صرف ٹائٹل دیکھ کر تقریر لکھنے والا بھی رضاخانی مذہب میں پوری کتاب کا ذمہ دار ہوتا ہے اور جو حکم صاحب کتاب کا وہی تقریظ

نگار کا تقدیس وکیل پر جتنے بریلوی مذہب کے اکابرین نے اپنی اپنی تقاریظ ثبت کی ہیں جس میں علمائے حرمین شریفین بھی موجود ہیں کیا مذکورہ بلااصول کی رو سے علماء واکابرین بریلوی مذہب پر تجدید نکاح کا فتوی لاگو ہوتا ہے یا نہیں ؟ فیصلہ اپ کریں

بریلوی مناظر کی ایک اور تاویل کا رد

جب ہم نے مناظرے کے شروع میں مولانا فیض الحسن صاحب کی یہ عبارت پیش کی تھی تو بریلوی مناظر نے یہ باطل تاویل کی کہ وہ تو دیوبندی تھا۔

لیجیے سب سے زیادہ واضح اور صریح حوالہ بھی پڑھ لیجیے اس کے بعد فیصلہ خود کریں کہ ایا مولانا فیض الحسن سہارنپوری صاحب علماء دیوبند کے ہم عقیدہ تھے یا بریلوی مذہب کے علماء کہ ہم عقیدہ تھے

صاحب زادہ علامہ اقبال احمد فاروقی بریلوی لکھتے ہیں

مولانا فیض الحسن سہارنپوری کا زمانہ گو لاہور کی علمی ترقی کے اغاز کا زمانہ تھا تاہم علمائے دین کی ایک خاصی جماعت اپ کے حلقہ احباب میں شامل تھی

مولانا فیض الحسن سہارنپوری اور اکابر بریلوی علماء ہم عقیدہ تھے

مولانا غلام دستگیر قصوری مولانا غلام قادر بھیروی مولانا غلام محمد بگوی خطیب شاہی مسجد خلیفہ حمید الدین اپ کے ہم عقیدہ اور ہم مشرف تھے بلکہ اعتقادی مسائل میں اپ سے مشورے لیتے اہل سنت وجماعت کی اکثر اعتقادی کتابیں اپ کی قابل قدر آراء وتائید سے مزین ہیں

مولانا غلام دستگیر قصوری رحمت اللہ علیہ نے اپنی کتاب تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل میں اپ کی اعتقادی پختگی پر خراج تحسین ادا کیا ہے

اپ نے بہاولپور کے مشہور مناظرہ میں دیوبندی مکتب فکر کے علماء کے کھوکھلے استدلال کے خلاف مولانا فیض الحسن سہارنپوری کا ایک عربی مکالمہ پیش کیا جو دیوبندی اعتقاد کے تابوت میں اخری کیل ہے

(تذکرہ علماء اہل سنت وجماعت ۔ ترتیب وتالیف صاحب زادہ علامہ اقبال احمد فاروقی صفحہ نمبر 189/188)

.بریلوی مذہب کے ایک اور معتبر عالم مولانا محمد عالم امرتسری کا بھی یہی عقیدہ تھا

مولوی محمد عالم اسی امرتسری صاحب جن کی بریلوی مسلک میں تعارف کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ مولوی عبدالحکیم شرف قادری اپنی کتاب تذکرہ اکابر اہل سنت میں جگہ جگہ تعریفیں اور توصیفی کلمات سے نوازتے ہیں

چنانچہ محمد عالم اسی صاحب لکھتے ہیں

بعض نے کہاہے کہ اس میں یوں وارد ہواہے کہ " فیھا محمد کمحمد کم" جس کا مطلب یہ ہے کہ سات زمینوں میں بھی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں اور وہ بھی اپنی زمین میں خاتم النبیین ہیں تو زیادہ سے زیادہ یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ خاتم النبیین مجموعی طور پر سات ہیں۔ اور اس امر میں سب شریک ہیں کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور اس میں کوئی حرج نہیں .

(عقیدہ ختم نبوت جلد 11 صفحہ 214)

موصوف کا بریلوی حلقوں میں علمی مقام

تذکرہ علمائے امرتسر

میں بریلوی مذہب کے محقق عصر حضرت حکیم محمد موسی امرتسری مولانا محمد عالم اسی کا ضمنی طور پر یوں تذکرہ کرتے ہیں

مختلف اساتذہ سے اکتساب علم کے بعد عربی زبان کے ادیب اریب استاذی حضرت مولانا علامہ محمد عالم اسی کی خدمت میں حاضر ہو کر عربی ادب کی کتابیں پڑھیں

(تذکرہ علمائے امرتسر صفحہ نمبر 196)

مولانا عبدالحکیم شرف قادری کے نزدیک مولوی محمد اسی کا علمی مقام

مولانا غلام محمد ترنم کو بریلوی حلقوں میں ایک بہت بڑا علمی مقام حاصل ہے مولانا عبدالحکیم شرف قادری نے ان کو اپنے اکابر میں شمار کیا ہے اور موصوف مذکور مولانا محمد عالم امرتسری کے شاگرد تھے

چنانچہ مولوی عبدالحکیم شرف قادری لکھتا ہے

مشہور زمانہ فاضل مولانا محمد عالم اسی نقشبندی مجددی خلیفہ حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی

(تذکرہ اکابر اہل سنت صفحہ نمبر 293)

ایک اور جگہ پر لکھتے ہیں

اس کے بعد مختلف اساتذہ سے علوم و فنون کی تحصیل کر کے ادبی عرب کے فاضل مولانا محمد عالم امر تسری کی خدمت میں حاضر ہوئے

(تذکرہ اکابر اہل سنت صفحہ نمبر 239)

مذکورہ بالا حوالہ جات کا خلاصہ کلام یہ ہوا کہ بریلویوں کے نزدیک مجموعی طور پر خاتم النبیین سات ہیں۔

امام ذہبی رحمہ اللہ کے حوالے سے ایک اعتراض کا جواب

بریلوی مناظر کی طرف سے امام ذہبی رحمہ اللہ کی کتاب (العلو للعلی الغفار فی إیضاح صحیح الأخبار وسقیمها) سے ایک اعتراض نقل کیا گیا تھا چنانچہ اس اعتراض کا تسلی بخش جواب ائندہ سطور میں اپ کو مل جائے گا سب سے پہلے اس کتاب کا مرکزی خلاصہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے حافظ ذہبی رحمہ اللہ اس کتاب سے دو چیزیں ثابت کرنا چاہتے ہیں

1 عرش کو اللہ تعالی کا مکان ثابت کرنا

2 اللہ تعالی کے لیے جہت العلو کو ثابت کرنا

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی تشریح میں تین مذاہب نقل کیے ہیں پہلا مذہب متقدمین کا بیان کیا ہے جو خود حافظ ذہبی کا بھی عقیدہ تھا دوسرا گروہ کو مجسمہ قرار دیا ہے اور اس کو متاخرین کا مذہب بتایا ہے اور تیسرا گروہ ان لوگوں کا بنایا ہے جو اللہ تعالی کو ہر جگہ میں حاضر و ناظر مانتے ہیں ایسے گروہ کو حافظ ذہبی نے جہمیہ قرار دیا ہے

اس کی تفصیل ذیل میں نقل کی جاتی ہے

متقدمین کا مذہب

چنانچہ امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

تمام اسلاف ائمہ اہل سنت جمیع صحابہ بلکہ خود اللہ تعالی اوراس کے رسول اور اہل ایمان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی کی ذات اقدس اسمانوں میں ہے اور یہ ہے کہ اللہ تعالی کی ذات عرش پر بھی ہے نیز اللہ تعالی کی ذات اسمانوں سے اوپر بھی ہے اور اللہ تعالی اسمان دنیا میں نازل ہوتے ہیں

مذکورہ بالا عقیدہ کے دلائل قرانی ایات اور احادیث مبارکہ ہیں

«العلو للعلي الغفار» (ص143):

«مقَالَة السّلف وأئمة السّنة بل وَالصَّحَابَة وَالله وَرَسُوله والمؤمنون أَن الله عزوجل فِي السَّمَاء وَأَن الله على الْعَرْش وَأَن الله فَوق سماواته وَأَنه ينزل إِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا

وحجتهم على ذَلِك النُّصُوص والْآثَار»

متاخرین کا مذہب

اللہ تعالی کی ذات نہ اسمانوں میں ہے اور نہ عرش پر ہے اور نہ اسمانوں پر اور نہ زمینوں میں نہ اس جہاں میں داخل ہے نہ اس جہاں سے خارج ہے بلکہ وہ اپنی مخلوق سے جدا ہے اور مخلوق کے ساتھ ملا ہوا بھی نہیں ہے مذکورہ عقیدہ اللہ تعالی کو مجسم ماننا ہے اور اللہ تعالی اس سے پاک ہے

«العلو للعلي الغفار» (ص143):

ومقال متأخري الْمُتَكَلّمين أَن الله تَعَالَى لَيْسَ فِي السَّمَاء وَلَا على الْعَرْش وَلَا على السَّمَوَات وَلَا فِي الأَرْض وَلَا دَاخل الْعَالم وَلَا خَارج الْعَالم وَلَا هُوَ بَائِن عَن خلقه وَلَا مُتَّصِل بهم

وَقَالُوا جَمِيع هَذِه الْأَشْيَاء صِفَات الْأَجْسَام وَالله تَعَالَى منزه عَن الْجِسْم»

جہمیہ کا عقیدہ

اللہ تعالی ہر جگہ پر موجود ہیں

چنانچہ امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

«العلو للعلي الغفار» (ص143):

«ومقالة الْجَهْمِية أَن الله تبارك وتعالى فِي جَمِيع الْأَمْكِنَة تَعَالَى الله»

جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالی ہر جگہ ہے اس کے متعلق امام ذہبی رحمہ اللہ ایک اور جگہ لکھتے ہیں

«العلو للعلي الغفار» (ص159):

«ورأي جهم فَإِنَّهُم يحاولون أَنه لَيْسَ شَيْء فِي السَّمَاء وَمَا هُوَ إِلَّا من وَحي إِبْلِيس مَا هُوَ إِلَّا الْكفْر»

یعنی جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالی ہر جگہ ہے اس پر شیطان کی طرف سے وحی اتی ہے اور یہ عقیدہ کفریہ ہے

بریلوی علماء کے عقائد کا رد امام ذہبی رحمہ اللہ کے قلم سے

جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالی ہر جگہ موجود ہے حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ایسا عقیدہ رکھنے والے کو جہمیہ قرار دیا ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے کو کفر قرار دیا ہے جیسا کہ اس کی وضاحت گزر چکی ہے

فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان بھی ایک جگہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ ہی کی موافقت فرماتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں

اُن قاطعہ قاہرہ دلائل زاہرہ تنزیہ الٰہی کے یوں بھی عقلاً ونقلاً ہر طرح باطل کہ مکینِ واحد وقتِ واحد میں امکنہ متعددہ میں نہیں ہو سکتا تو ہر جگہ ہونا اُسی صورت پر بنے گا کہ ہوا کی طرح ہر جگہ بھرا ہو اور اس سے زائد شنیع و ناپاک اور بداہۃً باطل کیا بات ہوگی کہ ہر نجاست کی جگہ، ہر پاؤں کے تلے ہر شخص کے منہ، ہر مادہ کے رحم میں ہونا لازم آتا ہے۔

فتاوی رضویہ جلد نمبر 29 صفحہ نمبر 180

فاضل بریلوی کے نزدیک جس شخص کا یہ عقیدہ ہو اللہ تعالی ہر جگہ موجود ہے تو اس سے یہ بات لازم اتی ہے کہ اللہ تعالی نجاست والی جگہ پر بھی موجود ہو اور ہر مادہ کی رحم میں بھی ہونا لازم اتا ہے

فاضل بریلوی کے نزدیک اللہ تعالی کو ہر جگہ ماننا خدا تعالی کو گالی دینے کے مترادف ہے

ایک اور جگہ اسی صفحہ پر لکھتے ہیں

نہ یہ کہ منہ بھر کر خدا کو گالی دیجئے اور اس کے لیے صاف صاف مکان مان لیجئے،

فتاوی رضویہ جلد نمبر29 صفحہ نمبر180

اللہ تعالی کو ہر جگہ ماننے والے بریلوی علماء

مولانا عبدالسیع رامپوری صاحب لکھتے ہیں

کوئی ایسا نہیں جو عرش سے لے کر تا تحت الثری ہر مکان ہر زمان ہر ان میں اللہ تعالی کی طرح حاضر و ناظر ہو (اس کتاب پر فاضل بریلوی سمیت متعدد بریلوی علماء واکابرین کی تقاریظ بھی موجود ہیں)

انوار ساطعہ صفحہ نمبر532

تبصرہ برایں عبارت

قارئین کرام ہم اس عبارت کو بلا تبصرہ چھوڑتے ہیں کیونکہ فاضل بریلوی کی ایک عبارت اوپر گزر چکی ہے کہ جو اللہ تعالی کو ہر مکان میں حاضر و ناظر مانے۔۔۔۔۔۔ نیز امام ذہبی رحمہ اللہ کا فتوی بھی اوپر مذکور ہو چکا ہے

فیصلہ اپ خود کر سکتے ہیں ۔ یا بریلوی علماء خود ہی اس پر تبصرہ کر دیں ہماری قلم ایسا تبصرہ کرنے سے قاصر ہے

پیشگی بریلوی تاویل کا در

ہو سکتا ہے کہ بریلوی علماء اس کی تاویل کریں اور یہ کہے کہ ہم اللہ تعالی کو جگہ سے پاک مانتے ہیں جیسے مفتی احمد یار نعیمی نے لکھا ہے

اللہ تعالی کو ہر جگہ ماننا بے دینی ہے ہر جگہ ہونا تو رسول خدا کی شان ہو سکتی ہے ہر جگہ ہونا خدا کی صفت ہر گز نہیں

جاء الحق صفحہ نمبر168

تو اس کا زیادہ سے زیادہ یہ نتیجہ نکل سکتا ہے۔بریلوی علماء کا عقیدہ وہی ہے جس کو حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے متاخرین کا عقیدہ بتایا ہے اور متاخرین کا عقیدہ بھی امام ذہبی کے نزدیک مردود ہے کیونکہ اس یہ لازم اتا ہے کہ خدا تعالی مجسم ہو اور اللہ تعالی جسم سے پاک ہے

نیز امام ذہبی رحمہ اللہ نے متقدمین کے عقیدے پر اجماع کی حکایت بھی بیان کی ہے متاخرین کا عقیدہ اپنانے سے اجماع کی مخالفت بھی لازم اتی ہے۔بریلوی علماء کے اصول کے مطابق جو شخص اجماع کی مخالفت کرے وہ جہنمی اور بدعتی ہے یہاں تک تو محض الزامی گفتگو کی گئی ہے اب ہم امام ذہبی رحمہ اللہ کے اصل اعتراض کی طرف متوجہ ہوتے ہیں

امام ذہبی کا اصل اعتراض اور اس کا جواب

ہماری پیش کردہ روایت پر امام ذہبی رحمہ اللہ کی طرف سے دو اعتراضات کیے گئے ہیں

پہلا اعتراض اور اس کا جواب

یہ خبر واحد ہے اور خبر واحد سے عقائد ثابت نہیں ہوتے

اس اعتراض کا جواب

بریلوی مناظر اگر فاضل بریلوی کی فتوی رضویہ ہی پڑھ لیتا تو ہرگز اعتراض نہ کرتا فاضل بریلوی فتاوی رضویہ ہمیں لکھتے ہیں

فان الاحاد لاتفيد الاعتماد فی باب الاعتقا دو لوفرضت فی اصح الكتب باصح الاسناد۔

اعتقاد کے باب میں اخبار احاد اگرچہ صحیح کتاب اور صحیح سند سے ہوں وہ اعتماد کے لیے مفید نہیں ہیں۔

فتاوی رضویہ جلد 29 صفحہ نمبر 176

ایک اور جگہ لکھتے ہیں

دو حدیث آحاد میں لفظ مکان وارد ہوا اس قدر کیا قابل استناد ولائق اعتماد کہ ایسے مسائلِ ذات و صفاتِ الہی میں احادیث اصلاً قابل قبول نہیں

فتاوی رضویہ جلد نمبر 29 صفحہ نمبر 163

اور یہی بات حجت الاسلام قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ نے لکھی ہے

چنانچہ ہم ایک بریلوی محقق اور مفسر قران حضرت مولانا پیر محمد کرم شاہ صاحب کہ توسط سے ہی یہ حوالہ نقل کر دیتے ہیں

دل تو چاہتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی اسی اثر کے بارے میں بھی کچھ لکھوں جس کی تحقیق و تشریح کرتے ہوئے مولانا نانوتوی صاحب کو دشوار گزار اور پر خار وادیوں کو عبور کرنا پڑا لیکن اس اثر کے بارے میں جب مولانا نے خود صراحت سے یہ لکھ دیا ہے کہ : ہاں بوجہ عدم ثبوت قطعی نہ کسی کو تکلیف عقیدہ دے سکتے ہیں اور نہ کسی کو بوجہ انکار کافر کہہ سکتے ہیں

پہلے اعتراض کا جواب مکمل ہوا

دوسرے اعتراض کا جواب

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق سکوت اختیار کرنا چاہیے یہاں پر بریلوی مناظر نے سخت خیانت کا ارتکاب کیا ہے پہلے خیانت یہ کی ہے سب سے پہلے حافظ ذہبی رحمہ اللہ ایک ایسی حدیث لے کر ائے ہیں جو امام ذہبی رحمہ اللہ کے عقیدے کے برخلاف تھی اس کے متعلق امام ذہبی لکھتے ہیں کہ اس حدیث کا متن منکر ہے

اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر تم ایک رسی نیچے گرانا شروع کرو تو بالاخر وہ اللہ تعالی کی ذات اقدس پر گرے گی

چنانچہ قارئین پہلے وہ حدیث پڑھ لیں

«العلو للعلي الغفار» (ص74):

«وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَو أَنكُمْ دليتم بِحَبل إِلَى الأَرْضِ السَّابِعَةِ لَهَبَطَ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ {هُوَ الأَوَّلُ وَالآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنِ} // رُوَاته ثِقَات وَقد رَوَاهُ فِي أَحْمد مُسْنده عَن شريج بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ وَهُوَ فِي جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ لَكِنَّ الْحَسَنَ مُدَلِّس والمتن مُنكر وَلَا أَعْرِفُ وَجْهَهَ وَقَوْلُهُ» لَهَبَطَ عَلَى اللَّهِ يُرِيدُ مَعْنَى الْبَاطِنِ

حافظ ذہبی رحمہ اللہ اس حدیث کے متن کو منکر کرنے کے باوجود اس کی تاویل کر رہے ہیں کہ اس سے مراد اللہ تعالی کا علم اور قدرت ہے

عجیب بات یہ ہے اس حدیث کو فاضل بریلوی نے اپنی کتاب فتاوی رضویہ میں بطور استدلال پیش کیا ہے فاضل بریلوی فتاوی رضویہ میں تحریر فرماتے ہیں

مسند احمد و جامع ترمذی میں حدیثِ سابق ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **والذی نفس محمد بیده لوانکم دلیتم بحبل الی الارض السفلی لهبط علی الله عزوجل ، ثم قرأهوالاول والاخروالظاهر والباطن وهو بکل شیئ علیم**

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے اگر تم سب سے نچلی زمین تک رسّی لٹکاؤ تو وہ رسّی اللہ تعالیٰ پر گرے گی، پھر آپ نے ھوالاول والاٰخر والظاھر والباطن وھو بکل شیئ علیم کوتلاوت کیا۔ یہاں سے ثابت کہ سب زمینوں کے نیچے ہے۔

فتاوی رضویہ جلد نمبر 29 صفحہ نمبر 160

حافظ ذہبی رحمہ اللہ مذکورہ بالا روایت نقل کرنے کے بعد اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں

اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ سات زمینوں کی اپس کی بہت زیادہ مسافت ہے اور یہ بات خلاف عقل نہیں ہے کیونکہ اس کی ایک نظیر بھی موجود ہے۔ اگے حافظ ذہبی وہ روایت بیان کرتے ہیں جس کو ہم بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کر چکے ہیں

اور وہ حدیث ہمارے موقف پر واضح دلیل ہے وہ حدیث یہ ہے

«العلو للعلي الغفار» (ص75):

«مَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الصِّفَاتِ مِنْ طَرِيقِ آدَمَ بْنِ أَبِي إِيَاسٍ أَيْضًا حَدثنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى {خَلَقَ سبع سماوات وَمن الأَرْض مِثْلهنَّ} قَالَ فِي كُلِّ أَرْضٍ نَحْوَ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ // رُوَاته ثِقَات»

عجیب بات یہ ہے کہ حافظ ذہبی نے اد حدیث کے راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے لیکن بریلوی مناظر نے اس روایت کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے وہ روایت ملاحظہ فرمائیں

«العلو للعلي الغفار» (ص75):

«مَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الصِّفَاتِ مِنْ طَرِيقِ آدَمَ بْنِ أَبِي إِيَاسٍ أَيْضًا حَدثنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى {خَلَقَ سبع سماوات وَمن الأَرْض مِثْلهنَّ} قَالَ فِي كُلِّ أَرْضٍ نَحْوَ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ // رُوَاته ثِقَات»

دیکھیے اس روایت کے اخر میں صاف لکھا ہوا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے مگر بریلوی مناظر کو نظر نہیں ایا

ایک اور اعتراض کا جواب

اب اتے ہیں اس اصل روایت پر جس کو مناظر صاحب نے پیش کیا ہے پہلے حدیث دیکھ لیں

«العلو للعلي الغفار» (ص75):

«وَرُوِيَ عَن عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ مُطَوَّلا بِزِيَادَةٍ غَيْرَ أَنَّنَا لَا نَعْتَقِدُ ذَلِكَ أصلا فَقَالَ الْبَيْهَقِيّ أخبرنَا الْحَاكِم أنبأنَا أَحْمد بن يَعْقُوب الثَّقَفِيّ حَدثنَا عُبَيْدُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ {وَمِنَ الأَرْض مِثْلهنَّ} قَالَ سبع أَرضين وَفِي كُلِّ أَرْضٍ نَبِيٌّ كَنَبِيِّكُمْ وَآدَمُ كَآدَمِكُمْ وَنُوحٌ كَنُوحٍ وَإِبْرَاهِيمُ كَإِبْرَاهِيمَ وَعِيسَى كَعِيسَى // شَرِيكٌ وَعَطَاءٌ فِيهِمَا لِينٌ لَا يَبْلُغُ بِهِمَا رَدَّ حَدِيثِهِمَا وَهَذِهِ بَلِيَّةٌ تُحَيِّرُ السَّامِعَ كَتَبْتُهَا اسْتِطْرَادًا لِلتَّعَجُّبِ وَهُوَ مِنْ قَبِيلِ اسْمَعْ وَاسْكُتْ»

اس حدیث کا خلاصہ بیان کیا جا چکا ہے

چنانچہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ دو راویوں پر جرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں

کہ یہ دونوں راوی اتنے مجروح نہیں ہیں کہ ان کی پیش کردہ حدیث کو مردود قرار دیا جا سکے (کیونکہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے) اور اگے بطور مشورہ کے کہتے ہیں ان روایات کو بیان کرنے سے سکوت اختیار کرنا چاہیے

تو یہ بات بالکل صحیح ہے یہ وہی بات ہے جس کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما خود بیان کرتے تھے کہ اگر عام لوگوں کے سامنے اس حدیث کی تفسیر بیان کر دی جائے تو کوگ اس حدیث ہی کو جھوٹا قرار دے دیں گے

اور سکوت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ لوگوں کو سامنے ایسی احادیث بیان کرنا جو لوگوں کی محدود عقل سے بالاتر ہوں ممنوع ہیں ایسی احادیث کو پبلک میں بیان نہیں کرنا چاہیے جیسے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان حدیث کے اندر موجود ہے

«صحيح البخاري» (1/ 37):

127 - وَقَالَ عَلِيٌّ: «حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُونَ، أَتُحِبُّونَ أَنْ يُكَذَّبَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ؟»

لوگوں کو سامنے صرف ان چیزوں کا ذکر کیا جائے جن کو وہ سمجھ سکتے ہیں کیا اپ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے

ایک اور رخ سے الزامی جواب

حافظ ذہبی اپنی اسی کتاب میں متقدمین کا عقیدہ بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں

«العلو للعلي الغفار» (ص13):

«فإمَّا أَن تنطق بِعلم وَإِمَّا أَن تسكت بحلم»

یعنی اگر اپ کے پاس اگر علم ہے تو اپ ان امور میں کلام کر سکتے ہیں یا پھر اپ بالکل خاموشی اختیار کریں اور اگے اپنا مدعا بیان کرنے کے بعد کہ جو کچھ عقیدہ میں نے بیان کر دیا ہے یہ عقیدہ قران و سنت اور احادیث متواتر سے ثابت ہے اب اس میں کلام کرنا کفر کے مترادف ہے اور اس بات کو حدیث سے ثابت کیا ہے وہ حدیث ہم نقل کرتے ہیں

«العلو للعلي الغفار» (ص13):

«ودع المراء والجدال فَإِن المراء فِي الْقُرْآن كفر كَمَا نطق بذلك الحَدِيث الصَّحِيح»

حافظ ذہبی رحمہ اللہ یہ کہنا چاہتے کہ ہمارا بیان کردہ موقف اور بیانیہ قران کے نصوص سے ثابت ہے اور قران پاک میں جھگڑا کرنا یہ کفر کے مترادف ہے عجیب بات یہ ہے کہ حافظ ذہبی جس بات پر سکوت کرنے کا نہ صرف مشورہ دیتے ہیں بلکہ اس میں کلام کرنے کو کفر کے مترادف بھی قرار دیتے ہیں فاضل بریلوی نے حافظ ذہبی کے اس موقف اور عقیدہ کے خلاف کلام کرتے ہوئے کئی اوراق سیاہ کر چکے ہیں وہاں پر کوئی اعتراض نہیں

دیکھیے فتاوی رضویہ جلد نمبر 29

اور ہمیں مطلق سکوت کا حکم دے رہے ہیں جس کی صحیح توجیہ ہم اوپر بیان بھی کر چکے ہیں وہ ان کے ہاں قابل اعتراض ٹھہرتی ہے مشہور کہاوت ہے گڑ کھانا گلگلیوں سے پرہیز

لیجیے ایک شعر بھی ناظرین کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں

؎ نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے

نہ کھلتے راز سربستہ، نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

جمہور علمائے امت اور فاضل بریلوی کا معنی ختم نبوت پر بیانیہ اور فتوی تکفیر

فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان اپنی کتاب میں لکھتے ہیں

صراحۃً خاتم بمعنی آخر بتایا، متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اب تک تمام امت مرحومہ نے اسی معنی ظاہر ومتبادر وعموم استغراق حقیقی تام پر اجماع کیا

فتاوی رضویہ جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 109

یعنی خاتم النبیین لفظ کا معنی فقط بمعنی اخر ہے متواتر احادیث اور اجماع امت سے یہی ثابت ہے یعنی اگر کوئی شخص اس معنی کو برقرار رکھتے ہوئے بھی کوئی اور معنی کرے وہ شخص متواتر روایات اور اجماع کا منکر ہے ایک اور مقامات پر اس سے بھی زیادہ سخت الفاظ میں یوں اظہار فرماتے ہیں

مثل حدیث متواتر لانبی بعدی قطعاً عام اور اس میں مراد استغراق تام اور اس میں کسی قسم کی تاویل و تخصیص نہ ہونے پر اجماعِ امت خیر الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ، یہ ضروریات دین سے ہے اور ضروریاتِ دین میں کوئی تاویل یا اس کے عموم میں کچھ قیل وقال اصلا مسموع نہیں

فتاوی رضویہ جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 110

فاضل بریلوی کے تیز و تند قلم کی ضد میں انے والے اکابرین امت مسلمہ

اب اس فتوی کی ضد میں کون کون سی شخصیات اتی ہیں اس کی ایک طویل فہرست ہمارے پاس موجود ہے سر دست ہم ایسا حوالہ پیش کر دیتے ہیں جس کی تائید نہ صرف علماء دیوبند کرتے ہیں بلکہ علماء اہل حدیث کے ساتھ ساتھ جماعت اسلامی کے بعض اراکین اور بریلوی مذہب کے بعض اکابرین کی تائید بھی اس کو شامل ہے

قارئین پہلے وہ حوالہ پڑھ رہے ہیں

خاتم کے معنی مہر دیگر علماء نے بھی کئے ہیں اور حال ہی میں قرآن مجید کا جو ترجمہ مولانا محمود حسن صاحب دیو بندی کا شائع ہوا ہے اس میں بھی خاتم کے معنی درج ہیں اور خاتم النبیین کے معنی انہوں نے یہ لکھے ہیں کہ مہر ہیں تمام نبیوں پر میری رائے میں سیاق سباق عبارت سے یہی معنی درست معلوم ہوتے ہیں۔اس پر مدعا علیہ (یعنی قادیانیوں) کا یہ اعتراض ہو گا کہ پھر رسول اللہ ﷺ کا آخری نبی ہونا کہاں سے اخذ کیا جائے گااس کا جواب یہ ہے ایک تو رسول اللہ ﷺ کا آخری نبی ہونا ، احادیث سے اور امت کے اجماعی عقیدہ سے اخذ کیا جائے گا

فیصلہ مقدمہ مرزائیہ بہاول پور مصدرہ 7فروری1935 صفحہ نمبر520

فاضل جج محمد اکبر خان یہ کہنا چاہتے ہیں کہ قران مقدس کی ایت ختم نبوت کے سیاق و سباق سے خاتم النبیین کے یہ معنی کہ مہر ہیں تمام نبیوں پر درست معلوم ہوتے ہیں

قابل غور جملہ

پھر اگے خود ہی ایک اعتراض کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اگر قادیانی یہ اعتراض کریں کہ پھر اپ کا اخری نبی ہونا کہاں سے معلوم ہو گا تو اس کا جواب فاضل جج یہ دیتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخری نبی ہونا احادیث سے اور امت کے اجماعی عقیدے سے اخذ کیا جائے گا۔ناظرین کرام کیا فاضل جج محمد اکبر خان کو اس فیصلہ کے بعد بھی بریلوی اصول و ضوابط سے مسلمان ثابت کیا جاسکتا ہے ہر گز نہیں اور نہ ہی بریلوی اصولوں کے مطابق اس فیصلے کی تصدیقات کرنے والے علماء فتوی تکفیر سے بچ سکتے ہیں

لیجیے اس فیصلہ کی تصدیق کرنے والے ان علمائے کرام کی فہرست بھی ہم پیش کر دیتے ہیں

مقدمہ فیصلہ بہاولپور کی تصدیق کرنے والے علماء امت

(1) مولانا محمد اور لیس کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

(2) مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی لاہور

(3) حضرت مولانا شمس الحق افغانی

(4) علامہ احسان الٰہی ظہیر لاہور

(5) مولانا صاحبزادہ فیض الحسن آلو مہار شریف سیالکوٹ

(6) بریگیڈئر نذیر علی شاہ

مولانا سید احمد سعید کاظمی ملتان

(7) جناب آغا شورش کاشمیری لاہور

(8) مولانا مفتی مختار

(9) احمد نعیمی سیالکوٹ

(10) پیر طریقت مولانا محبوب الرحمٰن راولپنڈی

(11) جناب سردار عبدالقیوم صاحب صدر آزاد کشمیر

(12) مولانا عبدالحکیم راولپنڈی

(13) مولانا سید شمس الدین کوئٹہ

(14) مولانا سید عبدالقادر آزاد لاہور

(15) مولانا سید محمود احمد رضوی لاہور

(16) جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب لاہور

(17) مولانا محمد حسین نعیمی لاہور

(18) جناب میاں محمد اجمل قادری لاہور

(19) پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی ایم اے

(20) جناب محمد متین خالد لاہور

قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ اور عقیدہ ختم نبوت

یہ وہی مفہوم ہے جس کو قاسم العلوم والخیرات نے تحذیر الناس میں بیان فرمایا ہے بلکہ حضرت تو اس سے بڑھ کر قران مقدس

کی ایت مبارکہ سے بھی ختم نبوت زمانی کے مفہوم کو تسلیم کرتے ہوئے دیگر دو اور معانی بھی بیان کرتے ہیں اور پھر اس پر مستزاد یہ کہ ختم نبوت زمانی کو احادیث متواترہ اور اجماع امت سے بھی ثابت کرتے ہیں

سو اگر اطلاق اور عموم ہے، تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے؛ ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے۔ ادھر تصریحات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مثل

: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؛ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. أَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے، اس باب میں کافی کیوں کہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے، پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا۔ گو الفاظ مذکور بسند متواتر منقول نہ ہوں۔

ختم نبوت زمانی کا منکر کافر ہے:

(تحذیر الناس تصیف حجۃالاسلام الامام محمد قاسم النانوتوی بانی دار العلوم دیوبند صفحہ نمبر 30)

جمہور امت مسلمہ کی طرف سے معنی ختم نبوت اور اس کی تصدیق

المھند ایک ایسی دستاویز ہے جس پر جمہور علماء دیوبند کی تصدیقات ثبت ہیں

اور علمائے حرمین شریفین کی تقاریظ بھی موجود ہیں ہم اس سے بھی ختم نبوت کا معنی بیان کر دیتے ہیں اور اس کے بعد فاضل بریلوی کا فتوی پیش کریں گے کہ جو شخص کن حضرات کو مسلمان سمجھے ان کو اپنا پیشوا سمجھے ان کا حکم بھی وہی ہے یعنی کفر وارتداد

لیجیے وہ حوالہ پیش کیا جاتا ہے

پس آپ خاتم النبیین ہوئے ذاتا بھی اور زمانا بھی اور آپ کی جامعیت صرف زمانہ کے اعتبار سے نہیں ہے اس لیے کہ یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابقین کے زمانہ سے پیچھے ہے بلکہ کامل سرداری اور غایت رفعت اور انتہا درجہ کا شرف اسی وقت ثابت ہو گا جبکہ آپ کی خاتمیت ذات اور زمانہ دونوں اعتبار سے ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء ہونے سے آپ کی سیادت و رفعت نہ مرتبہ کمال کو پہنچے گی اور نہ آپ کو جامعیت فضل کلی کا شرف حاصل ہو گا

(المہند علی المفند صفحہ نمبر 48)

اس کتاب پر متعدد علماء دیوبند کی تصدیقات بھی موجود ہیں

علمائے اکابرین علمائے دیوبند کی تصدیقات

1) شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن.... م1339ھ

(2)حضرت مولانا میر احمد حسن صاحب امروہی.... م1330ھ

(3)حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی م1347ھ

(4)حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی م1362ھ

(5)حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری م1337ھ

(6) حضرت مولانا حکیم محمد حسن (برادر حضرت شیخ الہند) م1345ھ

(7)حضرت مولانا قدرت اللہ مراد آبادی

(8)حضرت مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی (برادر علامہ شبیر احمد عثمانی) م1348ھ

(9)حضرت مولانا محمد احمد (فرزندِ حضرت نانوتوی) م1347ھ

(10)حضرت مولانا غلام رسول مدرس دار العلوم دیوبند.... م1337ھ

(11)حضرت مولانا محمد سہول.... م1367ھ

(12) حضرت مولانا عبدالصمد

(13)حضرت مولانا حکیم محمد اسحاق نہوڑی دہلی

(14)حضرت مولانا ریاض الدین مدرسہ عالیہ میرٹھ

(15)حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی.... م1372ھ

(16)حضرت مولانا ضیاء الحق دہلی

(17)حضرت مولانا محمد قاسم دہلی

(18)حضرت مولانا عاشق الٰہی میر ٹھی م1360ھ

(19)حضرت مولانا سراج احمد سر دھنہ میر ٹھ

(20)مولانا قاری محمد اسحاق مدرسہ اسلامیہ میر ٹھ

(21)مولانا حکیم محمد مصطفٰی بجنوری

(22)حضرت مولانا محمد مسعود احمد گنگوہی (فرزندِ حضرت گنگوہی)

(23)حضرت مولانا محمد یحیٰی سہارنپوری.... م1334ھ

(24)حضرت مولانا کفایت اللہ گنگوہی مدرس مظاہر العلوم سہارنپور

علمائے حرمین شریفین و دیگر عرب علماء کے اسماء گرامی بھی پیش کیے جاتے ہیں

علمائے حرمین شریفین و دیگر عرب علماء کی تصدیقات

(1) حضرت مولانا شیخ محمد سعید بابصیل الشافعی.... م1330ھ

(2) شیخ احمد رشید الحنفی

(3) شیخ محب الدین المکی الحنفی

(4) شیخ محمد صدیق افغانی المکی

(5) شیخ محمد عابد مفتی المالکیہ.... م1340ھ

(6) شیخ محمد علی بن حسین المالکی.... م1367ھ

(7) شیخ مولانا مفتی سید احمد برزنجی شافعی

(8) شیخ رسوحی عمر

(9) شیخ ملا محمد خان البخاری الحنفی

(10) شیخ خلیل بن ابراہیم

(11) شیخ السید احمد الجزائری

(12) شیخ عمر بن حمدان المحرسی.... م1368ھ

(13) شیخ محمد العزیز الوزیر التونسی.... م1338ھ

(14) شیخ محمد مکی البرزنجی

(15) شیخ محمد السوسی الخیاری

(16) شیخ احمد بن المامون البلغیش.... م1348ھ

(17) شیخ محمد توفیق

(18) شیخ موسی کاظم بن محمد

(19) شیخ احمد محمد خیر الحاجی العباسی

(20) شیخ ابن نعمان محمد منصور

(21) شیخ معصوم احمد سید

(22) شیخ عبداللہ القادر بن محمد بن سودہ العرسی ولیہ

(23) شیخ محمد یٰسین

(24) شیخ ملا عبدالرحمٰن

(25) شیخ محمود عبدالجواد

(26) شیخ احمد بساطی

(27) شیخ محمد حسن سندی

(28) شیخ احمد ابن احمد اسعد

(29) شیخ عبداللہ

(30) شیخ محمد بن عمر الفلانی

(31) شیخ احمد ابن محمد خیر الشنقیطی المالکی المدنی

(32) حضرت شیخ سلیم البشری

(33) شیخ محمد ابراہیم القایانی

(34) شیخ سلیمان العبد

(35) شیخ سید محمد ابوالخیر ابن عابدین بن علامہ احمد بن عبد الغنی حسینی نقشبندی

(36) شیخ مصطفیٰ بن احمد الشطی الحنبلی

(37) شیخ محمود بن رشید العطار

(38) شیخ محمد البوشی الحموی

(39) شیخ محمد سعید الحموی

(40) شیخ علی بن محمد دلال الحموی

(41) شیخ محمد ادیب الحوارانی

(43) شیخ عبدالقادر

(43) شیخ محمد سعید

(10) شیخ محمد سعید لطفی حنفی

(44) شیخ حضرت فارس بن محمد

(45) شیخ مصطفیٰ الحداد

اب ہم اخر میں فاضل بریلوی کا وہ فتوی بھی پیش کر دیتے ہیں جس کو مان لینے کے بعد دنیا میں کوئی بھی اسلام کا نام لینے والا مسلمان باقی نہیں رہتا۔ فاضل بریلوی نے ختم نبوت کے جو معنی بیان کیے ہیں اس کو ضروریات دین میں سے شمار کیا ہے ضروریات دین سے اختلاف کرنے والوں پر کیا حکم مرتب ہوتا ہے خود فاضل بریلوی کی زبان سے سن لیجئے

کبرائے وہابیہ نے کھلے کھلے ضروریاتِ دین کا انکار کیا اور تمام وہابیہ اُس میں اُن کے موافق یا کم از کم اُن کے حامی یا اُنھیں مسلمان جاننے والے ہیں اور یہ سب صریح کفر ہیں

فتاوی رضویہ جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 435

اور اگر ایسے عقائد خود نہیں رکھتا مگر کبرائے وہابیہ یا مجتہدین روافض خذلہم اللہ تعالیٰ کہ وہ عقائد رکھتے ہیں انھیں امام و پیشوا یا مسلمان ہی مانتا ہے تو بھی یقینا اجماعا خود کافر ہے کہ جس طرح ضروریات دین کا انکار کفر ہے یونہی ان کے منکر کو کافر نہ جاننا بھی کفر ہے،

(فتاوی رضویہ جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 264)

یعنی فاضل بریلوی کے موقف سے اختلاف کفر وارتداد ہے اور جو شخص ان کو اپنا پیشوا مانتا ہے یا مسلمان مانتا ہے وہ شخص بھی فاضل بریلوی کے نزدیک کفر کا مرتکب بلکہ فریقین کے کفر میں شک کرنے والے بھی کافر ہیں ۔ قارئین کرام بتائیں اب پوری امت مسلمہ میں کوئی ایسا شخص بچ جاتا ہے جو فاضل بریلوی کے فتوی کی ضد میں نہ اتا ہو

ایک ضروری وضاحت

المہند کے حوالے سے ختم نبوت کے جو معنی بیان کیے گئے ہیں. بریلوی علماء اقرار کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ہی عقیدے ہیں

بریلویوں کا اقرار المہند کے عقائد بریلویوں کے عقائد کے موافق ہیں

علامہ احمد سعید کاظمی لکھتے ہیں

واقعہ یہ ہے کہ حُسَامُ الْحَرَمَیْن کے شائع ہونے کے بعد دیوبندی حضرات نے اپنی جان بچانے کے لیے اپنی عبارتوں میں خود قطع

و.بر ید کیا اور اپنے اصل عقائد چھپا کر علمائے عرب و عجم کے سامنے اہلِ سنت کے عقیدے ظاہر کیے جس پر علمائے دین نے تصدیق فرمائی

(الحق المبین غزالی زمان حضرت مولانا احمد سعید کاظمیصفحہ نمبر 4)

مفتی حسن علی رضوی.بریلوی لکھتے ہیں

مولانا خلیل انبیٹھوی نے اپنے خالص وہابیانہ عقائد کو چھپایا اور خلاف واقعہ اپنے عقائد سنیوں کے سے ظاہر کیے

(حسام الحرمین کی حقانیت صداقت ثقاہت صفحہ نمبر 4)

مولانا انس رضا قادری لکھتے ہیں

(دیوبندیوں نے المہند میں) سوالات و جوابات اہل سنت کے عقائد کے موافق ترتیب دیے

(حسام الحرمین اور مخالفین صفحہ نمبر 28)

.بریلویوں کے ایک اور محقق مولوی محمد ریاست علی لکھتے ہیں

ان (یعنی علمائے حرمین شریفین کو) اہل السنت والجماعت کے اپنے عقائد لکھ کر مہریں لگوائی

(التحقیقات صفحہ نمبر 11)

لہذا جو فتوی علماء دیوبند کے خلاف لگتا ہے یہ فتوی پھر.بریلوی علماء کے خلاف بھی لگ جائے گا پھر دنیا میں بھلا کوئی شخص مسلمان رہ سکتا ہے فیصلہ اپ خود کریں قاسم العلوم والخیرات کیا ختم نبوت زمانی کے منکر تھے ؟

ایک اخری الزام جو.بریلوی علماء لگاتے ہیں کہ قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نے ختم نبوت زمانی کا انکار کیا ہے بیجیے اس کا فیصلہ بھی ہم خود.بریلویوں کی کتاب سے پیش کر دیتے ہیں اور اس بحث کا اختتام کرتے ہیں

پیر محمد کرم شاہ صاحب لکھتے ہیں

لیکن مندرجہ ذیل اقتباسات پڑھنے کے بعد یہ کہنا درست نہیں سمجھتا کہ مولانا نانوتوی عقیدہ ختم نبوت کے منکر تھے کیونکہ یہ اقتباسات بطور عبارۃ النص اور اشارۃ النص اس امر یہ بلاشبہ دلالت کرتے ہیں کہ مولانا نانوتوی ختم نبوت زمانی کو ضروریات دین سے یقین کرتے تھے اور اس کے دلائل کو قطعی اور متواتر سمجھتے تھے انہوں نے اس بات کو صراحتہ سے ذکر کیا ہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ ولم کی

ختم نبوت زمانی کا منکر ہے وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے

آخر میں وہ رقمطراز ہیں۔

سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے ادھر تصریحات نبوی " انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے او کما قال

" جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے خاتم اس باب میں کافی۔ کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا گو الفاظ مذکور بسند تواتر منقول نہ ہوں سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہو گا جب تواتر عدد رکعات فرائض ووتر وغیرہ باوجودیکہ الفاظ حدیث مشعرہ تعداد رکعات متواتر نہیں۔ کا منکر کافر ہے ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہو گا

(تحذیر الناس میری نظر میں صفحہ نمبر 60)

نیز اس بحث کے بالکل اخر میں ہم مرزا قادیانی کا عقیدہ بھی پیش کر دیتے ہیں کہ اس نے دعوی نبوت بھی کیا اور اس کے ساتھ ساتھ معنی ختم نبوت جو اس نے بیان کی ہے وہ فاضل جج خان اکبر خان کی ہی تحریر سے اپ کو دکھا دیتے ہیں تاکہ انکار کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے

مرزا قادیانی دجال وکذاب کے نزدیک معنی ختم نبوت

فاضل جج محمد اکبر خان نے اپنے مشہور فیصلہ مقدمہ مرزائیہ بہاول پور مصدرہ 7 فروری 1935

(جس میں جناب محمد اکبر خان صاحب بی اے، ایل ایل بی ڈسٹرکٹ جج بہاول پور نے مرزائیت کو ارتداد قرار دے کر مسلمہ کا نکاح مرزائی سے فسخ فرمایا) میں مرزا قادیانی نے جو معنی ختم بیان کیے ہیں وہ معنی بیان کرتے ہوئے جج صاحب لکھتے ہیں

مدعا علیہ (قادیانیوں) کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کمال اتباع اور فیض سے نبوت کا مرتبہ عطاء ہو سکتا ہے اور خاتم النبیین کے معنی عام مسلمانوں کے اعتقاد کے خلاف یہ کرتا ہے کہ اللہ جل شانہ نے آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ ﷺ کو اضافہ کمال (یعنی جدید نبی بنانے کے لئے) مہر عطاء کی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اس وجہ سے آپ ﷺ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ ﷺ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ ﷺ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے بھلا کسی مسلمان کا یہ عقیدہ ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔

مولانا عبدالحیی لکھنوی رحمہ اللہ کے ایک فتوے کا ذکر اور اس کا منہ توڑ جواب

قارئین بریلوی مناظر نے حضرت مولانا عبدالحہ لکھنوی رحمہ اللہ کا ایک فتوی پیش کیا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا

اگر مراد اثبات مماثلت نبوی سے ماثلت جمیع صفات نبویہ ہے کہ صفت رسالت میں بھی ہو تو یہ قول کفریہ کیونکہ قرآن مجید میں خاتم النبین حضور صلی اللہ علیہ سلم کی صفت ہے،۔ پس دعوی کرنا دوسرے نبی کا مخالف نص قطعی کے ہے

فتاوی مولانا عبدالحیی لکھنوی

اس اعتراض کا تحقیقی جواب

ولانا عبدالحہ لکھنوی رحمہ اللہ کا فتوی بالکل درست ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور شخص کو خاتم النبیین قرار دینا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم والی جمیع صفات بمع رسالت کے اس میں ماننا یہ کفر ہے اور قاسم العلوم والخیرات الامام حضرت مولانا قاسم صاحب رحمہ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں مبعوث ہونے کے بعد نبوت کو اپ پر ختم سمجھتے ہیں پھر وہ اس فتوے کی ضد میں کیسے اسکتے ہیں

اس اعتراض کا الزامی جواب

اس کے جواب میں ہم نے فتاوی افریقہ سے فاضل بریلوی کا ایک ملفوظ پیش کیا تھا جو شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے متعلق تھا وہ عبارت دوبارہ دیکھ لیں

حضور پر نور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث کامل و نائب تام ہیں؛ آئینہ ذات ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع اپنی جمیع صفات جمال وجلال وکمال وافضال کے ان میں متجلی ہیں جس طرح ذات بر زیت احدیث مع جملہ صفات و نعوت جلالت آئینہ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تجلی فرما ہیں (فتاوی افریقہ)

یہ فتوی تو فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان پر لگتا تھا

اس کے جواب بریلوی مناظر نے یہ جواب دیا

(قارئین ! فتویٰ افریقہ میں کہیں بھی شیخ جیلانی رحمہ اللہ کو رسول اللہ ﷺ کا مثل تسلیم نہیں کیا گیا، بلکہ متجلی کے الفاظ ہیں، یہی بات شیخ عبد الحق نے اور علامہ عبد الوہاب شعرانی نے لکھی ہے۔ باقی اس کا مختصر جواب خود شیخ جیلانی نے دی اہے کہ :۔

ولائیت نبوت کا عکس ہے (بہجۃ الاسرار (ص 17)

بریلوی مناظر کا جواب مکمل ہو گا

اس جواب کا جواب الجواب

جی جناب مسئلہ الفاظ کا نہیں ہے

مسئلہ عبارت کے منطبق ہونے کا ہے کیونکہ فاضل بریلوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جمیع صفات مصطفیٰ بغیر کسی استثنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تسلیم کر رہے ہیں تو وہ کیسے حضور کے مثل نہ ہوئے

مزید دو حضرات کے حوالے پیش کرنے ہمارے لیے مضر نہیں کیونکہ اگر ان کی عبارات کا مستفاد یہی ہے اور مفہوم بھی یہی نکلتا ہے تو جناب جب فتوی اپ فاضل بریلوی پر لگائیں گے تو ان دو حضرات پر بھی فتوی لگا دینا کیونکہ ہم نے فقط الزامی طور پر اپ سے پوچھا تھا۔ باقی رہا فاضل بریلوی غوث جیلانی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں سمجھتے تھے یہ اپ کی غلط فہمی ہے

فاضل بریلوی تو غوث پاک کو اللہ تعالی کی مثل بھی سمجھتے تھے۔ یہ لیجیے حوالہ پڑھیں

اَحد سے احمد اور احمد سے تجھ کو

کُنۡ اور سب کُنۡ مُکُنۡ حاصل ہے یا غوث

حدائق بخشش

مولانا عبدالحیی لکھنوی کے ایک اور فتوے کا ذکر اور اس کا رد

.بریلوی مناظر نے مولانا عبدالحیی لکھنوی کی ایک اور عبارت نقل کی پہلے وہ عبارت دیکھ لیں

پس بناء علیہ اواخر انبیاء طبقات تحتانیہ پر اطلاق خواتم کا درست ہے۔اب یہاں تین احتمال ہیں:

(1) ایک یہ کہ خواتم طبقات تحتانیہ بعد عصر آں حضرت علیہ السلام کے ہوئے ہوں۔

(2) دوسرے یہ کہ مقدم ہوے ہوں۔

(3) تیسرے یہ کہ ہم عصر ہوں۔

احتمال اول بحدیث: لا نبی بعدی" وغیرہ باطل ہے

.بریلوی مناظر کی خیانت

.بریلوی مناظر نے اپنے مطلب کی عبارت نقل کرنے میں ہی عافیت سمجھی وہ پیراگراف جس سے ہمارے موقف کی وضاحت ہوتی تھی اور .بریلوی مذہب کا بطلان واضح ہوتا تھا وہ نقل ہی نہیں کیا ۔

قارئین کے سامنے ہم وہ پورا پیراگراف نقل کر دیتے ہیں تاکہ بات کی گہرائی تک پہنچنا اسان ہو جائے

پس اس امر کا اعتقاد کرنا چاہیے کہ خواتم طبقات باقیہ بعد عصر نبویہ نہیں ہوئے، یا قبل ہوے یا ہم عصر، اور بر تقدیر اتحاد عصر وہ متبع شریعت محمدیہ ہوں گے، اور ختم ان کا بہ نسبت اپنے طبقہ کے اضافی ہوگا، اور ختم ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عام ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہر گاہ کہ یہ امر ممہد ہو چکا۔ پس سمجھنا چاہیے کہ زید کو جس نے یہ عبارت، جو سوال میں مرقوم ہے لکھی ہر گاہ مماثلت سے انکار ہے اور صحت حدیث اور ثبوت تعدد خواتم طبقات تحتانیہ کا قائل ہے، مخالف اہل سنت کے نہیں ہے، نہ کافر ہے، نہ فاسق؛ بلکہ متبع سنت ہے؛

مگر ہاں اگر نبوت محمدیہ کو ساتھ اسی طبقہ کے خاص کرتا ہو، اور ہر ایک خاتم کو صاحب شرع جدید سمجھتا ہو، تو البتہ قابل مواخذہ کے ہے؛ کیوں کہ یہ امر خلاف نصوص وخلاف کلمات علماء معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر مجرد تعدد خواتم کا قائل ہو، اور ختم ہمارے رسول صلی علیہم کو حقیقی بہ نسبت جملہ انبیاء جملہ طبقات کے سمجھتا ہو، اور ختم ہر ایک خواتم باقیہ کو اضافی کہتا ہو، تو اس پر کچھ مواخذہ نہیں

ہے۔

وَاللہُ اَعْلَم بِالصَّوَابِ

حررہ راجی عفو ربہ القوی: ابوالحسنات محمد عبدالحیی۔۔۔۔۔

واقعی زید بوجہ اس تحریر کے کافر یا فاسق نہ ہوگا

وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ

کتبہ: ابوالمحیا" محمد نعیم غفرلہ

اصاب المجیب".

کتبہ ابوالجیش محمد مہدی عفااللہ عنہ الہادی

اور عدم تکفیر تفسیق و خروج پر علمائے دیوبند و سہارنپور اور گنگوہ اور الہ آباد اور آگرہ اور سورت نے اتفاق کیا

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى ذَالِكَ.

بریلویوں کو چیلنج.

کیا بریلوی مذہب کے مفتیان عظام و علماء کرام مذکورہ بالا فتوی کی من و عن تصدیق کر کے اپنے ہی اصول و ضوابط کی رو سے اپنا اور اپنے اکابرین کا ایمان ثابت کر سکتے ہیں

خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے ازمائے ہوئے ہیں

ٹائم قیامت کی صبح تک ہے

حجۃ الاسلام الامام مولانا محمد قاسم النانوتوی رحمہ اللہ بانی دارالعلوم پر اجرائے ختم نبوت کا الزام اور اس کا رد

.بریلوی مناظر نے جھوٹ کا سارا لیتے ہوئے یہ الزام لگایا کہ حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کا یہ عقیدہ تھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بعد بھی انبیاء کا بالفعل وجود مانتے ہیں اس کا جواب ہم کئی بار دے چکے ہیں تو اس کے جواب میں یہ ایت تلاوت کرنا ہی مناسب ہے

لَوْ لَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ

امام کورانی اور بریلوی

ہم نے کہا تھا کہ امام کورانی خاص علم قیامت کے قائل نہین اور ان پر فتوی بھی بریلویوں کے گھر سے دکھایا تھا کہ از رائے بریلوی مذہب کورانی صاحب کافر ہیں۔

اس بریلوی مناظر نے بزعم خود امام کورانی کی کتاب کا حوالہ دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ وہ علم غیب کے قائل تھے ۔پھر کہا ہمارے نزدیک علم ماکان ومایکون مختلف فیہ مسئلہ ہے۔اور حوالہ کاظمی صاحب کی کتاب کا دیا۔

دیوبندی جواب

اول تو پیش کردہ عبارت کا تعلق علم غیب سے ہے ہی نہیں اطلاع علی الغیب اور چیز ہے علم غیب اور چیز۔ پھر فریق مخالف کو اپنی کتاب کا حوالہ پیش کرنا بریلوی اسولوں سے حماقت و جہالت ہے۔

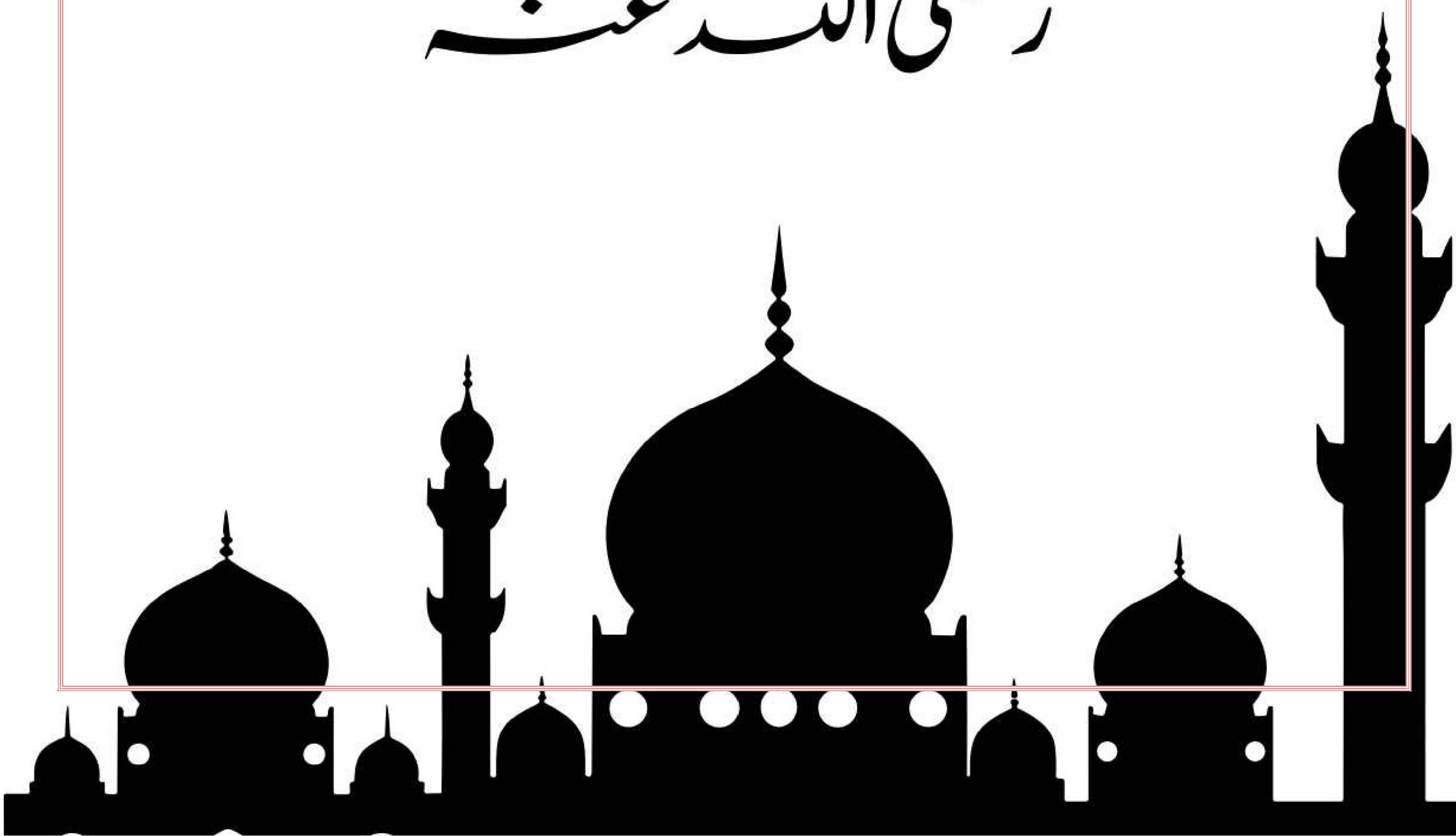
نیز ہم نے فتوی ہی آپ کے گھر کا دکھایا تھا کہ جو کسی ایک لمحے کے لیے بھی نبی سے کسی چیز کے علم کی نفی کرے اس کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی کا عقیدہ توحید ہی ناقص ہے۔ لہذا اس کے مقابل ایک متضاد بات آپ نے کاظمی سے دکھا کر یہ ثابت کر دیا کہ اس عقیدہ میں بریلوی علما کا اختلاف ہے۔اور عقیدہ کیسے مسیلہ میں تضاد شیطانی مذہب کی دلیل ہے نہ کہ رحمانی مذہب کی۔ (مجلّہ کلمہ حق)

لہذا یہ بھی لگے ہاتھوں ثابت ہوا کہ بریلوی اصولوں سے ان کا مذہب رحمانی نہیں شیطانی ہے۔

اثر ابن عباس کی تصحیح پر اہل بدعت اور اہل سنت کے درمیان ہونے والے مناظرہ کی مکمل روئیداد

بنام

مناظرہ اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ



کتاب کا نام : مناظرہ اثر ابن عباس رضی اللہ عنھما

صفحات : ۱۰۶

دیوبندی مناظر : مفتی احمد حسن صاحب دامت برکاتھم

بریلوی مناظر : مولانا حذیفہ مدنی

دیوبندی صدر مناظر : مفتی احمد حسن صاحب

بریلوی صدر مناظرہ : تیمور رانا صاحب

مناظرہ اثر ابن عباس رضی اللہ عنھما

بریلوی:

مفتی صاحب کو خوش آمدید

بہت عرصے بعد جناب تشریف لائے موضوع تحذیر الناس ہے اس پہ علامہ حذیفہ مدنی صاحب اپنا دعویٰ رکھیں گے آپ اپنا جواب دعویٰ مگر اس سے قبل چند مبادیات طے کرنا لازم ہے

دیوبندی:

جی اپ مبادیات پیش کریں اور میں بھی کچھ عرض کرتا ہوں

بریلوی:

1. گفتگو تقریری
2. دو منٹ کی وائس ہو گی اس سے زائد نہیں
3. دو گھنٹے کا مناظرہ ہو گا
4. گالم گلوچ سے پرہیز ہو گا
5. حوالہ کا سکین دینا ہو گا
6. موضوع سے فرار شکست متصور ہو گا البتہ موضوع سے متعلقہ کسی بحث کی ضمناً گفتگو ہو سکتی ہے
7. آہ چاہیں گے تو ایک بندی آپ کی طرف سے ایڈ من ہو گا لیکن بولے گا اس کے علاوہ آپ کسی کو آید من نہیں بنائیں گے
8. وقت آپ بتائیں گے
9. دن کل کا ہو گا
10. مزید آپ نے جو کہنا ہے عرض فرمادیں

11. 10۔ایک اہم چیز کہ گفتگو مناظرین اول تا آخر خود کریں گے نمائندہ والی بات کرنے سے پرہیز کیا جائے گا اس طرح مناظرہ سبوتاژ ہوتا ہے۔

دیوبندی مناظر:

1 میری طرف سے گفتگو تحریری ہوگی

2 مبادیات پر سیر حاصل گفتگو کے بعد مناظرے کا دورانیہ تین گھنٹے تک ہوگا

اصل موضوع پر گفتگو سے پہلے ایک ضمنی اور ضروری گفتگو اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق ہوگی

بریلوی مناظر:

مفتی صاحب تحریری مناظرہ کرنا ہے تو پھر اس کے لئے ٹرمز رکھ لیں یعنی 6 ٹرمز یا 5 ٹرمز۔۔۔اور اس میں پھر ایک شرط یہ بھی ہوگی کہ جواب چوبیس گھنٹے کے اندر دینا ہوگا مصروفیت ہوگی تو 24 گھنٹے کے اندر بتانا ہے وگرنہ شکست متصور ہوگی

دیوبندی مناظر:

ضمنی گفتگو موضوع اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما پر فریقین کی ارا اور سیر حاصل بحث ہونا ضروری ہے

بریلوی مناظر:

اثر ابن عباس کیونکہ موضوع کا حصہ ہے اس لئے دوران گفتگو ہی بحث ہوگی تحذیر الناس کی متنازعہ عبارات کیونکہ اسی اثر کے تناظر میں ہیں اس لئے وہ خود بخود ہی زیر بحث آئے گا اس لئے تو کہا کہ اصل گفتگو کے ساتھ ضمنی مباحث بھی چھیڑیں جا سکتے ہیں

دیوبندی مناظر:

پھر اس صورت میں گفتگو کی دورانیہ سات دن تک ہو سکتا ہے۔

بریلوی مناظر:

امکان تو ہے لیکن جلدی بھی ختم ہو جائے گا اور دیر بھی ہو سکتی ہے لیکن سیر حاصل بحث ہو جائے گی اور ایک قیمتی دستاویز تیار

ہو گی جسے دونوں مناظرین کی رضامندی سے بندہ ناچیز ایک جگہ یکجا کر دے گا اور دونوں کو پی ڈی ایف فائل دیں گے تاکہ وہ اپنے مطابق شائع کر سکیں۔

دیوبندی مناظر:

مکتبہ شاملہ سے میں حوالہ جات پیش کروں گا کسی حوالے پر چیلنج کی صورت میں اصل کتاب سے حوالہ بھی دیا جا سکتا ہے ڈیجیٹل حوالہ بھی چل سکتا ہے۔

نہیں پہلے اسی اثر کے متعلق گفتگو مکمل کی جائے

بریلوی صدر مناظر:

جی بہتر ہے ہماری طرف سے

مناظر: جناب علامہ ابن علامہ مقرر شیریں بیان جناب حذیفہ مدنی ہونگے

حضرت تحذیر الناس کا موضوع اثر ابن عباس نہیں بلکہ اثر ابن عباس کی وہ تشریح ہے جو جناب دیوبند کے قاسم العلوم نے کی ہے۔

مبارک علی رضوی:

اور معاون یہ ناچیز ہو گا آپ اپنے صدر مناظر اور معاونین کا اعلان کر سکتے ہیں

دیوبندی مناظر:

موضوع ہو یا تشریح تحذیر الناس لکھنے کی وجہ یہی حدیث بنی لہذا اس پر پہلے بحث ہونا ضروری ہے

بریلوی مناظر:

حضرت دونوں باتیں ساتھ ساتھ چلائی جا سکتی ہیں آپ بھی خوش رہیں ہمارا مناظر تحذیر الناس پہ بحث سے قبل اثر ابن عباس پہ بات کرے گا پس منظر بتائے گا اور پھر وہ تحذیر الناس پہ آ جائے گا۔۔۔یہی تحریر کی ترتیب ہو گی۔۔۔۔

دیوبندی مناظر:

حالات کی کشیدگی کی وجہ سے صدر یا معاونین مجھے نہ ملے تو پھر بھی گفتگو جاری رہے گی

بریلوی مناظر:

جی بہتر آپ کی مرضی ہے لیکن اگر کوئی صدر ہو جو آپ کی جانب سے حالات پہ نظر رکھے تو بہتر و گرنہ یہ کام آپ خود کر سکتے ہیں۔

بریلوی مناظر:

پھر ٹرمز محدود کر لیں 2 یا 3 ۔۔۔کیونکہ ہار کوئی نہیں مانتا اور صرف اثر ابن عباس سے وہ فائدہ نہیں ہو سکتا کیونکہ ہم آپ سے اختلاف اثر ابن عباس کی وجہ سے نہیں رکھتے بلکہ اس کی اس متنازعہ تشریح کی وجہ سے اختلاف رکھتے ہیں جو جناب نانوتوی صاحب نے فرمائی ہے۔

دیوبندی مناظر:

میری جانب سے کیا حالات خراب ہونے ہیں میں اکیلا ہی ہوں اور اکیلا ہی یہاں سے چلا جاؤں گا بریلویوں کا گروپ ہے اور دیوبندی مجھے اس گروپ میں کوئی نظر آیا نہیں جس کو کم از کم میں جانتا ہوں

بریلوی مناظر:

آپ جسے چاہیں شامل کریں مگر بد تہذیبی نہ کرے آپ بس اپنے صدر کے علاوہ کسی کو ایڈمن نہیں بنائیں گے

دیوبندی مناظر:

چلیں اپ علی سبیل التنزل صحیح تشریح بھی فرما کر ناظرین کے لیے اطمینان کا سامان پیدا کریں گے۔

بریلوی مناظر:

بھائی ٹھیک ہے وہ تو دوران گفتگو بات ہو گی لیکن پہلی 3 ٹرمز میں اثر ابن عباس زیر بحث آئے گا اور باقی 4 ٹرمز میں تحذیر الناس

یہ بات ہو گی۔

دیوبندی مناظر:

اگر اپ کی اجازت ہو تو میں اثر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پر اپنی گفتگو شروع کروں؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو اگر اپ لوگ جھوٹا ثابت کر دیتے ہیں تو پھر ہو سکتا ہے اگلی گفتگو کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو

بریلوی مناظر:

مگر تحذیر الناس تو صفحہ ہستی پہ موجود ہے۔۔۔اور اس کی متنازعہ عبارات بھی۔۔تو اگر یہ اثر بے اثر ثابت ہو جائے تو کیا آپ تحذیر سے بھی دسبردار ہو جائیں گے؟

اثر ابن عباس میں آپ مدعی ہیں اور تحذیر میں ہم۔۔۔دعویٰ رکھیں اس کے بعد ہمارے مناظر تنقیحات اور جواب دعویٰ رکھیں گ پھر آپ پہلی ٹرم شروع کر دیجئے گا

دیوبندی مناظر:

اصل مناظرہ شروع ہو چکا ہے

میرا دعوی یہ ہے

اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے اور اس حدیث کے صحیح ثابت ہونے کے ساتھ ہی تحذیر الناس پر جملہ اشکالات اور اعتراضات خود بخود ہی ختم ہو جائیں گی

بریلوی مناظر:

جواب دعویٰ

اثر ابن عباس سنداً درست نہیں اور اس کا ظاہر آیت خاتم النبیین کے خلاف ہے اور تحذیر الناس میں درج تشریح کا نتیجہ خاتم النبیین کے معنیٰ آخری نبی کا انکار ہے جبکہ اس کی ایسی تشریح ممکن ہے جس سے تطبیق ہو سکے۔۔

دیوبندی مناظر دلیل نمبر ایک:

«المستدرك على الصحيحين» (2/ 535):

3822 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ غَنَّامٍ النَّخَعِيُّ، أَنْبَأَ عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّهُ قَالَ: {اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ} [الطلاق: 12] قَالَ: سَبْعَ أَرَضِينَ فِي كُلِّ أَرْضٍ نَبِيٌّ كَنَبِيِّكُمْ وَآدَمُ كَآدَمَ، وَنُوحٌ كَنُوحٍ، وَإِبْرَاهِيمُ كَإِبْرَاهِيمَ، وَعِيسَى كَعِيسَى «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ»

[التعليق - من تلخيص الذهبي]3822 - صحيح

اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما دو عظیم محدثین: اِبو عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم النیسابوری

«هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ»

اور اس کے نیچے امام ذہبی [التعلیق - من تلخیص الذہبی]3822 - صحیح

دونوں حضرات صحیح قرار دے رہے ہیں

" حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

«اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ) (الطلاق : 12)»

" اللہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کی برابر زمینیں۔" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں فرماتے ہیں: سات زمینیں ہیں اور ہر زمین میں تمہارے نبی کی طرح ایک نبی ہے اور تمہارے آدم کی طرح

ایک آدم ہے اور نوح کی طرح ایک نوح ہے اور ابراہیم کی طرح ایک ابراہیم ہے اور عیسیٰ کی طرح ایک عیسیٰ ہے۔

☆☆ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم نے اسے نقل نہیں کیا۔"

امام ذہبی نے بھی اس کو صحیح قرار دیا ہے

بریلی مناظر کی طرف سے اعتراض.

عرض ہیکہ یہ روایت سند درست نہیں اس میں امام حاکم ہیں جن کے متعلق حبیب اللہ ڈیروی لکھتے ہیں:۔

امام حاکم کثیر الغلط ہیں مستدرک میں انہوں نے کافی غلطیاں کی ہیں بعض دفعہ ضعیف بلکہ موضوع حدیث کو صحیح علی الشرط الشیخین کہہ دیتے ہیں

(نور الصباح ص 62-63)

اور سرفراز صاحب لکھتے ہیں:

اصول حدیث میں اس امر کی صراحت ہیکہ کثیر الغلط، کثیر الوہم ہونا جرح مفسر ہے اور ایسے راوی کی حدیث مردود روایتوں میں شامل ہے (احسن الکلام ج 2 ص 95)

پھر یہ اثر خود علماء دیوبند کے نزدیک شاذ اور نا قابل اعتبار ہے، سلیم اللہ خان دیوبندی لکھتے ہیں:

''جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے...تو محدثین کے اصول سے یہ روایت شاذ ہے، قابل اعتبار اور صحیح نہیں شمار کی گئی''

(کشف الباری عما فی صحیح البخاری، جزء بدء الخلق ص ۱۱۲)

ادریس کاندھلوی دیوبندی لکھتے ہیں:

''امام بیہقیؒ نے ابن عباسؓ کی اس روایت کے راویوں کے معتبر ہونے کے باعث اسناد کو قابل اعتبار تو کہا مگر محدثین و اصولیین کے ایک مسلمہ قانون کے پیش نظر کہ یہ حدیث دیگر احادیث معروفہ کے خلاف ہے اس وجہ سے شاذ اور معلول ہے اور احادیث

شاذ کو محدثین نے حجت نہیں سمجھا"

(معارف القرآن ج۸ ص۱۶۰، مکتبہ الحسن، لاہور۹)

دیوبندی مناظر کی طرف سے دلیل نمبر 2

«المستدرك على الصحيحين» (2/ 535):

3823 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، فِي قَوْلِهِ عز وجل: " {سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ} [الطلاق: 12] قَالَ: فِي كُلِّ أَرْضٍ نَحْوُ إِبْرَاهِيمَ «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ» [التعليق - من تلخيص الذهبي]3823

على شرط البخاري ومسلم

اس روایت کو بھی: ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسابوری اور امام ذہبی رحمہ اللہ دونوں نے

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ»

[التعليق - من تلخيص الذهبي]3823 - على شرط البخاري ومسلم

ترجمہ:

" حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما:

«سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ (الطلاق : 12)»

کے بارے میں فرماتے ہیں: ہر زمین میں ابراہیم کی طرح (ایک ابراہیم بھی) ہے۔

☆☆ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔"

یہ مستدرک حاکم کی ایک اور حدیث پیش کی ہے اس حدیث کو بھی دونوں محدثین امام حاکم اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ صحیح الاسناد

قرار دے رہے ہیں۔

جس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ صحیح الاسناد کہہ رہے ہیں اپ مولانا حبیب اللہ ڈیروی صاحب سے اسی حدیث کا ضعیف ہونا ثابت کریں ورنہ مولانا حبیب اللہ ڈیروی صاحب کے اصول سے پوری مستدرک حاکم ضعیف اور موضوع ثابت ہو جائے گی مولانا حبیب اللہ ڈیروی صاحب کا اصول اپنی جگہ صحیح ہے دیگر محدثین نے بھی اس اصول کو بیان فرمایا ہے مگر اس حدیث پر وہ صادق نہیں آتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ مولانا حبیب اللہ صاحب ایک دوسری روایت کے متعلق یہ بحث کر رہے ہیں

اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ کی تنقید بھی بیان کر رہے ہیں

اور یہاں معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے حافظ ذہبی رحمہ اللہ اسی حدیث کو صحیح قرار دے رہے ہیں

.بریلوی صدر مناظر کی طرف سے مداخلت

بطور صدر مناظر میں آپ کو یہ یاد دلا دوں کہ جب آپ کے فریق مخالف نے صاحب مستدرک پہ جرح پیش کی ہے تو آپ بار بار انہی کی کتاب سے حوالہ نہ دیں بلکہ صاحب مستدرک ابو عبداللہ پہ کی گ ئی جرح کا جواب دیں۔

دیوبندی مناظر کی طرف سے جواب

میں نے ایک اور حدیث پیش کی ہے تاکہ جب اپ حضرات کی طرف سے جب کوئی جواب دیا جائے تو دونوں حدیثوں کا جواب دیا جائے ابھی تیسری حدیث بھی میں پیش کرنے لگا ہوں

.بریلوی صدر مناظر کی طرف سے پھر مداخلت

آپ مستدرک سے چاہے پانچ احادیث اسی متن کی پیش کریں جب صاحب مستدرک پہ آپ کا فریق مخالف جرح کر رہا ہے تو ان کی جرح کا جواب دیے بغیر اسی دھن میں مگن رہنا غلط ہے۔

دیوبندی مناظر کا جواب

جی روایات پیش کرنے کے بعد اس جرح کا میں جواب بھی عرض کروں گا تھوڑا انتظار کریں باقی بات صبح ہو گی انشاء اللہ

بریلوی صدر مناظر کی طرف سے تیسری بار مداخلت

پہلے جرح کا جواب دیں پھر روایات لگایں۔میں تیسری بار اس طرف آپکی توجہ دلا رہا ہوں۔اب یہ غلطی دوبارہ نہ ہو۔۔

دیوبندی مناظر کی طرف سے تیسرا حوالہ

«فضائل القرآن لابن الضريس» (ص26):

3 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: " خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ، وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ قَالَ: «لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ بِتَفْسِيرِهَا لَكَفَرْتُمْ، وَكُفْرُكُمْ تَكْذِيبُكُمْ بِهَا»

«فتح الباري» لابن حجر (6/ 293 ط السلفية):

«وروى ابن أبي حاتم من طريق مجاهد، عن ابن عباس قال: لو حدثكم بتفسير هذه الآية لكفرتم وكفركم تكذيبكم بها» سنده حسن

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

اگر میں قران مقدس کی اس ایت (اللہ الذی خلق سبع سماوات و من الارض مثلھن) کی تفسیر بیان کر دوں تو اپ لوگ کافر ہو جاؤ اور تمہارا کفر اس ایت کی تفسیر کا انکار کرنا ہے

لیجیے میں نے اپنے دعوی پر تیسری حدیث پیش کرتی ہے

ضروری نوٹ

میں نے ابھی تک تین احادیث پیش کی ہیں مجموعی طور پر ان کو محدث امام حاکم حافظ امام ذہبی اور حافظ ابن حجر تینوں حضرات

صحیح الاسناد قرار دے چکے ہیں۔

مستدرک حاکم کی پیش کردہ روایت پر جرح کا تحقیقی جواب

حافظ ذہبی رحمہ اللہ اور دیگر محدثین نے امام حاکم رحمہ اللہ پر ایک روایت کے ضمن میں جرح کی ہے

«لسان الميزان - ت أبي غدة» (8/ 508):

«أخوك إلياس يقرئك السلام فأتيت النبي ﷺ»

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت الیاس علیہ الصلاۃ والسلام کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملاقات ہوئی ہے

اسی حدیث کے متعلق حافظ ذہبی لکھتے ہیں

«الفوائدالمجموعة» (ص496):

«قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد، وقال الذهبي: أفما استحيى الحاكم من الله؟ يصحح مثل هذا، وقال في تلخيص المستدرك: هذا موضوع، قبح الله من وضعه، وما كنت أحسب أن الجهل بالحاكم يبلغ إلي أن يصحح مثل هذا، وهو مما افتراه يزيد بن يزيد البلوي»

اور حافظ زیلعی حنفی بھی یہی لکھتے ہیں

«نصب الراية» (1/ 351):

«قَالَ الذَّهَبِيُّ فِي مُخْتَصَرِهِ: أَمَا اسْتَحَى الْحَاكِمُ يُورِدُ فِي كِتَابِهِ مِثْلَ هَذَا الْحَدِيثِ الْمَوْضُوعِ، فَأَنَا أَشْهَدُ بِاَللَّهِ، وَاَللَّهِ إنَّهُ لَكَذِبٌ»

کیا میں اپنے فریق کے مخالف مناظر سے جسارت کرتے ہوئے یہ بات پوچھ سکتا ہوں۔

کیا امام حاکم رحمہ اللہ کے پیش کردہ ہر اس روایت کو جس کو انہوں نے اپنی مستدرک میں نقل فرمایا ہے جھوٹا اور من گھڑت قرار دے دیا جائے ؟خواہ امت مسلمہ کے بڑے عظیم محدثین اور ناقدین حافظ ذہبی اور حافظ ابن حجران کو صحیح قرار دیں جیسا کہ میں نے کچھ حوالہ جات پیش کر دیے اور کچھ مزید توثیق پیش کرنا باقی ہے۔

مستدرک حاکم کی پیش کردہ روایت کا الزامی جواب

مولانا احمد رضا خان بریلوی اپنی کتاب فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں

اگر کہئے کہ امام ترمذی نے جو اس حدیث کی تحسین کی__ اقول: ائمہ ناقدین نے امام ترمذی پر اس بارے میں انتقادات کئے ہیں اور وہ قریب قریب ان لوگوں میں ہیں جو تصحیح و تحسین میں تساہل رکھتے___ امام عبد العظیم منذری کتاب الترغیب میں فرماتے ہیں: انتقد علیہ الحفاظ تصحیحہ لہ بل و تحسینہ ۵؎۔ حفاظ نے ان کی تصحیح پر بلکہ تحسین پر بھی تنقید کی ہے۔

[فتاوی رضویہ جلد نمبر 22 صفحہ نمبر 289]

یہ جرح بالکل وہی ہے جو امام حاکم کے ضمن میں پیش کی گئی ہے

میرا ایک معصومانہ سا سوال ہے کیا اس جرح کو سامنے رکھتے ہوئے سنن ترمذی کی تمام روایات کو موضوع اور ضعیف ثابت کیا جائے تو پھر ان تمام مستدلات کو بھی ضعیف کہنا پڑے گا جن سے فقہائے احناف نے استدلال کیا ہے

مثال کے طور پر ترک رفع یدین کی حدیث جس کو امام ترمذی نے حسن کہا قرار دیا ہے

پس جو جواب اپ کا ہوگا وہی جواب میرا ہوگا

مذکورہ بالا روایت کو ہم نے پیش کیا تھا

امام حاکم اور امام ذہبی دونوں نے اس روایت کو صحیح الاسناد قرار دیا ہے

لیجیے ایک تیسرا حوالہ بھی حاضر خدمت ہے

حافظ ابن حجر نے بھی اسی حدیث کو صحیح الاسناد قرار دیا ہے

«فتح الباري» لابن حجر (6/ 293 ط السلفية):

«رواه ابن جرير من طريق شعبة، عن عمرو بن مرة، عن أبي الضحى عن ابن عباس في هذه الآية: {ومن الأرض مثلهن} قال: في كل أرض مثل إبراهيم، ونحو ما على الأرض من الخلق، هكذا أخرجه مختصرا وإسناده صحيح»

اپ کے پیش کردہ اعتراضات میں سے صرف دو اعتراضات کا جواب دینا باقی ہے

ایک یہ ہے کہ یہ قول شاذ ہے

اور ایک معارف القران کے حوالے کا جواب

ناشتہ کے بعد اس پر بھی کچھ عرض کرتا ہوں

شاذ والے اعتراض کا تحقیقی جواب

شاذ کی دو قسمیں ہیں

1 اپنے سے زیادہ اوثق راوی کی مخالفت

2 ثقہ راوی کا تفرد

اور مذکورہ بالا حدیث جو ہم نے پیش کی ہے وہ دوسری قسم کی قبیل سے ہے لہذا یہ اعتراض بھی ختم ہوا

اگر فریق مخالف اس کو پہلی قسم قرار دیتے ہیں تو ان کو یہ بات قران وسنت سے ثابت کرنی پڑے گی کہ نہ تو سات زمینوں کا وجود ہے اور نہ ہی اس میں کسی مخلوق کا وجود ہے اور اس حدیث کو زیادہ اوثق راویوں سے ثابت کرنا پڑے گا

یہ چیلنج قیامت کی صبح تک برقرار رہے گا

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے ازمائے ہوئے ہیں

لیجیے محدثین کے حوالہ جات بھی پڑھ لیجیے

«مقدمة ابن الصلاح = معرفة أنواع علوم الحديث - ت عتر» (ص77):

«وَذَكَرَ الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَنَّ الشَّاذَّ هُوَ الْحَدِيثُ الَّذِي يَتَفَرَّدُ بِهِ ثِقَةٌ مِنَ الثِّقَاتِ، وَلَيْسَ لَهُ أَصْلٌ بِمُتَابِعٍ لِذَلِكَ الثِّقَةِ»

«دورة تدريبية في مصطلح الحديث» (9/ 9 بترقيم الشاملة آليا):

«فالحديث الشاذ هو: حديث الثقة الذي خالف فيه من هو أوثق منه أو خالف فيه من هو أكثر عدداً منه.

وأما مخالفة الضعيف للثقة فيطلق على مخالفة الضعيف المنكر، وحديث الثقة يطلق عليه المعروف.

وإذا تفرد الثقة بحديث فلا يطلق عليه شاذ، وإنما يطلق عليه حديث صحيح، يُعمل به في العقائد والأحكام وسائر أمور الإسلام.

وإذا كان هذا الراوي من الحفاظ الضابطين المتقنين فلا شك أنه حديث صحيح، وإذا كان ينزل عن مرتبة التوثيق وتمام العدالة والضبط إلى مرتبة الصدق والأمانة فهو حديث حسن»

حضرت مولانا اندریس کاندھلوی رحمہ اللہ کا یہ فرمان ان کی ذاتی رائے ہے جمہور علماء دیوبند کی ارا کو ہم اگلی ٹرم میں پیش کریں گے اور الزامی حوالہ جات بریلوی علماء کے کتب سے بھی پیش کریں گے۔

.بریلوی صدر مناظر کی طرف سے مداخلت

بطور صدر مناظر میرے کچھ فرائض ہیں۔لہٰذا مفتی احمد حسن صاحب ! میں آپ کو یاد دلا دوں کہ آپ کا دعوی تھا، اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے، مگر یہ جو روایت آپ نے لگائی ی اسکا اس اثر کی سند کی تصحیح سے کچھ تعلق نہیں۔

یہ بات ایک طالب علم بھی جانتا ہے کہ جب بات سند کی تصحیح و تضعیف کی ہوتی ہے تو گفتگو اسکے رجال پہ ہوتی ہے اور دوسرا طریقہ اقوال محدثین کو نقل کرنا ہے۔آپ ان دونوں سے ہٹ کر کونسا نیا طریقہ ایجاد کررہے ہیں جو اصول محدثین کے خلاف ہے۔

آپ ٹریک سے ہٹیں مت۔

✍ مبارک علی رضوی۔

دیوبندی مناظر کی طرف سے جواب

جناب صدر صاحب اپ صرف اتنی بات کر سکتے ہیں کہ اپ موضوع سے ہٹ رہے ہیں یہ سارے کام مناظر صاحب کے ہیں اور یہ حدیث جو میں نے پیش کی ہے اس کا موضوع کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے

قران مقدس کی آیت کی وہی تفسیر ہے جو اوپر میں نے بیان کی ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اسی خدشے کا اظہار کر رہے ہیں کہ جو شخص اس تفسیر کا انکار کرے گا وہ قران مقدس کی اس ایت کو جھٹلانے والا ہوگا اب اپ حضرات کی مرضی ہے چاہے .بریلوی حضرات قران پاک کو مانیں یا قران مقدس کا انکار کر دیں

.بریلی صدر مناظر کی طرف سے پھر مداخلت

آپ اپنے دعوی کی دلیل نقل کریں اور آپکا دعوی اثر ابن عباس کی سند کی تصحیح کا ہے۔رہا تعلق اس روایت کا، تو اسے پیش کرنا سود مند نہیں کہ اولا اسکا آپکے دعوی سے کچھ تعلق نہیں ثانیا یہ روایت موضوع کی مناسبت سے بھی مفید نہیں۔

آپ کو ٹریک پہ رکھنا میری ذمہ داری ہے۔اور آپ گزارشات پہ فوکس کریں اور موضوع سے ادھر ادھر ہٹیں مت۔اور رہا آپ کی اس روایت کا تعلق تو اس سے عیاں ہے کہ انہوں نے اسکی تفسیر بیان ہی نہیں کی اس خدشہ کے پیش نظر۔

دیوبندی مناظر کا جواب

جی یہی تو میں عرض کر رہا ہوں ایک جگہ انہوں نے خدشے کا اظہار فرمایا۔اور دوسری طرف اس بات کا بھی امکان ہے کہ مومن کے نور بصیرت سے ان کو اس بات کی خبر ہو گئی ہو کہ اخری زمانے میں .بریلوی حضرات اس کا انکار کریں گے اور جو شخص اس کی تفسیر بیان کرے گا اس پر کفر کا فتوی لگائیں گے۔اس لیے انہوں نے اپنی زندگی میں تفسیر بیان کر دی تھی

ضروری تنبیہ

آپ مسلسل غیر ضروری مداخلت کر رہے ہیں اگر آپ نے ابھی مداخلت کی تو بحث کو ختم کر دیا جائے گا

ضروری نوٹ

آپ نے اپنے ذہن میں جو دست و گریباں بنا کر رکھا ہوا تھا کہ مفتی صاحب وہ پیش کریں گے

آپ کے لیے یہی ایک دست و گریباں ہی کافی ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس ایت کی ایک تفسیر ایسی بھی ہے اگر اس کو ظاہر کر دیا جائے تو لوگ اس تفسیر کا انکار کر کے کفر میں داخل ہو جائیں گے

آپ اپنے صدر مناظر کو خاموش کروائیں آپ نے بھی گفتگو کر کے اصول مناظرہ کی خلاف ورزی کی ہے ویسے شکست تو اپ حضرات کی ہو ہی گئی ہے

بریلوی معاون مناظر کی طرف سے جواب

میں خود نہیں بولا مناظر کی اجازت سے بات کر رہا ہوں وہ کچھ دیر میں آکر آپ سے بات کریں گے پہلے بات کرنے کے لئے معذرت اب آپ جواب کا انتظار کریں

بریلوی مناظر کی تقریر شروع

محترم سامعین ! مدمقابل مناظر نے آغاز میں ہی خلط مبحث کی راہ اختیار کرلی ہے ،ابھی سے موضوع سے فرار کی راہ دیکھ رہے ،اور بقول علماء دیوبند موضوع سے فرار شکست کے مترادف ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مناظر موصوف نے دعویٰ کیا تھا کہ اثر ابن عباس اسنادی طور پہ درست ہے اور اس کے درست ثابت ہونے سے تحذیر الناس پہ جملہ اشکال دور ہونگے ۔اب موصوف نے جو روایت اول پیش کی ،صرف اسی کی بحث تحذیر الناس میں درج ہے ،اس لئے آپ دیگر روایات سے استدلال نہیں کر سکتے۔ جس کی وجہ اول تو یہ ہے کہ صاحب تحذیر الناس کی گفتگو کا محور یہ ہے کہ اثر ابن عباس میں چھ خواتم کا ذکر ہے اور حضور ﷺ ان سب کے خاتم ہیں، سرکار کی نبوت بالذات اور ان کی بالعرض ہے،اس لئے حضور ﷺ ان سب کے خاتم ہیں۔اب اس نکتہ کا اثبات آپ دیگر پیش کردہ روایات میں نہیں، کیونکہ ان میں دیگر خواتم کا تذکرہ موجود نہیں۔

پھر تحذیر الناس میں جو سوال کیا گیا اس میں بھی دیگر زمینوں کے خاتم کا ذکر ہے ،اور ان کو رسول اللہ ﷺ کی مثل ماننے کے

متعلق وضاحت ہے ، نانوتوی صاحب نے نہ صرف ان انبیاء کا وقوع مانا ہے بلکہ یہ بھی لکھا وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہوں یا بعد آپ ﷺ کی ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ بلکہ خاتم النبیین کا جو معنی یعنی خاتم رتبی انہوں نے بیان کیا ہے اس سے رسول اللہ ﷺ کی شان بڑھ جائے گی۔ جب رسول اللہ ﷺ کے بعد انبیاء کا وجود مان کر انہوں نے رحمۃ العالمین کی توہین و تنقیص کا ارتکاب کیا ہے۔ بہرحال صاحب تحذیر نے بھی یہی اثر پیش کیا اور دیگر روایات سے استدلال نہیں کیا، اس لئے آپ بھی دیگر روایات سے استدلال نہیں کر سکتے۔

دیوبندی مناظر کی طرف سے اعتراض

صدر مناظر ہونے کی حیثیت سے آپ اصل موضوع سے ہٹ چکے ہیں جو کچھ میں نے حوالہ جات پیش کیے ہیں اس کے جواب الجواب پر غور فرمائیں اگر آپ اصل موضوع سے ہٹے تو مجھے اپ کے ساتھ گفتگو سے معذرت کرنی پڑے گی

بریلوی مناظر کی پھر امداخلت

نانوتوی صاحب کی گفتگو کا مرکزی نکتہ یہاں بھی حدیث اول کے الفاظ سے استدلال کیا ہے۔۔۔ لہذا اس گفتگو کا خلاصہ یہ ہیکہ مجاہد صاحب دیگر روایات پیش نہیں کر سکتے جب تک ان روایات سے نانوتوی صاحب کے موقف پہ استدلال نہ ہو۔۔۔ کیونکہ دعویٰ اور دلیل میں مطابقت ضروری ہے (تجلیات آفتاب، تبرید النواظر)

پھر آپ کے دعویٰ کے مطابق اثر ابن عباس کے درست ہونے سے تحذیر الناس پہ جملہ اشکال ختم ہو جائیں گے ، جبکہ تحذیر الناس پہ مرکزی اشکال یہ ہیکہ اس میں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کا انکار کیا گیا ہے۔ اب محض اس اثر کے سندا صحیح ہونے سے تحذیر الناس پہ اس مرکزی شبہ کا جواب کیسے رقم ہوگا ، یہ مسئلہ جناب مفتی صاحب موصوف نے حل کرنا ہے ، جس پہ ابھی تک وہ کھل کر کلام نہیں کر رہے۔

حبیب اللہ ڈیروی کے حوالہ پہ تاویل کا جواب

ہم نے ڈیروی صاحب سے استدلال کیا تھا، انہوں نے واضح کہا تھا کہ امام حاکم کثیر الغلط ہیں، جوابا موصوف نے اس جرح کو درست تسلیم کیا ہے ، لیکن یہ کہا کہ اس جرح کا تعلق کسی خاص حدیث سے ہے جبکہ یہ بات محض تحریف پہ مبنی ہے۔ کیونکہ ڈیروی صاحب نے واضح بغیر کسی لگی لپٹی کے امام حاکم کو کثیر الغلط کہا، جس کا جواب دینے سے مناظر موصوف قاصر رہے۔

جناب من نے اس کے بعد یہ بھی فرمایا کہ اس ڈیروی صاحب کی جرح سے مستدرک تمام ساکت ہو گی تو جناب یہ استدلال آپ کی کتاب سے اس کا جواب بھی آپ کو اپنی کتاب سے ہی دینا ہے۔احمد شاہ چوکیروی لکھتے ہیں:۔

خدا کے بندو! جب تمہاری کتب سے نام بردہ بزرگ کا تشیع ثابت کیا گیا ہے تو اپنی معتبر کتابوں سے جواب پیش کرو (تحقیق فدک ص 21)

جب ہم نے استدلال آپ کی کتاب سے کیا ہے تو جواب بھی آپ کو اپنی ہی کتاب سے دینا ہے،اس کے جواب میں فتاویٰ رضویہ واہلسنت کی دیگر کتب سے استدلال نہیں کر سکتے۔

اب جو امام حاکم کی تصحیح پہ فتاویٰ رضویہ کا حوالہ پیش کیا تو وہ انہیں مفید نہیں کیونکہ ہم نے امام حاکم پہ جرح ان کے گھر سے پیش کی تھی لہٰذا جواب بھی انہیں اپنے گھر سے دینا ہو گا

امام حاکم پہ کذب کی جرح کا جواب اور ان کا اوکاڑوی کے نزدیک غالی شیعہ ہونا

پھر تحقیقی گفتگو کرتے ہوئے ہمارے معاند نے کہا کہ امام حاکم پہ کذب کی جرح بھی موجود ہے تو کیا آپ امام صاحب کی تمام روایات کو رد کر دیں گے۔جناب من ہم الزام خصم کے طور پہ آپ کے حوالہ جات پیش کر رہے ہیں،اس لئے آپ کو چاہئے کہ آپ اپنی کتب سے اس کا جواب دیں، مگر

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

اب مزید سنئیے !امام حاکم کے متعلق آپ کے زبدۃالمحدثین جناب اوکاڑوی صاحب لکھتے ہیں:۔

مگر اس کا پہلا راوی ابو عبد اللہ الحافظ غالی شیعہ ہے۔۔۔۔جس کی سند کا ایک راوی غالی شیعہ ۔۔۔(رسائل اوکاڑوی ج 4 ص 284)

اب آپ کے مشہور مناظر محدث پالن پوری لکھتے ہیں:۔

مبتدع کی روایت کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر اس کی گمراہی کفر کے درجہ تک پہنچی ہوئی تو اس کی روایت لینا جائز نہیں، جیسے غالی شیعہ (تحفۃ الالمعی ج1 ص 112)

شریک بن عبداللہ پہ جرح

اس روایت میں ایک اور راوی شریک بن عبد اللہ ہے ،اس کے متعلق تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں :۔

یہ قاضی شریک بن عبد اللہ ہیں ،ان کی عدالت میں تو کوئی کلام نہیں لیکن کوفہ میں قاضی بننے کے بعد ان کے حافظہ میں تغیر پیدا ہو گیا تھا،اس لئے انہیں ضعیف قرار دیا گیا(درس ترمذی ج1 ص208)

لہٰذا یہ نقل کردہ روایت ضعیف ہے۔ایسے ہی سرفراز صاحب نے انہیں بھی کثیر الغلط اور کثیر الخطاء قرار دیا(احسن کلام ج2 ص 141-140)

اور ہم سرفراز سے نقل کر چکے کہ کثیر الغلط راوی کی روایت قبول نہیں

روایت زیر بحث شاذ اور نامقبول ہے

موصوف نے یہ بھی سوال فرمایا ہے کہ یہ شاذ کی کونسی قسم ہے تو اس کا جواب بھی ہم ان کے گھر سے پیش کرتے ہیں، سلیم اللہ خان لکھتے ہیں :۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے راویوں کے معتبر ہونے کے باعث اسناد کو قابل اعتبار تو کہا، مگر محدثین و اصولیین کے ایک مسلمہ قانون کے پیش نظر کہ یہ حدیث دیگر احادیث معروفہ کے خلاف ہے، اس وجہ سے شاذ اور معلول ہے اور احادیث شاہ کو محدثین نے قابل اعتبار نہیں سمجھا (کشف الباری ج15 ص112)

لیجئے ! یہ روایت کیونکہ دیگر احادیث معروفہ کے خلاف ہے۔خود آپ کے ممدوح علامہ ابن حجر جن سے آپ نے تصحیح پیش کی وہ بھی لکھتے ہیں کہ اس حدیث کا مفہوم ظاہری نظر میں عقیدہ ختم نبوت کے معارض ہے (فتح الباری ج6 ص293 بحوالہ حضرت نانوتوی اور خدمات ختم نبوت ص274)

لیجئے ! ابن حجر نے سند کی تصحیح کے باوجود مضمون کے ظاہر کو عقیدہ ختم نبوت کے معارض قرار دیا۔اور عقیدہ ختم نبوت قرآن و حدیث کے بے شمار دلائل سے ثابت ہے ،اور یہ حدیث ان دلائل کی مخالفت کی وجہ سے قبول نہیں۔

شریک بن عبداللہ آئمہ محدثین کی نظر میں

ابن حبان فرماتے ہیں؛۔

وكان في آخر أمره يخطئ فيما يروي، تغير عليه حفظه([الثقات (6/ 444)]

علامہ ابن حجر لکھتے ہیں:۔

صدوق يخطئ كثيرا, تغير حفظه منذ ولي القضاء بالكوفة، وكان عادلا فاضلا عابدا شديدا على أهل البدع [تقريب التهذيب (1/ 436)]

امام النسائی فرماتے ہیں:۔

وثقه ابن معين، وقال غيره: سيئ الحفظ، وقال النسائي: ليس به بأس، هو أعلم بحديث الكوفيين من الثوري [الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة (2/ 574)]

یحیٰ بن معین فرماتے ہیں:۔

وثقه ابن معين، وقال غيره: سيئ الحفظ، وقال النسائي: ليس به بأس، هو أعلم بحديث الكوفيين من الثوري [الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة (2/ 574)]

امام مغلطائی لکھتے ہیں:َ

وشريك كثير الغلط [الإعلام بسنته عليه الصلاة والسلام بشرح سنن ابن ماجه الإمام (1/ 365)]

ادریس کاندھلوی کی ذاتی رائے کا جواب

ہم نے ادریس کاندھلوی صاحب کا حوالہ پیش کیا تھا موصوف فرماتے ہیں کہ وہ ذاتی رائے ہے ،جناب یہ صرف آپ نے گلو خلاصی کی راہ نکالی ہے لیکن یہاں سے بھی ہم آپ کو کہیں نہیں جانے دیں گے ،حوالہ جات حاضر ہیں۔

1۔ادریس کاندھلوی کا حوالہ پیش ہو چکا

2۔ سلیم اللہ خان کا حوالہ بھی عرض ہو چکا

3۔اب تیسرا حوالہ پیش خدمت ہے ،دیوبندی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:۔

بعض نے اس حدیث کو موضوع بھی کہا ہے جیسا کہ روح بیں ابی حبان سے نقل کیا ہے لہٰذا علماء بھی اس کو منوانے پہ زور نہ

دیں (تسہیل بیان القرآن ص 1153)

لیجئے ! تھانوی صاحب نے بھی اس کا موضوع ہونا نقل کیا اور اس سے اختلاف نہیں کیا بلکہ لکھا کہ اس کو منوانے پہ زور نہ دیں یعنی استدلال لیا، یعنی جب نقل سے اختلاف نہ ہو تو اتفاق کے مترادف ہے جیسا کہ سرفراز صاحب نے تصریح کی ہے۔

4۔ دیوبندی مفتی لکھتے ہیں:۔

اولا تو شبہ اسرائلیات کی وجہ سے اس کا محمل تلاش کرنے میں کاوش کی چنداں حاجت نہیں (احسن الفتاوی ج 1 ص 508)

5۔ دیوبندی محقق اسلم قاسمی لکھتے ہیں:۔

اس کے بارے میں چند علماء کا قول اور تنقید تو خود علامہ حلبی نے نقل کر دی ہے جس سے اس حدیث کا کمزور ہونا ثابت ہوتا ہے (سیرۃ حلبیہ ج 1 ص 469)

روایت اگر سندا صحیح بھی تو۔۔۔۔

ہم توفیق ایزدی سے عرض کرتے ہیں کہ روایت اگر صحیح بھی ہو تو اس کا درست مفہوم یہ ہیکہ دیگر زمینوں میں ممتاز شخصیات ہیں، چنانچہ اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:۔

مگر عام فہم کے موافق سب سے اچھی اور سہل تفسیر اس کی وہ ہے جو روح المعانی میں ہے کہ ہر زمین میں ایسی مخلوق ہے جو اصل کی طرف لوٹتے ہیں ۔۔۔اسی ان زمینوں میں بھی کچھ ایسے افراد ایسے ہیں جو دوسروں سے ممتاز ہیں (تسہیل بیان القرآن ص 1153)

یہی بات احسن الفتاویٰ میں درج ہے۔ پھر تھانوی صاحب نے اس تفسیر کی توثیق کی ہے اور اسے سب سے اچھا قرار دیا ہے۔ پھر تھانوی صاحب کے متعلق دیوبندی حضرات لکھتے ہیں:۔

حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دونوں نہایت نیک انسان ہیں اور جو کچھ کہتے ہیں اور لکھتے ہیں حق ہے (عشق رسول اور علمائے حق ص 208)

لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ روایت سندا صحیح بھی تو اس کا صحیح مفہوم صرف اس قدر ہو گا کہ ان زمینوں میں ممتاز شخصیات ہیں، انہیں نبی مان کر خواتم قرار دینا اور پھر بالذات اور بالعرض کی تقسیم سے نبوت کی دو قسمیں گھڑنے کی کوئی حاجت نہیں، نہ ہی خاتم النبیین کے

معنی کو تبدیل کی کرنے ضرورت ہے۔ لیکن نانوتوی صاحب نے یہ سب کچھ کیااور مرزا قادیانی کے لئے راہ ہموار کی۔

آخر میں عرض ہیکہ فتاویٰ رضویہ میں فقط امام ترمذی کی تحسین پہ جرح ہے جبکہ ہم نے دیوبندیوں سے امام حاکم کی شخصیت پہ جروحات پیش کی ہیں دونوں کوایک دوسرے پہ قیاس کرنا درست نہیں

بریلوی مناظر کی ٹرم مکمل ہوئی۔

دیوبندی مناظر میدان مناظرہ میں

دیوبندی مناظر کی گفتگو شروع ہوتی ہے

امام حاکم کے بارے میں جناب کے گھر کی گواہی:

حدیث میں ثقہ ہے رافضی خبیث ہے۔۔۔ سخت متعصب تھا۔۔۔اندرون خانہ شیعت پر پختہ تھاکاش وہ مستدرک نہ لکھتا کیونکہ اس میں اس نے فضائل سے روگردانی کی ہے

[میزان الکتب۔ صفحہ نمبر 347،348/346۔ مشہور بریلوی محقق مولانا محمد علی صاحب

[

اس کے باوجود فاضل بریلوی مولانااحمد رضاخان نے امام حاکم کی تصحیح پر اعتبار کیاہے

.بریلوی کتب میں فتاوی رضویہ سمیت 400 سے زائد مختلف مقامات پر مستدرک حاکم کی روایات سے استدلال کیا گیاہے امید ہے کہ تسلی اور تشفی ہو جائے گی

صفحہ نمبر348/347/346

مولانا حبیب اللہ ڈیروی صاحب کی طرف سے دیے گئے ایک الزامی حوالے کا مسکت جواب

حبیب اللہ ڈیروی صاحب کے حوالے پر ہم نے فتاوی رضویہ کو محض الزامی طور پر پیش کیا تھا اور امام ترمذی کے حوالے سے ایک اصولی موقف بیان کیا تھا کہ

فما ھو جوابکم وھو جوابنا

اس پر بریلوی مناظر صاحب نے اب تحقیق فدک نامی کتاب کا حوالے دیا ہے جس پر یہ استدلال کیا ہے کہ جس پر جرح کی گئی ہے اسکا جواب بھی اسی کے مسلک کی کتابوں سے دیا جائے گا۔

اس پر سب سے پہلے تو یہ ذہن نشین کرلیں کہ بریلوی مناظر صاحب کو ہمارا استدلال ہی سمجھ نہیں آیا کہ ہم نے فتاوی رضویہ سے استدلال کیا کیا ہے ؟۔

بقول ارشد مسعود چشتی صاحب بریلوی کے

جن کو الزامی جواب سمجھ نہ آئے اسکو میدان مناظرہ میں نہیں آنا چاہیے اس سے اس کا تو کچھ نہیں بگڑتا اس کے اکابر کی علمیت کا پول کھل جاتا ہے۔

(تحفظ اہل سنت جلد اول)

جناب ہم نے کہا تھا حبیب اللہ ڈیروی صاحب سے اس روایت پر جرح ثابت کیجیے۔ کیونکہ آپ کی پیش کردہ جرح کا ہماری روایت سے کوئی تعلق نہیں نیز آپ کی جرح سے پوری مستدرک غلط نہیں ہو جاتی۔ لہٰذا آپ نے حبیب اللہ ڈیروی صاحب کا حوالہ پیش کر کے جو نتیجہ اخذ کرتے ہوئے استدلال کیا اس کا بطلان ہم نے فتاوی رضویہ کے حوالے سے کیا ہے

اب جو نتیجہ آپ نے اخذ کرتے ہوئے استدلال کیا اس کا رد تو آپ کے گھر سے ہی کیا جانا تھا آپ نے جو استدلال کیا ہے اس کے تو ہم ذمہ دار نہیں کہ اس کا جواب بھی اپنی کتابوں سے دیتے پھریں۔

تیمور رانا صاحب لکھتے ہیں

پہلے موصوف اپنے ذہن میں ایک اختراع سوچتے ہیں پھر اسے الفاظ کا جمع پہنا کر ہمارے سر منڈھ دیتے ہیں اور پھر تردید فرما کر اپنے حواریوں سے داد و تحسین کے ڈونگرے وصول کرتے ہیں وکیل صفائی نے جو اصول اہل سنت سے منسوب کیا ہے وہ ہر گز نہ تو ہمارے کسی کتاب میں ہے اور نہ ہی ہمارا موقف ہے۔

(کنزالایمان اور مخالفین جلد دوم صفحہ 50)

لہٰذا تحقیق فدک والا اصول یہاں پر لاگو نہیں ہوتا۔

حضرت اقدس مولانا شیخ سلیم اللہ خان صاحب کی طرف سے پیش کردہ حوالہ کا جواب

مولانا شیخ سلیم اللہ خان صاحب نے امام بیہقی کے حوالے سے جو کچھ نقل فرمایا ہے اس میں حضرت سے تسامح ہوا ہے کیونکہ جس روایت کو تحذیر الناس میں پیش کیا گیا ہے اور اس سے استدلال کیا گیا ہے۔اس پر امام بیہقی نے کوئی کلام نہیں فرمایا

پہلے وہ حدیث پڑھ لیں

«الأسماء والصفات - البيهقي» (2/ 267):

«831 - أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ، أنا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ غَنَّامٍ النَّخَعِيُّ، أنا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رضي الله عنهما، أَنَّهُ قَالَ: {اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ} [الطلاق: 12] قَالَ: سَبْعَ أَرَضِينَ فِي كُلِّ أَرْضٍ نَبِيٌّ كَنَبِيِّكُمْ، وَآدَمُ كَآدَمَ، وَنُوحٌ كَنُوحٍ، وَإِبْرَاهِيمُ كَإِبْرَاهِيمَ، وَعِيسَى كَعِيسَى "»

ناظرین غور سے دیکھیں یہاں پر بلا جرح کے اس حدیث کو نقل کیا گیا ہے اور جس حدیث پر شاذ ہونے کی جرح کی ہے وہ الگ روایت ہے

«الأسماء والصفات - البيهقي» (2/ 268):

«832 - وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ، أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ عز وجل: {اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ} [الطلاق: 12] قَالَ: فِي كُلِّ أَرْضٍ نَحْوَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام. إِسْنَادُ هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما صَحِيحٌ، وَهُوَ شَاذٌّ بِمُرَّةَ،

خود امام بیہقی کے استدلال سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے یہ شاذ کی دوسری قسم ہے

اور امام بیہقی کی یہ الفاظ

إِسْنَادُ هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما صَحِيحٌ، وَهُوَ شَاذٌّ بِمُرَّةَ

تفرد راوی کی طرف مشیر ہے جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ ایک راوی کا تفرد ہے اور ایک اور واضح قرینہ بھی موجود ہے روایت میں موجود یہ لفظ (بِمُرَّةَ) کسی راوی کی طرف اشارہ نہیں ہے جیسا کہ بریلوی عالم مولانا غلام رسول سعیدی صاحب سے تسامح ہوا ہے انہوں نے اس کو ایک راوی سمجھ لیا ہے حالانکہ اس کا لفظ کا مطلب یہ ہے (ایک مرتبہ)

اگر یہ ہمارا مطلب قبول نہیں ہے تو بریلوی حضرات کو چیلنج ہے کہ مذکورہ بالا راوی حدیث سے نکال کر دکھائیں جس کا نام (مُرَّةَ)

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے ازمائے ہوئے ہیں

ابھی تو ابتدا عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

راوی حدیث شریک پر اعتراض کا منہ توڑ جواب

«المستدرك على الصحيحين» (2/ 535):

3822 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ غَنَّامٍ النَّخَعِيُّ، أَنْبَأَ عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّهُ قَالَ: {اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ} [الطلاق: 12] قَالَ: سَبْعَ أَرَضِينَ فِي كُلِّ أَرْضٍ نَبِيٌّ كَنَبِيِّكُمْ وَآدَمُ كَآدَمَ، وَنُوحٌ كَنُوحٍ، وَإِبْرَاهِيمُ كَإِبْرَاهِيمَ، وَعِيسَى كَعِيسَى «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ»
[التعليق - من تلخيص الذهبي]3822 - صحيح

راوی حدیث (شریک: ہو ابن عبد اللہ النخعی) پر جرح کا تفصیلی جواب

فریق مخالف نے علمائے دیوبند کے چند کتب سے مذکورہ بالا راوی پر جرح نقل کی ہے وہ اپنی جگہ بالکل صحیح اور درست ہے یہ جرح اس صورت میں ہے جب راوی شریک: ہو ابن عبد اللہ النخعی کا کوئی متابع موجود نہ ہو۔

جبکہ مذکورہ بالا حدیث کا متابع خود مستدرک حاکم میں موجود ہے

«المستدرك على الصحيحين» (2/ 535):

3823 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، فِي قَوْلِهِ عز وجل: " {سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ} [الطلاق: 12] قَالَ: فِي كُلِّ أَرْضٍ نَحْوُ إِبْرَاهِيمَ «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ» [التعليق - من تلخيص الذهبي]3823 - على شرط البخاري ومسلم

لہٰذا یہ اعتراض ختم ہوا اور اس کا زبردست قرینہ یہ موجود ہے یہ دو نقد حدیث کی امام حافظ ذہبی رحمہ اللہ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ دونوں محدثین نے اس کو صحیح قرار دیا ہے

امام حاکم کے متعلق ایک اور جرح کا جواب

بریلوی مناظر صاحب نے اب کی بار ایک اور جرح کرتے ہوئے مجموعہ رسائل مولانا امین اوکاڑوی رحمہ اللہ جلد چہارم کا حوالہ دیا کہ انہوں نے امام حاکم کو غالی شیعہ لکھا ہے اور پھر حضرت پالن پوری صاحب کے حوالے سے لکھا کہ جس کی بدعت حد کفر پر پہنچی ہو اس سے روایت لینا جائز نہیں جیسے غالی شیعہ۔

الجواب

اول تو مناظر صاحب نے ڈنڈی ماری ہے اور تحفۃ الالمعی جلد اول کا حوالہ پیش کرنے میں سخت خیانت سے کام لیا ہے۔ کیونکہ حضرت پالن پوری رحمہ اللہ کی مکمل عبارت یوں تھی

"مبتدع کی روایت کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر اس کی گمراہی کفر کے درجہ تک پہنچی ہوئی ہو تو اس کی روایت لینا جائز نہیں، جیسے غالی شیعہ یعنی باطنیہ، قرامطہ، امامیہ یعنی اثنا عشریہ اور خطابیہ سے روایت کرتا جائز نہیں۔

اور اگر اس کی گمراہی فسق کے درجہ کی ہو، جیسے تفضیلی شیعہ کی گمراہی تو دیکھا جائے: اگر وہ اپنے مذہب کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا ہے تو وہ معاند ہے، اور اصح مذہب یہ ہے کہ اس سے روایت جائز نہیں اور اگر وہ اپنے مذہب کی دعوت نہیں دیتا تو اس سے روایت کرنا جائز ہے۔" (جلد 1 ص 112)

اب حضرت نے غالی شیعہ کے بعد یعنی باطنیہ کا لفظ لگا کے خود وضاحت کر دی کہ اس سے مراد باطنیہ تھے اب امام حاکم کو حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ نے کہیں بھی باطنیہ نہیں کہا ہے۔ گویا پالن پوری صاحب تو مقید بات کر رہے تھے اور آن جناب نے اسے کدھر جوڑ دیا۔

ارشد مسعود چشتی صاحب لکھتے ہیں

"اصل حقیقت یہ ہے کہ دیوبندی موصوف نے اس حوالے کو سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات پر منطبق کر کے دھوکہ دہی اور دجل وفریب سے کام لیا ہے"

(تحفظ اہل سنت جلد 1 ص 221)

لہذا بریلوی مناظر صاحب باطنیہ والے حوالے کو امام حاکم پر فٹ کرنے والے جرم دار ہیں اور ارشد صاحب کے نزدیک دھوکہ

دہی، دجل وفریب کے مرتکب ہوئے ہیں۔

دوم

یہی ارشد صاحب لکھتے ہیں

"دیوبندی موصوف نے تھانوی صاحب کا جو حوالہ پیش کیا اس میں وہ سیدی اعلی حضرت رحمتہ اللہ علیہ کا اسم گرامی تو نہ دکھا سکے اور نہ ہی دکھا سکتے ہیں"

(ص222)

لہذا اس اصول پر. بریلوی مناظر کو چاہیے ارشد صاحب کے کہے کے مطابق محدث پالن پوری صاحب کے حوالے سے غالی شیعہ سے مراد امام حاکم لیا گیا ہو دکھائیں جو یہ کہیں نہیں دکھا سکتے۔

سوان کی روایت کو رد کرنے کا کیا قرینہ ہوا؟

سوم

امام حاکم کے بارے میں جروحات جو بریلوی محقق مولانا محمد علی نقشبندی صاحب نے لکھی ہیں وہ بھی پیش خدمت ہیں۔

امام ذہبی کی جرح نقل کرتے ہیں

میں کہتا ہوں کہ اس رافضی صاحب مستدرک کا برا ہو۔

(میزان الکتب ص346)

مزید لکھتے ہیں

ابن طاہر کہتے ہیں۔ میں نے ابو اسماعیلی انصاری سے حاکم کے بارے میں پوچھا تو فرمایا۔ حدیث میں ثقہ ہے۔ رافضی خبیث ہے۔ پھر ابن طاہر ہی کہتے ہیں۔ کہ حاکم سخت متعصب تھا

(ص348)

مزید

حاکم نیشاپوری ابوعبداللہ محمد بن عبد اللہ معروف ابن بیع۔ یہ بہت بڑے شیعوں میں سے ہے۔ اور ان کی شریعت کے ستون ہیں۔ ابن بیع کا میلان شیعیت کی طرف تھا۔ شیعہ سنی دونوں اس کے تشیع کی تصریح کرتے ہیں ذہبی نے ابن طاہر سے بیان کیا۔ کہ میں نے ابواسماعیل انصاری سے حاکم کے متعلق پر چھا۔ کہنے لگے حدیث میں ثقہ ہے۔ اور خبیث رافضی ہے۔

(ص349)

یہ جروحات مختلف محدثین سے خود بریلوی محقق نے نقل کی ہیں اس کے باوجود بھی فاضل بریلوی صاحب نے ان کی روایت لی چنانچہ

فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان بریلوی کی طرف سے زبردست تائید

اور سنئے حدیث "صلاۃ بسواک خیر من سبعین صلاۃ بغیر سواک ۴ (مسواک کے ساتھ نماز بے مسواک کی ستر ۷۰ نمازوں سے بہتر ہے) ابو نعیم نے کتاب السواک میں دو ۲ جید و صحیح سندوں سے روایت کی، امام ضیاء نے اسے صحیح مختارہ اور حاکم نے صحیح مستدرک میں داخل کیا اور شرط مسلم پر صحیح کہا ہے

(فتاوی رضویہ جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 468)

فاضل بریلوی لکھتے ہیں

اور حاکم نے صحیح مستدرک میں داخل کیا اور شرط مسلم پر صحیح کہا ہے کیا فاضل بریلوی کے ذہن میں ایسے حوالہ جات نہیں تھے جن میں امام حاکم پر جرح کی گئی ہے۔؟

جو جواب تم اس کا دو گے ہماری طرف سے وہی جواب مان لینا۔

چہارم

محمد علی نقشبندی صاحب ہی لکھتے ہیں

"تو معلوم ہوا۔ کچھ لوگ حدیث کے امام بن کر کے بھی شیعیت سے نہیں بچ سکے۔اس لیے جس محدث پر شیعیت ٹپکتی ہو اہل سنت پر حجت نہیں ہو سکتے"

(میزان الکتب ص 351)

جب وہ اہل سنت کے لیے حجت ہی نہیں تو فاضل بریلوی کی ان سے روایت لینے کی وجہ ؟

پنجم

ہمارے پیش کردہ حوالوں سے یہ معلوم ہوا کہ امام حاکم حدیث میں ثقہ تھے لہٰذا ہماری پیش کردہ روایات کی توثیق ہوئی۔اور ہم تو روایات لے سکتے ہیں مگر بریلوی حضرات کے لیے تو راستہ ہی بند کر دیا کہ جس محدث سے شیعیت ٹپکتی ہو وہ اہل سنت پہ حجت نہیں۔ تو فاضل بریلوی کا ان سے روایت لینا کس اصول سے ہوا؟

بریلوی مناظر صاحب جب جواب دیں تو اس منافقت پہ بھی کچھ ضرور عرض کریں۔

بریلوی محقق عالم مولانا غلام رسول سعیدی کی طرف سے زبردست تائید

غلام رسول سعیدی صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ

حافظ جلال الدین سیوطی متوفی 911ھ نے اس اثر کا ذکر امام ابن جریر، امام ابن ابی حاتم امام حاکم اور ان کی تصحیح کے ساتھ اور امام بیہقی کی شعب الایمان" اور "کتاب الاسماء والصفات کے حوالوں سے کیا ہے۔

(الدر المنثور ج ۸ ص ۱۹۷ دار احیاء التراث العربی بیروت)

علامہ شہاب الدین سید محمود آلوسی متوفی ۱۲۷۰ھ لکھتے ہیں:

علامہ ابوالحیان اندلسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس اثر کو موضوع قرار دیا ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ اس اثر کے

صحیح ہونے میں کوئی عقلی اور شرعی مانع نہیں ہے.

(تبیان القران ص 94 جلد 12 ذیل مذکورہ آیت)

مزید

امام حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو روایت نہیں کیا۔ حافظ ذہبی نے بھی کہا ہے صحیح حدیث۔ (المستدرک، جلد 2، صفحہ 23، پرانا ایڈیشن، المستدرک، حدیث نمبر 3822، المتبع العصریہ 1320 ہجری)

(تبیان القران جلد 12 ص 92,93)

بریلوی مناظر نے شروع میں جو دعوی کیا تھا کہ اس حدیث کی سند درست نہیں یہ دعوی خود ان کے گھر سے غلط ثابت ہوا

آئمہ محدثین اور بریلوی علماء اکابرین ختم نبوت کے منکر ؟

پہلے ان حوالاجات کو غور سے پڑھ لیجیے

حوالہ نمبر 1

مولوی حسن علی رضوی صاحب لکھتے ہیں

" مولوی نقی علی خان اس تحریر سے بھی مطمئن نہ ہوئے ان کی رائے میں اثر ابن عباس کی صحت قبول کرنے کے بعد مولانا محمد احسن منکر خاتم النبیین ٹھہرتے ہیں"

(محاسبہ دیوبندیت جلد 2 ص 451)

فاضل بریلوی کے والد کے فتوی کی رو سے سارے محدثین بشمول غلام رسول سعیدی ختم نبوت کے منکر ہوئے

حوالہ نمبر 2

رضاخانی مناظر اشرف سیالوی صاحب کے بیٹے غلام نصیر الدین سیالوی صاحب بھی اپنی کتاب میں یہی لکھتے ہیں

" اگر نانوتوی صاحب ختم زمانی کے قائل تھے تو وہ اثر ابن عباس کی تصحیح و تقویت کیوں کر رہے ہیں"

(عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ص 192 جلد اول)

بریلوی فتوے سے جو اثر ابن عباس کی تصحیح کرے وہ ختم نبوت زمانی کا قائل نہیں ہو سکتا

تصویر کا ایک اور رخ بھی ملاحظہ فرمائیں

بریلوی حضرات کا عقیدہ کہ 7 خاتم النبیین ہیں

دوسری جگہ علامہ غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں

میں کہتا ہوں کہ اثر یہ صحیح ہونے میں کوئی عقلی اور شرعی مانع نہیں ہے

حاشیہ میں مولانا غلام دستگیر قصوری کے حوالے سے لکھا ہے جن کی عبارت کا خلاصہ یہ نکلتا ہے

کہ انہوں نے سات خاتم النبیین کا اقرار کیا ہے

چنانچہ وہ لکھتے ہیں

یعنی ان زمینوں میں جو نبی ہیں ان کی خاتمیت ان زمینوں کے اعتبار سے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمت اس زمین میں مبعوث ہونے والی انبیاء کے اعتبار سے ہے۔

کیاان کی یہ توضیحات اور تشریحات قران مقدس کے خلاف نہیں ہے

قران مقدس میں تو فقط ایک خاتم النبیین حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان کیا گیا ہے جب کہ بریلوی حضرات کا عقیدہ ہے کہ سات خاتم النبیین ہیں

[تبیان القران علامہ غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی فرید بک سٹال صفحہ نمبر 94 /93/ 92]

مولانا غلام دستگیر قصوری کی تائید ایک واسطہ سے فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان بھی کرتے ہیں

تو کیا یہ سب حضرات ختم نبوت کے منکر تھے ؟

طے شدہ موضوع سے فرار کی ناکام کوشش

فریقین کا موضوع گفتگو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث تھی جس کو موصوف چھوڑ کر تحذیر الناس کی طرف جانا چاہتے ہیں جو یقینی طور پر خلط مبحث ہے

ورنہ ہمارے منہ میں بھی زبان ہے ہم اپ کے گھر کی کتابوں سے اپ کو نبوت ہی کا منکر ثابت کر دیں گے

علامہ سیالوی کی تحقیقات کے حوالہ جات اگر میں نے پیش کرنا شروع کر دیے تو پھر اپ منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں رہیں گے کیونکہ اپ نے تحذیر الناس کو تھوڑا چھیڑا ہے ہم بھی اپ کے ساتھ تھوڑی سی چھیڑ خانی کر لیتے ہیں

بریلوی صدر مناظر کی طرف سے صدر بننے پر معذرت

ہمارے صدر مناظر ایک فوتگی میں مصروف ہیں اب سے یہ فرائض مناظر اہل سنت رئیس المحققین جناب تیمور رانا انجام دیں گے۔

نئے بریلوی صدر مناظر کی طرف سے فورا مداخلت

میں بطور صدر مناظر عرض کرتا ہوں آپ خلط مبحث کے مرتکب ہو رہے ہیں تحذیر الناس پہ گفتگو آئندہ آرہی

ہے۔۔۔۔۔ہمارے مناظر نے صرف آپ کے دعویٰ کے حوالہ سے تحذیر کو چھیڑا ہے اس پہ مستقل اعتراض نہیں کیا مگر آپ مجبور ہو کر خلط مبحث پہ آمادہ ہے اس موضوع کا اثر ابن عباس سے کوئی تعلق نہیں

دیوبندی مناظر پھر میدان میں

رانا تیمور صاحب جتنا اپ کے مناظر نے مجھے چھیڑا ہے میں کوشش کروں گا کہ اتنا ہی ہاتھ رکھوں میری طرف سے زیادتی نہیں ہو گی

مشہور بریلوی محقق اور مناظر مولانا مفتی جمیل احمد صدیقی اپنی کتاب التبشیرات میں مشہور بریلوی مناظر مولانا اشرف علی سیالوی صاحب کو نبوت ہی کا منکر قرار دیتے ہیں

اصولی طور پر تو پہلے اس پر بحث ہونی چاہیے

دوسری طرف حضرت علامہ مولانا اشرف سیالوی صاحب کہتے ہیں کہ میرا یہ عقیدہ جس کی بنیاد پر مجھے کافر کہا جا رہا ہے 14 صدیوں سے امت مسلمہ کا یہی عقیدہ ہے اور فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان بھی میرے ہم عقیدہ ہیں

دیوبندی مناظر کی پھر آمد

دیوبندی مناظر کی طرف سے حوالہ نمبر 4

«تفسير ابن أبي حاتم» (10/ 3361):

«قَوْلُهُ تَعَالَى وَمِنَ الأَرْضِ مِثْلَهُنَّ

18918 - عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ قَالَ: سَبْعُ أَرْضِينَ فِي كُلِّ أَرْضٍ نَبِيٌّ كَنَبِيِّكُمْ، وَآدَمُ كَآدَمَ، وَنُوحٌ كَنُوحٍ، وَإِبْرَاهِيمُ كَإِبْرَاهِيمَ، وَعِيسَى كَعِيسَى»

مشہور مفسر قران (إبو محمد عبد الرحمٰن بن محمد بن إدريس بن المنذر التميمي، الحنظلي، الرازي ابن إبي حاتم (ت ۳۲۷ھ-)

نے اپنی تفسیر (تفسیر القرآن العظيم لابن إبي حاتم) میں بغیر کسی تردید کے قران مقدس کی اس ایت

(قَوْلُهُ تَعَالَى وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ)

سے استدلال فرماتے ہوئے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ فرما کر ہمارے موقف کی زبردست تائید فرمادی ہے

ابھی تک بریلوی مناظر کی طرف سے ایک بھی مسلم محدث کا حوالہ پیش نہیں کیا گیا جس نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہو

اور ہم نے پانچ محدثین سے اس حدیث کی صحت کو ثابت کیا ہے

دیوبندی مناظر کی طرف سے پانچویں دلیل

«الأسماء والصفات - البيهقي» (2/ 267):

«831 - أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ، أنا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ غَنَّامٍ النَّخَعِيُّ، أنا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رضي الله عنهما، أَنَّهُ قَالَ: {اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ} [الطلاق: 12] قَالَ: سَبْعَ أَرَضِينَ فِي كُلِّ أَرْضٍ نَبِيٌّ كَنَبِيِّكُمْ، وَآدَمُ كَآدَمَ، وَنُوحٌ كَنُوحٍ، وَإِبْرَاهِيمُ كَإِبْرَاهِيمَ، وَعِيسَى كَعِيسَى "»

امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کی سند پر کوئی کلام نہیں فرمایا اور یہ ہمارے موقف کی زبردست دلیل ہے

ضروری وضاحت

ہم نے اپنے موقف پر پیش کردہ حدیث کی صحت کو تین محدثین سے صحیح ثابت کر چکے ہیں امام بہیقی بھی اس حدیث کو صحیح کہتے ہیں گویا چار محدثین نے ہماری حدیث کو صحیح قرار دیا ہے

دیوبندی مناظر کی طرف سے چھٹی دلیل

مشہور مفسر (ابو الحسن علی بن احمد بن محمد بن علی الواحدی، النیسابوری، الشافعی) (ت ۴۶۸ھ) نے اپنی تفسیر (التَّفْسِيرُ البَسِيط) میں ان تمام روایات کے ساتھ ساتھ دیگر محدثین کی اراء کو نقل فرما کر ہمارے موقف کی زبردست تائید فرمائی ہے

«التفسير البسيط» (21/ 523):

«وقال مجاهد: يتنزل الأمر بينهن بحياة بعض وموت (1) بعض، وغنى واحد (2) وفقر آخر، وسلامة هذا وهلاك ذاك (3). قال: وهذه الأرض إلى التي تحتها مثل فسطاط بأرض فلاة، وهذه السماء إلى التي فوقها مثل حلقة في فلاة (4).

وقال قتادة: في كل سماء من سمائه، وأرض من أرضه خلق من خلقه وأمر من أمره، وقضاء من قضائه (5).

وروى ابن أبي نجيح عن مجاهد {يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ} قال: بين الأرض السابعة إلى السماء السابعة (6).

وروى مجاهد عن ابن عباس في تفسير هذه الآية قال: لو حدثتكم بتفسيرها لكفرتم، وكفركم تكذيبكم بها (7).

وروى أبو الضحى (8) عنه قال: في كل أرض نبي كنبيكم، وآدم كآدم، ونوح كنوح، وإبراهيم كإبراهيم، وعيسى كعيسى، ونحو ما على الأرض من الخلق)

مشہور مفسر امام مجاہد قران مقدس کی ایت (یتنزل الامر بینھن) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ وحی کا سلسلہ سات اسمانوں اور سات زمینوں تک پھیلا ہوا ہے اب جو شخص ان معتبر تفاسیر کا انکار کرے گا وہ دراصل وحی کا انکار کر رہا ہے

ایک ضمنی اصول کی طرف اشارہ

صحابی کی تفسیر حدیث مسند کا درجہ رکھتی ہے

حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثنا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ

شَاذَانُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "كَانَ فِيكُمْ أَمَانَانِ: مَضَتْ إِحْدَاهُمَا، وَبَقِيَتِ الْأُخْرَى "، {وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ، وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ} [الأنفال: 33] «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَقَدِ اتَّفَقَا عَلَى أَنَّ تَفْسِيرَ الصَّحَابِيِّ حَدِيثٌ مُسْنَدٌ» وَلَهُ شَاهِدٌ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ

" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : تمہارے اندر دو" امان" تھے ،ان میں سے ایک گزر چکا ہے اور اب صرف ایک باقی ہے (ایک امان یہ تھا) "

«وما كان الله ليعذّبهم» (اور دوسرا امان یہ ہے) : «وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون»

☆☆ یہ حدیث امام مسلم رحمۃاللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ جبکہ امام بخاری رحمۃاللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃاللہ علیہ دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی تفسیر حدیث مسند کا درجہ رکھتی ہے۔ اور اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منعقول ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے ")

Al Mustadrak Hakim#1988

اس حوالے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جو تفسیر ہم نے پیش کی ہے وہ صحابی کا اپنا قول نہیں ہے بلکہ وہ حدیث مسند کے درجے میں ہے

دیوبندی مناظر کی طرف سے ساتویں دلیل

مشہور مفسر قران (ابو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (ت ۷۷۴ھ) اپنی تفسیر (تفسیر القرآن العظیم) یعنی تفسیر ابن کثیر میں بہت سے روایات نقل کرنے کے بعد خلاصہ کے طور پر یہ لکھتے ہیں

زمین کے ساتوں حصوں میں مخلوق خدا کا ہونا بمع انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام بہت سی احادیث سے ثابت ہے اس کا منکر قران

وسنت کا منکر ہے

حافظ ابن کثیر کی عبارت غور سے ملاحظہ فرمائی

«تفسير ابن كثير - ت السلامة» (8/ 156):

«وَمَنْ حَمَلَ ذَلِكَ عَلَى سَبْعَةِ أَقَالِيمَ فَقَدْ أَبْعَدَ النَّجْعَة، وَأَغْرَقَ فِي النَّزْعِ وَخَالَفَ الْقُرْآنَ وَالْحَدِيثَ بِلَا مُسْتَنَدٍ. وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي سُورَةِ الْحَدِيدِ عِنْدَ قَوْلِهِ: {هُوَ الأوَّلُ والآخِرُ والظَّاهِرُ والْبَاطِنُ} [الْآيَةَ: 3] ذِكْرَ الْأَرَضِينَ السَّبْعَ، وَبُعْدَ مَا بَيْنَهُنَّ وَكَثَافَةُ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ خَمْسمِائَةِ عَامٍ وَهَكَذَا قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَغَيْرُهُ، وَكَذَا فِي الْحَدِيثِ الْآخَرِ "مَا السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَالْأَرَضُونَ السَّبْعُ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ فِي الْكُرْسِيِّ إِلَّا كَحَلْقَةٍ مُلْقَاةٍ بِأَرْضِ فَلَاةٍ" (4) . وَقَالَ ابْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا وَكِيع حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِر عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: {سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الأرْضِ مِثْلَهُنَّ} قَالَ لَوْ حَدَّثْتُكُمْ بِتَفْسِيرِهَا لَكَفَرْتُمْ وَكُفْرُكُمْ تَكْذِيبُكُمْ بِهَا.

وَحَدَّثَنَا ابْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ الْقُمِّيّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ {اللهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الأرْضِ مِثْلَهُنّ} الْآيَةَ. فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ مَا يُؤَمِّنُكَ إِنْ أَخْبَرْتُكَ بِهَا فَتَكْفُرُ. وَقَالَ ابْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّة عَنْ أَبِي الضُّحى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ {اللهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الأرْضِ مِثْلَهُنّ} قَالَ عَمْرٌو قَالَ فِي كُلِّ أَرْضٍ مِثْلُ إِبْرَاهِيمَ ونحو ما على الأرض من» «الْخَلْقِ.

وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ فِي كل سماء إبراهيم (1) وقد وروى الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ هَذَا الْأَثَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِأَبْسَطَ مِنْ هَذَا [السِّيَاقِ] (2) فَقَالَ: أَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ غَنَّامٍ النَّخَعِيُّ أَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ {اللهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الأرْضِ مِثْلَهُنّ} قَالَ سَبْعُ أَرَضِينَ فِي كُلِّ أَرْضٍ نَبِيٌّ كَنَبِيِّكُمْ وَآدَمُ كَآدَمَ وَنُوحٌ كَنُوحٍ وَإِبْرَاهِيمُ كَإِبْرَاهِيمَ وَعِيسَى كَعِيسَى»

ناظرین یہ سات دلائل ہو چکے ہیں اور ابھی تک لاجواب ہیں کسی ایک بھی حوالے کا بریلوی مناظر توڑ نہیں کر سکا

دیوبندی مناظر کی طرف سے آٹھویں دلیل

مشہور محدث (سراج الدین ابو حفص عمر بن علی بن احمد الانصاری الشافعی المعروف ب-ابن الملقن (۷۲۳ - ۸۰۴ ھ-) اپنی کتاب (التوضیح لشرح الجامع الصحیح) میں تحریر فرماتے ہیں جو اس کا خلاصہ یہ ہے

قران مقدس کی اس ایت (اللہ الذی خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ) کی تفسیر یہ ہے کہ ہر زمین میں انبیاء کا سلسلہ جاری رہا ہے پھر اگے چل کر علامہ (الجور قانی) کے حوالے سے لکھتے ہیں

اس سلسلہ کے ایک حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے

حوالہ ملاحظہ فرمائیں

«التوضيح لشرح الجامع الصحيح» (19/ 23):

«وروى البيهقي عن أبي الضحى مسلم، عن ابن عباس أنه قال: {اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ} [الطلاق: 12] قال: سبع أرضين في كل أرض نبي كنبيكم، وآدم كآدم، ونوح كنوح، وإبراهيم كإبراهيم، وعيسى كعيسى.

ثم قال: إسناد هذا الحديث عن ابن عباس صحيح، وهو شاذ، لا أعلم لأبي الضحى عليه متابعًا.

وفي سنن ابن ماجه: أن ما بين السماء والأرض مسيرة ثلاثة وسبعين سنة أو نحوها، وكذا بين كل سماء وسماء.

وقال الجورقاني: إنه حديث صحيح»

امام جوز قانی بھی ہماری پیش کردہ روایت کو صحیح قرار دے رہے ہیں گویا چھ محد ثین سے ہم نے اپنے موقف کی صحت ثابت کر دی ہے۔

دیوبندی مناظرہ کی طرف سے نویں دلیل

مشہور محدث (اِحمد بن علی بن محمد، ابن حجر العسقلانی (۷۷۳ - ۸۵۲ ھ) اپ نے کتاب (إتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من إطراف العشرة) میں اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

یعنی یہ دونوں حدیثیں شیخین کی شرط پر صحیح ہیں

ان دونوں روایت پر کوئی جرح نہیں فرمائی

حافظ ابن حجر کا حوالہ نوٹ فرمائیں

«إتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من أطراف العشرة» (8/ 65):

«- حَدِيثُ كم: " فِي قَوْلِهِ: اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ وَمِنَ الأَرْضِ مِثْلَهُنَّ. قَالَ: سَبْعَ أَرْضِينَ، فِي كُلِّ أَرْضٍ نَبِيٌّ كَنَبِيِّكُمْ، وَآدَمُ كَآدَمَ، وَنُوحٌ كَنُوحٍ، وَإِبْرَاهِيمُ كَإِبْرَاهِيمَ، وَعِيسَى كَعِيسَى " الْحَدِيثَ.
كم فِي تَفْسِيرِ الطَّلاقِ: أنا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ غَنَّامٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْهُ، بِهَذَا. وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَسَنِ الْقَاضِي، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا آدَمُ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، بِبَعْضِهِ. وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْ»

دیوبندی مناظر کی طرف سے دسویں دلیل

مشہور حنفی محدث (: بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد العینی (ت ۸۵۵ ھ) اپنی کتاب (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری) میں قران مقدس کی اس آیت

(أللهُ الَّذِي خلَقَ سَبْعَ سَماواتٍ ومِنَ الأرْضِ مَثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الأمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أنَّ الله على كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وأنَّ الله قَدْ أحاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْماً) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

جس شخص کا یہ نظریہ ہو کہ زمین صرف ایک ہے اس کا یہ عقیدہ قران وسنت سے ٹکراتا ہے

پھر آگے وہی روایات بیان فرمائی ہیں جو ہم بیان کر چکے ہیں

چنانچہ حوالہ ملاحظہ فرمائیں

«عمدة القاري شرح صحيح البخاري» (15/ 111):

«(بابُ مَا جاءَ فِي سَبْعِ أرَضِينَ)
هَذَا بَاب فِي بَيَان مَا جَاءَ فِي وضع سبع أَرضين.
وقَوْلِ الله تعَالى {أللَّهُ الَّذِي خلَقَ سَبْعَ سَماواتٍ ومِنَ الأرْضِ مَثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الأمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أنَّ الله علَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وأنَّ الله قَدْ أحاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْماً (الطَّلَاق» «عمدة القاري شرح صحيح البخاري» (15/ 111):

«بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْماً (الطَّلَاق: 21) .
وَقَول الله، بِالْجَرِّ عطفا على قَوْله: فِي سبع أَرضين. قَوْله: (الله) مُبْتَدأ. و: الَّذِي خلق، خَبره. قَوْله: (سبع سموات وَمن الأَرْض مِثْلهنَّ) فِي الْعدَد، قيل: مَا فِي الْقُرْآن آيَة تدل على أَن الْأَرْضين سبع: إلاّ هَذِه الْآيَة. وَقَالَ الدَّاودِيّ: فِيهِ دلَالَة على أَن الْأَرْضين بَعْضهَا فَوق بعض مثل السَّمَوَات لَيْسَ بَينهَا فُرْجَة، وَحكى ابْن التِّين عَن بَعضهم: أَن الأَرْض وَاحِدَة، قَالَ: وَهُوَ مَرْدُود بِالْقُرْآنِ وَالسّنة. وروى الْبَيْهَقِيّ عَن أبي الضُّحَى عَن مُسلم عَن ابْن عَبَّاس، رَضِي الله تَعَالَى عَنْهُمَا، أَنه قَالَ: {الله الَّذِي خلق سبع سموات وَمن الأَرْض مِثْلهنَّ} (الطَّلَاق: 21) . قَالَ: سبع أَرضين فِي كل أَرض نَبِي كنبيكم وآدَم كآدمكم ونوح كنوحكم وَإِبْرَاهِيم كإبراهيمكم وَعِيسَى كعيسى، ثمَّ قَالَ: إِسْنَاد هَذَا الحَدِيث عَن ابْن عَبَّاس صَحِيح، وَهُوَ شَاذ بِمرَّة لَا أعلم لأبي الضُّحَى عَلَيْهِ مُتَابعًا. وروى ابْن أبي حَاتِم من طَرِيق مُحَمَّد عَن مُجَاهِد عَن ابْن عَبَّاس، قَالَ: لَو حدثتكم بتفسير هَذِه الْآيَة لكَفَرْتُمْ، وكفركم تكذيبكم بهَا»

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

خلاصہ کلام

ہم اپنے موقف کو قران مقدس کی دو ایات تین احادیث صحیحہ اور 10 مسلمہ محدثین و مفسرین سے ثابت کر چکے ہیں نیز اس کے ضمن میں مفسر قران حضرت عبداللہ بن عباس کے ارشادات اور مشہور تابی مفسر امام مجاہد کے اقوال بھی نقل کر چکے ہیں

تفرق اور ذاتی قول کے متعلق بریلوی اعتراض کا تحقیقی جواب

ہم نے **شیخ الحدیث مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ کے حوالے سے** اپنی ایک معروض پیش کی تھی کہ اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق ان کی رائے جمہور علماء اکابرین متقدمین و متاخرین نیز علمائے دیوبند کی اراء کو مد نظر رکھتے ہوئے تفرد کی حیثیت رکھتی ہے

فریق مخالف نے **شیخ الحدیث شیخ مولانا سلیم اللہ خان** کاایک اور حوالہ پیش کیا جس سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ یہ ان کا بھی قول ہے تو اس پر بھی یہ عرض ہے کہ وہ ناقل ہیں اور اپنی کچھ معروضات معارف القران سے بھی نقل فرمائی ہیں

حضرت اقدس حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کے حوالے سے عرض ہے

حضرت نے فرمایا کہ بعض علماء نے اس کو موضوع کہا ہے یہ بعض کا لفظ خود تضعیف کی طرف مشیر ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جمہور علماء اس حدیث کی صحت کے قائل ہیں

باقی منوانے پر زور نہ دینا اس کے ہم بھی قائل ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ جو حضرات محدثین اس حدیث کو صحیح کہتے ہیں ان کو ختم نبوت کے منکرین نہیں سمجھنا چاہیے جیسا کہ اج کل مرزا جہلمی کا وطیرہ ہے

تفرد و ذاتی رائے کے متعلق بریلوی معروضات کا الزامی جواب

جب ہم نے مولانا علامہ ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ کے تفرد کا قول کیا تو اس پر فریق مخالف نے بزعم خود پانچ حوالوں کے نمبر لگا کر یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ اب میں نے پانچ کی گنتی پوری کر دی ہے گویا اب یہ تفرد نہیں رہا اور ہمارے تفرد والے جواب کو گلو خلاصی کا نام دیا اور یہ کہا کہ یہاں سے بھی ہم اپ کو کہیں جانے نہیں دیں گے۔

جواب

پہلی بات تو یہ کہ ذاتی رائے میں تعداد کا اعتبار بریلویوں کے ہاں وجود نہیں رکھتا کہ اتنے بندے ہوں تو تفرد ہے اور پانچ چھے یا اتنے ہوں تو تفرد نہیں ہے۔

دلیل

جناب تیمور رانا صاحب لکھتے ہیں

"(یہ باتیں) مصنفین کی ذاتی آراء پر مشتمل ہیں ان کا مسلک اہل سنت سے کوئی تعلق نہیں۔"

(دست و گریباں کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ صفحہ 547)

گویا متعدد مصنفین کی بھی آراء کو بھی ذاتی رائے کہا جا سکتا ہے۔ اگر اب بھی مناظر صاحب کو تشفی نہیں ہوتی تو ایک اور حوالا دیکھیں

جناب تیمور رانا لکھتے ہیں

جناب نے یہ اعتراض کیا کہ غلام مہر علی صاحب کو کیونکہ دوسرے مولویوں کی تائید حاصل ہے اور انہوں نے جناب کی کتاب سے متعلق تعریفی کلمات ادا کیے ہیں اس لیے اسے تفرد نہیں کہہ سکتے جناب کہ اس لایعنی اعتراض سے ان کی علمی حیثیت تو خود بخود واضح ہو گئی

(کنزالایمان اور مخالفین حصہ دوم صفحہ 74)

گویا دیگر و معتدد حضرات کا ہم موقف ہونا بھی تفرد کے دعوی کو ختم نہیں کرتا۔ بلکہ اس پہ اعتراض لایعنی اور علمی حیثیت کو بیچ چوراہے پھوڑ دینے کے مترادف ہے۔

امید ہے تشفی ہو گئی ہو گی۔

بریلوی مناظر کی ٹرم شروع ہو چکی ہے

سب سے اول تو عرض ہیکہ موصوف نے ہمارے کئی دلائل کو چھوا تک نہیں ،مثال کے طور پہ ہم نے اسلم قاسمی اور احسن الفتاویٰ اس روایت کی تردید نقل کی تھی ،مگر موصوف نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔اس روایت کا صحیح معنیٰ تھانوی صاحب سے بیان کیا تھا، جناب اس سے غض بصر کر کے دوڑ گئے اور چالیس حوالہ جات پیش کرنے کی دھمکی دینے لگے ،اس پہ یہی کہنا ہے کہ

؎اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

جناب چالیس نہیں چار سو بھی حوالہ پیش کر دیں ،اگر وہ دعویٰ سے مطابقت نہ رکھتا ہو،تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔آپ کا دعویٰ ہیکہ اثر ابن عباس کی تصحیح سے تحذیر الناس پہ جملہ اعتراضات کا خاتمہ ہوتا ہے ،آپ نے جتنے بھی تصیح کے حوالہ جات پیش کئے ،ان میں محض سات زمینوں کے قول کو قبول کیا گیا ہے ،کسی محدث نے ساتھ خواتم کا قول نہیں کیا۔ہم قیامت کی صبح تک چلینج کرتے ہیں ! جناب مفتی صاحب ! آپ زہر کا پیالہ پی سکتے ہیں ،مر سکتے ہیں مگر ایک محدث کا حوالہ پیش نہیں کر سکتے ،جس نے تحذیر الناس کی تشریح کی تائید کی۔اگر کسی نے تصحیح کی ہے تو اس نے اس کا مطلب ہمارے موافق ہی بیان کیا ہے ،جسے ہم دوسری ٹرم میں تھانوی صاحب کے حوالہ سے عرض کر چکے۔اور آپ میں اس کی تردید کی ہمت نہ ہو سکی۔اب ہم اولا آپ کی پیش کردہ تصحیات کا جواب عرض کرتے ہیں،اس کے بعد دیگر دلائل کی طرف متوجہ ہونگے۔

اماحاکم کی تصحیح کا جواب

قارئین ! امام حاکم کی تصحیح کا تو خود علماء دیوبند بھی اعتبار نہیں کرتے۔بقول سرفراز صفدر :۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ امام حاکم مستدرک میں موضوع اور جعلی حدیثوں تک کی تصیح کر جاتے ہیں

(احسن الکلام ج2 ص115)

حبیب اللہ ڈیروی لکھتے ہیں :۔

امام حاکم کثیر الغلط ہیں مستدرک میں انہوں نے کافی غلطیاں کی ہیں بعض دفعہ ضعیف بلکہ موضوع حدیث کو صحیح علی شرط

الشیخین کہہ دیتے ہیں۔۔۔(نور الصباح ص 62-62)

لیجئے ! یہاں حبیب اللہ ڈیروی نے مطلقا امام حاکم کی کثیر الغلط کہا اور واضح لکھا کہ وہ موضوع حدیث کو بھی صحیح کہہ دیتے ہیں،اس لئے معاند کا اسے خاص روایت تک محدود کرنا محض دھوکہ وفریب دینا ہے۔

ظفر اقبال صاحب لکھتے ہیں:۔

لہٰذا محدثین کے نزدیک مستدرک حاکم کی وہی روایات قابل اعتبار ہیں جن تصحیح پر امام حاکم کے ساتھ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ تلخیص المستدرک میں متفق ہوں(سیدنا معاویہ گمراہ کن غلط فہمیوں کا ازالہ ص 80)

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے بھی یہی قول نقل فرمایا ہے(بستان المحدثین ص 70)

اس لئے امام حاکم کی تصحیح قابل قبول نہیں۔

امام ذہبی کی تصحیح کا جواب

اولا تو امام ذہبی بھی تصحیح میں فروگذاشت کر جاتے ہیں،اس لئے ان کی تصحیح من و عن قبول نہیں،دیوبندی امام انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں:۔

فرمایا کہ ذہبی نے مستدرک حاکم پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ کوئی شخص حاکم کی تصحیح پر اطمینان نہ کرے تا وقتیکہ میری تنقید نہ دیکھ لے میں کہتا ہوں ذہبی کی یہ بات بے محل ہے(نوادرات امام کشمیری ص 25)

ایسے فقیر اللہ صاحب لکھتے ہیں:۔

لیجئے ! امام حاکم رحمہ اللہ جن تصحیح احادیث میں متساہل ہیں اور علامہ ذہبی رحمہ اللہ بھی ان کی موافقت میں فروگذاشت کر جاتے ہیں۔تو ہو سکتا ہے کہ نافع بن محمود مجہول کی حدیث کی تصحیح میں بھی انہوں نے روایتی تساہل سے کام لیا ہو(خاتمۃ الکلام ص 450)

اس لئے امام ذہبی کی تصحیح خود دیوبندیوں کے نزدیک من و عن قبول نہیں۔ثانیا انہوں نے خود اس روایت پہ کلام کیا ہے اور واضح لکھا کہ یہ قبول نہیں،اس پہ تفصیلی حوالہ آئندہ بحث کی زینت ہو گا۔

حوالہ نمبر 4 کا جواب

تفسیر ابن ابی حاتم کا جواب

موصوف نے تفسیر ابن ابی حاتم کا حوالہ نقل کیا اور کہا کہ انہوں نے روایت بلاتردید نقل کر تصحیح کی ہے (مخلصا)

قارئین! تفسیر ابنن ابی حاتم میں محض یہ روایت نقل ہے اور نقل روایت علماء دیوبند کے نزدیک بھی مذہب نہیں ہوتا۔دیوبندی محمد عبد الکریم نعمانی لکھتے ہیں:۔

اور ضروری نہیں کہ ہر نق کی ہوئی بات ناقل کا عقیدہ ہو۔مگر چتروڑی صاحب کی دیانت یہ ہے کہ محض نقل روایت کی بناء پر اسے امام بخاری کا مذہب قرار دیا (چتروڑی کے الزامات کا مسکت کا جواب ص 65)

طاہر حسین گیاوی لکھتے ہیں:۔

تیسری بات جو خاص طور سے اس جگہ قابل لحاظ ہے وہ یہ کہ قاری محمد طیب صاحب نے ان اقتباسات میں جو کچھ پیش کرنا چاہا ہے وہ ان کی اپنی بات نہیں۔ہے بلکہ علامہ عبد الغنی نابلیسی سے انھوں نے اس کو نقل کرتے ہوئے تحریر فرمایا سے لہٰذا قاری محمد طیب صاحب کی حیثیت صرف ناقل کی ہے، قائل کی نہیں(بریلویت کا شیش محل ص 31)

ہم بھی کہتے ہیں کہ صاحب تفسیر کی حثیت محض ناقل کی سی ہے، قائل کی نہیں۔آخر میں ہم سرفراز صاحب کا حوالہ پیش کرتے ہیں، جس سے مجاہد صاحب کی ساری عمارت زمین بوس ہو جائے گی۔وہ لکھتے ہیں:۔

اور کتب تفاسیر ہیں ہر قسم کی رطب و یابس روایات نقل ہوتی چلی آرہی ہیں لہٰذا کسی تفسیر میں ایسی بے سروپا روایت کا موجود ہونا ان کی صحت کی ہرگز دلیل نہیں (اتمام البرہان ص 397)

امام ابن حجر کی تصحیح کا جواب /دلیل نمبر 3

قارئین! ہم نے ابن حجر کی تصحیح کا جواب ٹرم دو میں ہی عرض کر دیا تھا، کہ تصحیح کہ باوجود وہ اس روایت کے ظاہر کو ختم نبوت کے خلاف سمجھتے ہیں، موصوف نے کل سارا دن لیا۔لیکن ہماری اس وضاحت کا جواب نہ دے سکے۔

بریلوی مناظر کا ایک شعر پیش کرنا

نالہ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر

آب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

اس کے بعد پھر اس کی تقریر شروع ہو جاتی ہے

دلیل نمبر 5 کا جواب

امام بہیقی کی تصحیح

امام بہیقی کی تصحیح بھی مبہم ہے، لیکن خود علماء دیوبند کے ان کے متعلق کیا تاثرات ہیں، پہلے وہ ملاحظہ کریں، حبیب اللہ ڈیروی لکھتے ہیں:۔

قارئین کرام ! اس عبارت میں امام بہیقی نے زبردست خیانت کا ارتکاب کیا ہے ۔۔۔۔بہیقی ،حاکم،ابو علی کا یہ جھوٹا دعویٰ ہے (توضیح الکلام پر ایک نظر ص 137)

سر فراز صفدر لکھتے ہیں:۔

اما بہیقی نے بھی اس حدیث کی تصحیح کی ہے مگر ان کی یہ تصحیح بھی قابل اعتماد نہیں ہے کیونکہ سند کا حال آپ دیکھ ہی چکے ہیں (احسن الکلام ج 1 ص 540)

پھر دیکھی جناب آپ نے الاسماء و صفات کا حوالہ پیش کیا، لیکن کیونکہ موصوف شاملہ سے کاپی پیسٹ کرنے میں مصروف ہیں، اس لئے انہیں اس بات کی خبر نہ ہو سکی کہ اس کے حاشیہ میں ہی محقق نے اسے روایت کو ضعیف قرار دیا ہے ،کاش موصوف کاپی پیسٹ کی بجائے کتب سے مطالعہ کرتے تو انہیں یہ ہزیمت نہ اٹھانا پڑتی ۔پھر امام بہیقی کی اس تصحیح کا جواب دیتے ہوئے شیخ ادریس کاندھلوی لکھتے ہیں:۔

امام بیہقی نے ابن عباس کی اس روایت کے راویوں کے معتبر ہونے کے باعث اسناد کو قابل اعتبار تو کہا مگر محدثین و اصولیین کے ایک مسلمہ قانون کے پیش نظر کہ یہ حدیث دیگر احادیث معروفہ کے خلاف ہے اسس

رجہ سے شاداو معلول ہے اور احادیث شادہ کو محدثین نے حجت نہیں سمجھا (معارف القرآن ج 8 ص 160)

لیجئے ! اس حوالہ سے ثابت ہوا کہ امام بیہقی کی تصحیح کو خود علماء دیوبند نے بھی قبول نہیں کیا۔ادریس کاندھلوی صاحب نے اس تصحیح کا واضح رد کیا ہے۔ایسے ہی شیخ سلیم اللہ نے بھی اس تصحیح کا رد کرتے ہوئے لکھا:۔

، مگر محدثین واصولیین کے ایک مسلمہ قانون کے پیش نظر کہ یہ حدیث دیگر احادیث. معروفہ کے خلاف ہے، اس وجہ سے شاذ اور معلول ہے اور احادیث شاذہ کو محدثین نے قابل اعتبار نہیں سمجھا، (کشف الباری ج 15 ص 112)

شیخ سلیم اللہ خان نے بھی اس تصحیح کو رد کر دیا ہے۔جناب جس تصحیح کو آپ کے اپنے قبول نہیں کرتے ،اسے ہم سے منوانے پہ کیوں آمادہ ہیں۔

بریلوی مناظر کی ایک اور تقریر شیخ سلیم اللہ کا موقف

موصوف کہتے ہیں کہ شیخ نے امام بیہقی کا کلام نقل کیا، جناب من یہ آپ کی جہالت ہے۔اس لئے کہ شیخ نے بیہقی کے کلام کو نقل کرنے کے بعد اس کی تردید کی ہے مگر موصوف نے اسے بھی نہیقی کے کلام پہ حمل کیا ہے۔۔جناب من کیا آپ زاغ کے شوربے کا اثر تو نہیں ہو گیا جو بینائی میں فرق آ گیا اور عامۃ الناس کو دھوکہ دینے پہ آمادہ ہیں۔۔۔

تفرد کی تاویل کا جواب

جناب تفرد وہ ہوتا ہے جو جمہور اہلسنت کے خلاف شاذ موقف ہو، ادریس کاندھلوی دیوبندی کا موقف جمہور اہلسنت کے موافق ہے۔انہوں نے بیہقی کی تصحیح کے باوجود اس روایت کے مضمون کو احادیث کے خالف قرار دیا ہے۔۔۔یہی موقف اہلسنت کا ہے ابن حجر نے بھی اسے ظاہر کے خلاف قرار دیا سیوطی نے اس کی تردید کی فتاویٰ رملی میں اس کا رد کورانی نے اسے مجروح قرار دیا۔۔۔۔سخاوی بھی اسے قبول نہیں کرتے۔۔۔اور اس کے مضمون کو نا قابل قبول کہا ہے اگر کسی نے تصحیح کی ہے اس نے بھی اس کے ظاہری مضمون کو قبول نہیں کیا۔۔۔جیسے آلوسی وغیرہ نے اسے ممتاز شخصیات پہ حمل کیا ہے کسی نے اس سے سات خواتم کا تذکرہ نہیں کیا۔۔۔۔قیامت کی صبح تک چیلنج ہے کہ ایک حوالہ کسی محدث کا دیں جس نے نانوتوی کی تائید کی ہو اور اس اس روایت سے سات خواتم کا تذکرہ کیا۔۔۔مگر

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

قارئین گفتگو آگے بڑھانے سے قبل دوبارہ عرض ہیکہ موصوف ایک محدث کا حوالہ پیش نہ کر سکے جس نے تحذیر الناس کی متنازعہ تشریح کی تائید کی ہو اور اس روایت سے سات خواتم کا اثبات کیا ہو، موصوف مر سکتے ہیں زہر کا پیالہ پی سکتے ہیں، مگر ایک محدث سے اس کی حمایت میں حوالہ پیش نہیں کر سکتے۔۔۔اور یہی موصوف کی شکست کی دلیل ہے کیونکہ دعویٰ میں واضح لکھاہیکہ اس روایت کی تصحیح تحذیر الناس کے اشکال کو دور کرتی ہے جبکہ کسی محدث نے اس کی وہ تشریح بیان نہیں کی۔۔۔اس لئے موصوف کی ایک بھی دلیل ان کے دعویٰ کے مطابق نہیں

چھٹی دلیل کا جائزہ

دیوبندی موصوف نے بڑے طمطراق سے اس روایت کو تفسیر بسیط سے نقل کیا، جب کہ خورد بین کے ساتھ بھی ہمیں اس روایت کی تصحیح نہیں ملی، اور محض نقل روایت کو تصحیح پہ حمل نہیں کیا جاسکتا۔۔ جیسا کہ ہم دلائل سے ثابت کر چکے ہیں۔۔۔

ساتویں دلیل کا جواب

قارئین ! ساتواں حوالہ موصوف نے علامہ ابن کثیر کا نقل کیا ہے، جبکہ علامہ ابن کثیر نے اس روایت کو اسرائیلیات میں شمار کیا ہے۔خود دیوبندی ساجد خان لکھتا ہے:۔

اعتراض نمبر 7: بن کثیر نے البدایۃ والنہایہ میں اس کو اسرائیلیات میں سے شمار کیا ہے: جواب اللہ پاک ان پر رحمت کرے ان کا یہ قول بلا دلیل ہے (ازالۃالوسواس ص 17)

لیجئے ! خود دیوبندی ساجد خان نے تسلیم کیا ہے کہ علامہ ابن کثیر تو اسے اسرئیلیات میں سمجھتے ہیں، جہاں تک یہ کہنا کہ بلا دلیل ہے، تو موصوف کا اپنا قول کونسا دلیل سے مزین ہے۔ موصوف خود کسی دلیل سے ثابت کرتے کہ یہ اسرائیلیات میں سے نہیں ہے۔ پھر اسرائیلیات کا مطلب سمجھاتے ہوئے دیوبندی اسیر ادروی لکھتے ہیں:۔

،ایسے ہی بے سند اور بے بنیاد قصوں کو اسلامی اصطلاح میں "اسرائیلی روایت یا اسرائیلیات کہا جاتا ہے، یہ رواتیں اسلامی رواتیں نہیں ہیں، بلکہ ان کا منبع و مخرج حقیقتاً قوم یہود ہے۔(تفسیروں میں اسرائیلی روایات ص 35)

آٹھویں دلیل کا جواب

موصوف کہتے ہیں کہ امام جوز قانی نے تصحیح کی ہے۔جناب امام جوز قانی تو جارح ہیں۔اس روایت پہ تعدیل مبہم کے بلمقابل ان

کی جرح مفسر موجود ہے۔چنانچہ سرفراز خان صفدر امام جوز قانی کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں:۔

جوز قانی اس کو سئی الحفظ اور مظطرب الحدیث کہتے ہیں (احسن الکلام ج 2 ص 140)

لیجئے ! تعدیل مبہم کے بلمقابل ہم نے جرح مفسر پیش کی ہے،اور دیوبندی خیر محمد جالندھری کا اقرار ہے کہ تعدیل مبہم کے بلمقابل جرح مفسر قبول ہوگی

نویں دلیل/ابن حجر کو دوبارہ پیش کرنا

موصوف کی چالاکی دیکھیں بار بار نمبر شمار بڑھانے کے لئے ابن حجر کو پیش کیا، جبکہ ہم جواب دے چکے کہ یہ بھی اس مضمون کو ظاہر کے خلاف سمجھتے ہیں۔

دسویں دلیل

علامہ عینی نے بھی اس سے صرف ایک سے زائد زمین ہونے پہ استدلال کیا ہے ، نبی کنبیکم کی تشریح میں ساتھ خواتم کی تشریح نہیں کی۔اس لئے یہ روایت بھی قابل قبول نہیں

تمام تصحیحات کا جواب

قارئین ! ہم نے محض اتمام حجت کے لئے ہر تصحیح کا جواب دیا ہے۔وگرنہ حاجت نہیں،اس لئے جب نفس روایت سنداو متنا مخدوش ہے اور اس کی سند پہ جرح کو ہمارے معاند بھی مان چکے ہیں تو 10 نہیں 40 تصحیحات بھی پیش کریں تو انہیں مفید اور ہمیں مضر نہیں۔اس لئے موصوف نے کوئی نئی چیز پیش نہیں کی محض شاملہ سے کاپی پیسٹ کیا ہے ،جب اس پہ جرح مفسر ہو چکی تو تعدیل مبہم قبول نہیں، جیساکہ عرض کیا جا چکا ہے۔

امام حاکم پہ جرح

ہم نے امین اور کاڑوی کا حوالہ دیا تھا کہ امام حاکم غالی شیعہ تھے اور پالن پوری سے پیش کیا کہ غالی شیعہ کی روایت قبول نہیں۔موصوف نے کہا امام حاکم کا نام دیکھائیں۔جناب من ہم نے امین اوکاڑوی سے غالی شیعہ ہونے کی جرح کی تھی ، پالن پوری سے استدلال یہ تھا کہ غالی شیعہ کی روایت قبول نہیں۔اب وہ غالی شیعہ کون ہے اس کی بحث نہ ہم نے کی ،نہ ہمیں حاجت۔

اب ہم ایک اور انداز سے جرح کرتے ہیں۔امام حاکم کے متعلق امام ذہبی کے حوالہ سے ظفر اقبال لکھتے ہیں:۔

میں کہتا ہوں اللہ رافضی کا ناس کرے یہ بات اس نے خود گھڑلی ہے (سیدنا معاویہ۔۔گمراہ کن غلط فہمیوں کا ازالہ ص 79)

اس جگہ امام حاکم کا رافضی اور جھوٹا ہونا تسلیم کیا۔

اب یہی ظفر اقبال صاحب لکھتے ہیں:۔

مبتدع فرقوں کی بھی روایت قبول ہوتی ہے بشر طیکہ ہ متہم بالکذب نہ ہوں (عادلانہ دفاع ص 177)

دیوبندی صدر مناظر کی طرف سے تنبیہ صدر ہونے کی حیثیت سے عرض ہے کہ جس چیز کا ایک دفعہ جواب دیا جا چکا ہے اس کا تکرار نہ کیا جائے بار بار ایک ہی بات کو دہرایا جارہا ہے

بریلوی مناظر کو کسی عذر کی بنیاد پر ایک دن کے لیے مناظرہ رکنا پڑا

دیوبندی مناظر کا انتظار کے عنوان سے ایک شعر

اب ان حدود میں لایا ہے انتظار مجھے

وہ آ بھی جائیں تو آئے نہ اعتبار مجھے

چلیں اللہ تعالی اپ کو فرصت عطا فرمائے اور اپ ہمارے دلائل کا توڑ کر سکیں

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے ازمائے ہوئے ہیں

بریلوی صدر مناظر کی مداخلت

میں بطور صدر مناظر غرض کرتا ہوں کہ ایک بھی دلیل ایسی نہیں دی جناب آپ نے جو نانوتوی کے موقف کی تائید کرے اور کسی نے بھی نبی کنبیکم سے حضور کے چھ مثل مراد نہیں لئے دس کے دس حوالہ جات میں ایسی کوئی بات نہیں اس لئے اب خاموش رہیں ٹرم مکمل ہونے پہ ہم بات کرلیں گے کہ مزید کیسے آگے چلنا ہے

دیوبندی مناظر کا برجستہ جواب

پس اگر کوئی اور جہاں میں ہو اور اس میں سوائے اس دنیا کے انبیاء مبعوث ہوں اور ایک ان کا خاتم ہو جو ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نبی اور خاتم ہو ہم اس کے ممتنع ہونے پر حکم نہیں کرتے با امر مجبوری مجھے میسج کرنا پڑا ہے دیکھیں یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل چھ نبی اور خاتم ثابت ہو رہے ہیں یا نہیں اور اس کی تائید مولانا احمد رضا خان بریلوی سے بھی ثابت ہے اور ہم اس کا پہلے حوالہ بھی دے چکے ہیں .اس لیے اگر آپ کی طرف سے میسج بند نہیں ہوں گے تو میں بھی کرتا رہوں گا

بریلوی صدر مناظرہ کا پھر جواب

او بھائی یہ متاخرین میں سے ایک بندے کا قول ہے وہ بھی آپ کا ہم نوالہ ہم پیالہ ہے یہ قصوری صاحب کا اپنا موقف نہیں

جب حوالہ دیں گے تب علامہ صاحب آپ کو جواب دیں گے بھائی کسی محدث کا قول پیش نہیں کر سکتے ۔۔۔۔جو غیر متنازعہ متفقہ ہو اور اس کے اس حدیث کی روشنی میں حضور کے چھ مثل تسلیم کئے ہوں

لیکن جب خود نانوتوی مانتے ہیں بکہ اس سے پہلے کسی نے ایسی تشریح نہیں کی اس لئے ایسی کوشش کی بجائے خاموش رہیں

آپ کو علم بھی ہے کہ مد مقابل علامہ حذیفہ اور یہ ناچیز ہے یہاں آپ کی کاریگری نہیں چل سکتی

بریلوی مناظر کی دوبارہ آمد

قارئین! ہم نے آپ کے سامنے ایک ایک تصحیح کا جواب رکھا ہے

لیکن کم عرض کرتے ہیں کہ دس نے نہیں دس ہزار بھی اس قسم کے حوالہ جات ہوں تو اس سے تحذیر الناس کی تائید ثابت نہیں ہوتی عبد القدوس قارن لکھتے ہیں :

اثری صاحب کو شاید معلوم ہی نہیں کہ کسی فرد یا طبقہ کی حمایت یا وکالت اس وقت ہوتی ہے جبکہ اس کا نظریہ اور دعوی اور دلیل پیش نظر ہو اور اس دعوی کی تائید میں دلیل دی جائے یا اس کے خلاف پیش کی گئی دلیل کو کمزور ثابت کرنے کی کوشش کی جائے جیسا کہ اثری صاحب نے کیا ہے (تصویر بڑی صاف ہے سبھی جان گئے ص 151)

اس سے ثابت ہوا کہ تائید تب ہو گی جب کسی نے اس روایت سے نانوتوی صاحب کے موقف کی تائید کی ہو گی

جبکہ موصوف ایک حوالہ بھی اس پر پیش نہیں کر سکے

پھر موصوف جتنا مرضی زور لگالیں وہ تحذیر الناس کی تائید میں ایک حوالہ بھی نہیں پیش کر سکتے،اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ خود نانوتوی صاحب کو تسلیم ہے کہ ان کا بیان کردہ مطلب نیا ہے،یہی بات المہند اور عبارات اکابر کے مصنف نے بھی ہے،حوالہ جات ملاحظہ ہو:۔

اثر ابن عباس اور علماء اہلسنت کا موقف

اب جہاں تک موصوف نے کہا کہ اہلسنت کے نزدیک اثر ابن عباس کی صحت ماننا ختم نبوت کا انکار ہے اس پہ انہوں نے محاسبہ دیوبندیت اور عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ کا حوالہ دیا

جوابا عرض ہیکہ ان حوالہ جات میں محض سندا صحیح ماننے پہ نہیں بلکہ متن کے ظاہر کو درست ماننے پہ انکار ختم نبوت کی بات ہے یہی بات ہم علامہ ابن حجر العسقلانی سے پیش کر چکے ہیں

دوئم موصوف نے تبیان القرآن کے حوالہ سے کہاعلامہ غلام دستگیر قصوری نے چھ مثل مانے تو یہ عبارت علامہ غلام دستگیر قصوری کی نہیں فیض الحسن سہارنپوری کی ہے اس لئے ان پہ کوئی اعتراض نہیں

دیوبندی صدر مناظر کا ایک حوالے کا مطالبہ

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی کون سی کتاب میں یہ حوالہ موجود ہے معذرت کے ساتھ پہلے بھی اپ نے حوالہ نہیں دیا تھا؟

صدر ہونے کی حیثیت سے گفتگو کر سکتا ہوں۔اپ اگر بہانہ لگا کر بھاگنا چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں

بریلوی صدر کا جواب

یہ فتح الباری کا حوالہ دیا آپ کی کتاب کے حوالہ سے دیا جاچکا ہے جس میں صاف لکھا ہے ظاہر ختم نبوت کے خلاف لیکن سند ٹھیک ہے۔۔۔اس کا مقصد یہی ہے کہ اعتراض کا موقع نہ ملے یہ دوسری ٹرم میں دیا تھا آپ کو اس کا جواب دینے کی جرات نہ ہو سکی

دیوبندی مناظر کا پھر مطالبہ

میرا مطالبہ یہ ہے کہ فتح الباری کے کون سے حصے میں یہ عبارت موجود ہے پھر اس طرح کے حوالے ہم بھی پیش کریں گے

اپ نے پھر اعتراض نہیں کرنا ٹھیک ہے اب میں مطالبہ نہیں کروں گا اپ شروع رکھیں

بحیثیت صدر میرے لیے صدر مناظر کی طرف جواب (بریلوی صدر)

بھائی اگر یہ فتح الباری میں نہیں ہے تو بھائی اپنے جواب میں کہہ دینا کہ غلط ہے اس نے جھوٹ بولا ہے تسامح ہے جو بھی جواب دینا ہے دے دینا۔۔۔ پھر بالفرض یہ ابن حضر کا نہ بھی ہو آپ کا اپنا مولوی مان گیا ہے کہ ظاہر ختم نبوت کے خلاف ہے۔۔۔ اس لئے آپ اس حوالہ سے بھاگ نہیں سکتے آپ کی بے چینی اور ہماری مظبوط گرفت آپ کی بار بار بے جا مداخلت سے ظاہر ہو رہی ہے

دیوبندی مناظر کی طرف سے مناظرہ دوبارہ شروع کرنے کی اپیل

جی رانا صاحب جاری رکھیں بس جو میں نے معلوم کرنا تھا وہ معلوم کر لیا

بریلوی مناظر کی پھر امد

پھر جناب نے جو مفتی جمیل صدیقی کا حوالہ دیا وہ تفضیلی ہیں اور ہمارے زمہ ان کی کسی بات کا جواب نہیں

اب آخر میں عرض ہیکہ اس روایت کے علاوہ جتنے بھی دلائل ہیں ان میں نبی کنبیکم کے الفاظ نہیں اور نانوتوی کا اصل استدلال اسی سے ہے جہاں تک متابعت کی بات ہے تو اس میں حاکم کا شیخ متہم بالکذب ہے کما فی الروض الباسم

اس لئے یہ روایت بھی حجت نہیں ہو سکتی پھر اس کے الفاظ یا اس سے متبادر معنی میں کہیں بھی زیر بحث روایت سے مماثلت نہیں نہ ہی آپ کی پیش کردی آیات میں ایسی کوئی بات ہے اور یہ دلائل دعویٰ کے مطابق ہیں ہی نہیں اس لئے قابل اعتناء نہیں

دیوبندی صدر مناظر کی طرف سے دوبارہ تنبیہ

صدر صاحب آج چوتھا دن ہے اپ کا بندہ پابند ہو کر بیٹھا رہتا ہے مہربانی کر کے اپنی ٹرم ختم کریں پھر اس کے بعد ہماری باری ہے شدت کے ساتھ اپ کی ٹرم کے ختم ہونے کے منتظر ہیں

بریلوی صدر مناظر کی پھر امد

مفتی صاحب آپ کو شاملہ سے سرچ کی سہولت ہے ہمارے مناظر کو مطالعہ کرنا پڑتا ہے حوالہ جات نکالنے پڑتے ہیں تھوڑا صبر کر لیں آج اسے مکمل کر لیں گے اور اس کے بعد آپ کو ہم فوری جواب دیا کریں گے ان شاء اللہ

بریلوی صدر مناظر

اپنے نوجوانوں کو کہیں صبر کریں اور مزید حوالہ جات نکال کر آپ کی معاونت کریں کیونکہ ابھی تک آپ ایک بھی حوالہ اپنے مدعا پہ پیش نہیں کر سکے

دیوبندی مناظر کی پھر آمد

جی رانا صاحب ابھی تک اپ نے میرے کسی بھی اعتراض کا کوئی معقول جواب نہیں دیا اور نہ دے سکتے ہیں اور جو کچھ اپ نے پیش کیا ہے

وہ قران مقدس کی اس ایت کا مصداق فوراہی بن جائے گا

«صحيح البخاري» (4/ 1783):

«وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {هَبَاءً مَنْثُورًا} /23/: مَا تَسْفِي بِهِ الرِّيحُ»

بحثیت صدر مناظر آخری میسج

بریلوی مناظر

سب سے پہلے ہم امام سخاوی کی کتاب مقاصد الحسنہ کا حوالہ پیش کرتے ہیں امام صاحب نے ابن کثیر کا قول نقل کیا ہے اور اس روایت کی تردید فرمائی

حوالہ نمبر 2

امام کورانی لکھتے ہیں

وفیہ دلالۃ علی اِن فی کل طبقۃ خلقاً، ومایروی عن ابن عباس علی ماروا ہ البیہقی: "اِن فی کل اِرضٍ منہا نبیًّا کنبیکم وآدم کآدم ونوحًا کنوح مخالف للاِجماع وصریح (الکوثر الجاری ج6 ص 162)

حوالہ نمبر 3

امام ذہبی لکھتے ہیں

وَرُوِيَ عَن عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ مُطَوَّلا بِزِيَادَةٍ غَيْرَ أَنَّنَا لَا نَعْتَقِدُ ذَلِكَ أصلا فَقَالَ الْبَيْهَقِيّ أخبرنَا الْحَاكِمِ أَنبأَنَا أَحْمد بن يَعْقُوب الثَّقَفِيّ حَدثنَا عُبَيْدُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ {وَمِنَ الأَرْض مِثْلهنَّ} قَالَ سبع أَرضين وَفِي كُلِّ أَرْضٍ نَبِيٌّ كَنَبِيِّكُمْ وَآدَمُ كَآدَمِكُمْ وَنُوحٌ كَنُوحٍ وَإِبْرَاهِيمُ كَإِبْرَاهِيمَ وَعِيسَى كَعِيسَى // شَرِيكٌ وَعَطَاءٌ فِيهِمَا لِينٌ لَا يَبْلُغُ بِهِمَا رَدَّ حَدِيثِهِمَا وَهَذِهِ بَلِيَّةٌ تُحَيِّرُ السَّامِعَ كَتَبْتُهَا اسْتِطْرَادًا لِلتَّعَجُّبِ وَهُوَ مِنْ قَبِيلِ اسْمَعْ وَاسْكُتْ(العلو العلو للعلي الغفار ص 75:رقم حديث 160)

امام ذہبی بھی اس روایت کو اس قابل نہیں سمجھتے کہ اس سے کوئی عقیدہ قائم کیا جائے

حوالہ نمبر 4

امام ابن حجر ہیثمی لکھتے ہیں :-

» أنه شاذ المتن بالمرة. قال الحافظ السيوطي: وهذا الكلام في غاية الحسن فإنه لا يلزم من صحة الإسناد صحة المتن لاحتمال صحة الإسناد ويكون في المتن شذوذ أو علة تمنع صحنه، وإذا تبين ضعف الحديث أغنى ذلك عن تأويله لأن مثل هذا المقام لا تقبل فيه الأحاديث الضعيفة(فتاوى حديثيه ص 221)

امام ابن حجر ہیثمی کے نزدیک بھی اس روایت کا متن درست نہیں اور ضعیف ہے

حوالہ نمبر 5 :

امام محمد بن یوسف الاندلسی فرماتے ہیں :

قال : و في كل أرض آدم كادم، ونوح كنوح ، ونبي كنبيكم ، وإبراهيم كإبراهيمكم ، وعيسى كعيسى ، . وهذا حديث لا شك في وضعه(تفسير بحر المحيط)

امام صاحب کے نزدیک یہ روایت وضع شدہ ہے درست نہیں

حوالہ نمبر 6

امام سیوطی فرماتے ہیں

: هَذَا الْحَدِيثُ رَوَاهُ الحاكم فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَلَكِنَّهُ شَاذٌّ بِمَرَّةٍ، وَهَذَا الْكَلَامُ مِنَ الْبَيْهَقِيِّ فِي غَايَةِ الْحُسْنِ؛ فَإِنَّهُ لَا يَلْزَمُ مِنْ صِحَّةِ الْإِسْنَادِ صِحَّةُ الْمَتْنِ كَمَا تَقَرَّرَ فِي عُلُومِ الْحَدِيثِ؛ لِاحْتِمَالِ أَنْ يَصِحَّ الْإِسْنَادُ وَيَكُونُ فِي الْمَتْنِ شُذُوذٌ أَوْ عِلَّةٌ تَمْنَعُ صِحَّتَهُ(الهاوی الفتاویٰ ج1 ص 462)

امام صاحب کے نزدیک بھی اس روایت کا متن شاذ اور درست نہیں ہم سرے دست ان چھ عدد حوالہ جات پہ اکتفاء کرتے ہیں

آخر میں موصوف نے جو تبیان القرآن کا حوالہ پیش کیا اس میں علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دیا علامہ آلوسی ممتاز شخصیات سے تعبیر کرتے ہیں وہ ہر گز سات خواتم کے قائل نہیں ایسے ہی علامہ سیوطی نے اس روایت کے متن کہ تردید کی ہے حوالہ ہو گیا ہے

اب جہاں تک عبد الحئ لکھنوی صاحب کہ بات ہے ان کے فتوے سے بھی نانوتوی صاحب دائرہ اسلام سے خارج ہیں

وہ فرماتے ہیں جو رسالت میں رسول کی مثل مانے وہ کافر کیونکہ آیت خاتم النبیین کے خلاف ہے یہی عقیدہ نانوتوی صاحب کا وہ چھ خواتم رسول اللہ کی مثل مانتے ہیں اس لئے کافر ہیں۔

چار دن گزرنے کے بعد بریلوی مناظر کی تقریر ختم ہوئی

چار دن گفتگو جاری رہنے کے بعد بریلوی مناظر نے بالاخر دیوبندی مناظر کو بولنے کا موقع دیا

دیوبندی مناظر کی آمد

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد

بریلویوں کا اجماعی عقیدہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل چھ خاتم النبیین اور بھی ہیں.

مشہور بریلوی عالم مولانا غلام رسول سعیدی مولانا غلام دستگیر قصوری کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

یعنی ان زمینوں میں جو نبی ہیں ان کی خاتمیت ان زمینوں کے اعتبار سے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمت اس زمین میں مبعوث ہونے والی انبیاء کے اعتبار سے ہے

تبیان القران جلد نمبر 12 نمبر 92/ 93

ضروری وضاحت

مولانا غلام دستگیر قصوری کی تائید ایک واسطہ سے فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان بریلوی نے بھی کر رکھی ہے

ایک ضمنی اعتراض کا جواب

مولانا غلام دستگیر صاحب نے یہ قول مولانا فیض الحسن صاحب سے نقل کیا ہے لہٰذا یہ ان کا اپنا قول نہیں ہے مختصر طور پر اس کا جواب یہ ہے مولانا غلام دستگیر قصوری نے اپنی تائید میں یہ حوالہ نقل فرمایا ہے

تفصیل اس کی درج ذیل ہے

تقدیس الوکیل کے مصنف مولانا غلام دستگیر قصوری کے نزدیک مولانا فیض الحسن صاحب کا علمی مقام

مولانا غلام دستگیر قصوری صاحب مولانا فیض الحسن صاحب کا یوں تعارف کرواتے ہیں

(مولانا فیض الحسن رحمۃ اللہ علیہ کا علمی مقام)

مولانا فیض الحسن مشہور جلیل القدر ہندوستان سے علوم نقلی و عقلی میں تصانیف مفیدہ کا مصنف ہے۔۔۔۔۔۔ لاہور سے ایک مرتبہ جب بہاولپور میں وارد ہوئے تھے تو خلیل احمد ان کی جوتیاں اگے رکھتے تھے کیوں کہ اپ ان لوگوں کے استاد تھے اب ان مخالفین حق

سے وہ مخالف ہوئے اور ان کے مرشد رشید احمد پر گرفت کرنے لگے۔

کیا اتنی زیادہ توثیق کے بعد بھی فریق مخالف کو اس بات کے کہنے کا حق باقی رہ جاتا ہے کہ یہ شخص ہمارا نہیں ہے حالانکہ مولانا غلام دستگیر صاحب نے ان کی اس عبارت کو اپنی تائید میں نقل کیا ہے اور تردید بھی نہیں فرمائی

اگر ہماری بات پر یقین نہ ائے تو ہم اپنی بات کی تائید میں.بریلوی مذہب کی معتبر شخصیت مولانا غلام رسول سعیدی صاحب کا بھی حوالہ پیش خدمت کر دیتے ہیں

چنانچہ مولانا غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں

مولانا غلام دستگیر قصوری نے اس اشکال کے جواب میں لکھا ہے

کہ ہر ایک کی خاتمیت اضافی ہے یعنی ان زمینوں میں جو نبی ہیں ان کی خاتمیت ان زمینوں کے اعتبار سے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت اس زمین میں مبعوث ہونے والے انبیاء کے اعتبار سے ہے۔

جی جی اپ یقین اگیا کہ مولانا غلام دستگیر قصوری کا وہی عقیدہ تھا جو مولانا فیض الحسن صاحب کا تھا

اب ذرا ان علماء کے حوالے بھی پڑھ لیجئے جو تقدیس الوکیل کی تائید کرنے والے ہیں

تقدیس الوکیل کی تصدیق و تائید کرنے والے علمائے حرمین شریفین و دیگر علماء

1_ حضرت شیخ محمد صالح بن صدیق کمال مفتی حنفیہ مکہ معظّمہ

2_ حضرت شیخ محمد سعید بابصیل مفتی شافعیہ و رئیس علماء مکہ معظّمہ

3_ حضرت شیخ محمد عابد بن حسین مفتی مالکیہ مکہ معظّمہ

4_ حضرت شیخ خلف بن ابراہیم مفتی حنابلہ مکہ معظّمہ

5_ حضرت شیخ عثمان بن عبد السلام داغستانی مفتی حنفیہ مدینہ منورہ

6_ حضرت شیخ محمد علی بن سید ظاہر حنفی مدنی استاد حدیث شریف اسلامیہ مسجد نبوی مدینہ منورہ

7_ پاپا حرمین شریفین حضرت مولانا محمد رحمت اللہ مہاجر مکی مکہ مکرمہ

8_ حضرت مولانا حضرت نور مدرس اول مدرسہ ہندیہ مکہ مکرمہ

9_ حضرت مولانا عبدالسبحان مدرسہ ہندیہ مکہ مکرمہ

10_ حضرت مولانا حافظ عبداللہ سندھی

11_ شیخ الدلائل حضرت مولانا حافظ محمد عبدالحق

12_ شیخ المشائخ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ فاروقی چشتی تھانوی مہاجر مکی

طوالت کے خدشے سے دیگر علماء کو چھوڑ دیا گیا ہے

اگر حسام الحرمین میں علمائے حرمین شریفین کی تائید کے بعد بریلوی علماء اس کو اپنا اجماعی عقیدہ قرار دیتے ہیں کیا اسی اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے میری یہ بات غلط ہے کہ بریلوی علماء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل چھ مزید خاتم النبین ماننا بھی بریلویوں کا اجماعی عقیدہ ہے

نوٹ

قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ کا عقیدہ دیگر زمینوں میں انبیاء کے متعلق فقط امکان کی حد تک ہے۔وہ تو اپ کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہیں

مگر جن کا بالفعل یہ عقیدہ ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل دیگر زمینوں میں مزید چھ انبیاء بھی موجود ہیں وہ اپ کے نزدیک مسلمان ہیں ۔ فیاللعجب

بریلوی صدر مناظر کی فورا مداخلت

مفتی صاحب آپ نے بھی تکرار پہ اعتراض کیا تھا اس لئے مجبورا بول رہا کہ اس عبارت کا جواب ہو چکا یہ فیض الحسن سہارنپوری کی ہے جیسا کہ علامہ حذیفہ نے وضاحت کی ہے بار بار ایک ہی حوالہ پیش کرنے کا کیا مقصد ہے ؟؟ مداخلت کے لئے معذرت

دیوبندی مناظر کا جواب

جی جناب اس اعتراض کا جواب اس میں دیا گیا ہے کہ یہ بندہ ہمارا نہیں ہے اپ ہی کا ہے اور اپ کے بہت بڑے محقق مولانا غلام رسول سعیدی صاحب نے بھی اقرار کیا ہے کہ یہ عقیدہ مولانا غلام دستگیر قصوری کا ہے۔

جی رانا صاحب اب تھوڑا سا صبر بھی کریں اور برداشت بھی کریں پہلے حوالے سے ہی گھبرا گئے

دیوبندی مناظر کا بریلوی مناظر سے سوال

جو شخص بالفعل حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسے چھ اور انبیاء مانے وہ شخص بریلویوں کے نزدیک مسلمان ہے اور بریلویوں کا اس عقیدے پر اجماع بھی ہے اور جس شخص کا عقیدہ صرف امکان کی حد تک ہو وہ بریلویوں کے نزدیک ایسا کافر ہے جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ معاذ اللہ

بریلوی مناظر کا جواب

وہ ان کا تسامح ہے اصل کے مقابلے نقل کی اہمیت تو آپ کے لوگ بھی نہیں مانتے خیر آپ جاری رکھیں

دیوبندی مناظر کی تنبیہ

یہ اپ کے مناظر کا کام ہے اپ جواب الجواب میں یہ جواب دینا اور پھر بھی اپ کو منہ توڑ ہی جواب ملے گا۔ لہٰذا اپ خاموش رہیں اس لیے میں نے اپ سے فتح الباری کا حوالہ مانگا تھا اس وقت یہ اصول یاد نہیں رہا تھا اپ کو۔

مولانا غلام دستگیر قصوری کا عقیدہ

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل چھ خاتم مولانا فیض الحسن رحمہ اللہ

ناظرین دیکھیں اگر مولانا فیض الحسن دیوبندی ہوتا تو مولانا غلام دستگیر قصوری اس کے ساتھ رحمہ اللہ کیوں لگاتے خاتم النبیین اور بھی بالفعل موجود ہیں اور اس عقیدے پر بریلوی علماء کا اجماع ہے۔

مولانا فیض الحسن سہارن پوری کی دیوبندی اعتقاد پر گرفت

کیااس سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ مولانا غلام دستگیر قصوری اس کو اپنا ہم عقیدہ سمجھتے تھے

ایک بریلوی کتاب کا حوالا دیا گیا

بریلویوں کے اجماعی کتاب جس پر حرمین شریفین کے علماء کے دستخط ہیں اس میں لکھا ہوا ہے.

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل چھ خاتم النبیین اور بھی ہیں

علمائے حرمین شریفین کا عقیدہ بھی یہی تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل چھ خاتم النبیین اور بھی بالفعل موجود ہیں کیونکہ انہوں نے اس کتاب کی تائید فرمائی ہے جیسے حسام الحرمین کا مسئلہ ہے۔ لگائیں فتوی ان سب پر اور ان کو بھی اسلام سے فارغ کریں۔

ایک بریلوی طعنے کا جواب

جی رانا تیمور صاحب اپ نے یہی طعنہ دیا تھا۔ تقدیس الوکیل ہی کے حوالے سے کہ اپ کا واسطہ رانا تیمور اور مولانا حذیفہ صاحب سے پڑا ہے.

میں اپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ آپ کا واسطہ ایک مفتی کے ساتھ پڑا ہے باقی میرے نام سے تو اپ واقف ہیں گستاخی کی معذرت

دیوبندی مناظر

فتاوی مولانا عبدالحیی رحمہ اللہ کا الزامی جواب

بریلوی مناظر نے مولانا عبدالحیی لکھنوی کا ایک فتوی پیش کیا جس کا خلاصہ یہ تھا.

اگر مراد اثبات مماثلت نبوی سے مماثلت جمیع صفات نبویہ میں حتی کہ صفت رسالت میں بھی ہو تو یہ قول کفر ہے

فتاوی مولانا عبدالحیی رحمہ اللہ صفحہ نمبر 71

جبکہ یہ عقیدہ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان کا بھی ہے چنانچہ فاضل بریلوی اپنی کتاب فتاوی افریقہ میں لکھتے ہیں

حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس وانور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وارث کامل و نائب تام ہیں آئینہ ذات ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع اپنی جمیع صفات جمال و جلال و کمال وافضال کے ان میں متجلی ہیں جس طرح ذات عزت احدیث مع جملہ صفات و نعوت جلالت آئینہ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تجلی فرما ہیں

(دیکھیے فتاوی افریقہ۔ مصنف مولانا احمد رضا خان بریلوی صفحہ نمبر 108)

اب بریلویوں کو چاہیے کہ اس فتوے کو اگر وہ مانتے ہیں تو مولانا احمد رضا خان بریلوی پر بھی فتوی لگادیں تاکہ مناظرہ ہی ختم ہو جائے کیونکہ وہ جمعیت صفات رسالت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے اندر بھی مانتے ہیں

ایک اور اعتراض کا جواب

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کا اثر ابن عباس کو اسرائیلی روایت قرار دینے کا جواب

بریلوی مناظر نے علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کے حوالے سے ایک اعتراض نقل کیا ہے کہ اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اسرائیلیات میں شمار کرنا چاہیے اور یہ بات کو انہوں نے بحوالہ علامہ ساجد خان نقل کی پہلے علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کے بارے میں بریلوی عقیدہ ملاحظہ فرمائیں.

مشہور بریلوی محقق مولانا فیض احمد اویسی اپنی کتاب پنج تن پاک کہنے کا ثبوت میں لکھتے ہیں

ابن تیمیہ کا بازوئے مذہب اور نواصب و خوارج کا مقتدر حافظ ابن کثیر

(پنجتن پاک کہنے کا ثبوت صفحہ نمبر 18)

یعنی حافظ ابن کثیر ناصبیوں اور خارجیوں سر غنہ ہے۔ الامان والحفیظ ۔

مذکورہ بلا حوالہ پیش کرنے کے بعد بریلویوں کے لیے اس روایت پر مزید کلام کرنا بے جا اور فضول ہے مگر اہل علم کے سامنے ہم اپنی تحقیق پیش کرتے ہیں تاکہ وہ بھی حقیقت حال سے باخبر ہو سکیں ۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اسرائیلیات یعنی اسرائیلی روایات کے بارے میں کلام کرتے ہوئے لکھتے ہیں

«البداية والنهاية» (1/ 35):

«ونحن نورد ما نورده من الذي يسوقه كثير من كبار الأئمة المتقدمين عنهم، ثم نتبع ذلك من الأحاديث بما يشهد له بالصحة أو يكذبه، ويبقى الباقي مما لا يصدق ولا يكذب، وبالله المستعان وعليه التكلان»

ہم پہلے کبار محدثین کی احادیث کو نقل کریں گے پھر اس کے بعد ہم تتبع کریں گے کہ کون سے ایسی اسرائیلی روایات ہیں جن کی تصدیق یا تکذیب ہو سکتی ہے (یعنی قران وسنت سے)

اور باقی وہ روایات رہ جائیں گی جن کی نہ تصدیق ہو سکتی ہے اور نہ تکذیب

بطور مثال حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اگے ایسی بہت سی روایات کو بیان فرمایا ہے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ زمینیں سات ہیں

پھر ان روایات کے متواتر ہونے کا حکم بھی لگایا ہے۔ حوالہ ملاحظہ ہو

«البداية والنهاية» (1/ 39):

«فهذه الأحاديث كالمتواترة في إثبات سبع أرضين»

عجیب بات یہ ہے کہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ان متواتر روایات کو بھی اسرائیلیات میں سے شمار کیا ہے۔ پھر اگے چل کر ان زمینوں کی اپس کی مسافت کو قران مقدس سے ثابت کیا ہے

وہ حوالہ بھی ملاحظہ فرمائیں

«البداية والنهاية» (1/ 39):

«والظاهر أن بين كل واحدة منهن وبين الأخرى مسافة لظاهر قوله تعالى: {الله الذي خلق سبع سماوات ومن الأرض مثلهن يتنزل الأمر بينهن} [الطلاق: 12]»

اس حوالے کا مفہوم یہی ہے کہ سات زمینوں میں وحی کا سلسلہ جاری رہا ہے اور ساتھ زمینوں کے مابین مسافت کو بھی ثابت کیا ہے پھر اسی سلسلہ کو اگے بڑھاتے ہوئے

(ھکذا) کہہ کر حدیث ابن عباس کو بھی نقل فرمایا ہے اور اس کو بھی اسرائیلیات میں سے شمار کیا ہے چنانچہ وہ حوالہ بی پڑھ لیں ۔

«البداية والنهاية» (1/ 42):

«وهكذا الأثر المروي عن ابن عباس أنه قال: في كل أرض من الخلق مثل ما في هذه الأرض حتى آدم كآدمكم، وإبراهيم» كإبراهيمكم. فهذا ذكره ابن جرير مختصرا، واستقصاه البيهقي في الأسماء والصفات، وهو محمول إن صح نقله عنه على أن ابن عباس رضي الله عنه أخذه عن الإسرائيليات

مطلب یہ ہوا کہ مذکورہ بالا روایات جو کہ متواتر ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زمینیں سات ہیں اس کے مختلف پہلوؤں پر بحث کرتے ہوئے اس کی تائید میں اس روایت کو بھی نقل کرتے ہوئے اس کو بھی اسرائیلی روایت میں ہی شمار کر لیا

خلاصہ کلام

ان تمام حوالاجات کا خلاصہ یہ ہوا کہ یہ اسرائیلیات کی پہلی قسم میں سے ہے جس کی تصدیق قران وسنت سے ہوتی ہے پھر اسی ضمن میں ان روایات کا ذکر بھی فرمایا ہے جن کی قران وسنت سے تردید ہوتی ہے۔ جیسے یہ حدیث ملاحظہ فرمائیں

«السنن الكبرى - النسائي - ط الرسالة» (10/ 213):

11328 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَخْضَرُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ بِيَدِي قَالَ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، إِنَّ اللهَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرَضِينَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ، ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يَوْمَ السَّابِعِ، وَخَلَقَ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَالْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ، وَالشَّجَرَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَالتِّقْنَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَالنُّورَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، وَالدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَآدَمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَخَلَقَ أَدِيمَ الْأَرْضِ أَحْمَرَهَا وَأَسْوَدَهَا، وَطَيِّبَهَا وَخَبِيثَهَا، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ جَعَلَ اللهُ عز

وجل مِنْ آدَمَ الطِّيِّبَ وَالْخَبِيثَ»

یہ حدیث محدث امام نسائی نے نقل فرمائی ہے دیگر محدثین نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے اور اس روایت کی سند کو صحیح بھی قرار دیا ہے۔اس روایت کا خلاصہ یہ ہے جس کو فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان نے بھی بیان فرمایا ہے۔دیکھیے فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان لکھتے ہیں

اللہ تعالی نے چار روز میں زمین اور دو دن میں اسمان بنایا۔۔۔

پھر اگے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی تخلیق کا ذکر کرتے وئے لکھتے ہیں

جمعہ کے دن عصر اور مغرب کے درمیان حضرت ادم علیہ الصلوۃ والسلام کو پیدا فرمایا

ملفوظات اعلی حضرت صفحہ نمبر 57

پھر اسی روایت پر حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ شدید جرح بھی کرتے ہیں

«البداية والنهاية» (1/ 33):

فكان هذا الحديث مما تلقاه أبو هريرة، عن كعب، عن صحفه فوهم بعض الرواة فجعله مرفوعا إلى النبي ﷺ، وأكد رفعه بقوله: " أخذ رسول الله ﷺ بيدي ". ثم في متنه غرابة شديدة فمن ذلك أنه ليس فيه ذكر خلق السماوات، وفيه ذكر خلق الأرض، وما فيها في سبعة أيام، وهذا خلاف القرآن»

جس کا خلاصہ یہ ہے

یہ وہ حدیث ہے جو اس کو حضرت ابوہریرہ نے حضرت کعب الاحبار سے نقل فرمایا ہے بعض راویوں کو وہم ہوا ہے جنہوں نے اس روایت کو مرفوع بیان کیا ہے

پھر اگے لکھتے ہیں اس حدیث کے متن میں شدید غرابت ہے کیونکہ اس میں اسمانوں کی تخلیق کا ذکر نہیں ہے بلکہ اس میں زمین اور جو کچھ زمینوں کے اندر ہے اس کو سات دن میں بنانے کا ذکر ہے اور یہ بات قران کے برخلاف ہے

خلاصہ کلام

اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما جس کو ہم نے پیش کیا اگرچہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس کو اسرائیلی روایت قرار دیتے ہیں مگر اس روایت کو قران مقدس اور متواتر روایات کی تائید میں لے کر آئے ہیں ۔اور ان متواتر روایات کو بھی اسرائیلی روایات قرار دیا ہے

اب فریق مخالف کو چاہیے کہ ان تمام باتوں کا انکار کر کے اپنے ایمان کو ثابت کر کے دکھائے۔

اور دوسری طرف فاضل بریلوی کے پیش کردہ عقیدہ کو جس کو ہم نے ملفوظات سے نقل کر دیا ہے اس کو بھی حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اسرائیلی روایت شمار کرتے ہیں اور قران مقدس کے خلاف بھی بتاتے ہیں۔

جبکہ بریلویوں کو یہ عقیدہ ہے کہ جو فاضل بریلوی کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ مسلمان نہیں

اگر بریلوی حضرات فاضل بریلوی کے عقیدہ کی تردید نہ کریں تو حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کے نزدیک ان کے ایمان کا بچنا محل نظر ہے

جواب نمبر 2

خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے ازمائے ہوئے ہیں

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اسرائیلی روایات کی تین قسمیں بنائی ہیں

1 جو قران وسنت کے بالکل موافق ہوں

2 جو قران وسنت سے ٹکراتی ہوں

3 جو نہ قران وسنت کے موافق ہوں اور نہ مخالف ہوں

ہماری پیش کردہ روایات اور احادیث پہلے قسم میں داخل ہیں

نیز فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان کے عقیدے کو حافظ ابن کثیر نے قران کے مخالف بتایا ہے اور اسے بھی اسرائیلی روایت قرار دیا ہے لگائیں فتوی مولانا احمد رضا خان بریلوی پر اگر ہمت ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ناصبیوں اور خارجیوں کا سرغنہ ہے پھر بھی اس کا حوالہ پیش کرتے ہوئے شرم تم کو آتی نہیں مگر

واقدی راوی پر اعتراض اور بریلویوں کو چیلنج

سب سے پہلے واقدی راوی کے بارے میں فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان کا موقف پڑھ لیجیے فاضل بریلوی لکھتے ہیں

(امام واقدی ہمارے علماء کے نزدیک ثقہ ہے) امام واقدی کو جمہور اہل اثر نے چنیں و چناں کہا ہے جس کی تفصیل میزان وغیرہ کتب فن میں مسطور ہے لاجرم تقریب میں کہا متروک مع سعۃ علمہ (علمی وسعت کے باوجود متروک ہے) اگرچہ ہمارے علماء کے نزدیک ان کی توثیق ہی راجح ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید، ج5، ص526)

قارئین غور فرمائیں کہ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان کے نزدیک (واقدی راوی) کی توثیق ثابت ہے اور ان کی توثیق راجح بھی ہے پھر بریلوی مناظر کس منہ سے اس راوی پر جرح کرتے ہوئے ہماری پیش کردہ روایات کو مجروح ثابت کرنے کی کوشش کی ہے

چیلنج ! چیلنج ! چیلنج !

جتنے بھی روایات ابھی تک ہم نے پیش کی ہیں جن کا تعلق اثر ابن عباس رضی اللہ عنھا کے ساتھ ہے کسی ایک بھی حدیث کی سند میں واقدی کذاب نہیں ہے۔ لیجیے ہم پھر وہ روایات پیش کر دیتے ہیں

روایت نمبر1

«المستدرك على الصحيحين» (2/ 535):

3822 - أخبرنا أحمد بن يعقوب الثقفي، ثنا عبيد بن غنام النخعي، أنبأ علي بن حكيم، ثنا شريك، عن عطاء بن السائب، عن أبي الضحى، عن ابن عباس رضي الله عنهما، أنه قال: {الله الذي خلق سبع سماوات ومن الأرض مثلهن} [الطلاق: 12] قال: سبع أرضين في كل أرض نبي كنبيكم وآدم كآدم، ونوح كنوح، وإبراهيم كإبراهيم، وعيسى كعيسى «هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه» [التعليق - من تلخيص الذهبي]3822 - صحيح

روایت نمبر2

«المستدرك على الصحيحين» (2/ 535):

3823 - حدثنا عبد الرحمن بن الحسن القاضي، ثنا إبراهيم بن الحسين، ثنا آدم بن أبي إياس، ثنا شعبة، عن عمرو بن مرة، عن أبي الضحى، عن ابن عباس رضي الله عنهما، في قوله عز وجل: " {سبع سماوات ومن الأرض مثلهن} [الطلاق: 12] قال: في كل أرض نحو إبراهيم «هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه» [التعليق - من تلخيص الذهبي]3823 - على شرط البخاري ومسلم

یہ وہ روایات ہیں جن کو محدثین صحیح الاسناد قرار دے چکے ہیں اور ہمارے موقف کی بنیاد ہی یہی دو روایات ہیں جن کی تائید قران مقدس کی دوایات سے بھی ہوتی ہے

ہم بریلوی علماء کو چیلنج کرتے ہیں کہ ان دو روایات سے واقدی کذاب دکھادیں میں ابھی اپنی شکست لکھ کر دینے کے لیے تیار ہوں علماء کی خدمت میں ایک تیسری روایت بھی پیش کی جاتی ہے اگرچہ اس کو ہم نے اپنے موقف میں پیش نہیں کیا کیونکہ اس کی سند پر کلام ہے۔

لیجیے وہ روایت بھی پیش خدمت ہے

«تفسير مقاتل بن سليمان» (4/ 368):

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهُذَيْلُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا يُوسُفَ، وَلَمْ أسمع «مقاتلا «1» » ، يُحَدِّثُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ أَبِي الضحى فى قوله: «سَبْعَ سَماواتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ» قَالَ: آدَمُ كَآدَمَ، وَنُوحٌ كَنُوحٍ وَنَبِيٌّ وَمِثْلُ نَبِيٍّ

اس کی سند کا پہلا راوی عبداللہ بن ثابت ہے یہ راوی مجہول الحال ہے خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور اس کی کوئی جرح و تعدیل بیان نہیں کیا اس طرح کا دوسرا راوی ثابت بن یعقوب بن قیس ہے یہ راوی بھی مجہول الحال ہے خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں اس کا بھی ذکر کیا ہے۔

اس حدیث کی سند کا تیسرا راوی ھذیل بن حبیب ہے یہ راوی بھی مجہول الحال ہے خطیب بغدادی نے اس کا تذکرہ تاریخ بغداد میں کیا ہے اور اس پر سکوت اختیار کیا ہے۔

پیش کردہ روایت کا چوتھا راوی امام ابو یوسف رحمہ مشہور حنفی مجتہد ہیں ان کا اصل نام یعقوب بن ابراہیم ہے

وہ کنیت ابو یوسف ہے اور یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ساتھی ہیں ۔

یہ امام مجتہد تھے صدوق حسن الحدیث ہیں

اس سند کو پانچواں راوی حبیب بن حسان ہے یہ راوی متروک الحدیث ہے

اس کی سند کا چھٹا راوی ابوالضحی ہے جس کا نام مسلم بن صبیح الھمدانی ہے۔جو ثقہ راوی ہے

قارئین غور فرمائیں کہ اس کی سند میں بھی واقدی کذاب نہیں ہے۔اگر علی سبیل التنزل یہ بات تسلیم کر بھی لی جائے کہ ہو سکتا ہے کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت مل جائے جو اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کی موید ہو اور اس میں واقدی کذاب بھی ہو تو پھر بھی بریلوی اس کو اپنے اصول سے ضعیف ثابت نہیں کر سکتے

(تا حال یہ روایت تلاش بسیار کے باوجود ابھی تک دستیاب نہیں ہو سکی)

کیونکہ فاضل بریلوی کے نزدیک یہ راوی بالکل صحیح ہے جس کا حوالہ پیچھے گزر چکا ہے

ایک اور ضمنی اعتراض کا جواب

فاضل بریلوی کے نزدیک جرح مفسر پر تعدیل مبہم کا اعتبار ہے

فاضل بریلوی لکھتے ہیں

(امام واقدی ہمارے علماء کے نزدیک ثقہ ہے) امام واقدی کو جمہور اہل اثر نے چنیں و چناں کہا ہے جس کی تفصیل میزان وغیرہ کتب فن میں مسطور ہے لاجرم تقریب میں کہا متروک مع سعۃ علمہ (علمی وسعت کے باوجود متروک ہے) اگرچہ ہمارے علماء کے نزدیک ان کی توثیق ہی راجح ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید، ج5، ص526) ۔

دیکھیے واقدی پر کذاب کی جرح کے باوجود بھی فاضل بریلوی اور بریلوی علما کے نزدیک وہ ثقہ بھی ہیں اور ان کی توثیق ہی راجح ہے۔ گویا جرح مرجوع شمار کی ہے جس سے صاف طور پر یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بریلوی علماء اور فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان یہ نزدیک جرح مفسر کے مقابل میان تعدیل مبہم کا اعتبار کیا جائے گا

اور یہی مولانا احمد رضا خان بریلوی کا دین و مذہب ہے جو ان کی کتب سے بالکل ظاہر ہے جن پر عمل کرنا ہر فرض سے اہم فرض ہے

واقدی کذاب جس کو جمہور علماء نے کذاب قرار دیا ہے

لیکن فاضل بریلوی کے نزدیک بالکل صحیح اور ثقہ ہے۔ بلفظہ

حضرات علماء کی خدمت میں

راوی محمد بن اسحاق پر کذاب اور دجال ہونے کی جرح ہے لیکن فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان اس کے بارے میں بھی نرم موقف رکھتے ہیں

بریلوی مناظر کی پھر مداخلت

یہ خلط مبحث ہے محمد بن اسحاق کے حوالہ سے بحث کرنا درست نہیں لیکن یاد رہے آپ کے اپنے لوگ محمد بن اسحاق کی روایت کو حسن کہتے ہیں حیات النبی کے مسئلہ پہ اس کا دفاع کرتے ہیں خیر خلط مبحث نہ کریں

دیوبندی مناظر کی طرف سے برجستہ جواب

ایک راوی کذاب اور دجال ہو جیسے اپ نے واقدی کے حوالے سے کہا ہے تو اس کے جواب میں تو یہ بات لانا ضروری ہے ہم تو اس کو اس ضمن میں لا رہے ہیں کہ مطلق کذاب کی جرح مضر نہیں۔

دیوبندی مناظر کی طرف سے للکار

رانا تیمور صاحب سنا ہے کہ مولانا ارشد مسعود چشتی نے اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو غلط ثابت کرنے کے لیے ایک پوری کتاب لکھی ہے میں نے اس کتاب کا نام سنا ہے لیکن دیکھا ابھی تک نہیں ہے اس کتاب کو غور غور سے پڑھو لگتا ہے کہ وہ کتاب بھی اپ کے لیے مفید ثابت نہیں ہو رہی کیونکہ ابھی تک اپ نے میرے کسی ایک بھی اعتراض کا کوئی مقبول جواب نہیں دیا

بریلوی صدر مناظر کی طرف سے جواب

جواب علامہ حذیفہ نے دینے ہیں اور معقول ہیں یا نہیں یہ فیصلہ عوام پہ چھوڑیں۔اور جواب پہ فوکس رکھیں بسم اللہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کئی محدثین اور مفسرین نے بطور احتجاج کے پیش کرتے ہوئے اس کو صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔

دیوبندی مناظر کے دلائل دوبارہ شروع ہوئے

دیوبندی مناظر کی طرف سے گیارہویں دلیل

مشہور مفسر قران علامہ الوسی (شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الالوسی ت ۱۲۷۰ھ) اپنی تفسیر (روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی) میں لکھتے ہیں

«تفسير الألوسي = روح المعاني» (14/ 337):

«فقال الجمهور: هي هاهنا في كونها سبعا وكونها طباقا بعضها» «تفسير الألوسي = روح المعاني» (14/ 338):

«فوق بعض بين كل أرض وأرض مسافة كما بين السماء والأرض وفي كل أرض سكان من خلق الله عز وجل لا يعلم حقيقتهم إلا الله تعالى، وعن ابن عباس أنهم إما ملائكة أو جن، وأخرج ابن جرير وابن أبي حاتم والحاكم وصححه والبيهقي- في شعب الإيمان. وفي الأسماء والصفات- من طريق أبي الضحى عنه أنه قال في الآية: سبع أرضين في كل أرض نبي كنبيكم وآدم كآدم ونوح كنوح وإبراهيم كإبراهيم وعيسى كعيسى، قال الذهبي: إسناده صحيح ولكنه شاذ بمرة لا أعلم لأبي الضحى عليه متابعا. وذكر أبو حيان في البحر نحوه عن الحبر وقال: هذا حديث لا شك في وضعه وهو من رواية الواقدي الكذاب.

وأقول لا مانع عقلا ولا شرعا من صحته»

خلاصہ عبارت

جمہور علماء کا یہی عقیدہ ہے کہ زمینیں اوپر نیچے سات ہیں اور ہر زمین میں اتنی مسافت ہے جتنی مسافت ایک اسمان کی دوسرے اسمان کے درمیان ہے اور ہر زمین میں اللہ تعالی کی مخلوق اباد ہے جن کے حقیقت کو اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یا تو وہ ملائکہ ہیں یا جن

اگے چار محد ثین ابن جریر وابن ابی حاتم والحاکم و والبیہقی- کے حوالے سے وہی حدیث بیان فرمائی ہے جس کو ہم کئی مرتبہ پیش کر چکے ہیں. مشہور بریلوی محقق مولانا غلام رسول سعیدی کا ترجمہ پیش خدمت ہے

ابو الضحی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (اللہُ الَّذِی خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ) کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا (سات زمینیں ہیں ہر زمین میں تمہارے نبی کی مثل ایک نبی ہے اور ادم کی مثل ادم ہیں اور نوح کی مثل نوح ہیں اور حضرت ابراہیم کی مثل ابراہیم ہیں اور حضرت عیسی کی مثل عیسی ہیں)

نوٹ

مشہور مفسر علامہ الوسی نے اس کے اخر میں اپنا فیصلہ بھی سنایا ہے کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کے صحیح ہونے میں کوئی عقلی اور شرعی مانع (رکاوٹ) نہیں ہے

دیوبندی مناظر کی طرف سے بارہویں دلیل

پہلے فاضل بریلوی کا ایک حوالہ پڑھ لیں

جلالین میں اس پر اقتصار اس بات کی دلیل ہے کہ یہی اصح ہے کیونکہ جلالین میں اس کا التزام کیا گیا ہے (کہ اصح پر ہی اقتصار کیا جاتا ہے)

فتاوی رضویہ جلد نمبر 30 ص 151

مطلب یہ ہے کہ جلالین میں جتنے بھی اقوال ہیں وہ سب صحیح ترین اقوال ہیں اب ہم جلالین سے ایک حوالہ نقل کرتے ہیں.

«تفسير الجلالين» (ص 751):

«اللَّه الَّذِي خَلَقَ سَبْع سَمَاوَات وَمِنْ الْأَرْض مِثْلهنَّ} يَعْنِي سَبْع أَرَضِينَ {يَتَنَزَّل الْأَمْر} الْوَحْي {بَيْنهنَّ} بَيْن السَّمَاوَات وَالْأَرْض يَنْزِل بِهِ جِبْرِيل مِنْ السَّمَاء السَّابِعَة إِلَى الْأَرْض السَّابِعَة {لِتَعْلَمُوا} مُتَعَلِّق بِمَحْذُوفٍ أَيْ أَعْلَمَكُمْ بِذَلِكَ الْخَلْق وَالتَّنْزِيل {إن الله على كل شيء قدير وأن الله قد أحاط بكل شيء

علما} = 66 سورة التحريم»

صاحب جلالین قران مقدس کی اس ایت

(اللَّه الَّذِي خَلَقَ سَبْع سَمَاوَات وَمِنْ الْأَرْض مِثْلهنَّ)

کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام سات اسمانوں سے لے کر سات زمینوں تک وحی لے کر نازل ہوتے ہیں تو حضرت جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام کا نازل ہونا اس بات کی طرف مشیر ہے کہ وہاں انبیاء کا سلسلہ موجود رہا ہے اور یہ ہمارے ہی موقف کی زبردست دلیل اور تائید ہے۔ایت کے اخر میں یہ بھی لکھا ہے کہ اللہ تعالی ہر شے پر قادر ہے یعنی یہ سب رب تعالی کی قدرت کے مناظر ہیں .

دیوبندی مناظر کی طرف سے تیرویں دلیل

امام قرطبیؒ (ابو عبد اللہ، محمد بن احمد الانصاری القرطبیؒ) اپنی تفسیر (الجامع لأحكام القرآن) میں لکھتے ہیں «تفسیر القرطبیؒ = الجامع لأحكام القرآن» (1/ 260):

«وَالْآثَارُ بِأَنَّ الْأَرَضِينَ سَبْعٌ كَثِيرَةٌ، وَفِيمَا ذَكَرْنَا كِفَايَةٌ. وَقَدْ رَوَى أَبُو الضُّحَى- وَاسْمُهُ مُسْلِمٌ- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ:" اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَماواتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ" [الطلاق: 12] قَالَ: سَبْعُ أَرَضِينَ فِي كُلِّ أَرْضٍ نَبِيٌّ كَنَبِيِّكُمْ، وَآدَمُ كَآدَمَ، وَنُوحٌ كَنُوحٍ، وَإِبْرَاهِيمُ كَإِبْرَاهِيمَ، وَعِيسَى كَعِيسَى. قَالَ الْبَيْهَقِيُّ: إِسْنَادُ هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ صَحِيحٌ، وَهُوَ شَاذٌّ بِمُرَّةَ لَا أَعْلَمُ لِأَبِي الضُّحَى عَلَيْهِ دَلِيلًا»

مشہور بریلوی محقق مولانا غلام رسول سعیدی کا ترجمہ پیش خدمت ہے

ابو الضحی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (اللّٰہُ الَّذِی خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ) کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا

(سات زمینیں ہیں ہر زمین میں تمہارے نبی کی مثل ایک نبی ہے اور ادم کی مثل ادم ہیں اور نوح کی مثل نوح ہیں اور حضرت

ابراہیم کی مثل ابراہیم ہیں اور حضرت عیسی کی مثل عیسی ہیں)

نوٹ

اگے امام بیہقی کا کلام نقل کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس روایت کو صرف ایک ثقہ راوی نے نقل کیا ہے کوئی اور ثقہ راوی اس کی متابعت نہیں کرتا بہر حال حدیث امام بیہقی کے نزدیک بالکل بے غبار اور صحیح ہے

نوٹ

ان تمام محدثین و مفسرین نے اس حدیث پر سکوت کیا ہے اور فاضل بریلوی کے اصول کے مطابق سکوت کرنا اس کے صحیح ہونے کی دلیل ہوتا ہے.

دیوبندی مناظر کی طرف سے چودھویں دلیل

مشہور شافعی محدث (کمال الدین، محمد بن موسی بن عیسی بن علی الدَّمِیری ابوالبقاء الشافعی ت ۸۰۸ھ) اپنی کتاب (: النجم الوہاج فی شرح المنہاج) میں لکھتے ہیں

«النجم الوهاج في شرح المنهاج» (2/ 108):

«وروى البيهقي عن أبي الضحى عن ابن عباس أنه قال في قوله تعالى: {ومن الأرض مثلهن} قال: (سبع أرضين، في كل أرض نبي كنبيكم، وآدم كآدمكم، ونوح كنوحكم، وإبراهيم كإبراهيمكم، وعيسى كعيسى)، ثم قال: إسناد هذا الحديث عن ابن عباس صحيح، غير أني لا أعلم لأبي الضحى عليه متابعًا»

مشہور بریلوی محقق مولانا غلام رسول سعیدی کا ترجمہ پیش خدمت ہے

ابو الضحی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ) کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا

(سات زمینیں ہیں ہر زمین میں تمہارے نبی کی مثل ایک نبی ہے اور ادم کی مثل ادم ہیں اور نوح کی مثل نوح ہیں اور حضرت ابراہیم کی مثل ابراہیم ہیں اور حضرت عیسی کی مثل عیسی ہیں)

دیوبندی مناظر کی طرف سے پندرویں دلیل

مشہور فقیہ اور محدث (ابو محمد حسن بن علی بن سلیمان البدر الفیومی القاہری (۸۰۴ - ۸۷۰ھ-) اپنی کتاب (فتح القریب المجیب علی الترغیب والترہیب للإمام المنذری (ت ٦٥٦ ھ-) میں لکھتے ہیں «فتح القریب المجیب علی الترغیب والترہیب» (1/ 162):

«وروى البيهقي عن أبي الضحى، عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه قال: في قوله تعالى: {وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ} قال: سبع أرضين في كل أرض نبي كنبيكم وآدم كآدمكم ونوح كنوحكم وإبراهيم كإبراهيمكم وعيسى كعيساكم قال إسناد هذا الحديث عن ابن عباس صحيح غير أني لا أعلم لأبي الضحى عليه متابعًا»

مشہور بریلوی محقق مولانا غلام رسول سعیدی کا ترجمہ پیش خدمت ہے

ابو الضحی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (اللّٰہُ الَّذِی خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ) کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا

(سات زمینیں ہیں ہر زمین میں تمہارے نبی کی مثل ایک نبی ہے اور ادم کی مثل ادم ہیں اور نوح کی مثل نوح ہیں اور حضرت ابراہیم کی مثل ابراہیم ہیں اور حضرت عیسی کی مثل عیسی ہیں)

دیوبندی مناظر کی طرف سے سولویں دلیل

مشہور شافعی محدث علامہ سیوطی (: عبد الرحمٰن بن إبی بکر، جلال الدین السیوطی ت ۹۱۱ھ-) اپنی کتاب (الدر المنثور) میں لکھتے ہیں

«الدر المنثور في التفسير بالمأثور» (8/ 210):

«وَأخرج عبد الرَّزَّاق وَعبد بن حميد وَابْن الْمُنْذر عَن قَتَادَة فِي قَوْله: {خلق سبع سماوات وَمن الأَرْض مِثْلهنَّ} قَالَ: فِي كل سَمَاء وَفِي كل أَرض خلق من خلقه وَأمر من أمره وَقَضَاء من قَضَائِهِ
وَأخرج عبد بن حميد وَابْن الْمُنْذر عَن مُجَاهِد فِي قَوْله: {يتنزل الْأَمر بَينهُنَّ} قَالَ: من السَّمَاء السَّابِعَة إِلَى الأَرْض السَّابِعَة
وَأخرج ابْن الْمُنْذر عَن سعيد بن جُبَير فِي قَوْله: {يتنزل الْأَمر بَينهُنَّ} قَالَ: السَّمَاء مَكْفُوفَة وَالْأَرْض مَكْفُوفَة

وَأخرج عبد بن حميد عَن الْحسن فِي الْآيَة قَالَ: بَين كل سَمَاء وَأَرْض خلق وَأمر» وَأخرج عبد بن حميد وَابْن جرير وَابْن الضريس من طَرِيق مُجَاهِد عَن ابْن عَبَّاس فِي قَوْله: {وَمن الأَرْض مِثْلهنَّ} قَالَ: لَو حدثتكم بتفسيرها لكفرتم وكفركم بتكذيبكم بهَا وَأخرج ابْن جرير وَابْن أبي حَاتِم وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَالْبَيْهَقِيّ فِي الشّعب وَفِي الْأَسْمَاء وَالصِّفَات عَن أبي الضُّحَى عَن ابْن عَبَّاس فِي قَوْله: {وَمن الأَرْض مِثْلهنَّ} قَالَ: سبع أَرضين فِي كل أَرض نَبِي كنبيكم وآدَم كآدم ونوح كنوح وَإِبْرَاهِيم كإبراهيم وَعِيسَى كعيسى قَالَ الْبَيْهَقِيّ: إِسْنَاده صَحِيح وَلكنه شَاذ لَا أعلم لأبي الضُّحَى عَلَيْهِ مُتَابعًا

حضرت قتادہ کا قول نقل کیا

وہ فرماتے ہیں کہ ہر زمین میں اور ہر اسمان میں اللہ تعالی کی مخلوق ؛اللہ تعالی کے احکامات؛ اور فیصلے نافذ ہوتے ہیں : امام مجاہد کا قول نقل کیا کہ وحی کا سلسلہ ساتوں زمینوں تک پہنچا ہوا ہے

امام حسن کا قول نقل کیا کہ ہر زمین میں اللہ تعالی کی مخلوق اور خدا کا امر موجود ہے اگے حضرت عبداللہ بن عباس کا قول نقل کیا کہ اگر میں قران مقدس کی اس ایت کی تفسیر کر دوں تو اپ سب لوگ کافر ہو جاؤ اور اپ کا کفر یہی ہے کہ اپ اس روایت کو جھٹلا دو گے پھر اگے وہی روایت حضرت عبداللہ بن عباس کی بیان فرمائی .

مشہور بریلوی محقق مولانا غلام رسول سعیدی کا ترجمہ پیش خدمت ہے

ابو الضحی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ) کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا

(سات زمینیں ہیں ہر زمین میں تمہارے نبی کی مثل ایک نبی ہے اور ادم کی مثل ادم ہیں اور نوح کی مثل نوح ہیں اور حضرت

ابراہیم کی مثل ابراہیم ہیں اور حضرت عیسی کی مثل عیسی ہیں)

دیوبندی مناظر کی طرف سے سترویں دلیل

مشہور شارح بخاری علامہ قسطلانی (إحمد بن محمد بن إبي بکر بن عبد الملک القسطلانی القتیبی المصری، إبو العباس، شہاب الدین ت ۹۲۳ھ-) اپنی کتاب: (إرشاد الساری لشرح صحیح البخاری) میں رقم طراز ہیں

«شرح القسطلاني = إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري» (5/ 305):

«ومن الأرض مثلهن قال سبع أرضين في كل أرض نبي كنبيكم، وآدم كآدمكم، ونوح كنوحكم، وإبراهيم كإبراهيمكم، وعيسى كعيساكم. قال الذهبي: إسناده حسن وله شاهد عند الحاكم أيضًا عن ابن عباس قال في قوله: {سبع سماوات ومن الأرض مثلهن} [الطلاق: 12] قال في كل أرض نحو إبراهيم ﷺ. قال الذهبي: حديث على شرط الشيخين رجاله أئمة»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

زمین سات ہیں ہر زمین میں اپ کے نبی کی طرح نبی ادم کی طرح ادم نوح کی طرح ابراہیم کی طرح ابراہیم اور عیسی کی طرح عیسی موجود رہے ہیں اگے امام ذہبی کا قول نقل کرتے ہیں

اس حدیث کی سند حسن درجے کی ہے اور امام حاکم کے ہاں اس حدیث کا ایک شاہد بھی موجود ہے وہ بھی حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے

عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں ہر زمین میں ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی طرح ابراہیم ہیں

اور امام ذہبی نے کہاہے کہ یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے اور اس حدیث کہ راوی بڑے بڑے ائمہ حدیث ہیں

دیوبندی مناظر کی طرف سے اٹھارویں دلیل

مشہور فقیہ علامہ ھیتمی (احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی السعدی الأنصاری، شہاب الدین شیخ الإسلام، ابو العباس) (ت ۹۷۴ھ) اپنی کتاب (الفتاوی الحدیثیۃ) میں قران مقدس کی اس ایت (اللہ الذی خلق سبع سماوات ومن الأرض مثلهن یتنزل الأمر بینهن لتعلموا إن اللہ علی کل شیء قدیر وإن اللہ قد إحاط بکل شیء علما) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

«الفتاوى الحديثية لابن حجر الهيتمي» (ص 51):

«صح عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه قال في قوله تعالى: {الله الذى خلق سبع سماوات ومن الأرض مثلهن يتنزل الأمر بينهن لتعلموا أن الله على كل شيء قدير وأن الله قد أحاط بكل شيء علما} [الطلاق: 12] قال: سبع أرضين في كل أرض نبي كنبيكم وآدم كآدمكم ونوح كنوح وإبراهيم كإبراهيم وعيسى كعيسى»

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے صحیح سند سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالی کا یہ ارشاد

(اللہ الذی خلق سبع سماوات ومن الأرض مثلهن یتنزل الأمر بینهن لتعلموا إن اللہ علی کل شیء قدیر وإن اللہ قد إحاط بکل شیء علما) کے بارے وہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث بیان کی

مشہور بریلوی محقق مولانا غلام رسول سعیدی کا ترجمہ پیش خدمت ہے

ابو الضحی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ) کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا

(سات زمینیں ہیں ہر زمین میں تمہارے نبی کی مثل ایک نبی ہے اور ادم کی مثل ادم ہیں اور نوح کی مثل نوح ہیں اور حضرت ابراہیم کی مثل ابراہیم ہیں اور حضرت عیسی کی مثل عیسی ہیں)

دیوبندی مناظر کی طرف سے اٹھارویں دلیل

شارح بلوغ المرام علامہ الحسین بن محمد بن سعید اللاعیّ، المعروف بالمَغرِبي (ت ۱۱۱۹ھ) اپنی کتاب البدرُ التمام شرح بلوغ المرام میں لکھتے ہیں

«البدر التمام شرح بلوغ المرام ت الزبن» (3/ 30):

«عن أبي الضحى عن ابن عبّاس أنه قال: في قوله {وَمِنَ الأَرْضِ مِثْلَهُنَّ} (2) قال: "سبع أرضين في كلّ أرض نبي كنبيكم وآدم كآدمكم ونوح كنوحكم وإبراهيم كإبراهيمكم وعيسى كعيساكم" (أ).

ثمّ قال: إسناد هذا الحديث عن ابن عبّاس صحيح، غير أني لا أعلم لأبي الضحى متابعًا»

مشہور بریلوی محقق مولانا غلام رسول سعیدی کا ترجمہ پیش خدمت ہے

ابو الضحی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ) کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا

(سات زمینیں ہیں ہر زمین میں تمہارے نبی کی مثل ایک نبی ہے اور ادم کی مثل ادم ہیں اور نوح کی مثل نوح ہیں اور حضرت ابراہیم کی مثل ابراہیم ہیں اور حضرت عیسی کی مثل عیسی ہیں)

دیوبندی مناظر کی طرف سے انیسویں دلیل

مشہور فقیہ علامہ ھیتمی (احمد بن محمد بن علی بن حجر الهيتمی السعدی الانصاری، شہاب الدین شیخ الاسلام، ابو العباس) (ت ۹۷۴ھ) اپنی کتاب (الفتاوی الحدیثیة) میں قران مقدس کی اس ایت (الله الذی خلق سبع سماوات و من الارض مثلهن يتنزل الامر بينهن لتعلموا ان الله على كل شيء قدير وان الله قد احاط بكل شيء علما) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

«الفتاوى الحديثية لابن حجر الهيتمي» (ص 51):

«صح عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه قال في قوله تعالى: {الله الذى خلق سبع سماوات ومن الأرض مثلهن يتنزل الأمر بينهن لتعلموا أن الله على كل شيء قدير وأن الله قد أحاط بكل شيء

علما} [الطلاق: 12] قال: سبع أرضين في كل أرض نبي كنبيكم وآدم كآدمكم ونوح كنوح وإبراهيم كإبراهيم وعيسى كعيسى»

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے صحیح سند سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالی کا یہ ارشاد (اللہ الذی خلق سبع سماوات ومن الأرض مثلھن یتنزل الأمر بینھن لتعلموا ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیء علما) کے بارے وہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث بیان کی

مشہور بریلوی محقق مولانا غلام رسول سعیدی کا ترجمہ پیش خدمت ہے

ابو الضحی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (اللّٰہُ الَّذِی خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَھُنَّ) کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا

(سات زمینیں ہیں ہر زمین میں تمہارے نبی کی مثل ایک نبی ہے اور ادم کی مثل ادم ہیں اور نوح کی مثل نوح ہیں اور حضرت ابراہیم کی مثل ابراہیم ہیں اور حضرت عیسی کی مثل عیسی ہیں)

دیوبندی مناظر کی طرف سے بیسویں دلیل

مشہور محقق نواب صدیق حسن بھوپالی (ابو الطیب محمد صدیق خان بن حسن بن علی ابن لطف اللہ الحسینی البخاری القِنَّوجی) (ت ۱۳۰۷ھ-) اپنی کتاب (فتح البیان فی مقاصد القرآن) میں لکھتے ہیں

«فتح البيان في مقاصد القرآن» (14/ 197):

«وعن ابن عباس أنه قال له رجل: (الله الذي خلق سبع سموات ومن الأرض مثلهن) إلى آخر السورة، فقال ابن عباس: ما يؤمنك أن أخبرك بها فتكفر؟ " أخرجه عبد بن حميد وابن المنذر من طريق سعيد بن جبير.

" وعنه في قوله: ومن الأرض مثلهن قال: سبع أرضين في كل أرض نبي كنبيكم وآدم كآدم ونوح كنوح وإبراهيم كإبراهيم وعيسى كعيسى " أخرجه ابن جرير وابن أبي حاتم والحاكم وصححه والبيهقي في الشعب من طريق أبي الضحى، قال البيهقي: هذا إسناد صحيح، وهو شاذ بمرة لا أعلم لأبي الضحى

عليه متابعاً.

" وعنه قال: في كل أرض مثل إبراهيم ونحو ما على الأرض من الخلق " أخرجه ابن جرير الطبري من طريق شعبة عن عمرو بن مرة عن أبي الضحى قال الحافظ في الفتح: هكذا أخرجه مختصراً وإسناده صحيح»

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس سے پوچھا قران مقدس کی اس ایت (اللہ الذی خلق سبع سموات و من الارض مثلھن)

کی کیا تفسیر ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا

مجھے اپ پر اس بات کا اطمینان نہیں کہ اگر میں اس کی تفسیر بیان کروں اور اپ اس کا انکار نہ کریں اور قران مقدس کی ایک دوسری ایت (و من الارض مثلھن) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا چنانچہ اسی کا ترجمہ اگے ارہا ہے

مشہور بریلوی محقق مولانا غلام رسول سعیدی کا ترجمہ پیش خدمت ہے

ابو الضحی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ) کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا

(سات زمینیں ہیں ہر زمین میں تمہارے نبی کی مثل ایک نبی ہے اور ادم کی مثل ادم ہیں اور نوح کی مثل نوح ہیں اور حضرت ابراہیم کی مثل ابراہیم ہیں اور حضرت عیسی کی مثل عیسی ہیں)

ا

امام سیوطی رحمہ اللہ کی طرف سے پیش کردہ ایک اعتراض کا منہ توڑ اور تسلی بخش جواب

امام سیوطی رحمہ اللہ اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے صحت کے متعلق پہلے محدثین کے اقوال نقل کرتے ہیں

«الحاوي للفتاوي» (1/ 462):

«هَذَا الْحَدِيثُ رَوَاهُ الحاكم فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَلَكِنَّهُ شَاذٌّ بِمَرَّةٍ، وَهَذَا الْكَلَامُ مِنَ الْبَيْهَقِيِّ فِي غَايَةِ الْحُسْنِ»

پھر آگے لکھتے ہیں کہ سند کے صحیح ہونے سے یہ بات ضروری نہیں ہے کہ اس کا متن بھی صحیح ہو ہو سکتا ہے کوئی علت یا متن میں شذود ہو اور اس بنیاد پر یہ حدیث ضعیف ہو

چنانچہ علامہ سیوطی کی وہ عبارت حاضر خدمت ہے

لِاحْتِمَالِ أَنْ يَصِحَّ الْإِسْنَادُ وَيَكُونُ فِي الْمَتْنِ شُذُوذٌ أَوْ عِلَّةٌ تَمْنَعُ صِحَّتَهُ، وَإِذَا تَبَيَّنَ ضَعْفُ الْحَدِيثِ أَغْنَى ذَلِكَ عَنْ تَأْوِيلِهِ؛ لِأَنَّ مِثْلَ هَذَا الْمَقَامِ لَا تُقْبَلُ فِيهِ الْأَحَادِيثُ الضَّعِيفَةُ

پھر آگے ایک احتمال اور بھی بیان کیا ہو سکتا ہے کہ جنات انبیاء کی طرف سے وہاں پر تبلیغ کرتے ہوں اور ان کو بھی نبی کے نام سے پکارا جاتا ہوں

وَلَا يَبْعُدُ أَنْ يُسَمَّى كُلٌّ مِنْهُمْ بِاسْمِ النَّبِيِّ الَّذِي بَلَّغَ عَنْهُ

بریلوی حضرات کے ذہن کو دیکھیں یہاں پر امام سیوطی رحمہ اللہ نے فقط ایک احتمال بیان کیا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اس حدیث میں کوئی ایسی علت ہو جس کی بنیاد پر یہ حدیث ضعیف ہو یعنی نفس الامر میں یہ حدیث ضعیف نہیں ہے کیا ایسے احتمالات سے کسی صحیح حدیث کو ضعیف قرار دیا جا سکتا ہے

لیجیے بطور تمثیل کے ہم ایک ایسی روایت پیش کرتے ہیں جس کو جمہور محدثین جھوٹا ضعیف اور متروک قرار دیتے ہیں مگر فاضل بریلوی کے نزدیک وہ بالکل صحیح ہوتی ہے

لیجیے پہلے فاضل بریلوی کو حوالہ پڑھ لیجیے

یعنی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خطا کا ارتکاب کیا تو انہوں نے اپنے رب سے عرض کی، اے رب میرے ! صدقہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا میری مغفرت فرما۔ رب العلمین نے فرمایا : تو نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کو کیونکر پہچانا؟ عرض کی : جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح ڈالی میں نے سر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا پایا، جانا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اسی کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اے آدم! تو نے

سچ کہا بے شک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے، اب کہ تو نے اس کے حق کا وسیلہ کر کے مجھ سے مانگا تو میں تیری مغفرت کرتا ہوں، اور اگر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نہ ہوتا تو میں تیری مغفرت نہ کرتا، نہ تجھے بناتا۔

فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان امام حاکم ہی کا قول نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں

(اور کہا کہ اس کی اسناد صحیح ہے، علامہ ابن امیر الحاج نے حلیۃ میں اور سبکی نے شفاء السقام میں اس کو برقرار رکھا۔ میں کہتا ہوں جو میرے ہاں ثابت ہے وہ یہ کہ وہ درجہ حسن سے کمتر نہیں،

فتاوی رضویہ جلد نمبر 30 صفحہ نمبر 185

اب اس حدیث پر محدثین کی اراء کو بھی دیکھ لیں

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں یہ حدیث موضوع اور من گھڑت ہے

«المستدرك على الصحيحين» (2/ 672):

«[التعليق - من تلخيص الذهبي]4228 - بل موضوع»

امام بیہقی لکھتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے

«دلائل النبوة للبيهقي» (5/ 489):

«تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ [(62)] ، مِنَ هَذَا الْوَجْهِ عَنْهُ، وَهُوَ ضَعِيفٌ»

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں

اس حدیث کہ راوی کو خود امام حاکم جھوٹا سمجھتے تھے

النكت على كتاب ابن الصلاح لابن حجر» (1/ 318):

«هذا صحيح الإسناد، وهو أول حديث ذكرته لعبد الرحمن مع أنه قال في كتابه الذي جمعه في

الضعفاء:

"عبد الرحمن بن زيد بن أسلم روى عن أبيه أحاديث موضوعة لا يخفى على من تأملها من أهل الصنعة

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے بھی امام بیہقی کا قول نقل کرتے ہوئے اس کو ضعیف قرار دیا ہے

«البداية والنهاية» (3/ 132):

«قال البيهقي: تفرَّد به عبد الرحمن بن زيد بن أسلم وهو ضعيف»

ناظرین غور فرمائیں جس حدیث کو خود امام حاکم حافظ ابن حجر امام ذہبی علامہ ابن کثیر امام بیہقی امام ھیثمی مجموعی طور پر موضوع ؛ من گھڑت اور ضعیف قرار دیں اس کے بارے میں فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان فرماتے ہیں

میرے نزدیک یہ حدیث حسن درجے سے کم نہیں یعنی صحیح ہے کیا یہ میٹھا میٹھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھو تھو کے مترادف نہیں ہے

علامہ سیوطی ہی کے حوالے سے ایک اور حوالہ نوٹ فرمائیں

بریلویوں کی ایک کتاب رسائل میلاد محبوب مرتب صلاح الدین سعیدی اپنی کتاب کے صفحہ نمبر 237 پر لکھتے ہیں

امام سیوطی کا ہر قول کسی کے نزدیک بھی حجت نہیں ہے اس لیے تقبیل ابہامین (یعنی انگوٹھے چومنے والی حدیث) کی روایات کی موضوعیت (یعنی جھوٹا) ہونے کا قول بھی قابل قبول نہیں ہو گا

یعنی امام سیوطی نے انگوٹھے چومنے والی روایت کو جھوٹا قرار دیا ہے۔ بریلوی عالم کہتے ہیں کہ ہم امام سیوطی کا یہ قول نہیں مانتے

جس حدیث کو امام سیوطی رحمہ اللہ صاف طور پر جھوٹا کہتے ہیں۔ بریلوی حضرات اس کو ماننے کے لیے تیار نہیں اور جس حدیث میں صرف ضعف کے احتمال کو بیان کرتے ہیں وہ بریلویوں کے نزدیک جھوٹی ہے

الامان والحفیظ

مولانا عبدالحہ لکھنوی رحمہ اللہ اور اثر ابن عباس رضی اللہ عنھا کی زبردست توثیق

مولانا عبدالحئ لکھنوی رحمہ اللہ نے اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو صحیح ثابت کرنے کے لیے ایک ناقابل تردید رسالہ مرتب فرمایا جس کا نام انہوں نے یہ رکھا

زجرالناس علی انکار اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما

ان لوگوں کو تنبیہ جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے اس اثر کے منکر ہیں اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مولانا عبدالحئ لکھنوی ایک فقیہ اور محدث تھے اور ہندوستان کے علمی حلقوں میں کسی تعارف کے محتاج نہیں

چنانچہ حضرت شروع رسالہ میں لکھتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں تمام ائمہ حدیث نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اور تمام اصحاب ترجیح نے اس تصحیح کو برقرار رکھا ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اس حدیث کو قبول نہ کرنا کامیابی کی علامت نہیں ہے

پھر کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں

(وہ لوگ جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اس حدیث کو مجروح اور ضعیف ثابت کرنا چاہتے ہیں ان کی یہ تمام کاوشیں ہواؤں میں بکھر جائیں گی اور اگے قران مقدس کی اس ایت کو بطور استشہاد کے پیش کیا ہے

«صحيح البخاري» (4/ 1783):

«وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: {هَبَاءً مَنْثُورًا} /23/: مَا تَسْفِي بِهِ الرِّيحُ»

جس کی تفسیر خود حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ان کا سارا کرتا دھرتا ایک ان کے ان میں ہواؤں میں بکھر جائے گا اور وہ اپنے ہاتھ ملتے رہ جائیں گے ان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ائے گا اگے بے شمار دلائل قاہرہ سے ثابت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث صحیح الاسناد ہے

پھر اگے اس حدیث کی سند پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں پھر اپ ان جلیل القدر علماء کے کلام کو دیکھیں جن کی تائید سے ہماری حدیث کو اور زیادہ تقویت مل جاتی ہے ہماری پیش کردہ حدیث کو دو طریقوں سے بیان کیا گیا ہے مختصر بھی اور مطول بھی

ہر حدیث دوسری کی موید بھی ہے اور شاہد بھی ہے بہر حال وہ حدیث جو مختصر ہے امام حاکم نے اس کے بارے میں کہا ہے کہ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے

اور امام ذہبی نے اس کی موافقت بھی کی ہے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے بھی اس کو صحیح قرار دیا ہے علامہ شبلی اور زرقانی نے اس پر سکوت کیا ہے

نوٹ

(ہم نے اس بحث کے دوران 20 ایسے محدثین اور فقہاء کو پیش کیا ہے جنہوں نے اس روایت پر سکوت فرمایا ہے) بہر حال وہ حدیث جو مطول ہے

امام حاکم نے اس کو صحیح الاسناد قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے اور بہر حال اس پر جو شاذ ہونے کی جرح ہے وہ ایسی جرح نہیں ہے جس سے حدیث کو ضعیف ثابت کیا جاسکے اور اس پر علامہ سیوطی نے سکوت اختیار فرمایا ہے اور حافظ ذہبی نے اس کو حسن قرار دیا ہے اور علامہ شبلی نے اس پر سکوت اختیار فرمایا ہے اور یہ حدیث قابل استدلال بھی ہے کیونکہ اس سے علامہ عسقلانی شبلی اور سیوطی نے بطور احتجاج پیش کیا ہے

اگے امام حاکم پر تساہل کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ امام ذہبی اور امام بیہقی اس کی تصحیح فرماتے ہیں اور اس کی موافقت بھی کرتے ہیں لہذا تساہل والا اعتراض ختم ہوا

سند میں موجود ایک راوی عطا بن السائب پر اختلاط کی جرح کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں

محدثین کی ایک جماعت کا یہی نظریہ ہے کہ شعبہ اور سفیان کے علاوہ دیگر تمام محدثین نے عطا بن۔السائب سے اختلاط سے پہلے روایات سنی ہیں جس سے یہ ثابت ہوتی ہے کہ راوی شریک اختلاف سے پہلے سماع کرنے والے ہیں اور اگر اس بات کو تسلیم نہ بھی کیا جائے تو اس حدیث کا ایک اور شاہد اس حدیث میں ضعف کو ختم کر دیتا ہے

ناظرین کی خدمت میں ہم نے مولانا عبدالحئی لکھنوی کے رسالے کا مختصر سا خلاصہ اور اہم اعتراضات کے جوابات نقل کر دیے

امید ہے کہ اسی سے تشفی ہو جائے گی اگر کوئی شخص مزید بحث دیکھنا چاہے تو وہ علامہ صاحب کے رسالہ کی طرف رجوع فرمائے

مولانا عبدالحئی لکھنوی نے تمام اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو صحیح ثابت کیا ہے اور بہت سے مفسرین و محدثین کی تائید بھی پیش فرمائی ہے جنہوں نے اس صحیح حدیث کو برقرار رکھا ہے

احسن الفتاوی کی پیش کردہ عبارت پر جواب

بریلوی مناظر نے احسن الفتاوی کی عبارت پیش کی تھی

(اس لیے یقین نہیں کیا جاسکتا کہ اسرائیلیات سے لینے کا بھی احتمال ہے)

نوٹ

(اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اسرائیلی روایت ہونے کے متعلق تفصیلی کلام بھی کیا گیا ہے قارئین اس کو وہاں ملاحظہ فرمائیں)

اور اس جرح سے ہماری پیش کردہ روایت کی تضعیف ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔

الجواب

بریلوی مناظر نے خیانت کا ارتکاب کیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے قارئین و ناظرین سے گزارش ہے کہ پہلے احسن الفتاوی کی مکمل عبارت پڑھ لی

احسن الفتاوی کی مکمل عبارت

مفتی رشید احمد صاحب لکھتے ہیں

ان عبارات سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے۔

1- یہ مضمون حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں بلکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے۔

بعض حضرات نے اسے موقوف علی السماع ہونے کی وجہ سے بحکم مرفوع قرار دیا ہے، مگر اسکا اس لئے یقین نہیں کیا جاسکتا کہ اسرائیلیات سے لینے کا احتمال ہے کما قال الحافظ عماد الدین ابن کثیر رحمہ اللہ

2-اس (اثر) کی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی طرف نسبت کی صحت میں اختلاف ہے صحت راجح معلوم ہوتی ہے اسلئے کہ اگرچہ حاکم کی تصحیح قابل اطمینان نہیں مگر ذہبی کی تصحیح بلا شبہ معتبر ہے اس کی وجہ بندہ کی کتاب ارشاد الساری الی صحیح البخاری ملاحظہ فرمائیں اس کی روایت میں ابوالضحی متفرد ہیں۔

بظاہر یہ امر روایت کی صحت کو مخدوش کر رہا ہے کہ ایسے اعجب العجائب مضمون کو سوائے ایک شخص کے اور کوئی روایت نہیں کرتا مگر اسکا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بخوف فتنہ اسے چھپاتے تھے چنانچہ در منثور میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے منقول ہے۔

لو حدثتكم بتفسيرها لكفرتم وكفركم بتكذيبكم بها

خلاصہ یہ کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی طرف نسبت کی صحت راجح ہے مگر حکم مرفوع ہونے میں کلام ہے۔

(احسن الفتاوی جلد 1 ص 507)

لیجیے حضرت تو اس اثر کی صحت قبول کر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اس کی صحت راجح ہے۔ البتہ اس کے مرفوع ہونے میں کلام ہے مناظر نے خیانت کا ارتکاب کرتے ہوئے پوری عبارت نقل ہی نہیں کی کم از کم اپنے صدر مناظر کی کتاب تو پڑھ لیتے ہیں

جناب تیمور رانا صاحب لکھتے ہیں

" اس محقق نے اپنی جہالت کا ثبوت دینے کے ساتھ ساتھ سخت خیانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ادھورا حوالہ دیا ہے اور مکمل عبارت پیش نہیں کی۔

(کنز الایمان اور مخالفین)

باقی رہی بات سیرت حلبیہ کے مترجم و مرتب کی بات تو اس کا متفرق جگہوں میں الگ الگ جواب دے دیا گیا ہے اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اصولی طور پر ہم مسند ثابت کر چکے ہیں لہذا اگر یہ مرفوع ثابت نہ بھی ہو تو ہمیں مضر نہیں

عبدالحئ لکھنوی بریلویوں کے معتمد علیہ و آئمہ میں شامل اور معتبر شخصیت

ممکن ہے بریلوی صاحب اس کا انکار کر دیں کہ مولانا عبدالحیئ لکھنوی ہمارے بزرگ نہیں تو اس کے لیے یہ حوالہ پہلے سے ہی پیش خدمت ہے۔

مولوی عبدالمجید خان سعیدی اپنے مسلمہ آئمہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

حضرت امیر ملت علامہ عبدالحئ لکھنوی وغیرہم رحمۃاللہ علیہم اجمعین۔

(تنبیہات بجواب تحقیقات جلد اول ص 97)

علمائے دیوبند کی کتب سے امام حاکم پر جرح کا تفصیلی جواب

امام حاکم کا متساہل فی الحدیث ہونا فریقین کے ہاں مسلم ہیں پہلے ہم ناظرین کی خدمت میں وہ حوالہ جات پیش کرتے ہیں

امام تقی الدین ابن صلاح عثمان بن عبد الرحمٰن، (ابو عمرو، تقی الدین المعروف بابن الصلاح) (ت ۶۴۳ھ) اپنی کتاب (معرفۃ انواع علوم الحدیث، ویُعرف بمقدمۃ ابن الصلاح) میں لکھتے ہیں

«مقدمة ابن الصلاح = معرفة أنواع علوم الحديث - ت عتر» (ص 21):

«وَاعْتَنَى الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ بِالزِّيَادَةِ فِي عَدَدِ الْحَدِيثِ» الصَّحِيحِ عَلَى مَا فِي الصَّحِيحَيْنِ، وَجَمَعَ ذَلِكَ فِي كِتَابٍ سَمَّاهُ (الْمُسْتَدْرَكَ) أَوْدَعَهُ مَا لَيْسَ فِي وَاحِدٍ مِنَ الصَّحِيحَيْنِ مِمَّا رَآهُ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، قَدْ أَخْرَجَا عَنْ رُوَاتِهِ فِي كِتَابَيْهِمَا، أَوْ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَحْدَهُ، أَوْ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَحْدَهُ، وَمَا أَدَّى اجْتِهَادُهُ إِلَى تَصْحِيحِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَرْطِ وَاحِدٍ مِنْهُمَا.

وَهُوَ وَاسِعُ الْخَطْوِ فِي شَرْطِ الصَّحِيحِ، مُتَسَاهِلٌ فِي الْقَضَاءِ بِهِ. فَالْأَوْلَى أَنْ نَتَوَسَّطَ فِي أَمْرِهِ فَنَقُولَ: مَا حَكَمَ بِصِحَّتِهِ، وَلَمْ نَجِدْ ذَلِكَ فِيهِ لِغَيْرِهِ مِنَ الْأَئِمَّةِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ قَبِيلِ الصَّحِيحِ فَهُوَ مِنْ قَبِيلِ الْحَسَنِ، يُحْتَجُّ بِهِ وَيُعْمَلُ بِهِ، إِلَّا أَنْ تَظْهَرَ فِيهِ عِلَّةٌ تُوجِبُ ضَعْفَهُ.

وَيُقَارِبُهُ فِي حُكْمِهِ صَحِيحُ أَبِي حَاتِمِ بْنِ حِبَّانَ الْبُسْتِيِّ رحمهم الله أَجْمَعِينَ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ

«النكت على مقدمة ابن الصلاح للزركشي» (1/ 214):

«(قَوْله) وَهُوَ وَاسع الخطو فِي شَرط الصَّحِيح متساهل فِي الْقَضَاء بِهِ

قلت قَالَ الْخَطِيب أَبُو بكر أنكر النَّاس على الْحَاكِم أبي عبد الله أَحَادِيث جمعهَا وَزعم أَنَّهَا صِحَاح على شَرط الشَّيْخَيْنِ

مِنْهَا حَدِيث الطير» وَمن كنت مَوْلَاهُ فعلى مَوْلَاهُ فَأنْكر عَلَيْهِ أَصْحَاب الحَدِيث ذَلِك وَلم يميلوا إِلَى قَوْله وَقد كَانَ عِنْد الْحَاكِم ميل إِلَى عَليّ ونعيذه بِاللَّه من أَن يبغض أَبَا بكر أَو عمر أَو عُثْمَان رضي الله عنهم وَقَالَ أَبُو نعيم الْحداد سَمِعت أَبَا [مُحَمَّد] الْحسن السَّمرقَنْدِي الْحَافِظ يَقُول سَمِعت أَبَا عبد الرَّحْمَن الشاذياخي يَقُول سُئِلَ الْحَاكِم عَن حَدِيث الطير فَقَالَ لم يَصح وَلَو صَحَّ لما كَانَ أحد أفضل من عَليّ بعد رَسُول الله ﷺ قَالَ الذَّهَبِيّ وَهَذِه الْحِكَايَة سندها صَحِيح فَمَا باله أخرج حَدِيثه فِي الْمُسْتَدْرك قَالَ فَلَعَلَّهُ تغير رَأْيه انْتهى

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ

(ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی) (ت ۸۵۲ھ) اپنی کتاب (النکت علی کتاب ابن الصلاح) میں لکھتے ہیں

«النكت على كتاب ابن الصلاح لابن حجر» (1/ 64):

«ذكر الحافظ هنا آراء العلماء في المستدرك.

فمنهم: أبو سعد الماليني فإنه ادعى أنه ليس في المستدرك حديث واحد على شرط الشيخين.

ومنهم: عبد الواحد المقدسي فإنه ذهب إلى أنه ليس في المستدرك إلا ثلاثة أحاديث فقط على شرط الشيخين.

ومنهم الحافظ الذهبي فإنه يرى أن في المستدرك» جملة وافرة على شرط الشيخين- وجملة كثيرة على شرط أحدهما - وهو قدر النصف. وفيه الربع مما صح أو حسن. ويرى الذهبي أن في قول الماليني غلوا وإسرافا.

ان تمام عبارات کا خلاصہ کلام یہ ہے

امام حاکم متساہل فی الحدیث ہیں جب تک دیگر ائمہ و محدثین ان کی موافقت نہ کریں

امام حاکم رحمہ اللہ شیعت کی طرف میلان رکھتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شیخین پر فضیلت کی حدیث اگرچہ امام حاکم کے

نزدیک صحیح نہیں تھی لیکن پھر بھی وہ اپنی مستدرک میں لے کرائے ہیں حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ مستدرک کی بہت سی روایات شیخین کی شرط پر صحیح ہیں ۔بعض علماء کا یہ بھی قول ہے کہ صرف تین احادیث شیخین کی شرط پر صحیح ہیں

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس قول کو غلو اور اسراف قرار دیا ہے

جی جناب من یہ تقریبا وہی اقوال ہیں جو بریلوی مناظر نے علماء دیوبند کی مختلف کتابوں سے پیش کیے ہیں

کیا مذکورہ بالا محدثین کے اقوال کو اپ نہیں مانتے

لہٰذا تحقیقی جواب یہی ہوا کہ وہ حدیث جس کی صحت میں امام حاکم متفرد ہو وہ قابل قبول نہیں ہو گی جب تک کہ امام ذہبی اس کی موافقت نہ کریں اور ہمارے پیش کردہ اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کئی محدثین صحیح قرار دے چکے ہیں

جیسے حافظ ابن حجر امام بیہقی امام ھیثمی رحمھم اللہ اور بھی دیگر کئی محدثین کے نام ہم نے پیش کر دیے ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ فریق مخالف نے بھی ہماری بعض کتب سے جو حوالے پیش کیے ہیں وہ حوالے ہمارے ہی موقف کی تائید کر رہے ہیں

گزشتہ ٹرم میں ہم ایک بریلوی محقق مولانا محمد علی صاحب کے حوالے سے امام حاکم کے بارے میں ایک قول نقل کر چکے ہیں جو فقط ائینہ دکھانے کے لیے تھا

اس طرح کے بے شمار حوالے خود بریلوی کتب کے اندر بھی موجود ہیں جن کو ہم طوالت کے خوف سے چھوڑ رہے ہیں بریلویوں کی چند کتب سے میں نے صرف مستدرک حاکم کی بیان کردہ روایات کو جب شمار کیا تو ان کی تعداد 400 سے زائد نکلی

کیا بریلوی علماء کے ہاں یہ سب من گھڑت اور جھوٹی ہیں؟

امام ذہبی کی تصحیح پر اعتراض کا جواب

.بریلوی مناظر نے امام ذہبی کی تصحیح پر اعتراض وارد کرنے جے لیے نوادرات امام کشمیری کا حوالہ دیا ہے کہ امام ذہبی نے جو یہ کہا ہے کہ میری تنقید دیکھیے بغیر کوئی حاکم کی تصحیح کا اعتبار نہ کرے مگر ذہبی کی یہ بات بے محل ہے۔ اس سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ذہبی کی تصحیح بھی حجت نہیں ہے۔

بریلوی مناظر کی خیانت

بریلوی مناظر صاحب نے اس بار بھی مکمل عبارت نقل نہیں کی ہے۔اور حضرت کاشمیری کی بات کو خواہ مخواہ اپنے موافق اور ہمارے مخالف بنانے کی بھرپور کوشش کی ہے

ہم پہلے پوری عبارت نقل کرتے ہیں

عبارت یوں ہے:

ذہبی نے مستدرک حاکم پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ کوئی شخص حاکم کی تصحیح پر اطمینان نہ کرے، تاوقتیکہ میری تنقید نہ دیکھ لے

میں کہتا ہوں ذہبی کی یہ بات بے محل ہے۔ چوں کہ حاکم کے حفظ واتقان پر بھرپور اعتماد کیا گیا ہے۔ بعض محدثین نے لکھا ہے کہ مستدرک میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے، روافض نے اس میں الحاق کر دیا، اس لیے وہ غیر معتبر ہے، یہ قطعاً غلط ہے۔

مستدرک کا نصف حصہ صحیح احادیث ہیں، باقی "حسن"۔

دوسو (احادیث) ایسی ہیں جن پر عمل نہ کیا جائے۔ کچھ انتہائی ضعیف و موضوعات ہیں مگر میں خود اس کی وجہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ حاکم نے مستدرک میں موضوعات کو کیوں لیا جو جوابات حاکم کے عذر کے لیے بعض محدثین نے دئے وہ مہمل ہیں، ایک عجیب لطیفہ یہ بھی ہے کہ میری تحقیق میں حاکم کی بعض روایتوں میں اوپر کے رواۃ بخاری کی شرائط کے مطابق ہیں، اور نیچے سند میں کذاب اور وضاع بھی ہیں۔

(نوادرات امام کشمیری ص25,26)

اس میں کہاں یہ بات موجود ہے کہ ہماری پیش کردہ روایت غیر ثابت یا موضوع ہے۔ حضرت کاشمیری تو مستدرک کے نصف حصہ کو صحیح باقی کو حسن مانتے ہیں۔ صرف دوسو احادیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ قابل عمل نہیں۔

بریلوی مناظر صاحب اگر اس حوالے کو ہمارے خلاف سمجھتے ہیں تو پوری عبارت میں ڈھونڈ کر بتا دیں کدھر ہماری پیش کردہ روایت کو موضوع یا ناقابل عمل کہا گیا ہے۔ غور کریں کاشمیری رحمہ اللہ تو صرف دوسو کو ناقابل عمل کہہ رہے ہیں۔

جبکہ باقی نصف حصہ کو صحیح اور باقی کو حسن کہہ رہے ہیں۔

پس ہماری پیش کردہ روایت اس حصہ سے تعلق رکھتی ہے جو صحیح ہے۔ اگر بریلوی مناظر یہ ثابت کر دیں کہ ہماری پیش کردہ

روایت ان دو سو میں سے ہے تو ہمارے خلاف شوق سے پیش کریں .بریلوی مناظر کو محدث مولانا محمد انور شاہ کاشمیری صاحب سے تو یہ ثابت کرنا چاہیے تھا کہ اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں ایک خاص جزیہ کو قاعدہ کلیہ بنا کر تو نہیں پیش کیا جا سکتا

صاحب التبشیرات جمیل احمد بریلوی صاحب کا انکار اور بریلوی مناظر کی حالت زار

صاحب التبشیرات جمیل احمد صاحب کو بریلوی مناظر صاحب نے تفصیلی کہہ دیا اور یہ کہا کہ ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیجبکہ ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ آنجناب یہ فرما کر کتنی مشکل میں پھنس گئے ہیں۔

چنانچہ ارشد مسعود لکھتا ہے

مولانا کوثر نیازی صاحب دیوبندی تھے۔ عربی تعلیم عبدالحق ندوی صاحب سے حاصل کی وہ خود فرماتے ہیں کہ میں نے صحیح بخاری کا درس مشہور دیوبندی عالم شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلوی مرحوم و مغفور سے لیا ہے۔۔۔اس سے صاف ظاہر ہے کہ کوثر نیازی صاحب کٹر دیوبندی تھے البتہ سیدی اعلی حضرت۔۔۔کی کرامت یہ ہے کہ اپنے عشق و محبت کو خود منکروں سے منوالیا۔

(کشف القناع ص214,215)

لہٰذا اسی اصول سے چونکہ تفصیلی حضرات بھی رضاخانی مدارس ہی میں پڑھے ہوئے ہیں لہٰذا وہ بھی رضاخانی ہیں اور بریلویت میں شامل ہیں بلکہ جمیل احمد صاحب کی تو دستار پوشی بھی خادم حسین رضوی صاحب کر چکے ہیں۔

نیز مناظر صاحب کے صدر مناظر نے اپنی کتاب میں

ڈاکٹر طاہر القادری رضاخانی کو تفضیلی کہا ہے .

(دیکھیے دست و گریباں کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ جلد 1 ص 505)

جبکہ بریلوی مفتی یونس صاحب جن کی کتاب پر 5 عدد بریلوی مولویوں کی تقریظیں ہیں لکھتے ہیں

ڈاکٹر طاہر القادری صاحب مفتی مطیع الرحمٰن صاحب, خواجہ مظفر صاحب, عبدالرحیم بستوی صاحب اور حضرت مولانا الیاس

عطار قادری اور تمام علمائے حقہ میں سے کسی کی شان میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرنا کفر ہے

(دعوت اسلامی کے خلاف پروپیگنڈے کا جائزہ صفحہ 179)

لہذا تفضیلی بریلوی حضرات کے نزدیک علما حقہ میں شمار ہوتے ہیں اور ان کی شان میں توہین و تخفیف کفر ہے۔ مناظر صاحب اب آپ دائرہ اسلام میں رہے یا خارج ہوگئے ہم اس کا فیصلہ آپ پر اور عوام بریلویہ پر چھوڑتے ہیں۔

نوٹ: اس سے تو بہتر تھا آپ اسے غیر معتبر ہی کہہ دیتے اسکو تفضیلی بنا کر آپ نے اپنا ایمان بریلوی فتاوی جات کی رو سے زائل کر دیا ہے۔

تفسیر ابن حاتم کے حوالے کے بریلوی جواب کا جواب الجواب

بریلوی مناظر نے خود لکھا موصوف نے تفسیر ابن ابی حاتم کا حوالہ نقل کیا اور کہا کہ انہوں نے روایت بلا تردید نقل کر کے تصحیح کی ہے (مخلصا)

پھر مولانا سر فراز صفدر صاحب، عبدالکریم نعمانی واحب اور مولانا طاہر حسین گیاوی صاحب کے حوالے دے کر یہ جواب دیا کہ تفسیر ابن ابی حاتم میں محظ نقل کیا گیا ہے وہ اس کے قائل نہیں ہیں۔

الجواب

جب آپ نے خود ہمارے موقف کا خلاصہ نقل کر دیا اب سنیے۔

حوالہ اول

ارشد مسعود صاحب لکھتے ہیں

محدثین کا اس کو بغیر نکیر کے ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس کے قائل تھے ورنہ وہ اس پر نکیر فرماتے۔

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ اکتوبر 2019 ص 26)

دوسرا حوالہ

اگر کوئی مصنف اپنی کتاب میں کسی کی گستاخانہ عبارت کو کتاب کا حصہ بنا کر شائع کرے اور مقصود اس کی تردید کرنا نہ ہو تو وہ اس کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ (مناظرہ گستاخ کون ص 89)

تیسرا حوالہ

عبدالمجید سعیدی لکھتے ہیں

اعلیٰ حضرت نے اس کی تعلیق میں اسے رد نہیں فرمایا بلکہ برقرار رکھا ہے جو دلیل رضا ہے۔

(مصلحانہ کاوش بجواب مخلصانہ کوشش ص 54)

ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ بریلوی مناظر صاحب نے جو ہمارا موقف نقل کیا کہ نقل بلاتردید دلیل رضا ہے۔ پس تفسیر ابن ابی حاتم کے حوالوں پہ ہماری طرف سے یہ جواب ہوا۔

باقی جو ہمارے حوالے دیے گئے ہیں تو یہ اول تو یہ بات ذہن رکھیں کہ بریلوی علما کے نزدیک دیوبندیوں کا کوئی قاعدہ یا اصول نہیں ہوتا۔ (راہ جنت)

پھر یہ تمام حوالہ ایک خاص پیرائے میں کارگر ہو سکتے ہیں جب کوئی مطلّقاشاذ، مرجوع اور غیر مفتی بہ قول نقل کرے مگر یہاں ایسا کچھ نہیں ہے لہٰذا ان حوالوں کو لے کر اعتراض کرنا درست نہیں ہے۔

کتاب الاسماء والصفات والی دلیل پر اعتراض کا جواب

بریلوی مناظر نے ہم پر اعتراض کیا ہے کہ ہم نے اس کتاب کے حوالے سے جو روایات بیان کی ہیں وہ ضعیف ہیں اور محشیٰ نے اس پہ ضعف کا حکم لگایا ہے

عجیب بات یہ ہے اتنے بڑے بڑے محدثین جو ہماری پیش کردہ روایت کو صحیح کہہ رہے ہیں اس پر تو اپ کو ایمان نہیں اور محشیٰ جس کی کوئی بھی توثیق اپ نے پیش نہیں کی اس کا قول اپ کے لیے حجت ہے

اگر موصوف کو قول اپ کے لیے حجت ہے تو اسی محشیٰ نے اگلے صفحہ پر ہماری ہی پیش کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے ہمارا موقف تو پھر بھی ثابت ہو گیا

اس مضمون کی دو حدیثیں ہیں ایک کو وہ کہتا ہے ضعیف ہے اور اگلے صفحے پہ کہتا ہے اسنادہ صحیح

اگر اپ اگلا صفحہ پڑھ لیتے تو یہ اعتراض بالکل نہ کرتے ابھی تک اپ نے کسی بھی اعتراض کا کوئی معقول جواب نہیں دیا

امام حاکم پر جرح اور بریلوی مناظر صاحب کی ناگفتہ بہ حالت

امام حاکم پہ بریلوی مناظر نے جو حضرت اوکاڑوی اور حضرت پالن پوری صاحب کے حوالے سے توڑ جوڑ کر کے جرح کرنے کی کوشش کی تھی اس میں ہم نے ان کی خیانت کو خوب خوب واضح کرتے ہوئے ان کی اس حرکت پہ ان کے گھر کے فتاوی جات بھی دکھا دیے تھے۔ان کا کوئی جواب نہیں آیا

مگر مناظر صاحب

ہم نے اس بحث کی پوری تفصیل بتا کر آپکی خیانت کی نشاندہی کر دی جس کا جواب دینے سے آپ قاصر رہے۔ البتہ اب پھر چلے ہوئے کارتوس نئے انداز میں چلاتے ہوئے دو حوالے دیے۔

کہ مولانا ظفر اقبال صاحب نے امام حاکم کو رافضی کہا اور یہ کہا انہوں نے خود ایک بات گھڑ لی۔ پھر کہا کہ چونکہ امام حاکم جھوٹے اور رافضی ہیں لہٰذا دیوبندی اصول سے ان کی روایت قبول نہیں۔

جواب

تو اس پر بھی ہم نے پہلے ہی جواب دے دیا ہے کہ محمد علی نقشبندی کے نزدیک اگر کسی محدث سے شیعت ٹپکتی ہو اس سے روایت لینا حجت نہیں۔ مگر فاضل بریلوی اس سے متعدد مقامات پہ روایات لیتے ہیں۔ کس اصول سے ؟

جس اصول سے وہاں جائز تو یہاں بھی جائز

دوم

ہم نے جو یہ کہا تھا کہ جو بھی جرح دکھاو باقاعدہ نام لے کر اور ہماری پیش کردہ روایت کو نامزد کر کے کی گئی جرح پیش کرو تبھی حجت ہو گی تو یہ بھی ہم نے ارشد مسعود چشتی صاحب کے اصول سے کہا تھا نہ کہ خانہ زاد بات کی تھی لہذا اب اپنے قواعد پر عمل کرتے ہوئے ہماری پیش کردہ روایت کو نامزد کر کے جرح ثابت کرو تب تضعیف ثابت ہو گی۔

مگر

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

پھر اب تک چونکہ کچھ بھی ثابت کرنے میں ناکام رہے تو اب ظفر اقبال صاحب کو پیش کر دیا۔ گویا بقول شاعر

سفید رومال جب کبوتر نہ بن سکا تو وہ شعبدہ باز

پلٹنے والوں سے کہہ رہا تھا، رکو خدا کی قسم بنے گا

ظفر اقبال صاحب کے حوالے کو بھی ڈنڈی مار کر پیش کر دیا۔

تفصیل یوں ہے کہ پیر نصیر الدین نصیر جو بریلویوں ہے جید عالم ہیں انہوں نے بنو امیہ کے خلاف غلاظت بکتے ہوئے ایک روایت سے استدلال کر کے یہ کہا تھا کہ اس روایت میں راوی سنی ہیں۔

اس کا جواب دیتے ہوئے جناب ظفر اقبال صاحب نے کہا کہ اپ نے یہ روایت امام حاکم سے لیا جو کہ خود رافضی ہے پھر اگے امام ذہبی رحمہ اللہ کی جرح نقل کی۔

اور یہ ثابت کیا کہ امام حاکم کی یہ روایت نہیں لی جائے گی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ امام حاکم امام ذہبی کے نزدیک رافضی ہیں اور وہ بنو امیہ سے شدید درجے کی خار رکھتے ہیں۔اور مبتدع کی روایت اس کے مذہب کے حق میں قبول نہیں کی جاتی۔

پھر محمد علی نقشبندی صاحب لکھتے ہیں

اگر رافضی کی تعریف یہ کی جائے۔ جو کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر لعن طعن کرے۔ اور اس کے کچھ مسائل اہل است کے معتقدات کے خلاف ہوں۔ تو اس معنی میں حاکم رافضی ہے

(میزان الکتب ص 351)

چونکہ امام حاکم سے جو روایت پیر نصیر صاحب لائے وہ اسی قبیل سے ہے لہٰذا وہ قابل قبول نہیں۔

چنانچہ پیش کردہ حوالے کا سیاق و سباق دیکھا جاسکتا ہے

اور امام حاکم کے نزدیک ظفر اقبال صاحب نے مزید کیا لکھا وہ درج ذیل ہے۔

حضرت امام حاکم شیعہ تھے لیکن ان کے عہد سے لے کر آج تک کے محدثین ان کی احادیث کا اعتبار کرتے رہے ہیں، البتہ مستدرک حاکم کی تمام روایات ایک مرتبہ کی نہیں ہیں بلکہ اس میں ہر قسم کی روایات موجود ہیں، لہٰذا محدثین کے نزدیک مستدرک حاکم کی وہی روایات قابل اعتبار ہیں جن کی تصحیح پر امام حاکم کے ساتھ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (م ۷۴۸ھ) تلخیص المستدرک میں متفق ہوں، کما قال الشاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ (م ۱۲۳۹ھ)

(سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور گمراہ کن غلط فہمیوں کا ازالہ ص 80)

لیجیے ظفر اقبال صاحب کے نزدیک امام حاکم کی تصحیح اس وقت معتبر ہوگی جب امام ذہبی بھی ان سے متفق اور ہماری پیش کردہ روایت میں امام ذہبی بھی ان سے متفق ہیں لہٰذا یہ جرح ناقابل قبول ہے۔

تو اس بار بھی بریلوی مناظر صاحب نے اپنے اصول و ضوابط کے تحت رہ کر کوئی حوالہ پیش نہیں کیا اور جو پیش کیا اس کا حال بھی تمام احباب دیکھ چکے ہیں۔

امام حاکم رحمہ اللہ شیعہ اور رافضی ہیں

بریلوی کتب سے حوالے

مگر فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان اس کو صحیح کہتے ہیں اور بریلوی کتابوں میں سینکڑوں روایات اس کتاب سے نقل کی گئی ہیں ہماری ایک غلط ہے اور تمہاری سب صحیح ہیں؟

حافظ ابن حجر کی طرف سے ہماری پیش کردہ روایت کی تصحیح اور بریلوی مناظر کی بدحواسی

ہم نے حافظ ابن حجر سے بھی اس حدیث کا صحیح ہونا دکھا دیا تھا جس پر بریلوی مناظر صاحب نے اب یہ کہا ہے کہ حافظ ابن حجر صاحب کے نزدیک اس حدیث کا جو متن ہے وہ ظاہر اقران و سنت کے خلاف ہے۔ فتح الباری سے اصل حوالہ باوجود مانگنے کے بھی حوالہ پیش نہیں کیا گیا بریلوی مناظر اس کو قیامت کی صبح تک فتح الباری سے نہیں دکھا سکتا

لیجیے بریلوی صاحب نے یہ تو مان لیا کہ حافظ ابن حجر ہماری پیش کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اگر اپ کے پیش کردہ الزام کو درست تسلیم کر بھی لیا جائے کہ یہ بات ظاہر قران کے خلاف ہے تو اس کا تحقیقی جواب یہ ہے کہ قران مقدس کی بہت سی ایات میں بظاہر تناقص نظر اتا ہے حقیقت میں تناقض ہوتا نہیں ہے اگر یہ تحقیقی جواب اپ کو منظور نہ ہو لیجیے اپ کے گھر کی کتابوں سے الزامی جواب بھی حاضر خدمت ہے

ظاہر اخلاف شریعت والی بات کا جواب

بریلوی مناظر نے یہ باور کروانے کی کوشش کی ہے کہ چونکہ ابن حجر نے یہ کہہ دیا ہے کہ یہ ظاہر اخلاف شرع ہے (حالانکہ فتح الباری میں یہ بات نہیں ہے) سو اب یہ روایت قبول نہیں کی جائے گی۔

تو جناب اگر کوئی ظاہر اخلاف شرع معلوم ہو تو اسکو چھوڑ دینا کہاں سے اخذ کیا؟

مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں

اس سے معلوم ہوا جس طرح ید اللہ فوق ایدیہم یا مثل نورہ کمشکوۃ وغیرہ ایات جو بظاہر شان خداوندی کے خلاف معلوم ہوتی

ہیں۔ (جاء الحق ص 178)

تو اب بریلویوں کو اپنے اصول سے چاہیے کہ قران پاک کو بھی چھوڑ دیں

اسی طرح لکھتے ہیں

انما انا بشر وغیرہ وہ ایات جو بظاہر شان مصطفوی کے خلاف ہیں۔ (جاء الحق ص 178)

اب اللہ تعالی پر بھی حکم گستاخی لگاؤ گے معاذ اللہ

(کہ اللہ تعالی نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی ہے) ہماری کسی بھی بات کا ابھی تک بریلوی مناظر میں معقول جواب نہیں دیا

مولانا کاندھلوی صاحب کی ذاتی رائے پر بریلوی مناظر کا لطیفہ

ہم نے مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات کی تھی کہ ان کا قول ذاتی رائے ہے

اس پر جناب یہ کہتے ہیں کہ تفرد تو وہ ہوتا ہے جو جمہور کے مخالف شاذ قول ہو جبکہ ادریس کاندلوی صاحب تو جمہور اہل سنت کے ساتھ ہیں۔ پھر انہوں نے یہ کہا کہ سیوطی، رملی اور قورانی نے اسے مجروع کہا ہے اور سخاوی نے بھی قبول نہیں کیا۔

جواب

یہ جواب دے کر انہوں نے اپنی ہی جگ ہنسائی کی ہے یہ جواب لطیفے سے کچھ کم نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جناب سمجھتے ہیں کہ سیوطی رملی قورانی اور سخاوی جمہور ان کا نام ہے اور ہم نے جو امام ذہبی ؛امام حاکم ؛ابن حجر ؛اور امام بیہقی صاحب روح المعانی وغیرہ کو پیش کیا ہے اور دیگر کئی محدثین مفسرین کی اراء کو بھی پیش کیا ہے وہ اپ کے نزدیک جمہور نہیں ہیں ؟

اپ کے پیش کردہ جتنے بھی نام ہیں کیا اس میں سے کسی ایک بھی محدث یا مفسر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے فرمان کو ختم نبوت کے منافی قرار دیا ہو

خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے ازمائے ہوئے ہیں

امام کورانی کا حوالہ اور رضاخانی اصول

مناظر صاحب نے امام کورانی کی کتاب الکوثر الجازی کا حوالہ پیش کیا اور یہ بات بیان کی کہ انہوں نے اس روایت کو اجماع کے مخالف کہا ہے۔

اس پر عرض ہے امام کورانی کی بات بریلوی کتنا مانتے ہیں ملاحظہ ہو۔

امام کورانی صاحب حدیث "مالمسؤل عنہا باعلم من السائل" کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح سوال کرنے والے جبریل علیہ السلام کو وقت وقوع قیامت کا علم نہیں.

چنانچہ

واما عرفا فیدل علی عدم المساواة و هذا هو المراد من الحدیث ای لاعلم للمسؤل عنها کما لا علم للسائل . الکوثر الجاری الی ریاض الاحادیث البخاري ، ج 1 ، ص 124 ،)

جبکہ عطا محمد بندیالوی لکھتے ہیں

اگر کسی نبی کے متعلق یہ عقیدہ ہو کہ اس کو فلاں چیز کا علم نہیں تو یہ عقیدہ اس امر کو مستلزم ہے کہ اس نبی کی توحید مکمل نہیں چہ جائے افضل الانبیاء صلوۃاللہ علیہ کے متعلق یہ عقیدہ ہو کہ ان کو فلاں چیز کا علم نہیں ہے۔

(ذکر عطائی حیات استاذالعلماء ص91)

تو مناظر صاحب اپ کے علماء کے نزدیک تو امام کورانی کا یہ عقیدہ ہے کہ معاذاللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ توحید ہی مکمل نہیں۔ جو کہ صریح کفر ہے۔ توامام کورانی کا حوالہ کس منہ سے دیا جارہاہے پھر ارشد مسعود لکھتے ہیں

حضرت توکل شاہ انبالوی رحمۃاللہ علیہ سے یہ خواب نقل کرنے والا مشتاق احمد انبیٹھوی ہے جس کے حالات خود مشکوک ہیں اور یہ شخص دیوبندیوں کے اتنا قریب تھا کہ قیلولہ کرنے دیوبند مدرسہ میں جایا کرتا تھا۔ایسے شخص کی روایت پر کیسے اعتماد کیا جاسکتا ہے؟

(کشف القناع ص ۱۳۴ اور دافع ازالۃ الوسواس ص ۴۱۰)

مشکوک شخص کی روایت قابل قبول نہیں تو آپ کے مسلک کی رو سے ایسے شخص کی بات کیسے قابل قبول ہو گی جس کا عقیدہ یہ ہو کہ نبی علیہ السلام کا عقیدہ توحید ہی نامکمل ہے !

لہذا امام کورانی کی بات بریلوی مسلمات کی رو سے قبول نہیں کی جائے گی۔

دوم

مزید لکھتے ہیں

پس جو بندہ بقول غازی پوری خود بدعتی ہو اس سے اہل سنت و جماعت کی تکفیر میں فتوی نقل کرنا چہ معنی دارد ؟

(تحفظ اہل سنت ص 263 جلد اول)

پس جو تمہارے مسلک کی رو سے ایمان سے محروم ہو اس کی بات کو ہمارے خلاف نقل کرنے کا کیا مطلب ؟

سوم

ارشد مسعود صاحب لکھتے ہیں

حضرت مولانا فقیر محمد جہلمی رحمتہ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ : اور حتی الامکان تاویل کے ہوتے ہوئے کسی اہل قبلہ کی تکفیر کی جرات نہیں کر سکتے، یہاںتک کہ یزید پر لعنت کرنے سے بھی پرہیز کرتے ہیں (راقم الحروف یزید کے متعلق ان کی بات سے متفق نہیں ہے)

(تحفظ اہل سنت جلد 1 ص 150)

یہاں ارشد صاحب اپنے اکابر فقیر محمد جہلمی صاحب کے یزید کے متعلق موقف سے متفق نہیں ویسے ہی ہم بھی امام کورانی کے موقف سے متفق نہیں۔

چہارم

بریلوی مشہور مناظر عبدالمجید سعیدی لکھتے ہیں.

کتاب ہذا کو موصوف خود بھی نہیں مانتے پس جو چیز خود ان کے نزدیک حجت نہیں ہے اسے دوسروں پر کس اصول سے حجت بنا کر پیش کر رہے ہیں۔

(مصلحانہ کاوش ص142)

نوٹ

ابھی ہماری اتنی ہی ٹرن ہوئی تھی کہ رضا خانی صدر مناظر نے دیوبندی ساتھیوں کو کتا کہہ کر گالی دے دی اور ہمارے ساتھیوں کو ریموو کرنے لگا جس پر بات منتقیچ کر دی گئی۔

احباب کی خزمت میں مکمل مناظرہ کی کاروائی رکھی جا رہی ہے ملاحظہ فرمائین اور دیکھیں کیسے بریلوی حضرات کی شکست فاش ہوئی ہے اور دلایل کی تاب نہ لا کر انہوں نے منظرہ کو سبوتاز کرنے میں عافیت جانی ہے۔

مناظرہ

بریڈفورڈ انگلینڈ

عقیدہ ختم نبوت کے منکر کون.بریڈ فوڑڈ انگلینڈ مفتی اسلم بندیالوی شاگرد رشید مولانا اشرف سیالوی کے مدرسہ جامعہ اسلامیہ رضویہ میں ہونے والا عظیم الشان مناظرہ کی مختصر داستان

علماء دیوبند اہل سنت والجماعت کی طرف سے مولانا عثمان اقبال صاحب مولانا عبدالحلیم صاحب حاجی عبداللہ خان صاحب اور اور .بریلوی علماء کی طرف سے مفتی اسلم بدیالوی تلمیذ رشید مولانا اشرف سیالوی ؛ مفتی محمد فاضل نقشبندی ؛ مفتی واجد صاحب ؛ مولانا شاہد علی صاحب ؛ مولانا سہیل صاحب و دیگر علماء کی موجودگی میں یہ مناظرہ منعقد ہوا

یہ مناظرہ مفتی اسلم بندیالوی کے اپنے جامعہ کے اندر منعقد ہوا

موضوع مناظرہ عقیدہ ختم نبوت

.بریلوی مناظر مفتی اسلم بندیالوی نے گفتگو کی ابتدا کرتے ہوئے کہا کہ ہماری گفتگو علماء دیوبند کی کفریہ عبارات پر ہو گی

علماء دیوبند کی طرف سے مولانا عبدالحلیم صاحب نے جواب دیا ہماری گفتگو اپ حضرات کے ساتھ طے ہو چکی ہے اس کا موضوع عقیدہ ختم نبوت ہے یعنی اس پر جو فریقین کا موقف ہے دونوں طرف سے بات ہوگئی یک طرفہ بات نہیں ہو گی یعنی.بریلویوں کے عقیدہ ختم نبوت پر بھی بات ہو گی

حاجی عبداللہ خان نے.بریلوی مناظر کو للکارتے ہوئے کہا اپ کے عقیدہ ختم نبوت پر بھی بات ہو گی اس پر.بریلوی مناظرہ کا حال دیکھنے کے قابل تھا اور انہوں نے حاجی عبداللہ خان صاحب کو چپ رہنے کا مشورہ دیا

.بریلوی مناظر نے حاجی عبداللہ خان صاحب کے بارے میں چیخ کر کہنے لگا کہ یہ تو مولانا ہیں اور اپ نے بات کو چھپایا ہے حالانکہ حاجی عبداللہ خان صاحب با قاعدہ عالم نہیں تھے مگر.بریلوی مناظر حاجی صاحب کی گرجدار اواز سن کر گھبرا گیا تھا حاجی صاحب نے

دوران گفتگو کہا کہ میں اکیلا ہی خان صاحب بریلوی کو ایکسپوز کرنے کے لیے کافی ہوں

پھر مناظر اسلام مولانا عثمان اقبال صاحب نے تحذیر الناس کی غرض و غایت بیان کی جس کو بریلوی مناظر نے ٹچ بھی نہیں کیا تھا

مولانا عثمان اقبال صاحب نے کہا

اللہ تعالی قران مقدس میں ارشاد فرماتے ہیں

اللہ الذی خلق سبع سموات و من الارض مثلھن

جس کی تفسیر یہ حدیث کر رہی ہے

اللہ تعالی نے سات اسمان پیدا کیے اور ان کی مثل زمینوں کو پیدا کیا ۔اس کی تفسیر میں ایک حدیث (سٹیٹمنٹ) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما کی ملتی ہے

ہر زمین میں سلسلہ انبیاء جاری رہاہے کہ ادم کی طرح ادم موسی کی طرح موسی ابراہیم کی طرح ابراہیم اور اپ کے نبی کی طرح نبی اس طرح کی ایک حدیث ائی ہے

تحذیر الناس کا موضوع اور غرض غایت

دیوبندی مناظر نے اس کی غرض وغایت یوں بیان کی

لوگوں کی طرف سے یہ اعتراض کیا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ہے اس پر حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا

کہ اگر ان انبیاء کا سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد ہے تو پھر عقیدہ ختم نبوت پر زد اجاتی ہے

جواب میں مولانا نے پوری کتاب لکھی جس کو بریلوی مناظر نے بالکل بیان ہی نہیں کیا

اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تحقیق

بعض علماء نے اس روایت کو اسرائیلی قرار دے کر اس اس کا انکار ہی کر دیا دیگر کئی محدثین نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے انہوں نے لکھا اس کا ہم انکار نہیں کر سکتے ہاں اگر اس کے متن میں کوئی ایسی بات نکلتی ہے جو عقیدہ ختم نبوت کے بظاہر خلاف معلوم ہوتی ہے تو حضرت مولانا صاحب نے اس کی تشریح کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس کی حدیث بھی بالکل صحیح ہے اور اس سے عقیدہ ختم نبوت میں بھی کوئی فرق نہیں پڑتا

بریلوی مناظر کی طرف سے مداخلت

جب مولانا عثمان اقبال صاحب نے اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو مناظرہ کی بنیاد قرار دیا تو بریلوی مناظر نے اس حدیث پر گفتگو کرنے سے انکار کر دیا اور چیخنے اور چلانے لگا

دیوبندی مناظر کی طرف سے جواب دعوی

مولانا عثمان اقبال کی طرف سے جواب دعوی یہ ایا کہ ہم تحذیر الناس سے یہ بات ثابت کریں گے کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نے نانوتوی رحمہ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت زمانی کے ہر گز منکر نہیں تھے اس کے نہ صرف قائل تھے بلکہ مدعی نبوت کو کافر سمجھتے تھے اور اس بات کی تصریح انہوں نے اپنی اس کتاب کے اندر کی ہے

علماء دیوبند کا جواب دعوی کو دیکھ کر بریلوی عالم کا مبہوت ہونا

دیوبند کی طرف سے یہ جواب لکھا گیا کہ ان تینوں عبارات کو فاضل بریلوی نے سیاق و سباق سے ہٹ کر بیان کیا ہے

نیل دیگر بریلوی علماء واکابرین اور متقدمین جنہوں نے حضرت اقدس مولانا نانوتوی رحمہ اللہ کی تائید کی ہے ان پر بھی فتوی کفر لگانا پڑے گا

بریلوی مناظر زوردار اواز سے چیختے چلاتے ہوئے بار بار یہ کہتا ہے۔۔۔ ون ٹو تھری ون ٹو تھری ون ٹو تھری

یعنی صرف یہی تحریف شدہ عبارات جتنی میں نے پڑھی ہیں صرف ان پر بات ہو گی نہ تو حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ پر گفتگو ہو گی نہ ان عبارات کو سیاق و سباق کو دیکھا جائے گا بریلوی مناظر نے عجیب تماشہ ہی لگا دیا

.بریلوی علماء کے حوالے اور .بریلوی مناظر کی بے بسی

علماء دیوبند کی طرف سے یہ کہا گیا کہ خواجہ قمرالدین سیالوی رحمہ اللہ اس عبارت کو ٹھیک کہتے ہیں ۔ حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب اس عبارت کو درست کہتے ہیں

اس کے جواب میں .بریلوی مناظر نے کہا

پیر محمد کرم شاہ صاحب کو رہنے دو اور نہ ہی خواجہ قمرالدین سیالوی صاحب کا حوالہ پیش کرو پس ون ٹو تھری کریں یعنی فاضل .بریلوی کی تحریف شدہ عبارتوں پر ہی بات کریں

علماء دیوبند نے یہ جواب دیا

کہ اگر حضرت اقدس نے نانوتوی رحمہ اللہ کو تکفیر کی جائے تو اس سے بہت سے دیگر علماء کی تکفیر بھی لازم اتی ہے

.بریلوی مناظر نے کہا کہ یہ موضوع سے ہٹ کر بات ہے

.بریلوی مناظر کے گھبراہٹ کے مناظر بالکل دیدنی تھے یورپ جیسے ٹھٹڑتے ملک میں پیشانی پر پسینہ بہ رہا تھا

دیوبندی مناظر .بریلوی مناظر کو للکارتے ہوئے

اگر اپ فتوی کفر کی بات کرتے ہیں تو قبلہ پیر مہر علی شاہ صاحب کا بھی نام ائے گا اسی طرح تقدیس الوکیل کے مصنف مولانا غلام دستگیر قصوری نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل دیگر زمینوں میں چھ انبیاء اور بھی ہو سکتے ہیں

انوار افتاب صداقت کتاب میں فاضل .بریلوی نے تقدیس الوکیل کتاب کی تصدیق کر رکھی ہے

.بریلی مناظر کی تقریر کا خلاصہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اخری پیغمبر ہیں اپ کے بعد کسی اور کو نبوت کا ملنا ناممکن ہے خاتم النبیین کا معنی صرف یہی ہے کہ اپ زمانہ کے اعتبار سے سب سے اخر میں ائے یہ معنی متواتر ہے کوئی تاویل ممکن ہی نہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بالفرض یا اگر مگر کہنا بھی کفر ہے پھر اخر میں تین عبارتیں پڑھ کر سنائیں

دیوبندی مناظر کی تقریر کا خلاصہ

قاسم العلوم حضرت مولانا محمد نانوتوی رحمہ اللہ نے اسی کتاب میں متعدد مقامات پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانے کے اعتبار سے خاتم النبیین تسلیم کیا ہے مگر فاضل بریلوی حضرت کی بلاوجہ تکفیر کرتے ہیں

فاضل بریلوی نے خیانت کا ارتکاب کرتے ہوئے تین صفحات کی الگ الگ عبارات کو لے کر ایک مجموعہ کفر تیار کیا ایسا تو قران مقدس میں بھی ہو سکتا ہے کہ الگ الگ ٹکڑوں کو جوڑ کر ایک کفر کا مجموعہ تیار کر لیا جائے

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ نے ختم نبوت زمانی کا اقرار کیا ہے اور اپنی دوسری کتاب میں لکھا ہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن مانے وہ کافر ہے پھر بھی خان صاحب تکفیر سے باز نہیں اتے

پھر اگے علامہ سبکی کا حوالہ پڑھا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیگر انبیاء کے زمانے میں بھی اجاتے پھر بھی اپ خاتم النبیین ہوتے (یعنی خاتمیت مرتبی)

بریلوی مناظر اپنی اگلی ٹرم میں تقریبا پرانی باتوں کو دہرایا کوئی نئی بات نہیں کہی

اس کے جواب میں دیوبندی مناظر مولانا عثمان اقبال صاحب نے کہا

ہم نے علامہ سیوطی اور علامہ سبکی رحمہم اللہ کے حوالے پیش کیے اسلم بندیالوی صاحب کہتے ہیں کہ ان کو اپ چھ بھی نہ کرو حالانکہ یہ چوٹی کے عرب علماء ہیں اور فریقین کے ہاں مسلم ہیں ۔ پھر تقدیس الوکیل کا حوالہ دیا کہ بریلویوں نے چھ خاتم النبیین اور بھی تسلیم کیے ہیں

پھر انوار افتاب صداقت فاضل بریلوی کی توثیق پیش کی کہ یہ کتاب ان کی تصدیق شدہ ہے مولانا نانوتوی صاحب تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل خاتم النبیین ہونے کا انکار کر رہے ہیں

اور بریلوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسے مزید چھ خاتم النبیین اور بھی مان رہے ہیں

(ہم انکار کرنے والے کافر اور اور چھے اور ماننے والے مسلمان)

پیر محمد کرم شاہ صاحب کے حوالے سے کہا کہ کے فاضل بریلوی نے غلط تکفیر کی ہے مولانا قاسم صاحب ختم نبوت زمانی کے منکر نہیں تھے۔انکشاف حق کے اندر بھی تحذیر الناس کی تائید موجود ہے

مولانا عبدالحیی لکھنوی صاحب بھی تائید کر رہے ہیں اپ ان کو بھی کافر کہیں

بریلوی مناظر کا پھر واویلا

بریلوی مناظر نے اپنی ٹرم میں علامہ سبکی کا حوالا پڑھا اور یہ کہا کہ یہاں پر انکار ختم نبوت لازم نہیں اتا۔اس کے علاوہ وہی پرانی باتیں ون ٹو تھری

دیوبندی مناظر مولانا عثمان اقبال کا جواب

علامہ سبکی کی عبارت کا مطلب یہ ہے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ادم کے زمانے میں اجاتے تو پھر باقی انبیاء تواپ کے زمانے کے بعد اتے تو پھر اپ خاتم النبیین کیسے ہوتے یہ وہی بات ہے جو جو تحذیر الناس میں لکھی ہے

بریلوی مناظر نے پیر کرم شاہ پر کوئی فتوی نہیں لگایا انکشاف حق کے مصنف پر کوئی فتوی نہیں لگایا مولانا عبدالحہ پر کوئی فتوی نہیں لگایا

پھر اگے مولانا عثمان اقبال صاحب نے فاضل بریلوی کا حوالہ دیا

فاضل بریلوی نے لکھا ہے کہ چار انبیاء اب بھی زندہ ہیں تو پھر وہ حضور کے زمانے کے بعد زندہ ہیں اس سے ختم نبوت میں فرق نہیں اتا؟ کیونکہ مولانا قاسم رحمہ اللہ کے ایک عبارت یہ ہے کہ اگر بالفرض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی کوئی اور نبی ہو

تو اس فتوی سے فاضل بریلوی کیسے بچ سکتا ہے ؟

دیوبندی سنی مناظر نے متعدد بریلوی کتب سے حوالے دیے کہ فاضل بریلوی میں شدت بہت زیادہ تھی یعنی وہ متشدد تھے اور متشدد کا کوئی فیصلہ قبول نہیں

بریلوی مناظر نے پھر وہی تقریر کی ون ٹو تھری اور کہا کہ یہاں پر ختم نبوت کا انکار لازم ارہا ہے اور مرزا قادیانی نے تحذیر الناس

سے استدلال کیا ہے

(یہ بھی بریلوی مناظر کا جھوٹ ہے کوئی بریلوی اج تک ایسا حوالا پیش کر سکا)

پھر بریلوی مناظر نے متعدد مرتبہ اپنی ٹرم میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ کی تکفیر کی ۔

دیوبندی سنی مناظر مولانا عثمان اقبال صاحب نے اس کے جواب میں کہا

خود بریلوی سکالر کہہ رہے ہیں کہ فاضل بریلوی نے خیانت کا ارتکاب کیا ہے اور مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ خود اقرار کر رہے ہیں کہ اس بات پر اجماع ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اخر الانبیاء ہیں

بریلویوں کی اپس میں خانہ جنگی

دیوبندی مناظر نے تحقیقات کا حوالہ دیا کہ اشرف سیالوی صاحب نے لکھا ہے

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے نبوت ملی تو پھر مولانا قاسم نانوتوی کا کلام ٹھیک ہو جائے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو 40 سال پہلے بریلوی سکالر صرف ولی مانتے ہیں نبوت کا انکار کرتے ہیں

پھر اگے ثابت کیا کہ اشرف سیالوی کی لاجک کو دیکھتے ہوئے فاضل بریلوی بھی ختم نبوت کے منکر ثابت ہوتے ہیں

بریلوی مناظر اور علامہ اشرف سیالوی

بریلوی مناظر نے کہا کہ اپ علامہ اشرف سیالوی صاحب کی بات ہی نہ کریں کیونکہ وہ میرے استاد ہیں (وہ ہمارے گھر کا مسئلہ ہے یعنی اگر ہم خود ختم نبوت کا انکار کریں تو اپ اس پر اعتراض نہیں کر سکتے)

1974 اسمبلی کی کاروائی کا جھوٹا حوالہ

بریلوی مناظر نے ایک تاریخی جھوٹ بولا

1974 کی کاروائی میں مرزا ناصر نے یہی تحذیر الناس والا حوالہ پیش کیا تھا مفتی محمود بھی خاموش ہو گئے تھے اور شاہ احمد

نورانی نے اسمبلی کے فلور پر کھڑے ہو کے کہا تھا ہم مولانا قاسم نانوتوی صاحب کو بھی کافر سمجھتے ہیں

پھر بریلوی مناظر نے کہا

افضل نبی معنی کرنا کفر ہے (خود فاضل بریلوی کے والد نے کیا ہوا ہے)

بریلوی مناظر نے بالکل اخر میں کہا بس اپ لوگ فیصلہ کریں اگے بات نہیں چل سکتی

دیوبندی مناظر مولانا عثمان اقبال کی طرف سے برجستہ جواب

بریلوی مناظر بار بار اگر کے لفظ پر اعتراض کر رہے ہیں اس پر مولانا نے کہا پھر تو اللہ تعالی پہ بھی اعتراض ائے گا

اللہ تعالی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہہ رہے ہیں اگر اپ بھی شرک کا ارتکاب کریں گے تو اپ کے اعمال ضائع ہو جائیں گے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں قران پاک میں موجود ہے اگر وہ بھی اللہ تعالی پر جھوٹ باندھیں تو وہ اللہ تعالی کی گرفت میں اجائیں گے تو یہاں بھی بات اگر مگر کے ساتھ ہے مگر اس کا وقوع نہیں ہوا اسی طرح حضرت نانوتوی اگر مگر کے ساتھ بات کر رہے ہیں

اسمبلی کی کاروائی کے جھوٹے حوالے کا جواب

دیوبندی مناظر مولانا عثمان اقبال صاحب نے قسم کھا کر کہا اللہ کی قسم یہ ایسا جھوٹ ہے جس کو بریلوی قیامت کی صبح تک سچ ثابت نہیں کر سکتے

جو الفاظ اپ نے کہے ہیں کہ اسمبلی میں مولانا شاہ احمد نورانی نے حضرت نانوتوی صاحب کی تکفیر کی تھی

گورنمنٹ کی یہ ساری کاروائی پرنٹ ہو چکی ہے جب تک اپ گورنمنٹ کی پرنٹ شدہ کاروائی سے یہ حوالہ دکھا نہیں دے سکتے اپ کو ہم جھوٹا ہی سمجھیں گے یورپ جیسے ٹھٹھرتے ماحول میں بریلوی مناظر پسینہ پسینہ ہو گیا

اگر بریلوی مناظر اسمبلی کی کاروائی سے یہ واقعہ دکھا دیتے ہیں تو ہم سب بریلوی ہونے کے لیے تیار ہیں اور منہ منگا انعام بھی دیں گے

بریلوی مناظر بالکل اخر میں پاگل ہو چکا تھا قران مقدس کی غلط ایات پڑھنا شروع کر دیں تھیں

پھر وہی پرانی باتیں دہرائیں جو بار بار کہہ چکے تھے

علماء دیوبند کا دوبارہ پھر چیلنج

اسمبلی کی کاروائی والا جواب نے جھوٹ بولا ہے اس کو ثابت کرو

(بریلوی مر تو سکتا تھا لیکن اس جھوٹ کو سچ ثابت نہیں کر سکتا تھا)

نور العرفان کا حوالہ اور بریلوی مناظر کا فرار

دیوبندی مناظر نے نور العرفان بریلوی تفسیر سے دکھایا کہ بریلویوں کے نزدیک قادیانی قومی مسلمان ہیں یوں اس مناظرے میں اہل سنت علماء دیوبند کامیاب ہوئے اور بریلوی علماء کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

تتمہ

حجۃ الاسلام الامام مولانا محمد قاسم النانوتوی رحمہ اللہ بانی دار العلوم دیوبند کی کتاب تحذیر الناس پر گفتگو کرنے کے لیے چند بنیادی مباحث

کسی بھی موضوع پر گفتگو کرنے کے لیے جب تک بنیادی مباحث کا علم نہ ہو اس موضوع پر گفتگو نا مکمل رہتی ہے اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم چند بنیادی مباحث کا تذکرہ کریں گے امید ہے اس سے سنی مناظرین کو فائدہ حاصل ہو گا

(1) > سب سے پہلے گفتگو اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کی صحت کے متعلق ہونی چاہیے کیونکہ جمہور محدثین کے نزدیک یہ حدیث صحیح الاسناد ہے

جبکہ بریلوی علماء کے نزدیک اس حدیث کو صحیح قرار دینے والے ختم نبوت کے منکر قرار پاتے ہیں پھر بریلوی مناظر سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ وہ جملہ محدثین پر فتوی لگائے کہ وہ تمام ختم نبوت کے منکر تھے

(2) > بریلوی علماء اکابرین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل چھ خاتم النبیین اور بھی مانتے ہیں اور یہی ان کا عقیدہ و نظریہ ہے

بریلوی مناظر سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ اگر کسی شخص کا ایسا عقیدہ ہو تو اس کے متعلق حکم شرعی کیا ہے ایا ایسا شخص مسلمان ہے یا دائرہ اسلام سے خارج ہے؟

(*3*) > بریلوی علماء عالم ارواح کے اندر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بالفل نبی نہیں مانتے کیونکہ ان کو نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بالفعل نبی ماننے کی صورت میں مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا راستہ ہموار ہو جاتا ہے الزام علماء دیوبند پر لگاتے تھے کہ انہوں نے مرزا قادیانی کی نبوت کا راستہ ہموار کیا اور قصور اپنا نکل ایا کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہی کا انکار کر دیا

(4) > بریلویوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ

اگر سرکار کو اول النبیین مان لیا جائے تو پھر مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ پر اعتراض ختم ہو جاتا ہے اس لیے فاضل بریلوی کو بچانے کے لیے وہ بڑی ڈھٹائی کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی نبوت اور ختم نبوت کا انکار کر دیتے ہیں حالانکہ یہ

بات صحیح الاسناد حدیث سے ثابت ہے

اس بات کو عوام کے سامنے کھل کر بیان کیا جائے تا کہ ان کا مکروہ چہرہ عوام کے سامنے اسکے

(5) > بریلوی مناظر سے مکمل عبارت بمع سیاق و سباق پیش کرنے کا مطالبہ کیا جائے کیونکہ اس سے اصل مدعی کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے

(6) > بریلوی اصول و ضوابط کے مطابق ہر شخص کو اپنی تحریر کردہ عبارت کی تشریح کرنے کا حق اسی شخص کو حاصل ہے

لہٰذا ہمارے اکابر کی عبارتوں کو وہی تشریح قابل قبول ہوگی جو ہمارے اکابر نے بیان کی ہوگی اور بریلوی مناظر کی من مانی تشریح ہر گز قبول نہ کی جائے

(7) > بریلوی کتب میں بریلویوں کے نزدیک جن مسلمہ شخصیات نے حضرت مولانا قاسم نانوتوی صاحب رحمہ اللہ کو مسلمان سمجھا ہو یا لکھا ہو یا ان کے لیے تعریفی کلمات کہے ہوں جیسے ان کو مولانا لکھا ہو یا مسلمانوں کا پیشوا سمجھا ہو

بریلوی مناظر سے مطالبہ کیا جائے کہ ان سب پر بھی وہی شرعی حکم لاگو کرے جو فاضل بریلوی کی قلم سے صادر ہو چکا ہے یعنی جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی۔۔۔۔۔

(8) > اعلی حضرت کی تحقیق کے مقابلے میں کسی ادنی حضرت کی تحقیق کو کو قبول نہ کیا جائے

فاضل بریلوی نے عربی حسام الحرمین میں تین الگ الگ صفحات کے تین ٹکڑوں کو جوڑ کر ایک مجموعہ کفر تیار کیا تھا

بریلوی مناظر سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ پورا جملہ تحذیر الناس کے کسی بھی ایک صفحہ سے مکمل طور پر وہ جملہ دکھائے اور بریلوی ایسا قیامت کی صبح تک نہیں دکھا سکے گا

(9) > جب روایت کرنے والے کے بارے میں یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ یہ راوی سچا ہو کذاب نہ ہو اور نہ ہی متشدد یا متساہل ہو ورنہ اس کی بیان کردہ حدیث کا اعتبار نہ ہوگا جبکہ ہم خان صاحب بریلوی کو دیکھتے ہیں خود بریلوی علماء نے لکھا ہے کہ وہ سخت اور متشدد تھے اور چند امور میں ان کا کذاب ہونا بھی ثابت ہو چکا ہے تو اس کا فتوی ہمارے خلاف کیسے حجت ہو سکتا ہے

ءفاضل بریلوی کا حافظہ؛ نامی کتاب میں فاضل بریلوی کذب پر خوب تفصیل سے کلام کیا گیا ہے

(10) ،> خان صاحب بریلوی کو چاہیے تھا کہ حرمین شریفین جانے سے پہلے پہلے ہندوستان کے اکابر و اکاظم علماء سے فتوی طلب کرتے مگر خان صاحب بریلوی سیدھے حرمین شریفین جا پہنچے اور حرمین شریفین میں جا کر خوب جھوٹ بولے اور عرب علماء کی اکابرین علماء دیوبند سے لاعلمی سے خوب فائدہ اٹھایا اس بات کو بھی لوگوں کے سامنے بیان کیا جائے

(11) > اگر ہو سکے تو ان معترضین کے کفر و اسلام کا فیصلہ پہلے کیا جائے کیونکہ مصنف کے حالات کتاب سے پہلے ہوتے ہیں

اور ایک وجہ یہ بھی ہے دوسروں کو کافر ثابت کرنے والے کو پہلے خود کو مومن و مسلمان ثابت کرنا پڑے گا

اور ایک وجہ یہ بھی ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے مناظرہ کرنے کے لیے یہودی عالم کو اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا پہلے وہ اپنا مسلمان ہونا اپنی کتاب سے ثابت کرے

(دیکھیے تفسیر نعیمی جلد 7 ص 684 سورۃ (الانعام ایت نمبر 91)

(12) > سنی مناظر کے زیر مطالعہ

انکشاف حق، تحذیر الناس میری نظر میں، ڈھول کی اواز کا ہونا ضروری ہے کیونکہ ان کتب میں فاضل بریلوی کے موقف کی بھرپور تردید کی گئی ہے نیز بریلوی اکابر علماء کی مصدقہ بھی ہیں

(13) > فاضل بریلوی کے طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے الزامی حوالہ جات کے ذریعے سے بریلوی اکابر علماء کے ایمان وکفر پر ضرور گفتگو کی جائے

مثال کے طور پر خاتم النبیین کا معنی اخری نبی کے علاوہ کوئی اور معنی کرنا کفر ہے یا اسلام اگر کفر ہے تو تمہارے اکابرین علماء مثلا نقی علی خان؛ مولوی محمد عالم اسی؛ خواجہ قمر الدین سیالوی؛ وغیرھم کا کیا حکم ہے وہ سب اس کے مرتکب ہو چکے ہیں ؟

اور اگر اسلام ہے تو پھر اعتراض ہی ختم ہو جاتا ہے

اسی طرح پھر اثر ابن عباس کو صحیح اور اس کے مضمون جملہ کو درست ماننا کفر ہے یا اسلام اگر کفر ہے تو پھر سعیدی، قصوری اور اس قصوری کے مؤیدین سب گ ئے اور اگر اسلام ہے تو پھر اعتراض ختم۔ علی ھذا القیاس

(14) > اگر فاضل بریلوی کا فتوی تکفیر درست سمجھا جائے تو پھر فاضل بریلوی کا ایمان بچنا بہت مشکل ہے تفصیل اس

کی یہ ہے

کہ یہی الزام یعنی انکار ختم نبوت کا فاضل بریلوی نے حضرت شاہ صاحب پر بھی لگایا اور پھر ان کے بارے میں فتوی دیا کہ علماء محتاطین انہیں کافر نہ کہیں اور یہی الزام حجۃالاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃاللہ علیہ پر بھی لگایا مگر ان کے بارے میں کہا جو انہیں کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے تو دیکھیے ختم نبوت کا منکر بھی شاہ شہید کو بنایا مگر کافر نہ کہا تو مولانا نانوتوی پر لگنے والا فتوی کہ جو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے اس سے تو خود اپنے ہی بنائے ہوئے اصول کی رو سے فاضل بریلوی کا کفر ثابت ہوا۔ مشہور کہاوت اس پر صادق اتی ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے لیے گھڑا کھودتا ہے خود اس میں گر جاتا ہے

(15) > بریلوی مناظر سے یہ بھی مطالبہ کیا جائے کہ وہ حضرت مولانا نانوتوی رحمہ اللہ کی وہ عبارت دکھائیں جہاں پر حضرت نے صاف لکھا ہو کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت زمانی کو نہیں مانتا حالانکہ حضرت خود اقرار کرتے ہیں کہ ختم نبوت زمانی پر میرا ایمان ہے تاکہ اپ کے التزام کفر کا دعوی درست ثابت ہو سکے کوئی بھی بریلوی مناظر ایسے عبارت قیامت کے صبح تک نہ دکھا سکے گا۔

ورنہ یہ بات بریلویوں کے نزدیک لزوم کفر ہو گی جیسا کہ مولانا غلام رسول سعیدی بریلوی نے اس بات کا اقرار بھی کیا ہے کہ یہ لزوم کفر ہے۔

اور بریلویوں کے نزدیک لزوم کفر کفر نہیں ہوتا جیسا کہ شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کے بارے میں ان کا موقف ہے پھر لزوم کفر کے مرتکب کو التزامی کفر قرار دے کر کافر قرار دینا یہ کفر پھر فاضل بریلوی کی طرف ہی لوٹ جائے گا

اختصار کے ساتھ ہم نے 15 چیزوں کو ذکر کیا ہے تفصیلات کے لیے مقدمہ تحذیر الناس کا مطالعہ کریں

بریلویوں کو نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اول النبیین ماننے سے ختم نبوت کا انکار لازم اتا ہے

مفتی عبدالمجید خان سعیدی صاحب علامہ سعید احمد اسعد صاحب بریلوی کے حوالے سے لکھتے ہیں

مشہور مناظر جناب پروفیسر علامہ سعید احمد اسعد لکھتے ہیں

اگر حضور اول النبیین ہوں تو آخر النبیین نہیں ہو سکتے آخر النبیین ہوں تو اول النبیین نہیں ہو سکتے۔ الغرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اول النبیین ماننے سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے۔ اور یہ بالکل مرزا قادیانی وغیرہ کی ختم نبوت کے انکار کی غلطی جیسی غلطی ہے

(معنی ختم نبوت۔ محقق دوراں مناظر اہلسنت حضرت علامہ مفتی عبدالمجید خان سعیدی رضوی -رحیم یارخان صفحہ نمبر 22)

بریلویوں کو نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلا نبی ماننا اجماعی معنی کے برخلاف ہے

مفتی عبدالمجید خان سعیدی صاحب علامہ سعید احمد اسعد صاحب بریلوی کے حوالے سے لکھتے ہیں

مشہور مناظر جناب پروفیسر علامہ سعید احمد اسعد صاحب (آف) فیصلآباد نے ختم نبوت کے عنوان سے ایک رسالہ لکھ کر چھپوایا اور عوام میں پھیلایا ہے جس کا بنیادی نقطہ یہ ہے کہ : حضور حتی غار حرا سے پہلے (معاذاللہ) نبی نہیں تھے۔" دلیل یہ پیش کی ہے کہ بکثرت احادیث میں ہے کہ "اول الانبیاء آدم وآخرہم یز قرآن نے آپ کو خاتم النبیین " کہا ہے جب کہ خاتم النبین بمعنی آخر النبیین ہے اور ختم نبوت کا معنی ہے کہ آپ کو نبوت سب سے آخر میں ملی اور یہ اجماعی معنی ہے۔ جس کا منکر، کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اور اس پر موصوف نے اعلیٰ حضرت، صدر الافاضل اور علامہ اچھروی صاحب وغیرہم رحمھم اللہ کی ختم نبوت کے بیان کی کچھ عبارات بھی پیش کی ہیں جن میں یہ صراحتیں ہیں کہ آپ کو نبوت سب نبیوں کے بعد ملی اور جب سے آپ کو نبوت ملی کسی اور کو ملنا محال ہے

(معنی ختم نبوت۔ محقق دوراں مناظر اہلسنت حضرت علامہ مفتی عبد المجید خان سعیدی رضوی -رحیم یار خان صفحہ نمبر 22)

.بریلویوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اول النبیین ماننے والے صحابہ تابعین بمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کہ خود اللہ تعالی کی ذات بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے معاذاللہ

مفتی عبدالمجید خان سعیدی صاحب علامہ سعید احمد اسعد صاحب بریلوی کے حوالے سے لکھتے ہیں

شان اولیت نبوت کو منائی ختم نبوت کہنا تکفیر قائلین کے مترادف ہے

اس طرح انہوں نے دور اول سے لے کر آج تک کے ان صحابہ و تابعین و اتباع کرام سمیت بعد کے) ان ہزاروں ائمہ شان و علمائے اسلام کو معاذاللہ کافر کہہ دیا ہے جو حضور کی نبوت کی شان اولیت کے راوی اور قائل تھے اور ہیں۔

بلکہ (خاکم بہ دہن) موصوف کا یہ فتوی حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ خود ذات رب العالمین جل شانہ تک بھی جا پہنچا کہ انہوں نے ہی تو یہ عقیدہ مرحمت فرمایا۔

(معنی ختم نبوت۔ محقق دوراں مناظر اہلسنت حضرت علامہ مفتی عبد المجید خان سعیدی رضوی -رحیم یار خان۔ صفحہ نمبر 22)

.بریلویوں کے نزدیک مرزا قادیانی دجال اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اول النبین ماننے والے دونوں برابر کے مجرم ہیں

مفتی عبدالمجید خان سعیدی صاحب علامہ سعید احمد اسعد صاحب بریلوی کے حوالے سے ایک اور جگہ لکھتے ہیں

علامہ سعید اسعد صاحب نے حضور اقدس ﷺ کی نبوت کی شان اولیت کو ختم نبوت کے منافی اور قائلین کو مرزا قادیانی دجال وغیرہ جیسا مجرم کہہ کر قرآن مجید کی ان سب آیات مقدسہ اور ان تمام احادیث مبارکہ کو کفریہ مضامین سے بھرا ہوا قرار دے دیا ہے جن میں اس مسئلہ کا بیان ہے۔

(معنی ختم نبوت۔ محقق دوراں مناظر اہلسنت حضرت علامہ مفتی عبد المجید خان سعیدی رضوی -رحیم یار خانصفحہ نمبر 21)

مقدمہ تحذیر الناس اور فاضل بریلوی سے بریلوی علماء کا شدید اختلاف

فاضل بریلوی احمد رضا خان نے حرمین شریفین جا کر جن خیانتوں کا ارتکاب کیا اور جھوٹ پر جھوٹ بولے اس کا ہم مرحلہ وار ذکر کریں گے سب سے پہلے ان بریلوی علماء و بریلوی اکابرین کی ارا کا ذکر کرنا ضروری ہے جنہوں نے فاضل بریلوی سے شدید اختلاف کیا ان اختلافات کو بھی مختلف کیٹگریز میں بیان کیا جائے گا

اختلاف کا پہلا مرحلہ لزوم اور التزام کا اختلاف ہے

فاضل بریلوی احمد رضا خان نے علمائے اہل سنت علما دیوبند پر التزام کفر کا الزام لگایا ہے پہلے لزوم اور التزام کے بارے میں بریلوی علماء کی تصریحات پڑھ لیں

لزوم اور التزام کے حوالے سے بریلوی اکابر علماء کی تصریحات

علامہ احمد سعید کاظمی بریلوی اپنی کتاب الحق المبین میں لکھتے ہیں

لزومِ کفر کے معنی ہیں ''کفر کا لازم ہونا'' اور التزامِ کفر کے معنی ہیں ''کفر کو اپنے اوپر لازم کرنا'' بعض اوقات ایک کلام کفر کو لازم ہوتا ہے مگر قائل کو اسکا علم نہیں ہوتا۔ یہ لزومِ کفر ہے یعنی قائل کو کافر نہ کہیں گے مگر جب اسے بتادیا جائے کہ تیرے اس کلام کو کفر لازم ہے اور وہ اس کے باوجود بھی اس پر اڑا رہے اور اپنے کلام میں لزومِ کفر کے پائے جانے پر خبردار ہونے کے باوجود بھی اس سے رجوع نہ کرے تو التزامِ کفر ہو گا یعنی اب قائل پر کفر کا حکم لگے گا

الحق المبین صفحہ نمبر 23

علامہ کاظمی صاحب اپنی اسی کتاب میں ایک اور جگہ لکھتے ہیں

کسی شخص نے معاذ اللہ علانیہ طور پر التزامِ کفر کر لیا تو وہ حکمِ شرعی کی رو سے قطعاً کافر ہے تاوقتیکہ توبہ نہ کرے۔ اگر کوئی مسلمان ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتا تو کفر و اسلام کو معاذ اللہ یکساں سمجھنا کفرِ قطعی ہے لہٰذا کافر کو کافر نہ ماننے والا یقینا کافر ہے

الحق المبین صفحہ نمبر 57

متعدد مقامات پر مولانا غلام رسول سعیدی نے فاضل بریلوی سے شدید اختلاف کیا

بظاہر محسوس ہوتا ہے کہ شارح مسلم علامہ غلام رسول سعیدی نے اپنی کتاب شرح مسلم کے شروع میں ہی یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ انہوں نے شرک فی الرسالت کا ارتکاب نہیں کرنا اور نہ ہی فاضل بریلوی کو نبیوں کی صف میں لا کھڑا کرنا ہے اس لیے متعدد مقامات پر مولانا غلام رسول سعیدی نے فاضل بریلوی سے شدید اختلاف کیا ہے

چنانچہ مولانا خود مقدمہ مسلم میں صراحت کے ساتھ لکھتے ہیں

مولانا غلام رسول سعیدی کے نزدیک فاضل بریلوی سے اختلاف نہ کرنا یہ شرک فی الرسالت ہے اور فاضل بریلوی کو نبیوں کے برابر سمجھ سمجھنے کے مترادف ہے

چنانچہ اپنی کتاب شرح مسلم میں لکھتے ہیں

ہمیں یہ حقیقت فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ تمام ائمہ شریعت اور علماء طریقت اور مرجع انام اساتذہ اور علماء اپنے تمام اعزاز و اکرام کے باوجود بندے اور بشر ہیں، نبی نہیں ہیں اور نہ معصوم ہیں، ان کی رائے میں خطاء واقع ہو سکتی ہے اور کوئی غیر نبی انسان اس سے مستثنی نہیں ہے، خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم اور فقیہ اور عابد و زاہد کیوں نہ ہو اور کیسا ہی مشہور عاشق رسول کیوں نہ ہو اکسی عالم یا فقیہ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ اس کی تحریر معصوم ہے اور اس میں خطاء واقع نہیں ہو سکتی، شرک فی الرسالت کے مترادف ہے اور اس شخص کو امتی کے مقام سے اٹھا کر نبی کے مقام پر کھڑا کرنے کے قائم مقام ہے۔

شرح صحیح مسلم جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 37

مولانا غلام رسول سعیدی بریلوی کا اقرار کہ مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کا کفر لزومی ہے

مولانا غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں

تحذیر الناس کی اشاعت کے بعد یہ اعتراض کیا گیا کہ مولانا قاسم نانوتوی نے خاتمیت زمانی کا انکار کر دیا ہے چنانچہ شیخ نانوتوی نے اپنے دفاع میں متعدد بار یہ لکھا کہ :

خاتمیت زمانی اپنا دین و ایمان ہے ناحق کی تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں (مناظرہ عجیبہ ۳۵)

حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت زمانی توسب کے نزدیک مسلمہ ہے۔

(مناظرہ عجیبہ س ۳)

ہاں یہ مسلمہ ہے کہ خاتمیت زمانی اجماعی (یعنی اجماعی) عقیدہ ہے۔ (مناظرہ عجیبہ ص۶۹)

حاصل مطلب یہ ہے کہ خاتمیت زمانی سے مجھ کوانکار نہیں

(مناظرہ عجیبہ)

اب بجا طور پر یہ سوال ہوتا ہے کہ جب شیخ نانوتوی کے اتنی صراحت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاتمیت زمانی کو تسلیم کیا ہے پھر فاضل بریلوی نے ان کی تکفیر کیوں کی ؟

اس کا جواب یہ ہے تحذیر الناس کی جن عبارات سے ختم نبوت کا انکار لازم اتا ہے مثلا یہ کہ اگر بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ ائے گا

کیونکہ شیخ نانوتوی نے ان عبارات سے رجوع نہیں کیا اور ان کو بحالھا قائم رکھا اسی وجہ سے اعلی حضرت فاضل بریلوی نے ان کی تکفیر کر دی

شرح مسلم جلد نمبر چار صفحہ نمبر 3/452

مولانا غلام رسول سعیدی بریلوی علماء کی عدالت میں

مولانا غلام رسول سعیدی بریلوی نے قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کو کفر لزومی کا مرتکب قرار دیا ہے اب ہم یہ بات کہنے میں بجا ہیں کہ مولانا غلام رسول سعیدی کے نزدیک مولانا نانوتوی کا مقام اور مرتبہ وہی بنتا ہے جو فاضل بریلوی کے نزدیک حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کا ہے

حضرت شاہ صاحب کے بارے میں فاضل بریلوی خود لکھتے ہیں

دہلوی مذکور اور اس کے اتباع پر پچھتّر 75 وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے صفحہ 90 پر حکم اخیر یہی لکھا کہ علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے وھو الجواب وبہ یفتٰی وعلیہ الفتوی وھو المذھب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ وفیہ السداد

یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہو اور اسی پر فتوی ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامتی اور اسی میں استقامت۔

فتاوی رضویہ جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 352

امید ہے کہ بریلوی علماء حق اور سچ کا فیصلہ فرمائیں گے اور فاضل بریلوی کا جو فتوی کفر علمائے دیوبند کے کفر میں شک کرنے والوں پر عائد ہوتا ہے وہی فتوی تکفیر نہ کرنے والوں پر بھی عائد ہوتا ہے

لازمی نتیجہ یہی نکلتا ہے مولانا غلام رسول سعیدی مولانا نانوتوی رحمہ اللہ کی تکفیر ہر گز پسند نہیں کرتے تھے اور اسی بات پر ان کا فتوی تھا۔ مگر بریلوی علماء سے انصاف کی توقع کرنا بہر حال بہت مشکل ہے

امید ہے کہ بریلوی عوام کسی نتیجے پر پہنچ کر خود ہی فیصلہ کرلے گی کہ ایا مولانا غلام رسول سعیدی صاحب فاضل بریلوی کے فتوی کفر کی ضد میں اتے ہیں یا نہیں

ایک ضروری وضاحت

قارئین کرام مولانا غلام رسول سعیدی کے حوالے سے اپ تفصیل کے ساتھ یہ پڑھ چکے کہ انہوں نے قاسم علوم والخیرات حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کفر لزومی کا فتوی لگایا اور بنیاد یہی بنائی کہ حضرت کی ان عبارات سے ختم نبوت کا انکار لازم اتا ہے جس کا لازمی نتیجہ کفر لزومی ہی بنتا ہے اور اگر بریلوی حضرات اس کو زور اور زبردستی سے التزامی ہی بنانا چاہیں تو لیجیے اس سے بالکل ملتی جلتی عبارات ہم ان کے گھر سے دکھا دیتے ہیں اور کفر لزومی تو بجا کفر التزامی کا اقرار بھی ان کے گھر سے دکھا دیتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کہ بریلوی وہی ضابطہ ان کے بارے میں بتاتے ہیں کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہوتا ہے یا توقف کرے یا ان کے نمازہ جنازہ میں شریک ہو میرے مراد اس سے بریلوی مذہب کی مشہور و معروف عالم و مناظر مولانا اشرف سیالوی صاحب ہیں لیجیے حضرت کے بارے میں اب بریلویوں کے ارشادات سنیے

.بریلوی اکابرین کا سیالوی صاحب کو لزومی کفر کا مرتکب قرار دینا

مفتی عبدالمجید خان سعیدی سیالوی صاحب پر فتوی کفر عائد کرتے ہوئے لکھتے ہیں واضح رہے کہ مصنف متعدد مقامات پر سیالوی صاحب پر کفر کا فتوی عائد کر چکے ہیں اسی کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں

مخفی نہ رہے کہ حضور اقدس ﷺ کی نبوت مقدسہ کی شان اولیت کے منکر کا جو حکم کتاب ہذا میں جہاں کہیں بھی مذکور ہے وہ لزومی ہے، التزامی نہیں کیونکہ التزام کے لیے جو امور درکار ہوتے ہیں یا شرائط ملحوظ ہوتی ہیں، تادم تحریر ہذا ان میں کامیابی نہیں ہو سکی۔ نہ تو موصوف سے ہماری نشست ہو پائی اور نہ ہی ان کی کوئی ایسی تحریر مل سکی جسے قطعیت کے ساتھ ان کی تحریر قرار دیا جا سکے (والفرق بینہما معروف لایخفی علی احد من خدام العلم) اور عدل وانصاف کا تقاضا بھی یہی ہے

تنبیہات بجواب تحقیقات جلد نمبر 2 صفحہ نمبر ایک 1096

ایک اضافی نوٹ۔بریلوی علماء کے چشم پوشی

.بریلوی علماء نے التزام کی جو تعریف کی ہے اس کو اگر دیکھا جائے تو مصنف مذکور علامہ سیالوی پر کفر التزامی بھی لاگو ہوتا ہے وہ تعریف یہ ہے کہ اس بات کو سمجھانے کے باوجود بھی کہ اپ کی تحریر سے کفر لازم اتا ہے پھر بھی اس پر اڑ جانا اور رجوع نہ کرنا سے کفر التزامی متحقق ہو جاتا ہے اور اس بات کا اقرار خود سیالوی صاحب نے تحقیقات میں کیا ہے کہ لوگ میری تحقیقات کی بنیاد پر مجھے کافر کہہ رہے ہیں

پھر بھی ان پر التزامی کفر کا فتوی عائد نہ کرنا اس کی وجہ یہی سمجھ اتی ہے کہ وہ.بریلوی مسلک کے عالم تھے اگر دیوبندی مسلک کے ہوتے تو پھر معاملات بالکل الگ تھلگ ہو جاتے ہیں مگر.بریلوی علماء کی ہوشیاری کام نہیں ائے گی اگے چل کر ہم التزامی کفر کی بھی تصریح دکھانے والے ہیں

اس سے پہلے اپ کفر لزومی پر.بریلوی علماء کی تائیدات وتصدیقات ملاحظہ فرمائیں

مفتی عبدالمجید سعیدی کی کتاب پر متعدد.بریلوی علماء نے تقاریظ لکھنا اور کھل کر سیالوی پر فتوی کفر کی تائید کرنا

مصنف تصانیف کثیرہ عمدۃالمدرسین فاضل جلیل استاذ العلماء یادگار اسلاف حضرت مولانا علامہ حافظ عبدالستار صاحب سعیدی

دامت برکاتہم

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور کی طرف سے الفاظ درج ذیل ہیں

پیش نظر کتاب میں فاضل جلیل محقق شہیر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالمجید خان سعیدی زید مجدہ نے اسی مذکورہ بالا عقیدہ اہل سنت و جماعت کو معیاری شرعی ٹھوس دلائل سے ثابت کیا۔

فقیر مسئلہ ہذا میں مصنف تحقیقات کے موقف سے شدید اختلاف اور مصنف تنبیہات دامت برکاتہم العالیہ کے مذکورہ صحیح موقف کی پرزور تائید کرتا ہے۔

مولانا خادم رضوی کی طرف سے مذکورہ بالا موقف کی زبردست توثیق

فاضل شہیر مجاہد کبیر، حضرت مولانا حافظ خادم حسین صاحب رضوی فاضل مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور سرپرست اعلی فدایان ختم نبوت پاکستان

میں قبلہ استاد محترم شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی دامت برکاتہم کے موقف کی مکمل تائید کرتا ہوں۔

خادم حسین رضوی

تنبیہات پر تقاریظ لکھنے والے دیگر بریلوی علماء اکابرین

جانشین امام اہل سنت مظہر غزالی زماں پیر طریقت عالی مرتبت حضرت علامہ پروفیسر سید مظہر سعید شاہ صاحب کاظمی دامت برکاتہم مرکزی امیر جماعت اہل سنت پاکستان و مہتمم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم ملتان

جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول یادگار اسلاف مناظر اعظم وارث علوم و معارف فیضیہ کاظمیہ رضویہ استاذ العلماء حضرت استاذنا العلام قبلہ مولانا مفتی محمد اقبال صاحب سعیدی رضوی چشتی صابری قادری دامت برکاتہم العالیہ

(خلیفہ مجاز حضرت غزالی زماں علیہ الرحمۃ والرضوان و یکے از شیوخ حدیث جامعہ انوار العلوم ملتان)

دنیا عرب کے عظیم و جلیل عالم دین محقق، مدقق مقتداء اہل سنت علامہ الشیخ السید احمد محمد عوف صادق

احد خطباء جامع بنی امیۃ (دمشق شام)

استاذ العلماء شیخ الحدیث علامہ محمد شریف رضوی حفظہ اللہ بانی و مہتمم جامعہ سراجیہ رضویہ حسن آباد جھنگ روڈ بھکر

محسن دعوت اسلامی، تلمیذ حضرت محدث اعظم حضرت مولانا علامہ مفتی محمد اشفاق رضوی صاحب حفظہ اللہ

(خانیوال انگلینڈ)

مناظر اہل سنت عالم لمعی فاضل لوذعی حضرت علامہ مفتی محمد شوکت علی سیالوی صاحب

کیا مولانا اشرف سیالوی صاحب صرف کفر لزومی کے مرتکب ہیں یا کفر التزامی کے بھی فیصلہ اپ کریں

ایک اور بریلوی عالم استاذ العلما حضرت علامہ مفتی جمیل احمد صدیقی اپنی کتاب التبشیرات فی نبوۃ سید الکائنات میں لکھتے ہیں

اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم یوم ولادت سے ہی وصف نبوت کے ساتھ متصف ہیں اور نبی اللہ اعلان نبوت سے قبل بھی اسی طرح نبی ہوتے ہیں جیسے اعلان نبوت کے بعد

اور نبی اللہ سے نبوت کو زائل کا جاننا عقیدہ کفریہ ہے۔ کتاب وسنت کی نصوص و تصریحات اور محدثین و آئمہ کلام کے ارشادات کی روشنی میں یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم چالیس سال کی عمر شریف سے پہلے بھی نبی ہیں اور اپ کو نبی ماننا ضروریات دین میں سے ہے اور کسی لحہ بھی اپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو الگ ماننا انکار نبوت ہے جو عقیدہ کفریہ ہے۔

کیا بریلوی علماء کے نزدیک ضروریت دین کا منکر لزومی کافر ہوتا ہے یا التزامی اور یہ بھی بات بتائیں کیا التزامی کفر کے مرتکب میں شک کرنے والا مسلمان رہتا ہے یا نہیں؟

اس کتاب پر متعدد بریلوی علماء کی تقاریظ بھی لکھی ہوئی ہیں

اور مولانا خادم حسین رضوی بھی مولانا اشرف سالوی کے مقابلے میں موصوف کو مناظر تسلیم کرتے ہوئے فتح مبین کانفرنس کے موقع پر دستار فتح سے بھی نواز چکے ہیں

حضرت قبلہ پیر نصیر الدین گولڑوی کا سیالوی صاحب کو نبوت اور رسالت کا منکر قرار دینا

علامہ اشرف سیالوی صاحب خود اپنی تصنیف ہدایۃ المتذبذب الحیران فی الاستعانۃ باولیاء الرحمان میں قبلہ پیر نصیر الدین گولڑوی کے حوالے سے لکھتے ہیں

نفی نبوت اور انکار رسالت کا بہتان عظیم

پیرزادہ صاحب نے مجھ پر یہ بہتان بھی باندھا ہے کہ میں نبی مکرم ﷺ کی نبوت کا منکر ہوں اور آپ کی رسالت کا بھی کیونکہ میں نے کہا ہے کہ غار حرا میں جبریل ال جس وقت حاضر ہوئے اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کو نبوت ملی اور اس پہلی وحی سے قبل آپ کو نبوت ہی نہیں ملی تھی۔

ہدایۃ المتذبذب الحیران فی الاستعانۃ باولیاء الرحمان صفحہ نمبر 296

ایک علمی لطیفہ

امید ہے بریلوی علماء قبلہ گولڑوی صاحب کو متابعات میں ضرور قبول کر لیں گے حالانکہ بریلوی اکابر علماء نے قبلہ پیر نصیر الدین صاحب کی زبردست توثیقات کر رکھی ہیں طوالت کے خدشہ کے پیش نظر ہم ان کو چھوڑ رہے ہیں

بریلویت کے ایوانوں میں زلزلہ یعنی تصویر کا ایک اور رخ

ابھی تک کی جو صورتحال تھی وہ مفتی عبدالمجید سعیدی اور اس کی طرف سے ان کے ہم نوا علماء کے فتاوی کا ذکر تھا جو انہوں نے اپنے فریق مخالف پر لگائے ہیں

اب ہم تصویر کا ایک اور رخ رخ دکھاتے ہیں جس میں فریق مخالف علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب کے ہم نوا اور سیالوی کے موقف کی کھل کر تائید کرنے والے پروفیسر علامہ محمد سعید اسعد صاحب کی تحریرات ہیں

بجائے یہ کہ ہم اپنی طرف سے کوئی نتیجہ اخذ کریں خود ان کے گھر کی کتابوں سے ہی دکھا دیتے ہیں کہ قبلہ علامہ سعید احمد

اسعد صاحب اپنے فریق مخالف (مفتی عبدالمجید سعیدی اور اس کا پورا گروہ اور سیالوی صاحب کو مخالفین) کے بارے کیا کہتے اور لکھتے رہے

لیجیے اب ان کی تشریحات مفتی عبدالمجید سعیدی صاحب کی زبانی سنیے

پروفیسر علامہ محمد سعید احمد اسعد بریلوی کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اول النبیین ماننے سے ختم نبوت کا انکار لازم اتا ہے

مفتی عبدالمجید خان سعیدی صاحب علامہ سعید احمد اسعد صاحب بریلوی کے حوالے سے لکھتے ہیں

مشہور مناظر جناب پروفیسر علامہ سعید احمد اسعد لکھتے ہیں

اگر حضور اول النبیین ہوں تو آخر النبیین نہیں ہو سکتے آخر النبیین ہوں تو اول النبیین نہیں ہو سکتے۔ الغرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اول النبیین ماننے سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے۔ اور یہ بالکل مرزا قادیانی وغیرہ کی ختم نبوت کے انکار کی غلطی جیسی غلطی ہے (معنی ختم نبوت محقق دوراں مناظر اہلسنت حضرت علامہ مفتی عبدالمجید خان سعیدی رضوی - رحیم یار خان صفحہ نمبر ۲۲)

پروفیسر علامہ محمد سعید احمد اسعد بریلوی کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلا نبی ماننا اجماعی معنی کے برخلاف ہے

مفتی عبدالمجید خان سعیدی صاحب علامہ سعید احمد اسعد صاحب بریلوی کے حوالے سے لکھتے ہیں

مشہور مناظر جناب پروفیسر علامہ سعید احمد اسعد صاحب (آف) فیصل آباد نے ختم نبوت کے عنوان سے ایک رسالہ لکھ کر چھپوایا اور عوام میں پھیلایا ہے جس کا بنیادی نقطہ یہ ہے کہ : حضور حتی غار حرا سے پہلے (معاذ اللہ) نبی نہیں تھے۔" دلیل یہ پیش کی ہے کہ بکثرت احادیث میں ہے کہ "اول الانبیاء آدم وآخر ہم نیز قرآن نے آپ کو خاتم النبیین " کہا ہے جب کہ خاتم النبین بمعنی آخر النبیین ہے اور ختم نبوت کا معنی ہے کہ آپ کو نبوت سب سے آخر میں ملی اور یہ اجماعی معنی ہے۔ جس کا منکر، کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور اس پر موصوف نے اعلیٰ حضرت، صدر الافاضل اور علامہ اچھروی صاحب وغیر ہم رحمھم اللہ کی ختم نبوت کے بیان کی کچھ عبارات بھی پیش کی ہیں جن میں یہ صراحتیں ہیں کہ آپ کو نبوت سب نبیوں کے بعد ملی اور جب سے آپ کو نبوت ملی کسی اور کو ملنا محال ہے

(معنی ختم نبوت محقق دوراں مناظر اہلسنت حضرت علامہ مفتی عبدالمجید خان سعیدی رضوی - رحیم یار خان صفحہ نمبر 22)

جو شخص اجماعی معنی کا انکار کرے اس کے متعلق فاضل بریلوی کی تحریر بھی پڑھ لی ہے

فاضل بریلوی کے نزدیک اجماع کی مخالفت کرنے والوں کے کفر میں شک کرنے والا بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے

فاضل بریلوی ایک جگہ لکھتے ہیں

خبیثو! تم ان کے منکر ہو کر باجماع علمائے حرمین شریفین کافر ٹھہر چکے ہو

فتاوی رضویہ جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 416

ایک اور مقام پر صاف صاف لکھتے ہیں

طوائف مذکورین وہابیہ ونیچریہ وقادیانیہ وغیرہ مقلدین ودیوبندیہ وچکڑالویہ خذلہم اللہ تعالیٰ اجمعین ان آیات کریمہ کے مصداق بالیقین اور قطعاً یقینا کفار مرتدین ہیں، ان میں ایک آدھ اگرچہ کافر فقہی تھا اور صدہا کفر اس پر لازم تھے جیسے نمبر ۲ والا دہلوی مگر اب اتباع واذناب میں اصلاً کوئی ایسا نہیں جو قطعاً یقینا اجماعا کافر کلامی نہ ہو ایسا کہ من شک فی کفرہ فقد کفر، جو ان کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

فتاوی رضویہ جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 399

یعنی جو فاضل بریلوی کے اجماع کو نہ مانے وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی اسی حکم میں ہے

پروفیسر علامہ محمد سعید احمد اسعد بریلوی کے نزدیک مرزا قادیانی دجال اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اول النبیین ماننے والے دونوں برابر کے مجرم ہیں

مفتی عبدالمجید خان سعیدی صاحب علامہ سعید احمد اسعد صاحب بریلوی کے حوالے سے ایک اور جگہ لکھتے ہیں

علامہ سعید اسعد صاحب نے حضور اقدس ﷺ کی نبوت کی شان اولیت کو ختم نبوت کے منافی اور قائلین کو مرزا قادیانی دجال وغیرہ جیسا مجرم کہہ کر قرآن مجید کی ان سب آیات مقدسہ اور ان تمام احادیث مبارکہ کو کفریہ مضامین سے بھرا ہوا قرار دے دیا ہے جن میں اس مسئلہ کا بیان ہے۔

(معنی ختم نبوت۔ محقق دوراں مناظر اہلسنت حضرت علامہ مفتی عبدالمجید خان سعیدی رضوی -رحیم یار خان صفحہ نمبر21)

ان تمام عبارات کا خلاصہ مفتی عبدالمجید سعیدی کے نزدیک یہی بنتا ہے کہ علامہ پروفیسر سعید احمد اسعد کے نزدیک پوری امت مسلمہ دائرہ اسلام سے خارج ہے لیجیئے حضرت ہی کی تحریر پڑھ لیجیے

پروفیسر علامہ سعید احمد اسعد بریلوی کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اول النبیین ماننے والے صحابہ تابعین بمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کہ خود اللہ تعالی کی ذات بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے معاذاللہ

مفتی عبدالمجید خان سعیدی صاحب علامہ سعید احمد اسعد صاحب بریلوی کے حوالے سے لکھتے ہیں

شان اولیت نبوت کو منائی ختم نبوت کہنا تکفیر قائلین کے مترادف ہے

اس طرح انہوں نے دور اول سے لے کر آج تک کے ان صحابہ و تابعین و اتباع کرام سمیت بعد کے) ان ہزاروں ائمہ شان و علمائے اسلام کو معاذاللہ کافر کہ دیا ہے جو حضور کی نبوت کی شان اولیت کے راوی اور قائل تھے اور ہیں۔

بلکہ (خاکم بہ دہن) موصوف کا یہ فتوی حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ خود ذات رب العالمین جل شانہ تک بھی جا پہنچا کہ انہوں نے ہی تو یہ عقیدہ مرحمت فرمایا۔

(معنی ختم نبوت محقق دوراں مناظر اہلسنت حضرت علامہ مفتی عبدالمجید خان سعیدی رضوی -رحیم یار خان صفحہ نمبر22)

حسام الحرمین حرمین شریفین کے نام پر فراڈ کا مجموعہ

جب حسام الحرمین چھپ کر منظر عام پر ائی تو پورے ہندوستان میں شور برپا ہو گیا؛ فاضل بریلوی کے اس جھوٹ کو پکڑا گیا کہ فاضل بریلوی نے تحذیر الناس کے تین مختلف صفحات سے تین مختلف ٹکڑوں کو جوڑ کر ایک کفریہ مضمون تیار کیا ہے

تو بریلوی علماء کی طرف سے یہ جواب دیا گیا(یہ جواب متعدد کتب کے اندر موجود ہے) کہ تینوں عبارات الگ الگ طور پر مستقل کفر ہیں لیجیے اس کی تفصیل زیل میں نقل کی جاتی ہے

حسام الحرمین میں تحذیر الناس کے حوالے سے تین مستقل کفریہ عبارات کا مذموم و مکروہ دعوی

فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خان نے قاسم العلوم والخیرات الامام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ کو کافر قرار دینے کا مقدمہ صرف ساڑھے تین سطروں کے اندر لڑا ہے اور تین مختلف صفحات کے الگ الگ ٹکڑوں کو جوڑ کر ایک مستقل کفریہ جملہ تیار کیا پہلے وہ عبارت پڑھ لیں

لو فرض فی زمنہ ﷺ بل لوحدث بعدہ ﷺ نبی جدید لم یخل ذالک بخاتمیتہٖ و انما یتخیل العوام انہ ﷺ خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین مع انہ لا فضل فیہ اصلا عند اہل الفہم

پہلا ٹکڑا

ولو فرض فی زمنہ ﷺ

صفحہ نمبر14

دوسرا ٹکڑا

بل لوحدث بعدہ ﷺ نبی جدید لم یخل ذالک بخاتمیتہٖ

صفحہ نمبر28

تیسرا ٹکڑا

انما یتخیل العوام سے آخر تک

صفحہ نمبر3

پہلا ٹکڑا فاضل بریلوی نے یوں لکھا تھا

ولو فرض فی زمنہٖ ﷺ

جو ایک مستقل کفر تو در کنار مستقل جملہ بھی نہیں بنتا کیونکہ لفظ فرض کا نائب فائل نہ لفظوں میں موجود ہے اور نہ ہی ما قبل مقدر ہے جملہ شرطیہ ہے جزا کا نام و نشان نہیں جس کا معنی یہ بنتا ہے

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فرض کیا جائے

اس عبارت کو لکھ کر دنیا بھر کے مفتیان کے پاس بھیجا جائے اگر ایک بھی مفتی نے اس عبارت کو بغیر کسی جوڑ توڑ کے مستقل کفر ہونا ثابت کر دیا تو اس مفتی کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔

مکتبہ نبویہ والوں کی طرف سے اردو حسام الحرمین میں تحریف

مکتبہ نبویہ والوں نے جملہ شرطیہ کے ساتھ جملہ جزائیہ لگا دیا اور شروع میں بلکہ کا اضافہ بھی کر دیا اور نائب فائل بھی اپنی طرف سے لگا دیا

مکتبہ نبویہ والوں کی طرف سے تحریف کے بعد جو جملہ بنایا گیا وہ یہ ہے

''بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو۔ جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

اگر یہ جملہ مستقل کفر تھا تو مکتبہ نبویہ والوں نے اردو میں چھپنے والی حسام الحرمین میں تین چیزوں کا اضافہ کیوں کیا یہی بات سمجھ اتی ہے تا کہ کوئی اردو دان فاضل بریلوی کی اس خیانت کو نہ پکڑ سکے ہے کو بریلوی جو اس چیلنج کا جواب دے

فاضل بریلوی کا قضیہ فرضیہ اور بریلویوں سے انصاف کی اپیل

چنانچہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں

حضرت انس اور ابن عساکر حضرات جابر بن عبداللہ و عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، رسول للہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لو عاش ابراہیم لکان صدیقا نبیا

(اگر ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق پیغمبر (یعنی نبی) ہوتا

فتاوی رضویہ جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 672

یعنی اگر حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام زندہ رہتے تو ضرور پیغمبر بنائے جاتے کیا یہ ختم نبوت کے منافی نہیں ہے کیا مرزائی اس حدیث سے استدلال نہیں کرتے

ایک اضافی نوٹ

یہاں پر اسی حدیث کے تحت فاضل بریلوی اس اعتراض کا خود ہی جواب دیتے ہیں اور یہ لکھتے ہیں

(الشرطية لا يلزمها الوقوع)

قاضیہ شرطیہ کا وقوع لازم نہیں ہوتا

یہی بات ہم کہتے ہیں کہ قاسم العلوم والخیرات کی بات قضیہ فرضیہ ہے اور اس بات کی صراحت انہوں نے اپنی ایک اور کتاب کے اندر پیش کی ہے جس کو ہم ایک جگہ پر بیان بھی کر چکے ہیں

مگر بریلوی فقط فاضل بریلوی کو بچانے کے لیے ایسے حیلے بہانے کرتے ہیں لگتا ہے کہ روز جزا کا ان کو بالکل ڈر نہیں ہے اور بلاوجہ تکفیرا لمسلمین کا انہوں نے ٹھیکہ اٹھایا ہوا ہے

بریلویوں سے دو تلخ سوالات.

(1) مفتی احمد یار نعیمی گجراتی صاحب کی سنئے وہ فرماتے ہیں:

جو کوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا امکان بھی مانے وہ بھی کافر ہے۔

علم القرآن ص 9

ایک جگہ لکھتے ہیں:

حضور علیہ السلام کے بعد کسی نئے نبی کا آنا جائز یا ممکن مانے وہ مرتد ہے۔

شان حبیب الرحمٰن ص 107

جبکہ بریلوی فقیہہ ملت کے فتاویٰ فیض الرسول میں ہے

بے شک سرکار اقدس آخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا شرعاً محال اور عقلاً ممکن بالذات ہے۔

فتاویٰ فیض الرسول ج 1، ص 9

اب بتایا جائے کہ یہ فقیہہ ملت مرتد و کافر ہوا یا نہ؟

(2) غلام نصیر الدین سیالوی لکھتے ہیں:

وہ (ملا علی قاری) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔ بعد العلم بخاتمیتہ علیہ السلام لایجوز الفرض والتقدیر ایضاً یہ جاننے کے بعد کہ حضور علیہ السلام خاتم النبیین ہیں فرض اور تقدیر کے طور پر کسی نبی کے آنے کا قول کرنا جائز نہیں۔

عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ج 1۔ ص 202

جبکہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں کہ یہ قول کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاکؓ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح و جائز اطلاق ہے۔

عرفان شریعت۔ ص 84

مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

اگر قادیانی نبی ہوتا تو آج کل سائنس کا دور ہے اسے ایسی ایجادات عطا ہوتی جو ان تمام ایجادوں سے اعلیٰ ہوتی۔

تفسیر نور العرفان پارہ نمبر 7، سورۃ مائدہ آیت نمبر 110

آگے لکھتے ہیں:

اگر قادیانی نبی ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ہوتا۔

تفسیر نور العرفان پارہ نمبر 7، سورۃ الانعام، آیت نمبر 84

آگے لکھتے ہیں:

اگر قادیانی نبی ہوتا تو وہ دنیا میں کسی کا شاگرد نہ ہوتا۔

تفسیر نور العرفان، پارہ نمبر 7، سورۃ الانعام، آیت نمبر 83

ایک جگہ لکھتے ہیں:

اگر مرزا قادیانی نبی ہوتا تو پٹھانوں کے خوف سے حج جیسے فریضہ سے محروم نہ رہتا۔

نور العرفان ص 806، کتب خانہ نعیمی لاہور

اب بتائے کہ یہ فرض نبوت کی وجہ سے مسلمان رہے یا کافر؟

ہو سکتا ہے کوئی کہے کہ یہ لفظ تو "اگر" ہے فرض کرنا تو نہیں۔ تو ہم عرض کریں گے " اگر" کا عربی میں ترجمہ "لو" سے اور "لو" کا معنی فرض کرنا ہے جیسا کہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں، لو، فرض کے لیے ہے۔

اللہ جھوٹ سے پاک ہے ص 139

سیاق و سباق سے کاٹ کر عبارات پیش کرنا

تینوں اکابر کی عبارات کو فاضل بریلوی نے سیاق و سباق سے ہٹا کر پیش کیا ہے

خود بریلوی علماء کی تحقیق یہ ہے

بریلوی مناظر علامہ اشرف سیالوی صاحب، پیر نصیر الدین گولڑوی صاحب کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

آپ نے بندہ کے مقالہ میں سے صرف ایک عبارت سیاق و سباق سے کاٹ کر اور پورے مضمون و مفہوم اور بنیادی مطلب و مقصد کو قارئین سے پوشیدہ رکھ کر جس تحکم اور سینہ زوری اور ظلم اور تعدی اور ناانصافی و بے اعتدالی کا مظاہرہ کیا اور باری تعالیٰ کی مشکلات سبکدوشی کا عنوان قائم کر کے اس کو میرا عقیدہ قرار دے دیا ہے۔ اور کفر کا فتویٰ پھر جڑ دیا۔

ازالۃ الریب ص 71

مولوی اشرف سیالوی جو بریلوی ملت کے مناظر اعظم اور قائد ہیں وہ لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ صحیح سوچ اور فکر نصیب فرمائے اور مقصودِ متکلم بھی سمجھنے کی توفیق بخشے۔

تحقیقات ص 62

اکابر علمائے دیوبند کی تین عبارات قضیہ فرضیہ اور ایک عبارت حضرت گنگوہی پر خالص افترا ہے

قابل علماء دیوبند کی تین عبارات جن کو فاضل بریلوی نے کفریہ بنایا ہے وہ تینوں عبارات قضایا فرضیہ ہیں

قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی عبارت کا قضیہ فرضیہ ہونا تو بالکل ظاہر ہے حضرت اقدس حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی عبارت بھی قضیہ فرضیہ ہے

پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا (یعنی مطلق بعض علوم غیبیہ خواہ ایک ذرے کا علم کیوں نہ ہو کی بنیاد پر اللہ تعالی کی طرح عالم الغیب کہنا)

اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے

کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صل اللہ علیہ سلم کی کیا تخصیص ہے ؟ مطلق بعض علوم غیبیہ تو غیر انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل ہیں تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے پھر اگر زید اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر غیب کو منجملہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے ؟ جس میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبویہ سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضروری ہے اور اگر تمام علوم غیبیہ مراد ہیں اس طرح کہ اس کا ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے

اگے حضرت اقدس نے دلائل ذکر کیے ہیں

لفظ اگر سے حضرت نے جو مقدمات قائم کیے ہیں وہ فریق مخالف یعنی زید کے مسلمات کو ذہن میں رکھ کر بطور قضیہ فرضیہ جملہ بولا گیا ہے

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری صاحب کی عبارت بھی قضیہ فرضیہ ہے

الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا (یعنی ان دونوں کو جو زمین کا علم محیط حاصل ہے یہی علم) فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان (بمع اعوانہ وانصارہ) اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہے

فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علمی یعنی (زمین کا علم محیط ثابت کرنے) کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کیا جائے۔۔

اور یہ بحث اس صورت میں ہے کہ علم ذاتی اپ کا کوئی ثابت کر کے یہ عقیدہ کرے جیسے جہلاء کا یہ عقیدہ ہے اگر یہ جانے حق تعالی اطلاع دے کر حاضر کر دیتا ہے تو شرک تو نہیں مگر بدوں ثبوت شرعی کے اس پر عقیدہ درست بھی نہیں اور بدون حجت ایسی بات کا عقیدہ کرنا موجب معصیت کا ہے اب ظاہر ہو گیا کہ کوئی محدث و فقیہ صوفی و متقی مشرک نہیں مگر جس کا عقیدہ مولف کی تحریر کے موافق ہو گا البتہ وہ مشرک ہے

براہین قاطعہ صفحہ نمبر 54

دیکھیے حضرت کی عبارت سے بالکل واضح ہے کہ وہ اگر کا لفظ استعمال کرتے ہوئے شرک کا فتوی تب لگاتے ہیں جب کوئی علم ذاتی ہونے کا دعوی کرے یہ ب ھی قضیہ فرضیہ ہوا جس کا اقرار خود فاضل بریلوی کو بھی ہے

مگر مکمل عبادت نقل کرنا نہ یہ بددیانتی نہیں تو پھر اور کیا ہے

حضرت گنگوہی صاحب پر تکذیب رب العزت کا بہتان اور اس کا جواب

مولوی احمد رضا خان اپنی تکفیری دستاویز "حسام الحرمین" پر مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ :

پھر تو ظلم و گمراہی میں اس کا حال یہاں تک بڑھا کہ اپنے ایک فتوے میں جو اس کا مہری دستخطی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رد کے چھپا صاف لکھ دیا کہ جو اللہ سبحانہ و تعالی کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کردے کہ معاذ اللہ تعالی نے جھوٹ بولا اور یہ عیب اس سے صادر ہو چکا تو اسے کفر بالائے طاق، گمراہی درکنار، فاسق بھی نہ کہو اس لئے کہ بہت سے امام ایسا کہہ چکے

ہیں جیسا اس نے کہا بس نہایت کار یہ ہے کہ اس نے تاویل میں خطا کی ۔۔۔یہی وہ ہیں جنھیں اللہ تعالی نے بہرا کیا اور اس کی آنکھیں آندھی کر دیں

(حسام الحرمین مع تمہید ایمان ص 71 مکتبۃ المدینہ)

قارئین کرام حضرت گنگوہیؒ کی طرف کسی ایسے فتوے کی نسبت کرنا سراسر افتراء اور بہتان ہے حسام الحرمین کی اس سے پہلی والی بحث یعنی تحذیر الناس میں تو مولوی احمد رضاخان نے تحذیر الناس کی متفرق عبارتیں جوڑ کر کفر کی مسل تیار بھی کرلی تھی یہاں تو یہ بھی ناممکن ہے۔بحمد اللہ ہم پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مرحوم کے کسی فتوے میں یہ الفاظ مرقوم نہیں ہیں نہ ہی کسی فتوے کا یہ مضمون ہے۔بلکہ درحقیقت یہ صرف خان صاحب یاان کے کسی دوسرے ہم پیشہ بزرگ کا افتراء اور بہتان ہے۔بفضلہٖ تعالی ہمارے اکابر اس شخص کو کافر، مرتد،ملعون سمجھتے ہیں جو خداوند تعالی کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے اور اس سے بالفعل صدور کذب کا قائل ہو بلکہ جو بدنصیب اس کے کفر میں شک کرے ہم اس کو بھی خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ جن پر خان صاحب نے یہ ناپاک اور شیطانی بہتان لگایا خود انہی کے مطبوعہ فتاوی میں یہ فتوی موجود ہے :

ذات پاک حق تعالی جل جلالہ کی پاک و منزہ ہے اس سے کہ متصف بوصف کذب کیا جائے۔معاذ اللہ تعالی اس کے کلام میں ہرگز ہرگز شائبہ کذب کا نہیں قال اللہ تعالی: ومن اصدق من اللہ قیلا

(فتاوی رشیدیہ جلد اول ص118 وتالیفات رشیدیہ ص96)

جو شخص اللہ تعالی کی نسبت یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے کہے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے وہ قطعاً کافر و ملعون ہے اور مخالف قرآن و حدیث کا اور اجماع امت کا ہے۔وہ ہرگز مومن نہیں تعالی اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا (ایضا)۔

ناظرین انصاف فرمائیں کہ اس صریح اور چھپے ہوئے فتوے کے ہوتے ہوئے حضرت ممدوح پر یہ افتراء کرنا کہ معاذ اللہ وہ خدا کو کاذب بالفعل مانتے ہیں یا ایسا بکنے والے کو مسلمان کہتے ہیں کس قدر شرمناک کاروائی ہے۔

؟؟الحساب یوم الحساب۔

شرم۔۔۔شرم۔۔۔شرم۔۔۔

رہا مولوی رضاخان صاحب کا یہ لکھنا کہ ''میں نے ان کا وہ فتوی مع مہر و دستخط بچشم خود دیکھا'' اس کے جواب میں ہم صرف اتنا عرض کریں گے جب اس چودھویں صدی کا ایک عالم و مفتی ایک چھپی ہوئی کثیر الاشاعت کتاب (تحذیر الناس) کی عبارتوں میں قطع و برید

کر کے ص3,14,28 کی عبارتوں میں تحریف کر کے ایک کفریہ مضمون گھڑ کے تحذیر الناس کی طرف منسوب کر سکتا ہے تو کسی جعلساز کیلئے کسی کے مہر و دستخط بنالینا کیا مشکل ہے ؟ (آپ حضرات اکثر سنتے ہونگے اخبارات وٹی وی میں کہ فلاں جگہ سے جعلساز پکڑے گئے جن سے جعلی سرکاری مہریں برآمد ہوئی ہیں جو پاسپورٹ پر لگانے کے کام آتی تھی وغیرہ وغیرہ) کیا دنیا میں جعلی سکے جعلی نوٹ جعلی دستاویز تیار کروانے والے موجود نہیں؟ مشہور ہے کہ بریلی اور اس کے گرد و نواح میں اس فن کے بڑے بڑے ماہر رہتے ہیں جنکا ذریعہ معاش ہی یہی ہے۔

بہر حال مولوی احمد رضاخان نے حضرت گنگوہیؒ کے جس فتوے کا ذکر کیا ہے اس کی کوئی اصل نہیں فتاوی رشیدیہ جو تین جلدوں میں چھپ کر آچکی ہے (اس وقت یہ مجموعہ تالیفات رشیدیہ کے ساتھ بھی چھپ چکا ہے جس میں حضرت گنگوہیؒ کی تمام تصانیف کو جمع کر دیا گیا ہے) وہ بھی اس کے ذکر سے خالی ہے۔ بلکہ اس میں تو اس کے خلاف چند فتوے موجود ہیں جن میں سے ایک اوپر نقل بھی کیا جا چکا ہے۔ اور اگر فی الواقع خان صاحب نے اس قسم کا کوئی فتوی دیکھا ہے تو وہ یقیناً ان کے کسی ہم پیشہ بزرگ یا ان کے کسی پیشرو کی جعلسازی اور دسیسہ کاریوں کا نتیجہ ہے۔

بریلویوں کا تکذیب رب العزت یعنی امکان کذب قبیح کا عقیدہ

بریلوی حضرات علمائے دیوبند پر الزام لگاتے ہیں کہ علماء دیوبند امکان کذب کے قائل ہیں علی سبیل التنزل اس بات کو ایک لمحہ کے لیے تسلیم بھی کر لیا جائے (حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ اصطلاح اہل بدعت کی ایجاد کردہ ہے ہم تو عموم قدرت باری تعالی کے قائل ہیں)

تو بریلوی حضرات امکان کذب قبیح کے قائل ہیں اس کی تفصیل یہ ہیں

بریلویوں ایک معتبر کتاب انوار افتاب صداقت میں ایک اصول اور ضابطہ بیان کیا گیا ہے پہلے وہ اصول اور ضابطہ پڑھ لے

یہ مذہب کہ خدا تعالی تمام مشرکین اور کفار فرعون وہامان و نمرود وغیر ہم کو بہشت میں داخل کرے گا۔ یا کر سکتا ہے۔ اور تمام انبیا علیہم السلام واصدقاء و شہداء ؛ صلحاء ، اولیاء قطب و غوث اور سائر مسلمین مومنین کو دوزخ میں داخل کرے گا۔ یا کر سکتا ہے۔ العیاذ باللہ۔ کیا خداوند کریم غفور الرحیم ایسا کرے گا یا کر سکتا ہے کہ جو فرمانبردار خاص واکمل مقبول بندگان الہی ہیں، ان کو دوزخ میں داخل کرے گا اور جو شر الاشرار کفار نانہجار مشرکین کبار ہیں، ان کو بہشت میں داخل کرے۔ لاحول ولا قوۃ۔ یہ صریح ظلم اور کذب قبیح ہے۔ جو حق تعالی پر محال زیر قدرت کے قابل نہیں ۔ جس کا کوئی بھی مسلمان تمام مذاہب کا حتی کوئی غیر مسلم بھی قائل نہیں۔

انوار افتاب صداقت صفحہ نمبر 74

واضح رہے کہ اس کتاب کی تصدیق فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان نے بھی کی اور اس پر اپنی تقریظ بھی لکھی ہے

یہی ضابطہ ایک اور بریلوی عالم نے بھی بیان فرمایا ہے اور ساتھ یہ بھی صراحت کی ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے

اجمل العلماء مفتی محمد اجمل صاحب مولانا منظور نعمانی صاحب کی ایک عبارت نقل کرنے کے بعد اس کا جواب دیتے ہیں

(حضرات اہلسنت کا یہ عقیدہ ہے کہ جو خبر اس نے اپنے کلام میں دی ہو اس کے خلاف کرنے سے وہ عاجز نہیں کر سکتا ہے)

مفتی اجمل صاحب حضرت نعمانی صاحب کی اس تحریر کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں "

اس کے یہی تو معنی ہوئے کہ وہ کلام جھوٹا ہو سکتا ہے۔ اس کی خبریں غلط ہو سکتی ہیں۔ یہ شائبہ کذب ہوا یا نہیں ہوا۔ ضرور ہوا۔ تو صاحب سیف یمانی (یعنی مولانا منظور نعمانی) اپنے قول سے کافر ملعون ہوا۔

(رد سیف یمانی در جوف لکھنوی و تھانویصفحہ نمبر 201)

فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خانی بھی یہی ضابطہ بیان کیا ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا امکان کذب کا قائل ہے

چنانچہ لکھتے ہیں

جنتیوں کو دوزخ میں اور تمام جہیموں کو جنت میں بھیجنے پر قادر ہو تو کذب باری لازم آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کا جاہل ہونا بھی لازم آئے گا۔

(فہارس فتاوی رضویہ)

صفحہ نمبر 409

شیخ عبدالقادر جیلانی بریلوی علماء کے فتووں کی ذد میں

شیخ عبدالقادر جیلانی اپنی کتاب فیوض غوث یزدانی میں لکھتے ہیں

اگر وہ (فرضا) انبیاء کرام و صالحین میں سے کسی کو دوزخ میں داخل کر دے تب بھی وہ عادل ہے اور یہ اس کی حجت بالغہ ہو گی ۔ ہم پر تو یہی واجب ہے کہ ہم کہیں کہ معاملہ و حکم سچا ہے اور ہم چوں وچرانہ کریں ایسا ہو سکتا ہے اور ممکن ہے

اور اگر ہو گا حق بجانب ہو گا اور سراپا انصاف ہو گا یہ ایسی بات ہے جو ہو گی نہیں۔ اور نہ وہ اس میں سے کوئی بات کرے گا تم میرا کلام سن اور جو کچھ میں کہ رہا ہوں اسے سمجھو تحقیق میں متقدمین کا غلام ہوں ان کے روبرو کھڑا ہوا ہوں ان کے اسباب کو کھولتا پھیلاتا ہوں (یعنی یہ عقیدہ متقدمین کا بھی ہے)

فیوض غوث یزدانی صفحہ نمبر 584

یہ صرف شیخ جیلانی کا عقیدہ نہیں تھا بلکہ اس سے ملتا جلتا عقیدہ خود فاضل بریلوی کا بھی تھا

فضل بریلوی کا بھی یہی عقیدہ تھا

چنانچہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں

یعنی نیکوں کو دوزخ میں ڈالنا خدا کی قدرت میں ہے خدا کر سکتا ہے یہ اشاعرہ کہتے ہیں جب کہ ماتریدیہ کہتے ہیں ایسے نیکو کار کو عذاب دینا جس نے اپنی ساری عمر اپنے خالق کی اطاعت میں لگائی اپنی خواہش کا مخالف رہا اور اپنے رب کی رضا طلب کرتا رہا۔ مقتضائے حکمت نہیں اس لئے کہ حکمت نیکو کار اور بدکار کے درمیان فرق کا اقتضاء کرتی ہے تو جو کام برخلاف حکمت ہو وہ بے وقوفی ہے۔

(المعتمد المستند ص (130)

خواجہ قمرالدین سیالوی صاحب فرماتے ہیں

کہ اس ذات کے سامنے مخلوق کا سر تسلیم خم ہی چاہے کسی کو ابدی دوزخی بنادے چاہے ابدی جنتی۔ اگر چاہے تو پیغمبر زادہ کو دوزخ میں ڈال دے اس کے سامنے کسی کو مجال نہیں کہ کسی طرح کی چوں چرا کرے۔ (انوار قمریہ - ص 354)

قضیہ فرضیہ اور شیخ عبدالقادر جیلانی

شیخ عبدالقادر جیلانی کی مذکورہ بالا عبارت کا اگر خلاصہ نکالا جائے تو ایک قضیہ فرضیہ بھی سمجھ میں اتا ہے قضیہ فرضیہ یہ بنتا ہے اگر اللہ تعالی انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو جہنم میں داخل کر بھی دے تو پھر بھی خدا کے عدل میں کچھ فرق نہیں ائے گا

اگر اس کو اس جہت سے دیکھا جائے اور اسی طرز کا نتیجہ نکالا جائے جو نتیجہ بریلوی علماء تحذیر الناس سے اخذ کرتے ہیں تو پھر اس عبارت کا کفر ہونا ایک اور اعتبار سے بھی ثابت ہو جاتا ہے

لفظ خاتم النبیین کا معنی حضرت مولانا الامام محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ کے نزدیک

مولانا مرحوم فرماتے ہیں کہ

آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو قرآن عزیز میں خاتم النبیین فرمایا گیا ہے اس سے خاتمیت زمانی بھی مراد لی جائے اور خاتمیت مرتبی بھی خاتمیت زمانی کو تو آپ حضرات بھی جانتے ہوں گے۔ یعنی یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں۔اور خاتمیت مرتبی کا مطلب یہ ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصف نبوت کے ساتھ بالذات متصف ہیں اور دوسرے انبیاء علیہم السلام بالعرض اور آپ کے واسطے سے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر کسی واسطے کے کمالات نبوت عطا فرمائے گئے اور دوسرے انبیاء علیم السلام کو حضور سراپا نور کے واسطے سے۔جس طرح اللہ تعالے نے آفتاب کو بالذات بنایا وہ اپنی روشنی میں کسی دوسری روش چیز کا محتاج نہیں بنایا اور اس کی روشنی کسی دوسری روشنی سے مستفاد نہیں اسی طرح اللہ تعالی نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بالذات نبی بنایا اور آپ اپنی نبوت میں کسی دوسرے نبی کے محتاج نہیں ۔

اور جس طرح کہ چاند اور دوسرے ستاروں کو بالعرض یعنی آفتاب کے ذریعہ سے روشن کیا اور وہ اپنی روشنی میں آفتاب کی روشنی کے محتاج ہیں اور ان کی روشنی آفتاب کی روشنی کا عکس ہے اسی طرح اللہ تعالے نے دوسرے انبیاء علیھم السلام کو بالعرض بنایا۔ یعنی ان کو کمالات نبوت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے عطا فرمائے اور وہ اپنی نبوت میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محتاج ہیں اور ان کی نبوت حضور سرور عالم کی بارگاہ نبوت سے مستفاد ہے۔

الغرض مولانا فرماتے ہیں کہ لفظ خاتم النبیین سے فقط یہ نہ مراد لیا جائے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں

بلکہ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی مراد لیا جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی بالذات ہیں یعنی اپنی نبوت میں کسی دوسری مخلوق کے دست نگر نہیں اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اپنی بات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کے دست نگر ہیں،

تو مولانا کے نزدیک لفظ خاتم النبیین سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دو قسم کی خاتمیت ثابت ہوئی۔ ایک خاتمیت زمانی دوسرے خاتمیت مرتبی جس کا مطلب اوپر بیان ہو چکا

پھر اسی خاتمیت مرتبی کے متعلق صفحہ 14، پر فرماتے ہیں کہ

یہ ایسی خاتمیت ہے کہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ پھر اسی خاتمیت مرتبی کے متعلق صفحہ 28، پر فرماتے ہیں

بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبی صلی الہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا:

الغرض یہ دونوں فقرے خاتمیت مرتبی کے متعلق ہیں نہ کہ خاتمیت زمانی کے متعلق۔ جیسا کہ ہر تھوڑی سی عقل رکھنے والا بھی سمجھ سکتا ہے۔

پس حضرت مرحوم کو ختم نبوت زمانی سے انکار نہیں بلکہ یہ فرماتے ہیں کہ یہ نہ سمجھنا چاہتے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زمانے ہی کے اعتبار سے خاتم ہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ حضور سرور صلی اللہ علیہ وسلم مرتبہ کے اعتبار سے بھی خاتم ہیں جس کا مختصر الفاظ میں مطلب یہ ہے کہ آپ نبی الامت ہونے کے ساتھ ساتھ نبی الانبیاء بھی ہیں۔ اور جس طرح ہم غلامان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت کے دربار سے فیض یاب ہیں اسی طرح آدم ونوح وابراہیم واسحاق، موسی وعیسی وکل انبیاء علی نبینا علیہم الصلوۃ والسلام بھی آپ کی بارگاہ رسالت پناہ سے فیض یاب ہیں .

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے تو وہ بات کہی تھی کہ عاشقان محمدی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس زبردست فضیلت پر جھوم جانا چاہیے تھا لیکن افسوس مولوی احمد رضا خان صاحب کی دیانت پر محض اپنی شہرت کی غرض سے عبارت میں ناجائز قطع وبرید کی اور تین مختلف صفحات کے ٹکڑوں کو جوڑ کر ایک کفریہ مضمون تیار کیا اور مولانا محمد قاسم صاحب پر الزام لگا دیا کہ حضرت ختم نبوت کے منکر ہیں

یہ تحقیق فقط مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی نہیں ہے بلکہ متقدمین سے بھی منقول ہے

امام شافعی رحمہ اللہ اپنی کتاب الام میں لکھتے ہیں «تفسیر الإمام الشافعی» (3/ 1201):

«قال الله عز وجل: (مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ)

الأم: كتاب الجزية:

قال الشَّافِعِي رحمه الله: وأنه سبحانه وتعالى، - فتح به ﷺ رحمته، وختم به نبوته،

امام شافعی ایت ختم نبوت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

اللہ تعالی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے اپنی رحمت کو عام کر دیا اور اور اپ کو خاتم النبیین بنا کر نبوت کو اپ پر ختم کر دیا

خود فاضل بریلوی بھی اپنی ایک کتاب میں اس کا اقرار کر چکے ہیں

چنانچہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں

اور نصوص متواترہ اولیائے کرام وعلمائے اعلام سے مبرہن ہو چکا کہ ہر نعمت قلیل یا کثیر، صغیر یا کبیر، جسمانی یا روحانی، دینی یا دنیوی ،ظاہری یا باطنی، روز اول سے اب تک، اب سے قیامت تک، قیامت سے آخرت،آخرت سے ابد تک، مومن یا کافر، مطیع یا فاجر، ملک یا انسان، جن یا حیوان بلکہ تمام ماسوا اللہ میں جسے جو کچھ ملی یا ملتی ہے یا ملے گی اس کی کلی انہیں کے صبائے کرم سے کھلی اور کھلتی ہے اور کھلے گی، انہیں کے ہاتھوں پر بٹی اور بٹتی ہے

یہ سر الوجود واصل الوجود وخلیفۃ للہ الاعظم وولی نعمت عالم ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یہ خود فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم:

انا ابوالقاسم الله يعطى وانا اقسم

فتاوی رضویہ جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 653

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس کو جو کچھ نعمت ملی ملی روحانی ہو یا جسمانی دینی ہو یا دنیوی وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے واسطے سے ملی اور چونکہ نبوت بھی ایک بڑی بلکہ سب سے بڑی نعمت ہے تو معلوم ہوا کہ جس کو بھی نبوت عطا ہوئی وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ہاتھ سے عطا ہوئی۔

ہمیں تو یہ ثابت کرنا تھا کہ مولوی احمد رضا خان صاحب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بالذات اور دوسرے انبیاء علیم السلام کو نبی بالعرض جانتے ہیں۔ وہ بفضلہٖ تعالے اس عبارت سے کما حقہ ثابت ہو گیا۔اب جو شخص مصنف تحذیر الناس کی تکفیر کرے اس کو چاہتے کہ مولوی احمد رضا خان صاحب کی پہلے خبر لے

کیا مرزا غلام احمد دجال نے اپنی زندگی میں کبھی تحذیر الناس سے استدلال کیا

.بریلوی حضرات قاسم العلوم والخیرات پر مرزائیوں کی سہولت کاری کا الزام لگاتے ہیں انہوں نے ایسے معنی بیان کیے ہیں جس سے مرزا قادیانی نے فائدہ اٹھایا ہے

اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو یہ بریلوی حضرات کا دجل ہے کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاں پر اکابرین امت کی کتب سے مختلف عبارات کو لے کر غلط اور باطل استدلال کیا ہے ایسے ہی اس نے قران مقدس کی ایات کو بھی غلط معنی پہنائے ہیں جیسے مرزا غلام احمد قادیانی نے وفات مسیح کو ثابت کرنے کے لیے قران پاک کی 30 ایات سے استدلال کیا ہے جو بالکل باطل استدلال ہے

اس طرز کا استدلال مرزائی اور قادیانی بھی کرتے ہوں گے مگر ہماری ناقص معلومات کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی زندگی میں اس کی ذاتی لائبریری میں تحذیر الناس کا نسخہ ہونے کے باوجود کبھی بھی انہوں نے قاسم العلوم والخیرات کے اس حوالے سے استدلال نہیں کیا ۔بریلوی حضرات اسمبلی کی کاروائی کا بھی حوالہ دیتے ہیں کہ وہاں پر قادیانیوں نے جب تحذیر الناس کی عبارت سے استدلال کیا تو علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ ہم تحذیر الناس کے مصنف کو بھی کافر سمجھتے ہیں یہ ایک ایسا جھوٹ ہے قیامت کی صبح تک بریلوی اس کو اسمبلی کی کاروائی جو حکومت کی افیشل سائیٹ پر بھی موجود ہے ہر گز نہیں دکھا سکیں گے

مرزائیوں؛ قادیانیوں اور مولانا نقی علی خان والد اعلی حضرت میں مماثلت

علی سبیل التنزل اگر مرزائیوں اور قادیانیوں نے قاسم العلوم والخیرات کی کتاب تحذیر الناس کو اپنے استدلال میں پیش کیا ہے تو

لیجیے ایک حوالہ ہم بھی قارئین کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں

اعلی حضرت کے والد مولانا نقی علی خان نے وہی معنی بیان کیا ہے جو معنی قادیانی حضرات بیان کرتے ہیں اور یہ حوالہ فقط الزامی طور پر ہے

اعلی حضرت کے والد

مولوی نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں

جو اس لفظ کو بموجب قرات عاصم رحمت اللہ علیہ کے خاتم النبیین بفتح تا پڑھیں تو ایک اور خاصہ آپ کا ثابت ہوتا ہے کہ سوا آپ کے یہ لقب بھی کسی کو حاصل نہ ہو مہر سے اعتبار بڑھتا ہے اور آپ کے سبب سے پیغمبروں کا اعتبار زیادہ ہوا اور مہر سے زینت ہوتی ہے اور آپ انبیاء کی زینت ہیں۔

(الکلام الاوضح ص (202)

مرزا طاہر احمد مردود خلیفہ مرزا غلام احمد قادیانی دجال لکھتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بطور زینت کے جملہ انبیاء میں آپ نے ایک مقام زینت حاصل کیا ہے۔ اور خاتم کا یہ معنیٰ بھی پرانے بزرگوں نے کرر کھا ہے اور اس کو جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیش کرتے ہیں تو پھر وہی بے ہودہ لغو سرائی

درس قرآن (1997،1998)

فیصلہ اپ فرمائیں کہ قادیانیوں کے معنی ختم نبوت میں اور اعلی حضرت کے والد کے بیان کردہ معنی ختم نبوت میں کتنا فرق ہے

(تحقیقات العلماء الکرام والائمۃ الاعلام فی نبوۃ سید الانام الصلاۃ فی عالمی الارواح والاجسام)

قارئین کرام مذکورہ بالا کتاب بریلوی مذہب میں معتبر ترین کتاب ہے بریلوی اصول و ضوابط کی رو سے کوئی بھی بریلوی عالم اس کتاب کا

انکار نہیں کر سکتا

.بریلوی اکابر علماء نے اس کتاب پر اپنی تقاریظ لکھ کر کتاب کی اہمیت کو بڑھا دیا ہے اس کتاب کی تصدیق کرنے والے علماء کرام کہ اسمائے گرامی نقل کیے جاتے ہیں

تاثرات و تقریظات علمائے اہل سنت

(1) استاذ العلماء، حضرت علامہ مفتی عبدالرشید رضوی، جھنگ

(2) حضرت علامہ مولانا صالح محمد نقشبندی، میانوالی

(3) حضرت علامہ مولانا عمر حیات باروی لیہ

(4) حضرت علامہ مولانا مفتی غلام حسن قادری، لاہور

(5) حضرت علامہ مولانا غلام محمد بندیالوی شرق پوری

(6) حضرت علامہ مولانا محمد اقبال مصطفوی، لاہور

(7) علامہ مفتی محمد رشید چشتی، سرگودہا

(8) استاذ العلماء علامہ علی احمد سندیلوی، لاہور

دیگر بریلوی علماء نے بھی تحقیقات کے مصنف جناب محمد اشرف علی سیالوی صاحب کی زبردست توثیق بھی کی ہے اور ان کو اپنے اکابر علماء میں شامل کیا مولانا الیاس عطار قادری علامہ اشرف سیالوی صاحب کو اکابر علماء میں سے مانتے تھے

اپ کے والد اکابر علماء میں سے تھے ان کا سایہ اٹھ گیا اہل سنت ایک بہت بڑی شخصیت سے محروم ہو گئے اللہ تعالی حضرت کو غریق رحمت فرمائے اور حضرت کے درجات بلند فرمائے

حجۃ الاسلام صفحہ نمبر 287

پیر محمد امین حسنات شاہ بھی علامہ سیالوی صاحب کو اہل سنت کا عظیم عالم مانتے تھے

شیخ الحدیث مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب رحمت اللہ علیہ اپنے دور کے ممتاز عالم دین ہیں۔۔۔

ان کے وصال سے اہل سنت ایک بہت بڑی علمی شخصیت سے محروم ہوگئے اور اللہ تعالی اپ کے درجات بلند فرمائے

حجت الاسلام صفحہ نمبر 488

اس کتاب کی توثیق خود حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے اس کی تفصیل ذیل میں نقل کی جاتی ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تحقیقات کے مؤلف علامہ محمد اشرف سیالوی کو مبارک باد پیش کرنا

اسی کتاب تحقیقات کے صفحہ نمبر 52 پر ایک عدد خواب درج کیا گیا ہے

خواب اگرچہ حجت شرعیہ نہیں ہوتے مگر چونکہ سیالوی صاحب نے اس کو اپنی تائید میں پیش کیا ہے اس لیے نقل کرنے میں کوئی قباحت نہیں

قارئین کرام وہ خواب ملاحظہ فرمائیں

محدث اعظم علیہ الرحمہ کے ایک مرید صادق، اللہ بخش کمانگر کا اشرف العلماء کے نام مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب محمد اشرف سیالوی صاحب ! السلام علیکم

آپ کی تازہ تصنیف تحقیقات پڑھ کر اس کے مفہوم کا اندازہ ہو گیا آپ کی تازہ تصنیف تحقیقات میں جس طرح آپ نے تحقیق فرمائی ہے اس کا شکر یہ ادا ہی نہیں ہو سکتا، یہ کتاب پڑھ کر دل نے کئی مرتبہ کہا کہ سیالوی صاحب کو مبارک باد دوں لیکن میرے پاس الفاظ نہ تھے، اسی کشمکش میں پرسوں میں قرآن مجید کی تلاوت کے لیے بیٹھا، دوران تلاوت اونگھ آگئی ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہیں اور مجھے کہہ رہے ہیں

اللہ بخش ! تم کیوں تذبذب میں پڑے ہو محمد اشرف سیالوی کو کتاب تحقیقات پر مبارک باد کیوں نہیں دیتے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ---

اتنا کہہ کر آپ میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے لہٰذا آپ نبی رحمت کی طرف سے بھی اور اس کے بعد اس گناہ گار کی طرف

سے بھی مبارک باد قبول فرمائیں

تحقیقات تحفظ ختم نبوت میں بے مثال کتاب ہے

ایک بریلوی عالم مولوی اشرف علی سیالوی کی کتاب تحقیقات کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں

جب لوگ مذہبی چال بازوں کی چال بازی کا شکار ہو رہے تھے اور جس راستے پر چل رہے تھے وہ عنقریب ہی انہیں قادیانیت کی گود میں لے جانے والا تھا تو اسوقت امام احمد رضا بریلوی کے افکار اور سیدی محدث اعظم پاکستان کی فراست کے پاسبان حضرت شیخ الحدیث نے ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے 415 صفحات کی یہ کتاب لکھی

حجت الاسلام نمبر صفحہ 262

بریلوی اکابر علماء اور مسئلہ نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مسئلہ ختم نبوت کی بنیاد مسئلہ نبوت پر ہے اگر ایک شخص حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ماننے کے لیے تیار نہ ہو تو اس سے ختم نبوت پر بحث کرنا وقت کو ضائع کرنے کے مترادف ہے

بریلوی حضرات کی کتب میں حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائشی نبوت ہو یا پیدا ہونے سے قبل عالم ارواح میں اپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین مکتوب ہونا بریلوی حضرات اس کے سرے سے منکر ہیں

بلکہ اتنا ڈھٹائی کے ساتھ اس نظریے کا انکار کرتے ہیں کہ اگر اس نظریے کو درست تسلیم کر لیا گیا

تو حجۃ الاسلام الامام مولانا محمد قاسم النانوتوی رحمہ اللہ بانی دار العلوم دیوبند کا بیانیہ درست ثابت ہو جاتا ہے

یعنی بریلوی حضرات کے نظریے کے مطابق فاضل بریلوی کو بچانے کے لیے حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کر دیا گیا ہے تاکہ فاضل بریلوی کی حسام الحرمین غلط ثابت نہ ہو سکے

لیجیے تحقیقات نامی کتاب سے ہی کچھ تفصیلات ہم اپ کے سامنے پیش کرتے ہیں

(1) بریلویوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدائشی نبی ماننا یہودیوں کا عقیدہ ہے

تحقیقات میں مولانا اشرف سیالوی صاحب ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں

بعض حضرات ارشاد فرماتے ہیں کہ سرکار علیہ الصلوۃ والسلام پیدا ہوئے تو یہودیوں نے دیکھ کر کہا کہ یہ اس امت کے نبی ہیں۔ یہودی بھی آپ علیہ الصلوۃ والسلام کو بچپن سے نبی مانتے ہیں۔ جو چالیس سال کے بعد نبوت ماننے والے یہودیوں سے بھی گئے گزرے ہو گئے۔

جوابا گزارش ہے کہ گزشتہ اوراق میں ہم اس مسئلہ کے بارے میں اجماع امت، تقریباً دس صحابہ کے اقوال اور۔۔۔۔۔۔۔ پانچ مرفوع احادیث اور پانچ آیات قرآنیہ بھی پیش کر چکے ہیں، ہمارے مخالفین بجائے ان دلائل شرعیہ پر ایمان لانے کے یہودیوں کا قول کیوں پیش کرتے ہیں؟ اور یہودیوں کے قول پر کیوں ایمان لاتے ہیں؟

تحقیقات صفحہ نمبر 402

(2) بریلویوں کا عقیدہ اگر سرکار کو سب سے پہلے نبوت ملنے پر ایمان رکھا جائے تو پھر مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ پر اعتراض ختم ہو جاتا ہے

مدعیان عشق رسالت (بریلوی حضرات)

فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان کو بچانے کے لیے یہ تدبیر اختیار کرتے ہیں کہ مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ پر اعتراض تب ہو سکتا ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اول روز سے ملنے والی نبوت کا انکار کر دیا جائے ورنہ فاضل بریلوی کا فتوی غلط ثابت ہو جائے گا۔

واضح رہے سرکار کی یہ نبوت صحیح حدیث سے ثابت ہے

چنانچہ علامہ سیالوی صاحب لکھتے ہیں

اگر سرکار علیہ السلام کو سب سے پہلے نبوت ملی ہے تو آپ خاتم النبیین کیونکر ہو سکتے ہیں۔ اگر سب سے پہلے سرکار علیہ السلام ختم نبوت سے متصف تھے تو پھر بعد میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کیسے مبعوث ہوئے؟ اس طرح تو پھر نانوتوی کا کلام ٹھیک ہو جائے گا کہ اگر بعد از زمانہ نبوی کوئی اور بھی نبی آجائے تو ختم نبوت میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔

نیز دیگر انبیاء علیہم السلام صرف علم الہی میں نبی تھے بالفعل نہیں تھے۔ تو پھر سرکار علیہ السلام ان سے آخری کیسے ہو گئے۔ آخری نبی ہونے کا مطلب تو یہ ہے کہ سارے انبیاء علیہاالسلام کے بعد نبوت کا اعطاء ہو اور اس ہستی کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا جائے۔

تتمہ تحقیقات صفحہ نمبر 395

(3) بریلویوں کا عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت سے پہلے نبی نہ ہونے پر اجماع ہے

جناب اشرف سیالوی صاحب لکھتے ہیں

گزشتہ اوراق میں ہم اس مسئلہ کے بارے میں اجماع امت، تقریباً دس صحابہ کے اقوال اور۔۔۔۔۔۔۔۔ پانچ مرفوع احادیث اور پانچ آیات قرآنیہ بھی پیش کر چکے ہیں،

تتمہ تحقیقات صفحہ نمبر 402

علامہ اشرف علی سیالوی صاحب ایک جگہ اور تحریر فرماتے ہیں

اور علماء اعلام کی عظیم جماعت نے تصریح فرمائی ہے کہ عام اور اکثر واغلب یہی ہے کہ بعثت کا چالیس سال کی عمر مکمل ہونے پر پایا جاتا۔ جیسے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہی صورت حال اور کیفیت وقوع پذیر ہوئی

اس پر تو اجماع ہے کہ سارے انبیاء علیہم السلام بچپن اور حالت صبا میں نبی نہیں بنائے جاتے اور مبعوث نہیں ہوتے

تحقیقات صفحہ نمبر 230

(4) بریلوی علماء کا عقیدہ کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدائشی نبی ہوتے تو لوگ ان سے متنفر ہو جاتے

جناب اشرف سیالوی صاحب لکھتے ہیں

میرے نزدیک راجح یہ ہے کہ بلوغت بعثت کیلئے شرط ہے اصل نبوت کیلئے اس کو شرط ٹھہرانا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ نفوس انسانی اغلب طور پر صغیر السن کی اتباع واطاعت سے نفرت و کراہت محسوس کرتے ہیں اگرچہ مرتبہ و مقام کے لحاظ سے بڑا ہی کیوں نہ ہو جیسے کہ غلام اور عورت کی اتباع سے متنفر ہوتے ہیں

تحقیقات صفحہ نمبر333

اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ یہ سیالوی صاحب کی اپنی عبارت نہیں ہے وہ تو ناقل ہیں تو جوابا گزارش ہے کہ سیالوی صاحب نے اپنی کتاب میں اس بات کا التزام کیا ہے جیسا کہ خود ان کی کتاب کے نام سے ظاہر ہے

کتاب کا نام غور سے پڑھیں

تحقیقات العلماء الکرام والائمۃالاعلام فی نبوۃ سید الانام الصلاۃ فی عالمی الارواح والاجسام

یعنی میں نے اکابرین امت کے اقوال جمع کیے ہیں اور مزید براں اپنی کتاب میں کئی مقامات پر وضاحت بھی کرتے ہیں کہ فقط یہ عقیدہ میرا نہیں بلکہ اکابرین امت مسلمہ کا بھی یہی عقیدہ ہے میں تو فقط ناقل ہوں

(5) بریلویوں کا عقیدہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ارواح میں بالفعل نبی مان لیا جائے تو مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کا دعوی نبوت عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں ہو گا

علامہ اشرف سیالوی صاحب اپنے ایک رسالہ میں لکھتے ہیں

کیا عالم بالا والی نبوت اس عالم اب و گل میں موثر تھی؟ اگر موثر تھی تو دوسرے انبیاء علیہم السلام کے ادعائے نبوت کا کیا جواز تھا؟ کیا ان کو برحق نبی اور حقیقی نبی مانا جائے

یا نعوذ باللہ ناحق مدعی یا مجازی نبی تسلیم کیا جائے؟ اگر وہ موثر تھی یعنی اپ عالم اجسام کے لیے بالفعل نبی تھے اور بایں ہمہ ایک لاکھ 24 ہزار یا کم و بیش انبیاء و رسل علیہم السلام تشریف لا سکتے ہیں اور دعوائے نبوت و رسالت بھی کر سکتے ہیں تو کیا مرزا قادیانی جیسے کذابوں کے لیے یہ کہنا روا نہیں ہوگا کہ اتنی تعداد میں انبیاء کی امد اگر ختم نبوت کے منافی نہیں ہے تو صرف میری نبوت کیوں ختم نبوت کے منافی ہے؟ اور کیا قاسم نانوتوی والے قول کی قوی اور مضبوط بنیاد فراہم نہیں ہو جائے گی جب کہ اس کو کفر قرار دیا گیا ہے

نظریہ صفحہ 11

(6) بریلویوں کا عقیدہ اگر کوئی حضور علیہ السلام کو پیدائشی نبی مان لیا جائے تو یہ دعوی نبوت کے بعد مانے والی رسالت کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہے

علامہ اشرف سیالوی صاحب قبلہ پیر نصیر الدین کے ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے

کیا پیر زادہ صاحب چالیس سال کے بعد والی نبوت و رسالت کو اہمیت نہیں دیتے؟

لہٰذا پیر زادہ صاحب کا اس کو اپنے اختراعی نظریہ کی دلیل بنانا قطعاً درست نہیں ہے اور یہ کہنا کہ اگر قبل از وحی آپ پر نہ لفظ نبی کا اطلاق ہوتا ہے اور نہ ہی لفظ رسول کا تو پیچھے بچ کیا جاتا ہے؟

ان علمائے اسلام کے ارشادات کی مخالفت بھی ہے اور محبوب کریم اللہ کے اعلان نبوت اور دعوائے رسالت کے بعد والی نبوت و رسالت کو نظر انداز کرنا اور غیر ضروری اور غیر اہم سمجھنا بھی لازم آتا ہے

(7) بریلویوں کا عقیدہ کہ نبوت کی تقسیم بالفعل اور بالقوہ کرنا بالکل درست ہے

بعض حضرات یہ اعتراض کرتے ہیں کہ نبوت کی تقسیم کرنا بالقوہ اور بالفعل کی طرف یہ بہت بڑی جسارت ہے۔ اس کے

بارے میں گزارش یہ ہے کہ امام احمد رضا خان بریلوی اپنی کتاب ختم نبوت میں تحریر فرمایا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام میں پہلے نبوت کی صلاحیتیں رکھی جاتیں ہیں اور ان کے اندر نبوت کی استعداد کامل طور پر موجود ہوتی ہے اس کے بعد ان کو نبوت عطا کی جاتی ہے

تو اگر یہ تقسیم کرنا جسارت ہے تو یہ جسارت امام احمد رضا خان بریلوی نے بھی کی ہے۔ سچے عشق رسول کا تقاضا یہ ہے کہ فاضل بریلوی پر فتوی لگایا جائے جو دیگر مخالفین پر لگایا جاتا ہے۔

تحقیقات صفحہ نمبر 374

(8) فاضل بریلوی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدائشی نبی ہونے کے منکر تھے

اعلیٰ حضرت نے آیت کریمہ (ماکنت تدری ماالکتاب والاالایمان) کا ترجمہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تم نزول وحی سے پہلے قرآن کریم اور احکام شرح کی تفصیل نہیں جانتے تھے

اگر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سرکار کو بچپن سے نبی تسلیم کرتے ہوتے تو آپ یہ ترجمہ نہ کرتے

کیونکہ اعلیٰ حضرت اپنے ترجمۂ قرآن میں عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی خیال رکھتے تھے۔ ہمارے مخالفین کا ادھر تو یہ حال ہے کہ اگر کوئی سنی صحیح العقیدہ عالم دین کنزالایمان شریف کے ایک دو مقامات سے بادلیل اختلاف کرے اور اس کے پاس مضبوط اور ٹھوس دلائل ہی کیوں نہ ہوں اسے دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیتے ہیں۔ انہیں تو کم از کم کنزالایمان شریف کے اس ترجمہ کو صحیح ماننا چاہئے۔ یاد رہے کہ یہ ترجمہ صرف اعلیٰ حضرت کا نہیں ہے بلکہ تمام اکابرین نے اس آیتہ کا یہی مطلب بیان فرمایا ہے۔

تحقیقات صفحہ نمبر 390

(9) اگر سیالوی صاحب گستاخ ہیں تو پھر پوری امت مسلمہ گستاخ ہے

اعلی حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خان کے صاحبزادے حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہم الرحمہ فرماتے ہیں:

محال ہے کہ کوئی نبی قبل از وحی مومن نہ ہو وہ پیش از وحی بھی نہ صرف ایمان بلکہ اس اعلیٰ درجہ ولایت کبری پر فائز ہوتے ہیں

کہ نہایت مدارج اولیاء ہے (حاشیہ الاستمداد علی اجیاد الارتداد 150/12

حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب بہار شریعت حصہ اول ص 32 پر رقم طراز ہیں:

نبوت کسبی نہیں کہ آدمی عبادت و ریاضت کے ذریعے سے حاصل کر سکے بلکہ محض عطائے الہی ہے جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے ہاں دیتا اس کو ہے جسے اس منصب عظیم کے قابل بناتا ہے جو قبل حصول نبوت تمام اخلاق رزیلہ سے پاک اور تمام اخلاق فاضلہ سے مزین ہو کر جملہ مدارج ولایت طے کر چکتا ہے۔ الخ

مزید فرماتے ہیں:

نبی علیہ السلام سے جو بات خلاف عادت ہو قبل نبوت ظاہر ہو اس کو ارہاص کہتے ہیں اور ولی سے جو ایسی بات صادر ہو اس کو کرامت کہتے ہیں اور عام مومنین سے جو ظاہر ہو اس کو معونت کہتے ہیں

(بہار شریعت حصہ اول ص 33)

کذافی الشفا جلد اول ص (58)

کیا " محققین زمان اور مجتہدان عصر ان حضرات کو بھی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ اور بے ادب ٹھہرائیں گے یا وہ ہدیہ اور تحفہ صرف اور صرف محمد اشرف سیالوی کے لیے ہے؟

اکابر علماء اور صوفیائے کرام کے ارشادات پر بھی بریلوی گستاخی کا فتوی لگائیں

حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کا ارشاد:

جبرئیل علیہ السلام 27 رجب کو پیغمبری لیکر آئے۔ (غنیۃ الطالبین)

خواجہ حضور پیر سیال کے استاد شارح بخاری حافظ عمر دراز رحمۃ اللہ علیہ صاحب کا ارشاد:

حضور ﷺ کی نبوت کی مدت 23 سال اور حضور ﷺ کا فرمان خشیت علی نفسی بار نبوت کی وجہ سے تھا کہ میں نبوت کی ذمہ داری کس طرح ادا کروں گا۔ (منح الباری ص 9)

کذافی تیسیر القاری ص 8 شیخ نور الحق۔

حضور پیر سیال خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

پہلی وحی کے بعد ورقہ بن نوفل نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تمہیں خوشخبری ہو حضور اس امت کے نبی ہیں اور یہ آپ کی نبوت کا آغاز ہے۔(مرآۃ العاشقین ، فارسی صفحہ نمبر 19 ' 20)

فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان کی تصریح

جب سورۃ اقراء نازل ہوئی تو آپ ﷺ کو فضیلت رسالت حاصل ہوئی تو قریب تھا کہ کلام النبی کی ہیبت سے روح اقدس پرواز کر جائے اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا مجھے چادر اڑھاؤ جب چاور اڑھائی گئی تو آپ ﷺ کا اضطراب کم ہو گیا۔(مطلع القمرین ص 123)

نوٹ: یہاں رسالت سے مراد نبوت ہے۔

حضور پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

(تحقیق الحق ص 133)

جب حضور ﷺ کی عمر 40 سال اور ایک دن کو پہنچی اللہ تعالی نے نبوت کو آپ پر نازل فرمایا اور غار حرا میں جبرئیل علیہ السلام کو آپ کی خدمت میں بھیجا۔آپ ﷺ کی نبوت کا آغاز 8 ربیع الاول سوموار کو ہوا۔

(10) اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو صحیح الاسناد کہنے والے تمام محدثین بریلویوں کو نزدیک ختم نبوت کے منکر ہیں

سید بادشاہ تبسم شاہ لکھتے ہیں:

اس اثر اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما) کو صحیح ماننے سے جہاں حضور اکرم کی مثل اور نظیر ہونے کا عقیدہ پیدا ہوتا ہے، وہیں ختم نبوت کے اجماعی عقیدے پر بھی زد پڑتی ہے"

(ختم نبوت اور تحذیر الناس صفحہ (41)

اثر ابن عباس کی صحت قبول کرنے کے بعد مولانا احسن نانوتوی منکر خاتم النبیین ٹھہرتے ہیں

(جسٹس محمد کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ صفحہ (12)

مولوی حسن علی رضوی لکھتے ہیں:

ان کی رائے میں اثر ابن عباس کی صحت قبول کرنے کے بعد مولانا احسن نانوتوی منکر خاتم النبیین ٹھہرتے ہیں"

(محاسبہ دیوبندیت ج 2 صفحہ (451)

مولوی غلام نصیر الدین سیالوی لکھتے ہیں:

اگر نانوتوی صاحب ختم نبوت زمانی کے قائل تھے تو وہ اثر ابن عباس کی تصحیح و تقویت کیوں کر رہے ہیں

(عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ج 1 صفحہ نمبر 192)

تحذیر الناس کا دفاع بریلوی علامہ ڈاکٹر ذیشان احمد مصباحی کے قلم سے

موصوف لکھتے ہیں:

"سنی - دیوبندی اختلافات کا منصفانہ جائزہ" کے اندر میرے لیے سب سے نازک مقام وہ تھا جہاں مولانا قاسم نانوتوی و منکر ختم نبوت ثابت کیا گیا ہے۔ تحذیر الناس میں خاتم النبین پر جو گفتگو کی گئی ہے، اس کی روشنی میں ختم نبوت کے دو معنی سمجھ میں آتے ہیں۔

ا۔ آخری نبی ۲۔ بالذات نبی

جو معنی متواتر اور معروف ہے، وہ پہلا معنی ہے۔ مولانا قاسم نانوتوی نے مزید ایک نئے معنی کا اضافہ کیا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ معنی آفرینی حکیم ترمذی (۳۲۰ھ) نے بھی اپنے زمانے میں فرمائی تھی۔ (ا)

(حاشیہ : حکیم ترمذی کی اصل عبارت یہ ہے : فإن الذی عمی عن خبر ہذا، یظن إن خاتم النبیین تأویلہ إنہ آخر ہم مبعثاً. فأی

منقبۃ فی ہذا؟ وای علم فی ہذا؟ تأویل البلہ الجہلۃ! (خاتم الاولیاء، ص: ۳۱) اور مولانا قاسم نانوتوی (۱۸۸۰ء) کے الفاظ یہ ہیں: عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بائیں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں، مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ (تحذیر الناس، ابتدائی سطور) ایسا لگتا ہے کہ مولانا قاسم نانوتوی کی عبارت بعینہٖ حکیم ترمذی کی مذکورہ عبارت کا ترجمہ یا خلاصہ ہے۔)

اول نظر میں ایسا وہم گزرتا ہے کہ مولانا نے خاتم النبیین کے متواتر معنی کا انکار کیا ہے، لیکن سیاق و سباق سے پوری کتاب پڑھیے تو اس کی صراحت ملتی ہے کہ وہ معنی اول کے منکر نہیں ہیں۔ البتہ ایک جگہ معنی ثانی۔ نبی بالذات پر گفتگو کرتے ہوئے مولانا نے یہ بات لکھی ہے کہ یہ معنی ایسا ہے کہ اگر بالفرض نبی کریم سالی سلیم کے بعد بھی کوئی نبی آتا ہے تو بھی خاتمیت محمدی پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ مولانا کی یہ عبارت بظاہر کافرانہ ہے، لیکن غور کیجیے تو پتہ چلتا ہے کہ مولانا کی گفتگو معنی ثانی۔ نبی بالذات کے لحاظ سے ہے۔ اب یہ بات اپنے ظاہر کے لحاظ سے تو کافرانہ ہے، لیکن اس خاص تناظر کو سامنے رکھیے تو تصویر دوسری نظر آتی ہے۔ لیکن اب بھی یہ سوال باقی رہتا ہے کہ ایسی صورت میں معنی اول آخری نبی کے لحاظ سے خاتمیت محمدی پر فرق پڑتا ہے یا نہیں؟ مولانا قاسم نانوتوی نے اس جگہ اس کی صاف وضاحت نہیں کی ہے، اس لیے کفری معنی کا احتمال باقی رہتا ہے لیکن یہ معنی ان کی مراد بھی ہو، یہ واضح نہیں ہے، بلکہ اس کے برخلاف دوسری جگہ انہوں نے صراحت کی ہے کہ وہ رسول کریم کی خاتمیت زمانی، یعنی رسول کریم کے آخری نبی ہونے کے قائل ہیں۔

تحذیر الناس میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ مولانا نانوتوی نبی کریم ص کو آخری نبی مانتے ہیں اور نہ صرف مانتے ہیں بلکہ اس کے منکر کو کافر بھی جانتے ہیں۔ اپنے اس موقف پر انہوں نے آیت خاتم، حدیث رسول اور اجماع امت سے استدلال کیا ہے۔ البتہ آیت خاتم سے استدلال کے بارے میں کہا ہے کہ اولیٰ یہ ہے کہ اسے ختم مرتبی پر محمول کیا جائے جس سے ختم زمانی بھی۔ بطور دلالت التزامی۔ لازم آ جاتا ہے، یا عموم مجاز کے طریقے پر خاتم کو مطلق رکھا جائے جس سے حضور نبی کریم ص کے لیے ختم مرتبی اور ختم زمانی دونوں ثابت ہو جاتے ہیں۔ مولانا لکھتے ہیں :

ا۔ بلکہ بنائے خاتمیت اور بات پر ہے [نبوت بالذات / خاتمیت مرتبی پر] جس سے تاخر زمانی اور سد باب مذکور [سد باب مدعیان نبوت] خود بخود لازم آ جاتا ہے۔ (تحذیر الناس، ص: ۴، کتب خانہ رحیمیہ، دیوبند)

۲ - ”ہاں! اگر بطور اطلاق یا عموم مجاز، اس خاتمیت کو زمانی اور مرتبی سے عام لے لیجیے تو پھر دونوں طرح کا ختم مراد ہو گا، پر ایک مراد ہو تو شایان شان محمدی خاتمیت مرتبی ہے، نہ زمانی (ص:۸)

سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے، ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے۔ ادھر تصریحات نبوی مثل انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی او کما قال جو بہ ظاہر بہ طرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے، اس باب میں کافی ہے۔ کیوں کہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے، پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا، گو الفاظ مذکور بسند متواتر منقول نہ ہوں، سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی، یہاں ایسا ہی ہو گا جیسا تواتر اعداد رکعات فرائض و وتر وغیرہ، باوجودیکہ الفاظ احادیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں، جیسا اس کا منکر کافر ہے، ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہو گا۔ (ص: ۹،۱۰) (۱)

(حاشیہ 1 :اس مسئلے کی مزید وضاحت میں خود مولانا نانوتوی کی دو کتابیں مطبوع ہیں، مناظرہ عجیبہ اور تنویر النبراس علی من انکر تحذیر الناس۔ ان کتابوں میں انھوں نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ وہ نبی کریم کی خاتمیت زمانی کے منکر نہیں ہیں۔ اس حوالے سے ان کی ایک تیسری کتاب کا بھی ذکر ملتا ہے جو دستیاب نہیں ہے۔ ان شاء اللہ ! اس قسم کے دیگر مباحث کا علمی و تاریخی تجزیہ راقم کی زیر تدوین کتاب " تاریخ افتراق امت میں شامل ہو گی۔))

المختصر ! خاتم النبیین بمعنی آخری نبی کا انہوں نے انکار نہیں کیا ہے، بلکہ اقرار کیا ہے، ہاں ! ان کی بعض تعبیرات مثلاً اسے "عوام کا خیال" کہنے سے یہ وہم ضرور گزرتا ہے کہ وہ نبی کریم کو خاتم النبیین بمعنی آخری نبی کے منکر ہیں لیکن کسی اہل قبلہ کے حق میں کفری معنی کے وہم و شبہہ کی بنیاد پر اس کی تکفیر نہیں کی جاسکتی، جب تک وہ کھل کر اس کفری معنی کا اقرار نہیں کرتا۔ میں نے بہت سمجھنا چاہا کہ مولانا کی صراحت سے یہ بات سمجھ میں آجائے کہ وہ رسول کریم کو خاتم النبیین بمعنی آخری نبی نہیں مانتے لیکن یہ معنی مجھ پر واضح نہ ہوا۔ میں نے اس مسئلے پر بعض احباب مثلاً صوفی غلام مدثر صاحب سے رات کے سناٹے میں گفتگو بھی کی۔ رات کے سناٹے میں اس لیے کہ ہمیں بتادیا گیا تھا کہ علمائے دیوبند کے کفر میں جو شک کرتا ہے، وہ بھی کافر ہو جاتا ہے اور مجھے شک ہو گیا تھا اور کھلے بندوں اپنے شک کا اظہار اپنے کافر ہونے کا اشتہار کرنا تھا۔

صوفی غلام مدثر صاحب نے مجھے تحذیر الناس کی عبارتوں سے سمجھایا کہ دیکھیے اس عبارت سے صاف واضح ہے کہ اگر نبی کریم کے بعد بھی کوئی نبی آتا ہے تو خاتمیت محمدی پر فرق نہیں پڑے گا۔ اس کے یہی تو معنی ہیں کہ رسول خاتم ہیں اور ان کے بعد بھی کوئی نبی آجائے تو وہ خاتم ہی رہیں گے۔ تو دراصل یہ رسول کے خاتم ہونے کا انکار ہے یا نہیں؟ میں نے عرض کیا کہ مولانا نانوتوی نے خاتم کے دو معنی بتائے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ آپ جس عبارت کو پیش کر رہے ہیں، اس میں انہوں نے کون سی خاتمیت مراد لی ہے؟ اگر ان کی مراد خاتمیت زمانی ہے تب تو آپ کی بات ٹھیک ہے، لیکن اگر مراد خاتمیت سے دوسرا معنی ہے، اس لحاظ سے تو واقعی فرق نہیں پڑے گا۔ ہاں ! اس کے ساتھ اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ خاتمیت زمانی پر بھی فرق نہیں آئے گا، یا یہ کہ اول متواتر معنی ختم زمانی کے لحاظ سے آپ خاتم

نہیں ہیں، تب تو یقینی طور پر یہ التزام کفر ہو گا لیکن یہ باتیں اتنی وضاحت سے وہاں ہیں کہاں؟ بلکہ اسی رسالے میں خاتمیت زمانی کا کھلا اظہار واقرار موجود ہے۔

بہر کیف ! مجھے صوفی صاحب مطمئن نہ کر سکے اور میں اسی ادھیڑ بن میں مبتلا رہا حتیٰ کہ اس کا امتحان بھی دے دیا اور اچھے نمبر سے پاس بھی ہو گیا۔ میرے شبہات کو اور بھی بڑھا دیا پیر کرم شاہ ازہری صاحب نے جن کو تحذیر الناس پہلی نظر میں فضائل رسالت مآب کا گنجینہ نظر آئی اور دوسری بار جب پڑھا تو ان پر اس کے معائب و نقائص کھلے لیکن پھر بھی اتنے نہ کھلے کہ وہ کھل کر مولانا نانوتوی کو کافر کہتے۔ اتفاق سے "تحذیر الناس میری نظر میں" انہی دنوں المجمع الاسلامی میں میری نظر سے گزری اور میں نے اسے پڑھ ڈالا اور جتنا پڑھتا گیا اپنے سوالات کو اسی قدر پختہ پاتا گیا۔ افسوس کہ یار لوگوں نے پیر صاحب کا ایمان بھی ناپ دیا۔

(وہ خلد بریں ارمانوں کی : ص100تا103)

یہاں ہم اپنی معروضات کا اختتام کرتے ہیں امید ہے یہ کتاب عوام الناس کے لئے ہدایت کے چراغ کی طرح ثابت ہو۔